10

سلسلة خدمة الحديث النبوي

امامِ شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ

ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور رواں اردو ترجمے، شرح اور تخریج کے ساتھ

اپنی نوعیّت کی منفرد اور اوّلین کاوش

1

مسند امام شافعی رحمہ اللہ (اردو)

ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ المتوفی ۲۰۴ھ

فقہی ترتیب: امیر سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

ترجمہ، تخریج وشرح: حافظ محمد فہد نظرِ ثانی: پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

فہرست

طہارت کے مسائل

نماز کے مسائل

جمعہ کے مسائل

عیدین، قربانی اور استسقاء کے مسائل

جنازے کے مسائل

روزوں کے مسائل

زکوٰۃ کے مسائل

حج کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین لوگوں تک دوطرح سے پہنچایا ہے، ایک قرآن کے ذریعے اور دوسرا حدیث کے ذریعے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما: كتاب الله وسنة نبيه .))[1]

''میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے: اللہ کتاب کی اور اس کے نبی کی سنت۔''

جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے الفاظ وکلمات اور اعراب تک کی حفاظت فرمائی:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (الحجر : ٩)

اسی طرح وہ اپنے پیغمبر کی احادیث کو بھی لفظ لفظ محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں اس کے محافظین پیدا فرماتا رہا، جو نہ صرف روایت وکتابت کے ذریعے اس کی نگہبانی کرتے رہے بلکہ حفظ کے ذریعے انھوں نے اسے اپنے سینوں میں بھی محفوظ کیے رکھا اور نقل در نقل ہم تک پہنچایا۔

((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ .))[2]

''تم لوگ مجھ سے سنتے ہو، دوسرے لوگ تم سے سنا کریں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے اور پھر ان سے اور لوگ سنیں گے۔''

مبلغِ حدیث کے لیے بڑی دلربا، دلفریب، دلکش اور دل کو برودت پہنچانے والی عظیم دعا فرمائی ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا ، ثُمَّ اَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا .))[3]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق اور روشنی عطا فرمائے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد رکھی، اور

---

[1] مؤطا، كتاب القدر، حديث نمبر ٣، ص: ٧٩٩.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم: ٣٦٥٩۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: ١٧٨٤ .

[3] شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم : ٢٠۔ موافقة الخبر الخبر للحافظ ابن حجر: ١/ ٣٧١۔ وقال: هذا الحديث صحيح المتن.

پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔''

آپ ﷺ نے حدیثوں کی کتابت کا بھی حکم دیا اور بعض لوگوں کے لیے حدیثیں لکھوائیں بھی:

((اُكْتُبْ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ .))[1]

''تم لکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((قَيِّدُوْا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ...... .))[2]

''علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔''

محدثین کی خدمات یقیناً اُمت مسلمہ پر کسی احسانِ عظیم سے کم نہیں، ان اصحابِ کرام نے اس کارِ خیر کے لیے اپنے شب و روز وقف کر رکھے تھے اور دیگر جمیع دنیوی امور سے بے پروا ہو کر اپنی زندگیاں اسی عظیم مقصد کے لیے حصول میں کھپا دیں۔ ان ہی کی علمی و قلمی خدمات کے ذریعے علم حدیث میں پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ ہوا، ان ہی کی تحقیق و تدقیق کے ذریعے صحیح اور ضعیف کی نشاندہی ہوئی اور نبی کریم ﷺ کا ایک ایک قول و عمل ضعف و وضع سے ممتاز ہو کر مکمل صحت کے ساتھ ہم تک پہنچا، ہم ہمیشہ ان محسنین کے زیر بار احسان رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حدیث اور حاملین حدیث کو بڑی عزت، فضیلت اور شرف سے نوازا ہے اور حدیث رسول کی خدمت اور حفاظت کے لیے اپنے انہی بندوں کا انتخاب فرمایا جو اس کے چنیدہ و برگزیدہ تھے۔ ان تمام عظیم المرتبت اور فقید النظیر شخصیات میں بلندتر نام امامِ معظم و مجتہد مقدم ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

نام و نسب:

نام: محمد، کنیت: ابو عبداللہ۔ لقب: ناصر الحدیث۔ نسبت: شافعی اور یہ ان کے جد اعلیٰ شافع کی جانب نسبت ہے۔

سلسلۂ نسب یوں ہے: محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی الہاشمی المطلبی۔ ساتویں پشت پر جا کر سلسلۂ نسب رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ نسبی اعتبار سے اس سے زیادہ شرافت کیا ہوسکتی ہے۔ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے آپ کی والدہ کو ہاشمیہ کہا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم : ٣٦٤٦۔ مسند أحمد : ١/ ١٦٢۔ مستدرك حاكم : ١/ ١٠٥۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ١٠٣٢ .

[2] صحيح الجامع الصغير، رقم : ٤٤٣٤۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ٢٠٢٦ .

آپ کی والدہ قبیلہ ازد سے تھیں جو یمن کا ایک ممتاز ومشہور قبیلہ ہے۔

ولادت:

آپ کی ولادت کے متعلق چار اقوال ہیں۔ یہ کہ آپ کی ولادت غزہ میں ہوئی یا عسقلان میں یا مدینہ میں یا یمن میں۔ صحیح یہ ہے کہ آپ بمقام غزہ رجب ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا انتقال آپ کے پیدا ہونے سے کچھ دن قبل ہو چکا تھا۔

بچپن:

چونکہ باپ کا سایہ تو پیدا ہونے سے قبل ہی اٹھ چکا تھا، اس لیے آپ کی والدہ نے مدتِ رضاعت ختم کر کے دو سال کے بعد اپنے قبیلہ ازد نواح یمن کا سفر کیا اور آپ نے اپنے ماموں کے پاس کامل آٹھ سال گزارے۔ وہیں آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور دس سال کی عمر میں موطا امام مالک کو حفظ کیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! تو کس خاندان سے ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور کے خاندان سے۔ فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب میں آپ کے قریب گیا آپ نے اپنا لعابِ دہن میری زبان پر، ہونٹوں پر اور منہ پر ڈال دیا، پھر فرمایا: جاؤ خدا تم پر برکت نازل فرمائے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی عمر میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھاتے دیکھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دیتے رہے، پھر میں بھی آپ کے قریب آ بیٹھا اور آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بھی کچھ سکھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر دی اور فرمایا: تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک معبر سے اس کی تعبیر دریافت کی تو اس نے کہا: تم دنیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی نشر واشاعت میں امام بنو گے۔

تعلیم وتربیت:

جب آپ رحمہ اللہ کی عمر دس سال کی ہوگئی تو آپ کی والدہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں آپ کے چچا کے پاس بھیج دیا تاکہ آپ شہر میں رہ کر علم انساب حاصل کریں۔ آپ کے چچا کی مالی حالت کمزور تھی بایں وجہ آپ کو علم حاصل کرنے میں دشواریاں پیش آتی رہیں۔ آپ ایک ماہر انساب کے پاس گئے، اس نے آپ کو مشورہ دیا کہ پہلے کوئی ذریعہ معاش پیدا کرو پھر علم سیکھنا۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا تو یہ حال تھا کہ تعلیم کی جانب دل مائل تھا، جب کسی عالم سے کوئی حدیث یا مسئلہ سنتا فوراً یاد کر لیتا اور ہڈیوں پر لکھ لیا کرتا اور ان ہڈیوں کو مٹکے میں بڑی احتیاط سے محفوظ کر لیتا۔ بالآخر آپ کو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں مسلم بن خالد زنجی فقہ وحدیث کے امام ہیں اور انہوں نے محمد بن شہاب زہری اور عمرو بن

دینار اور ابن جریج سے استفادہ کیا ہے، آپ ان کے پاس پہنچے۔ مسلم بن خالد زنجی بڑے جوہر شناس تھے۔ امام صاحب کی ذہانت، ذکاوت اور قوتِ حفظ دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے۔ کامل تیس برس تک ان سے فقہ وحدیث کی تکمیل کی۔ ان کی مجلس میں اکثر و بیشتر امام مالک رحمہ اللہ کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، اس لیے آپ کو امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری کا شوق پیدا ہوا۔ اپنے استاذ مسلم بن خالد سے مدینہ منورہ جانے کا خیال ظاہر کیا۔ انہوں نے فوراً ایک سفارشی خط امام مالک رحمہ اللہ کے نام لکھ دیا کہ جس نوخیز کو میں خدمت اقدس میں بھیج رہا ہوں، وہ آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا واقعی مستحق ہے اور اس میں غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس زادِ راہ نہ تھا، نہ چچا کے پاس اس قدر سرمایہ تھا کہ وہ کچھ امداد کرتے۔ اس لیے آپ نے مصعب ابن الزبیر سے اپنی ضرورت کو بیان کیا، انھوں نے کسی شخص سے سفارش کر دی اور اس نے بطورِ امداد سو دینار پیش کر دیے۔ دینار ملتے ہی آپ نے انتظام کیا اور چند روز میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی پہلے امام مالک رحمہ اللہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ دستک دی، اندر سے خادمہ آئی، نام پوچھ کر گئی، پھر امام مالک رحمہ اللہ تشریف لائے اور بڑے اخلاق سے گفتگو فرمائی۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے استاذِ مکرم مسلم بن خالد زنجی کا خط پیش کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے خط پڑھ کر پھینک دیا اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اب اس قابل رہ گیا ہے کہ وہ وسائل اور رسائل کے ذرائع سے حاصل کیا جائے؟ امام مالک رحمہ اللہ کا غصہ دیکھ کر آپ نے معذرت پیش کی، اپنی بے نوائی اور ذوقِ علمی کا اظہار کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ یہ سن کر متاثر ہوئے اور سر سے پیر تک آپ پر نظر ڈال کر پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا: محمد بن ادریس۔ فرمایا: "اتق اللّٰہ فیکون لك شان" یعنی خدا سے ڈرتے رہنا، عنقریب تمہیں بڑی شان ملے گی۔

اخلاق و عادات:

ہر اچھے کام کرنے اور برائی سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ضمیر کا احساس بیدار ہو اور دل میں خیر و شر کی تمیز کے لیے خلش ہو، یہ تقویٰ ہے، پھر اس کام کو خدائے ذوالجلال والاکرام کی رضا مندی کے سوا ہر غرض و غایت سے پاک رکھا جائے، یہ اخلاص ہے، اس کے کرنے میں صرف اللہ کی نصرت وحمایت پر بھی بھروسہ ہے تو یہ توکل ہے، اس کام میں رکاوٹیں اور دقتیں پیش آئیں یا نتیجے میں تاخیر ہو تو دل میں استقامت رکھنی چاہیے، خدا سے آس نہ ٹوٹنے پائے اور اس راہ میں اپنا برا چاہنے والوں کا بھی برا نہ چاہا جائے تو یہ صبر ہے، اگر کامیابی کی نعمت سے سرفرازی ہو تو اس پر مغرور ہونے کی بجائے اس کو خدا کا فضل وکرم سمجھتے ہوئے اور جسم و جان اور قلب ولسان سے اس کا اقرار کیا جائے اور اس قسم کے کاموں کے کرنے میں اور بھی زیادہ انہماک ہو تو یہ شکر ہے۔

اس تمہید کے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ میں یہ تمام صفاتِ ایمانی بدرجہ اتم موجود تھیں۔

قناعت:

آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ میں طمع و لالچ کو کبھی پاس نہیں آنے دیا۔اس کی بدولت مجھے ہمیشہ آرام پہنچا اور اسی وجہ سے ہمیشہ میری عزت، ذلت میں بدلنے سے محفوظ رہی۔فرمایا کرتے تھے کہ حرص وطمع وہ برائی ہے جس سے نفس کی دنائت پوری طرح ظاہر ہوتی ہے، خصوصاً ایسی حرص جس میں بخل کی آمیزش بھی ہو، فرماتے تھے کہ خانگی زندگی کی ناگواری زیادہ تر اسی وجہ سے ہوتی ہے، گھر کا مالک زیادہ دینا نہیں چاہتا اور گھر کے لوگ زیادہ مانگتے ہیں۔شوہروں کو مال سے محبت ہوتی ہے اور بیویاں لالچ سے زیادہ مانگتی ہیں۔اس سے خانگی معاملات میں کشمکش ہوجاتی ہے اور گھر روحانی تکالیف میں مبتلا ہوجاتا ہے۔فرمایا کرتے تھے: قرآن کی اس آیت کو اچھی طرح سمجھو، جس میں مسلمانوں کا وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھتے ہیں۔

﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴾ (الحشر : ۵۹)

''اور اپنے (اوروں کو) مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود ان کو ضرورت ہو اور جو اپنے جی کی لالچ سے بچایا گیا وہی کامیاب ہیں۔''

خلیفہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ بے حد اصرار کیا کہ آپ جس شہر کو پسند کریں میں آپ کو وہاں کا قاضی مقرر کردوں، لیکن آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا مجھے اس عہدے سے معاف ہی رکھیے۔

سخاوت:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سخاوت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کسی حق یا کسی شے کو خوشی کے ساتھ بغیر کسی اکراہ کے دوسرے کے حوالہ کردیا جائے اور اس کی چند صورتیں یہ ہیں: اپنا حق کسی کو معاف کردینا، اپنی ضرورت کو روک کر کسی اور کی ضرورت پوری کرنا، دوسرے کے لیے اپنے دماغ کو خرچ کرنا، دوسرے کی اعانت کے لیے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دینا اور دوسروں کو بچانے کے لیے خود کو پیش کردینا۔فرمایا کہ کسی شخص کو کبھی نکمّی و ناکارہ چیز نہ دیا کرو، اس کے دینے سے نفس کی بلندی زائل ہوکر دنائت پیدا ہونے لگتی ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ﴾ (البقرة : ۲۶۷)

''اے ایمان والو! اس میں سے جو تم نے کمایا ہے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے، اچھی چیزیں خرچ کرو اور اس میں سے بری چیز کے دینے کا ارادہ نہ کرو، حالانکہ تم خود تو اسے لینا گوارہ

نہیں کرتے، ہاں اس صورت میں (اپنے لیے) قبول کرلو گے کہ اگر آنکھیں بند کرلو۔''

ابتداء میں آپ تنگدستی سے گزر بسر کرتے تھے، مگر تعلیم حاصل کرلینے کے بعد خدائے کریم نے ہر قسم کی نعمتوں سے آپ کو سرفراز فرما دیا تھا۔ اکثر خلیفہ وقت، امراء، وزراء اور اہل ثروت آپ کو ہدایا پیش کرتے رہتے تھے اور ہر شخص اسے قبول کرنے میں اصرار کرتا تھا۔ ایک بار خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو پچاس ہزار درہم بھیجے، ان میں سے آپ نے چالیس ہزار غرباء، یتامی، بیوگان اور نادار علماء پر صرف کر دیے۔ ابوحسان زیادی نے ایک مرتبہ چھ ہزار دینار، جعفر بن یحییٰ برمکی نے ایک ہزار دینار اور پھر ہارون رشید نے متعدد بار کئی ہزار دینار بھیجے۔ مگر آپ کا معمول یہ تھا کہ بسا اوقات صرف ایک چوتھائی اپنے لیے رکھ کر باقی رقم رات کی تاریکی میں غریب علماء و فقہاء اور نادار طلباء، بیوگان و یتامیٰ میں تقسیم فرما دیتے اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرتے کہ الٰہی! مجھے حرصِ دنیا سے ہمیشہ محفوظ رکھنا۔

امام مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ کوئی کریم دیکھا اور نہ سخی۔ ایک بار عید کی رات تھی، میں ان کے ساتھ مسجد سے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک مسئلے پر گفتگو جاری ہوگئی، ہم بات چیت کرتے کرتے گھر پہنچے تو دیکھا کہ آپ کے مکان پر ایک غلام کھڑا تھا، اس نے سلام کہا اور بولا کہ میرے آقا نے یہ روپوں کی تھیلی بطورِ ہدیہ پیش کی ہے اور سلام عرض کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہیں میرا سلام کہہ دینا اور میری طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دینا۔ عین اسی وقت ایک شخص آیا اور کہنے لگا: حضرت! میرے ہاں ابھی بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ آپ نے وہ تھیلی فوراً اس کو دے دی اور اس نادار کی خدمت کرنے کی وجہ سے خوش ہوتے ہوئے گھر میں چلے گئے۔

ایک مرتبہ عید کے دن گھر میں کھانے پینے کا مناسب سامان نہ تھا۔ آپ کی بیوی نے کہا: آپ تو اپنی قوم کے ساتھ بڑی صلہ رحمی کرتے ہیں، آج عید ہے اور گھر میں سامان تک نہیں ہے، اس لیے کسی سے کچھ قرض ہی پکڑ لیجیے۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے ستر دینار قرض لے لیا۔ قرض لے کر آ ہی رہے تھے کہ فقراء اور مساکین نے گھیر لیا۔ پچاس دینار ان کو تقسیم کر دیے اور بیس دینار لے کر گھر میں گئے۔ ابھی وہ دینار بیوی کو دینے بھی نہ پائے تھے کہ ایک اور شخص نے صدا لگائی، آپ فوراً آئے، پوچھا: خیر تو ہے؟ اس نے رو کر اپنا حال سنایا۔ آپ نے وہ بیس دینار سامنے رکھ دیے اور فرمایا کہ بھائی اس میں سے جس قدر چاہو، لے لو۔ اس نے سب اٹھا لیے اور بولا: ابھی تو مجھے اور ضرورت ہے۔ آپ بیوی کے پاس گئے اور سارا قصہ سنایا۔ بیوی نے کہا: آپ یونہی کرتے رہیے گا۔ رات ہوئی، خاموشی سے سب سو گئے۔ صبح کو جعفر بن یحییٰ برمکی وزیر ہارون رشید کا ایک قاصد آیا اور آپ کو بلا کر ساتھ لے گیا۔ جعفر نے آپ کی بے حد تعظیم کی اور آپ سے کہا: آج رات کو خواب میں ہاتف غیبی سے مجھے صدا آئی اور آپ کا واقعہ بتایا گیا ہے۔ پھر جعفر نے ایک ہزار دینار

نذر کیے اور اصرار کیا کہ اس کو قبول کر لیجیے۔ چنانچہ آپ نے وہ دینار قبول فرما لیے۔

تواضع:

آپ فرماتے تھے کہ تواضع کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ کوئی شخص اپنی قوت و دولت کا بے جا استعمال نہ کر پائے، جس سے غریبوں اور غیر مستطیع کا دل دُکھے۔ چونکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ خاکساری اختیار کرو، تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے اور کسی کو کسی کے مقابلہ میں فخر کرنے کی جرأت نہ پیدا ہو۔ تواضع کا مقصد معاشرتی زندگی میں خوش گوار لطافت پیدا کرنا ہے۔

خدمت گزاری:

آپ نے اپنے دوسروں اور شاگردوں کی خاطر داری کے لیے ایک کنیز کو مقرر کر رکھا تھا۔ وہ حلوا بنانے میں باکمال تھی۔ آپ اس سے حلوا بنا کر اکثر و بیشتر ملنے جلنے والوں کو کھلاتے اور انتہائی محبت آمیز لہجہ سے گفتگو فرماتے۔ احباب کو کھلا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ اگر کوئی معمولی سی خدمت بھی لیتے تو اس کو دوگنا اجرت عنایت فرماتے تھے۔ باکمال اشخاص کی بڑی قدر کرتے تھے۔ ایک بار کہیں جا رہے تھے کہ دیکھا ایک شخص تیر اندازی کی مشق کر رہا ہے، آپ کے سامنے اس کا تیر صحیح نشانے پر لگا تو آپ نے اپنی جیب سے اس کو تین دینار نذر کیے اور اظہارِ افسوس کیا کہ کاش اور دینار ہوتے تو میں تمہیں اور بھی دیتا۔

اتباعِ سنت:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو آپ کے شاگردِ خاص ہیں، فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے جواب دے کر اس کے ثبوت میں ایک حدیث بھی بیان فرمائی۔ اس شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں؟ آپ کو بے حد غصہ آیا اور فرمانے لگے: کیا تم نے مجھے بت خانے سے نکلتے دیکھا ہے یا میرے گلے میں زنار دیکھا ہے؟ جو صحیح حدیث سے ثابت ہے وہی میرا مذہب ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اصول یہ تھا کہ اگر ان کو ان کے فتوے کے خلاف کوئی صحیح حدیث پہنچ جاتی تو فوراً اعلانیہ فرما دیتے کہ میں اپنے فتوے سے رجوع کرتا ہوں۔

امام مزنی و ربیع بن سلیمان اور دوسرے شاگردوں سے ہمیشہ یہ فرماتے رہے کہ میں نے جتنی تصانیف لکھی ہیں ان میں بحدِ امکان احتیاط و جزم سے دلائل کو لکھ دیا ہے، تاہم میں انسان ہوں، ہوسکتا ہے کہ ان میں غلطیاں ہوئی ہوں، غلطی سے منزہ تو فقط اللہ کا کلام ہے۔ اس لیے کوئی بھی مسئلہ میری کتابوں میں اگر خلافِ کتاب و سنت ہو اور تم اس کو دیکھو تو خوب سمجھ لینا کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر صحیح حدیث مجھ تک پہنچے اور پھر میں اس پر عمل نہ کروں تو

میری عقل میں فتور آ چکا ہوگا۔

آپ کو کبھی اپنی رائے یا بات پر اصرار نہیں رہتا تھا۔ اگر کسی مسئلہ میں غلطی ثابت ہوجاتی تو فوراً رجوع فرمالیتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری نظر احادیث صحیح پر مجھ سے زیادہ ہے، اس لیے میرے قول کے خلاف جب کسی صحیح حدیث کو دیکھو تو مجھے مطلع کر دیا کرو، تا کہ اس حدیث پر عمل کروں اور اپنی رائے کو نمایاں طور پر ترک کروں۔

آپ بے انتہا حق پسند تھے۔ آپ سے اکثر مناظرات ومباحثات ہوتے رہتے تھے، آپ فریق ثانی کو بڑی نرمی و خندہ پیشانی سے جواب دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے اپنی بڑائی یا اظہارِ فضیلت کی بناء پر مباحثہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق کا مقصد سامنے رہا۔

جھوٹ بولنے سے سخت نفرت تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے مدت العمر میں نہ کبھی جھوٹی بات کہی اور نہ ہی کسی معاملے میں جھوٹی یا سچی قسم اٹھائی۔

بزرگوں کا ادب واحترام:

کسی نے آپ کے سامنے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے: سنو! لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کی اولاد ہیں۔ کسی نے امام سفیان بن عیینہ وامام مالک رحمہما اللہ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ناپید ہوجاتا۔ جب امام مالک رحمہ اللہ کا کوئی نقل کرتے تو فرماتے: "هذا قول أستاذنا الامام مالك" "یہ ہمارے استاذ امام مالک کا قول ہے۔" کسی نے پوچھا: کیا آپ نے امام مالک رحمہ اللہ جیسا آدمی دیکھا ہے؟ فرمایا: ہماری کیا حقیقت ہے جو علم اور عمل میں ہم سے زیادہ ہیں وہ یہی کہتے رہے ہیں کہ امام مالک جیسا آدمی ہم نے نہیں دیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فرماتے تھے: "الصحابة فوقنا فی کل علم و اجتهاد وورع وعقل" "صحابہ علم واجتہاد اور تقویٰ وعقل میں ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔"

ایک مرتبہ کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے کعبہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور پھر اس نذر کو پورا نہ کرسکا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: قسم کا کفارہ ادا کرے اور ہم سے بہتر شخص عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

عبادت اور تدریس:

صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک فقہ کا درس دیتے، پھر حدیث کا درس شروع ہوتا، اس کے بعد مجلس وعظ منعقد ہوتی اور پھر علمی مذاکرات ہوتے رہتے۔ ظہر کے بعد ادب وعروض اور نحو ولغت کا سبق ہوتا، اس کے بعد عصر تک گھر پر

آرام فرماتے، عصر سے لے کر مغرب تک ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور پھر رات کے تین حصے کرتے: ایک تہائی رات میں نیند فرماتے، دوسرے تہائی میں کتابت حدیث وفقہ اور تیسرے تہائی حصے میں قرآن کی تلاوت اور نوافل کی ادائیگی فرماتے رہتے، تا آنکہ صبح ہو جاتی۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ آپس میں زاہدوں اور متقیوں کا تذکرہ کر رہے تھے، ان میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا خاص طور پر تذکرہ ہوا۔ اسی دوران عمرو بن نباتہ بھی آ گئے۔ انھوں نے کہا: اے احباب کرام! میری نظر میں تو امام شافعی رحمہ اللہ سب سے بڑے زاہد، عابد اور متقی ہیں۔ قرآن مجید کی نشر و اشاعت میں مصروف، مکروہات سے کنارہ کش اور حکام و امراء سے بے نیاز۔ سنو! ایک مرتبہ میں اور حارث صالح مزنی کا غلام امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ صفا پر جا رہے تھے کہ اتفاقاً حارث نے یہ آیت پڑھ دی:

﴿هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝﴾ (المرسلات: ۳۸)

''یہ ہے فیصلے کا دن کہ جب ہم تم کو اور (تم سے) پہلے لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔''

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت کو سن کر کانپ اٹھے اور زار و قطار رونے لگے۔ ان پر خدا کا خوف ہمیشہ غالب ہی رہتا تھا۔

ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ حج کو گیا، میں نے دیکھا کہ آپ ہر نشیب و فراز پر روتے تھے اور یہ شعر نہایت پُرسوز لہجے میں پڑھتے تھے:

آل النبی ذریعتی، وهم الیه وسیلتی
أرجو بأن أعطى غداً، بیدی الیمین صحیفتی

''اہل بیت رسول میرا ذریعہ ہیں اور بارگاہِ ایزدی میں میرا وسیلہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے داہنے ہاتھ میں مجھے اعمال نامہ دیا جائے گا۔''

قرأتِ قرآن:

تلاوتِ کلام اللہ کا بڑا شوق تھا۔ یوں تو معمولاً قرآن مجید روزانہ پڑھتے رہتے تھے۔ حسین بن علی کرابیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس تین مہینے تک رہا، میں نے آپ رحمہ اللہ کو ہر رات کا تہائی حصہ نوافل اور قرآن مجید کی تلاوت میں صرف فرماتے ہوئے دیکھا۔

قرآن مجید ایسی خوش الحانی اور عرب کے تمام لہجوں میں پڑھتے تھے کہ جب آپ امام ہوتے تو لوگوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بلند ہو جاتیں کہ آپ کو رکوع کرنا پڑتا اور جب کبھی آپ کسی مجلس میں قرآن پڑھتے تو لوگوں کی ہچکی

بندھ جاتی اور بہت سے آدمی تو بے خود ہو کر گر جاتے۔

ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی فصاحت اور طلاقت لسانی سے بڑے خوش ہوتے تھے۔خود امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے قرأت کرنے والا بڑا جری اور قابل ہوتا تھا اور آپ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ تم مجھے قرآن سنایا کرو، میں کچھ دیر پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ رحمہ اللہ فرماتے اور پڑھو۔میرا اندازِ قرأت انہیں بے حد پسند تھا۔

ذہانت وفہم:

قاضی یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عقل مند نہیں دیکھا۔امام مزنی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر نصف اہل دنیا کی عقل کا امام شافعی رحمہ اللہ کی عقل کے ساتھ وزن کیا جائے تو امام صاحب کی عقل وزنی نکلے گی۔

محمد بن الفضل البزاری بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد فضل اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حج کو گئے اور دونوں ایک ہی جگہ ٹھہرے۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علی الصباح خاموشی سے حرم چلے گئے۔میں نے خیال کیا کہ شاید حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے حلقہ درس میں شرکت مقصود ہوگی، اس لیے اتنے سویرے چلے گئے۔چنانچہ میں بھی اٹھا اور آپ کے پیچھے چل دیا، میں نے آپ رحمہ اللہ کو حرم میں منعقد علمی مجلسوں اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی مجلس میں تلاش کیا، لیکن آپ نہ ملے، تلاشِ بسیار کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ایک قریشی نوجوان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے آپ رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی مجلس چھوڑ کر یہاں کیوں نشست اختیار کی؟ حالانکہ وہ حضرت امام زہری و دیگر اکابر تابعین رحمہم اللہ کے ممتاز شاگرد ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: چپ رہو، اگر حدیث عالی سند کے ساتھ نہ ملے گی تو نہ سہی، لیکن حدیث صحیح بسند نازل تو ملے گی (یعنی ایک واسطہ اور بڑھ جائے گا)۔ لیکن اگر اس عقلمند کی باتیں میں نے حاصل نہ کیں تو پھر قیامت تک ایسا انسان نہ مل سکے گا، کتاب اللہ کا سمجھنے والا اس قریشی جوان سے بڑھ کر میں نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔میں نے پوچھا: ان کا اسم گرامی کیا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ محمد بن ادریس شافعی ہیں۔

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام حمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ کے تمام مشائخ کو امام شافعی رحمہ اللہ کے علم وذکاوت اور فہم وفراست کی تعریف میں رطب اللسان ہی پایا۔امام مالک رحمہ اللہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے علم حاصل کرنے میں محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ ذہین اور سمجھدار کوئی نہیں آیا۔

ایک بار امام احمد بن حنبل، امام اسحٰق بن راہویہ اور امام یحییٰ بن معین رحمہم اللہ مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور تینوں کا یہ ارادہ

ہوا کہ محدثِ مکہ امام عبد الرزاق رحمہ اللہ کے درس میں چلیں۔ جب یہ تینوں حرمِ محترم میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک نوجوان مسند پر جلوہ افروز ہے اور اس کے آس پاس ایک ہجوم ہے، وہ نوجوان بڑی جرأت سے یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اے اہل شام و عراق! مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے متعلق جو چاہو دریافت کرو، میں مطمئن کر سکتا ہوں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ بڑا ہی بے باک و جری ہے۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن ادریس شافعی ہیں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا: چلو ذرا اس شخص سے اس حدیث کا مطلب دریافت کریں "مکنو الطیور فی أوکارھم" امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کے معنی تو واضح ہیں، یعنی رات کے وقت پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔ لیکن خیر میں تمہارے کہنے سے پوچھ لیتا ہوں۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا مقصد کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فوراً جواب دیا کہ جاہلیت میں یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی کو رات کے وقت سفر کرنا پڑ جاتا تو وہ پتھر مار کر گھونسلوں سے پرندوں کو اڑاتا، پھر اگر وہ پرندہ داہنی طرف اڑا تو یہ شگون لیا جاتا کہ سفر بخیر و سلامتی ہو گا لیکن اگر بائیں طرف اڑا تو وہ شگونِ بد سمجھا جاتا تھا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپ نے ان کی یہ نازیبا حرکت ملاحظہ کی تو فرمایا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں ہی آرام کرنے دیا اور تم اللہ پر بھروسہ رکھا کرو۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ نے فوراً ہی امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اگر ہم عراق سے حجاز تک کا سفر صرف اس حدیث کی توضیح کے لیے ہی کرتے تو بھی ہمارا سفر مبارک و کامیاب ہی تھا۔ تینوں ائمہ نے آپ کی جلالتِ شان وفہم حدیث کا اعتراف کیا۔

ایک مرتبہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھ لو، میں قرآن ہی سے استدلال پیش کروں گا۔ ایک شخص نے پوچھا: بھلا یہ تو بتایئے کہ بحالت احرام کوئی شخص کسی بھڑ کو مار ڈالے تو قرآن میں اس کا کیا حکم ہے؟ امام صاحب نے فوراً جواب دیا:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ (الحشر : ۷)

"رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جس بات کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے وہ منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔"

پھر ایک حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے بعد تم شیخین یعنی سیّدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرتے رہنا۔ پھر دوسری روایت بیان کی کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت احرام بھڑ کو مار دینے کی اجازت دی ہے۔

حفص الفرد نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ لوگوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل بے فائدہ نہیں ہے لیکن پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ اس فعل نبوی سے کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ملک عرب میں یہ تجربہ مشہور ہے کہ اگر

کسی کی کمر میں درد ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے وہ درد جاتا رہتا ہے۔ چونکہ نبی ﷺ کی کمر میں درد تھا اس لیے آپ نے عرب کے تجربہ کے لحاظ سے ایسا کیا تھا، لیکن یہ فعل آپ ﷺ سے عادتاً منقول نہیں ہے۔

آپ بڑے الجھے ہوئے معاملات اور مسائل آنِ واحد میں سلجھا دیا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ صحیح الدماغ، سریع الفہم اور مسائل کا صحیح اور مدلل جواب دینے والا کوئی نہیں دیکھا۔

شعر و ادب:

امام شافعی بہت بڑے شاعر بھی تھے، شعر و ادب سے خاص شغف تھا۔ حتیٰ کہ خود اپنے بارے میں فرمایا:

ولولا الشعر بالعلماء يزرى

لكنت اليوم اشعر من لبيد

''اگر شعر کہنا علماء کے لیے معیوب نہ ہوتا تو میں لبید بن ربیعہ سے بھی بڑا شاعر ہوتا۔''

مزید کہا:

نعيب زماننا والعيب فينا

وما لزماننا عيب سوانا

''ہم زمانے کو معیوب قرار دیتے ہیں حالانکہ عیوب ہم میں ہیں اور زمانے میں سوائے ہمارے وجود کے کوئی عیب نہیں۔''

ایک مقام پر فرمایا:

ما طار طير وارتفع

إلا كما طار وقع

''کوئی بھی پرندہ اڑ کر بلندی پر نہیں پہنچتا مگر اُسی طرح زمین پر گرتا ہے۔'' یعنی عروج کے بلند زوال۔

تلامذہ:

آپ سے طلباء کی کثیر تعداد نے استفادہ کیا، ان میں سے احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد الہاشمی، ابوثور، ابراہیم بن خالد اور محمد بن سعید العطار وغیرہ ہیں۔

اساتذہ:

آپ نے کبار علماء سے کسب فیض حاصل کیا، ان میں سے: مالک بن انس، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ، داؤد بن عبدالرحمٰن، مسلمہ بن خالد الزنجی، ابراہیم بن یحییٰ اور عبداللہ بن المومل المخزومی وغیرہ ہیں۔

مفتی حرم:

علمائے مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ تو آپ رحمہ اللہ کو جوانی کی عمر میں ہی فتویٰ دینے کی اجازت دے چکے تھے۔ مدینہ سے واپسی پر مکہ میں آپ کے استاذ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے بھی آپ کو فتویٰ دینے کی اجازت دے دی، لیکن آپ نے بغرضِ احتیاط حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔ امام سفیان رحمہ اللہ نے کئی سال تک آپ کو حدیث و فقہ اور تفسیر کی تعلیم دی۔ ایک بار انھوں نے آپ سے دریافت کیا: شافعی! یہ بتاؤ کہ امام زہری رحمہ اللہ کی روایت سے جو یہ حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مسجد سے چلے، راستے میں آپ کو دو آدمی ملے، آپ نے ان سے مخاطب ہوکر فرمایا: میرے ساتھ یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ حضور! بھلا ہم آپ کے بارے میں ایسا کیونکر سوچ سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ تھا کہ قبل اس کے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ خدشہ گزرے کہ ایک اولوالعزم نبی کے ساتھ یہ عورت کیسے؟ اور پھر وسوسۂ شیطانی ان کے دل میں اتہام یا سوءِ ظن پیدا کر دیتا۔ آپ نے اس تصور سے قبل ہی اس کو واضح کر دیا تا کہ ان کا ذہن بدگمانی میں مبتلا ہی نہ ہو۔ دوسرا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو تعلیم دی ہے کہ میں باوجود اس کے کہ نبی ہوں، مگر میرے متعلق بھی لوگ غلط رائے قائم کر سکتے تھے، اس لیے تم بھی ہمیشہ اس کو پیش نظر رکھو کہ تہمت یا افتراء و بہتان کے اسباب سے ہمیشہ خود کو محفوظ رکھو، کیونکہ شیطان انسان کے رگ و پے میں دوڑتا پھرتا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے جب آپ رحمہ اللہ سے یہ توضیحات سنیں تو فرمایا: جزاك الله! کیا نفیس بات کہی ہے اور ایسے انداز میں کہ جی خوش ہوگیا۔ اب تم فتویٰ دیا کرو۔

حلیہ مبارک:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ میانہ قد اور موزوں اندام تھے۔ آپ کے ہاتھ لمبے تھے، آپ کے تلامذہ کہتے ہیں کہ گھٹنوں تک ہاتھ پہنچتے تھے۔ کشادہ پیشانی، چہرہ زیادہ پُر گوشت نہ تھا، تبسم ہمیشہ نمایاں رہتا، بھوئیں بھری ہوئی مگر علیحدہ علیحدہ، دانت چھوٹے مگر کشادہ، داڑھی متوسط، آخر عمر میں مہندی کا خضاب لگاتے تھے، ناک لمبی اور اس پر ہلکے ہلکے چیچک کے نشان اور چہرہ پر وقار نمایاں تھا۔

ازواج و اولاد:

ان کی ایک اہلیہ اور ایک جاریہ تھی۔ آپ کی اہلیہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھیں۔ ان کا نام و نسب یہ ہے: حمدہ بنت نافع بن عیینہ بن عمر بن عثمان بن عفان۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ دو کا بچپن میں انتقال ہوگیا، صرف ابوعثمان محمد حیات رہے۔ بیٹیوں کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی طرف نسبت سے فاطمہ و زینب رکھا۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ ۱۹۹ھ میں مصر تشریف لے گئے اور اپنی زندگی کے آخری پانچ برس وہاں گزار کر علم وحکمت کا یہ آفتاب ہرسُو اپنی کرنیں بکھیرتا ہوا اور متلاشیانِ علم کو اپنی ضیاء پاشیوں سے بہرہ مند کرتا ہوا ۲۰۴ھ میں ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔* (اللهم اجعل قبره روضة من رياض الجنة)

حضرت امام کی حدیث وفقہ پر جو خدمات ہیں وہ اہل علم سے مخفی نہیں اور نہ ہی ان کے بیان کا یہ محل ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب 'مسند الشافعی' اپنی افضلیت وفوقیت کی بناء پر جداگانہ مقام رکھتی ہے، کیونکہ اس میں امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ ان احادیث کا انتخاب ہی اس کی سب سے اہم خاصیت ہے۔ ایسی احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جن میں مختصر مگر جامعیت کے ساتھ جملہ احکامِ شریعت کو سمو دیا گیا ہے۔

مسند شافعی کے پہلے نسخے میں احادیث کی ترتیب ایسی نہ تھی کہ جس سے موضوعاتی انداز میں فائدہ اٹھایا جاسکتا، کیونکہ اس میں ایک موضوع کی احادیث کتاب کے مختلف مقامات پر بکھری پڑی تھیں۔ چنانچہ امیر سنجر بن عبد اللہ ناصری رحمہ اللہ نے مختلف موضوعات وعناوین کے اعتبار سے متعدد ابواب وکتب قائم کیے اور ہر کتاب اور باب کے تحت ان احادیث کو جمع کیا جو اس موضوع کے تحت آتی تھیں۔ ترتیب نہایت احسن اور شگفتہ انداز میں لگائی گئی ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے اس گراں قدر علمی سرمائے کو اردو دان طبقہ کے لیے مترجم نسخہ بنانے کی ذمہ داری احسن انداز میں ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور نے نبھائی ہے۔ میں اس پر بارگاہِ ایزدی میں حمد وشکر کا نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ یہ کسی عام شخص کے کلام کو اردو قالب میں نہیں ڈھالا گیا بلکہ افصح العرب ﷺ کے فرامین کی ترجمانی ہے، جس کے لیے شدت احتیاط کا پہلو جس قدر بھی ملحوظ رکھا جاتا کم ہی تھا۔ بہرصورت ممکنہ حد تک کوشش کی گئی ہے کہ احادیث نبویہ کا مفہوم بھی مکمل طور پر ادا کیا جائے اور عربی متن کے بھی قریب رہنے کی کوشش کی جائے، تاکہ کوئی چیز تشنہ نہ رہے۔ باوجود اس تمام کوشش کے کوتاہی یقیناً رہ گئی، اہل علم کے مطلع فرمانے پر ادارہ شکرگزار ہوگا۔ اس کام کے دوران جن چند امور کا خیال رکھا گیا وہ یہ ہیں:

1. ترجمہ آسان اور عام فہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

---

* مصادر ترجمہ: آداب الشافعي ومناقبه، از عبد الرحمن بن أبو حاتم الرازی۔ مناقب الشافعي از ابوبکر احمد بن الحسين البيهقي۔ مناقب الشافعي از فخر الدين رازی۔ مناقب الإمام الشافعي از حافظ ابن کثیر۔ توالي التأسيس از حافظ ابن حجر العسقلانی۔ احتجاج بالشافعي از خطيب بغدادی۔ حلية الأولياء از ابونعيم أصفهانی۔ معجم الأدباء از ياقوت حموی۔ الإمام الشافعي ناصر السنة از دکتور حمزه النشرتی.

2 دورانِ ترجمہ مشکل الفاظ یا مقامات کی وضاحت کے لیے عموماً غریب الحدیث کی کتب پر اعتماد کیا گیا ہے۔
3 تمام صحیح احادیث کے فوائد نمبر شمار کے ساتھ درج ہیں۔
4 احادیث میں مذکور مختلف مسائل کی وضاحت قرآن، صحیح احادیث اور ثابت شدہ آ ثارِ صحابہ و اقوالِ سلف صالحین سے بحوالہ کی گئی ہے۔
5 دینِ حق کا دفاع اور اہل بدعت و اہل آ راء کا دلائل سے ردّ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
6 فوائد میں مختلف اصطلاحات کی تعریف و توضیح کرتے ہوئے دوسری عبارت سے ان اصطلاحات کو نمایاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
7 فوائد میں حوالہ جات درج ذیل طریقہ کار سے درج ہیں، مثلا: **الف:** مکمل حدیث۔ (سنن ترمذی، کتاب الحج، باب العمرۃ، رقم الحدیث: ۱۷۵) **ب:** کسی مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں لکھ دیا ہے مثلاً غسل جنابت فرض ہے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۳۵) **ج:** جس کتاب کی ایک جلد ہے۔ (فقہ السنہ، ص: ۴۵) **د:** شروحات و تفاسیر۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳/۷۷، فتح الباری: ۹/۱۱۱)
8 صحیحین کی تمام احادیث چونکہ بالاتفاق صحیح ہیں لہٰذا ان پر صحیح یا حسن کا حکم نہیں لگایا گیا۔
9 جو حدیث صحیحین میں یا ان میں سے کسی ایک کتاب میں موجود ہے تخریج میں فقط اس کے حوالہ پر اکتفا کیا گیا ہے دیگر کتب احادیث کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی حدیث کے بعض زائد الفاظ دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں تو پھر ان کا حوالہ بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔
10 جس حدیث کی تخریج یا فوائد پہلے گزر چکے ہیں تو اس کے لیے انظر الحدیث السابق برقم (۲) اور ''دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۴۰'' لکھا گیا ہے۔
11 تخریج میں حوالہ کا طریقہ کار درج ذیل ہے: اخرجه الترمذی، الطهارة، باب الوضوء (۷۰) وابن ماجه...... والدارقطنی: ۲/ ۸۰، وابن شيبة (۲۰۰۹)
12 احادیث پر صحیح، حسن، ضعیف کا حکم لگایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں آئمہ محدثین کے اقوال کو ترجیح دی ہے اور ضعیف احادیث کے ضعیف کو بھی حتی الوسع بیان کر دیا گیا ہے۔
13 اگر کوئی حدیث کتاب میں مذکور سند کے علاوہ کسی اور سند سے صحیح ثابت ہے تو "صحیحٌ من غیر هذا الطریق" لکھ کر اس طریق کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔

ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز نے اہل اسلام کی علمی خدمت کرنے کے لیے حدیث کی نشر و اشاعت کا جو عظیم الشان منصوبہ

بنایا ہے، مسند شافعی کی بزبانِ اردو اشاعت بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ہمارے انتہائی قریب دوست ابوحمزہ عبد الخالق صدیقی کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے جو دیارِ غیر میں رہتے ہوئے بھی حدیث رسول کی خدمت میں مصروف کار ہیں۔ دیارِ غیر میں منہج سلف کی ترجمانی میں ان کا کردار انتہائی وافر و نمایاں ہے۔ ایسے ہی ان کے دست راست اور ہمارے انتہائی مخلص ومحبّ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے کہ جن کے علمی تعاون و اشراف سے کتبِ احادیث کو بزبانِ اردو منظر عام پر لایا جار ہا ہے۔ جزاھم اللّٰہ خیراً فی الدنیا والآخرۃ واجزل مثوبتھم .

اللہ کے حضور سر بسجود ہو کر دعا گو ہیں کہ وہ اس مبارک عمل کو قبول عام بخشے، اور ہمارے لیے، ہمارے والدین کے لیے، جمیع معاونین اور ہمارے اساتذہ کرام کے لیے اس عظیم عمل کو ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه وسلم

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث ورئیس المعهد السلفی للتعلیم والتربیه، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے مسائل

بَابٌ: فِي مَاءِ الْبَحْرِ

[1]......سمندر کے پانی کا بیان

[۱]...... أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ رَجُلٍ مِنْ آلِ ابْنِ الأَزْرَقِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ:......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِي الْمُسْنَدِ. [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی رکھتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں گے۔ تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

[1] اخرجه الترمذی: الطهارة، باب ماجاء فی ماء البحر أنه طهور: (٦٩)۔ وقال: "حسن صحیح"۔ و ابو داود، الطهارة، باب الوضوء بماء البحر: (٨٣)۔ و ابن ماجه، الطهارة، باب الوضوء، بماء البحر: (٣٨٦)۔ وصححه ابن خزیمة: (١١٢)، والحاکم: ١/ ١٤٠، ١٤١.

فوائد :...... ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درپیش مسائل دریافت فرماتے تھے۔

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناموں یا محمد، یا احمد وغیرہ سے مخاطب کرنے کی بجائے ادباً یارسول اللہ کہا کرتے تھے۔

❸ دوران سفر ضروری اشیاء مسافر کے ہمراہ ہونی چاہئیں۔

❹ سمندری پانی مطلقاً پاک ہے۔ اس سے وضوء کرنا اور اس کو اپنے استعمال میں لانا درست ہے۔

❺ وضوء کے پانی کا پاک ہونا ضروری ہے۔

❻ سمندری جانور حلال ہیں۔ لہٰذا اگر سمندری سفر کے دوران پانی کی طرح خوراک بھی ختم ہونے کا خدشہ ہو تو سمندری جانوروں کو خوراک بنایا جا سکتا ہے۔

❼ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ﴾ (البقرہ : ۱۷۳)

"بے شک تم پر مردار حرام ہے۔"

اس نص میں مردار کی حرمت کی عمومیت کی تخصیص "الحل ميتة" سے ہو رہی ہے یعنی سمندری مردار حلال ہے۔ نیز یہ بات ذہن نشین رہے کہ سمندر کا وہی مرا ہوا جانور حلال ہے جو صرف پانی میں ہی زندہ رہ سکے، خشکی میں نہیں۔

❽ یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ سائل کو سوال کے متعلق ان اضافی چیزوں سے خبردار کر دینا بھی درست ہے جن کی اسے مستقبل میں ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

❾ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سمندر میں سفر کرنا جائز اور درست ہے۔

❿ اگر خشکی میں رہنے والا جانور پانی میں ڈوب کر مرجائے تو وہ مردہ سمندری جانور نہیں بلکہ خشکی کا مردہ جانور ہوگا۔

بَابٌ :فِي مَاءِ الْبِئْرِ

[2]......کنویں کے پانی کا بیان

[۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ يُطْرَحُ فِيهَا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اور کہا: بے شک بئر بضاعہ (کنویں کا نام) میں کتوں کے گوشت کے ٹکڑے

الْكِلابُ وَالْحِيَضُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمَاءَ لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . ❶

اور حیض والے کپڑے پھینکے جاتے ہیں۔ (کیا اس کے پانی سے طہارت حاصل کر سکتے ہیں؟) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

فوائد: ...... ❶ بئر بضاعہ مدینہ طیبہ میں ایک پرانا کنواں تھا جس میں حیض آلود کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار اشیاء پھینکی جاتی تھیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے بئر بضاعہ کے نگران سے اس کی گہرائی کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا "اکثر ما یکون فیھا الماء الی العانۃ" یعنی اس میں زیادہ سے زیادہ پانی ناف سے اوپر کی حد تک رہتا ہے۔ پھر جب کمی کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا، جب پانی کم ہوتا ہے تو ناف سے نیچے تک ہوجاتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کنویں کی چوڑائی چھ ہاتھ تھی۔
(سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی بئر بضاعة بعد الحديث : ٦٧)

❷ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب پانی اتنی کثیر مقدار میں ہو تو مجرد نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مطلق پانی میں نجاست گرنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتا بلکہ یہ حدیث زیادہ پانی سے متعلق ہے اور اگر مذکورہ کثیر مقدار نہ ہو تو نجاست گرنے سے پانی ناپاک ہوجائے گا۔

بَابٌ : فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

[3]...... کھڑے پانی کا بیان

[٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ)) . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے غسل کرے۔''

فوائد: ...... ❶ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس سے غسل کرنا دونوں ممنوع ہیں، کیونکہ یہ بات خلافِ نظافت وطہارت ہے کہ ایک پانی میں پیشاب کرکے اسی سے غسل کیا جائے۔

---

❶ اخرجه الترمذی: الطهارة، باب ماجاء، ان الماء لا ينجسه شئی: (٦٦)۔ وقال "حديثٌ حسنٌ" والنسائی، المياه، باب ذكر بئر بضاعة: (٣٢٧)۔ وصححهٗ ابن الجارود : (٤٧) .

❷ اخرجه مسلم: الطهارة، باب النهی عن البول فی الماء الراكد: (٢٨٢) .

❷ "ثـم يغتسل فيه" کا مطلب ہے کہ اس کھڑے پانی سے کسی برتن وغیرہ میں پانی لے کر غسل کرنا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس پانی میں داخل ہو کر یا غوطہ لگا کر غسل کرنا درست ہے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے۔ "ثـم يغتسل فيه" یعنی پھر اس میں غسل کرے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۲۳۹)

❸ کھڑے پانی سے فائدہ اٹھانا درست ہے۔ اس سے وضوء اور غسل بھی جائز ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی برتن کے ذریعے پانی باہر نکال کر استعمال کیا جائے جیسا کہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ "يتناوله تناولا" اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۸۳)

نوٹ:...... پانی قلیل ہو یا کثیر، کھڑا ہو یا جاری، اس میں پیشاب کرنا اسلامی تہذیب کے خلاف ہے۔

بَابٌ: فِي الْقُلَّتَيْنِ

[4]...... قلتین کے بیان میں

[٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا، أَوْ خَبَثًا)). ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو بڑے مٹکوں کی مقدار کے برابر ہو تو وہ نجاست یا خباثت کو قبول نہیں کرتا۔''

[٥]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِإِسْنَادٍ لا يَحْضُرُنِي ذِكْرُهُ......

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا)). وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ: ((بِقِلالِ هَجَرَ))، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ رَأَيْتُ قِلالَ هَجَرَ؛ فَالْقُلَّةُ: تَسَعُ قِرْبَتَيْنِ، أَوْ قِرْبَتَيْنِ وَشَيْئًا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَهُوَ آخِرُ مَا فِيهِ. ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی کی مقدار دو بڑے مٹکوں کے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا۔'' اس حدیث میں ہجر مقام کے مٹکوں کی وضاحت ہے۔ ابن جریج فرماتے ہیں، میں نے ہجر مقام کے مٹکے دیکھے ہیں، ایک مٹکا، دو چمڑے کے مشکیزوں یا دو اور کچھ پانی کے برابر ہے۔

---

❶ اخرجه الترمذي: الطهارة، باب منه آخر: (٦٧)۔ وابو داود، الطهارة، باب ما ينجس الماء، (٦٣) (٦٤) (٦٥)۔ وصححهٗ ابن خزيمة: (٩٢)۔ وابن الجارود: (٤٤).

❷ اسنادهٗ ضعيفٌ؛ لضعف مسلم بن خالد الزنجي ولجهالة من حدث عنه ابن جريج. اخرجه عبدالرزاق: (٢٥٨)، (٢٥٩)، والدار قطني: ١/ ٢٤.

فوائد: ...... ❶ قلة: بڑا مٹکا جس میں پانچ سو رطل پانی آتا ہے۔یعنی اڑھائی مشک۔

(لغات الحديث ازعلامه وحيد الزمان ٣/ ٦٠٢)

❷ عرب میں مقامِ ہجر کے بنے ہوئے مٹکے مشہور تھے۔اس مقام کا بنا ہوا ایک مٹکا سائز میں اتنا بڑا ہوتا کہ اس میں اڑھائی مشک پانی آجاتا لہٰذا دو مٹکوں کی مقدار پانچ مشک پانی کے برابر ہوئی اور اگر کسی جگہ اندازاً اس قدر پانی موجود ہوتو اس سے وضو وغیرہ کرنا درست ہے۔

❸ یہ حدیث پانی کی قلیل وکثیر مقدار کے فرق اور حد بندی پر بھی دلالت کرتی ہے۔لہٰذا جب پانی کی مقدار دو قلوں سے کم ہوگی تو اس میں محض نجاست گرنے سے ہی وہ ناپاک ہوجائے گا،اگرچہ اوصاف ثلاثہ (رنگ،بُو،ذائقہ) میں سے کسی وصف میں تغیر رونما ہوا ہو یا نہ اور اگر مقدار دو قلوں کے برابر یا اس سے زائد ہوتو صرف نجاست کے واقع ہو جانے سے وہ پانی ناپاک نہ ہوگا جب تک اوصاف ثلاثہ (بُو،ذائقہ،رنگ) میں سے کوئی وصف اس کی وجہ سے تبدیل نہ ہوجائے۔

بَابٌ: فِي سُؤْرِ الْحُمُرِ وَالسِّبَاعِ

[5]......گدھوں اور درندوں کے بچے ہوئے (پانی) کا بیان

[٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، أَوِ ابْنِ حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ: أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ، وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا)).
أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا،کیا ہم گدھوں کے بچائے ہوئے (پانی) سے وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ہاں اور اس پانی سے بھی جو ہر قسم کے درندے بچا دیں۔"

بَابٌ: فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

[6]...... بلی کے جوٹھے کا بیان

[٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ......

---

❶ اسنادهٗ ضعيفٌ؛ لضعف ابراهيم بن ابى حبيبة و داود بن الحصين لم يدرك جابراً وكذلك ابوة ضعيفٌ اذ كان هو الواسطة بين داؤد و جابر اخرجه الدارقطنى: ١/ ٦٢.

عَـنْ كَبْشَةَ بِـنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْـنِ أَبِی قَتَـادَةَ، أَوْ أَبِـی قَتَـادَةَ، الشَّكُّ مِنَ الرَّبِيعِ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ، فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءً ا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: فَرَآنِی أَنْـظُـرُ إِلَيْـهِ، فَـقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أَخِی؟ إِنَّ رَسُـولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَـتْ بِـنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

کبشہ بنت کعب بن مالک جو ابوقتادہ یا ان کے کسی بیٹے کی بیوی تھیں بیان کرتی ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے ان کے وضو کے لیے برتن رکھا، بلی آئی اور اس نے اس سے پانی پیا، وہ کہتی ہیں مجھے ابوقتادہ نے دیکھا کہ میں تعجب کے ساتھ اس کی طرف دیکھ رہی ہوں، تو انھوں نے فرمایا: کیا تو تعجب کرتی ہے اے میری بھتیجی؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نجس نہیں ہے، یہ ہر وقت تمہارے پاس آمد و رفت رکھنے والوں یا والیوں میں سے ہے۔''

فوائد: ...... ❶ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں راجح بات یہی ہے کہ کبشہ بنت کعب بن مالک ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں لہٰذا معلوم ہوا بہو اپنے سسر اور ساس کی خدمت کر سکتی ہے۔

❷ صحیح خبر واحد کی حجیت کے لیے راوی کا مرد ہونا شرط نہیں ہے۔ کیونکہ اس روایت کو بیان کرنے والی صحابی رسول کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیٹی کبشہ اکیلی ہیں۔ البتہ عورت کا ثقہ اور سچا ہونا ضروری ہے۔

❸ روایت اور شہادت میں فرق ہے۔

❹ گھروں میں بلی پالنا جائز ہے۔

❺ نہ بلی خود ناپاک ہے اور نہ ہی اس کا جوٹھا ناپاک ہے۔ بشرطیکہ اس کے منہ پر نجاست نہ لگی ہو۔

❻ سوال کا جواب دلیل سے دینا چاہیے۔

❼ یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ حیوانات کے ساتھ تند خوئی کے بجائے نرمی اور شفقت سے پیش آنا چاہیے۔

❽ اسلام سہولت اور رحمت والا دین ہے۔

بَابٌ: فِي سُؤْرِ الْكَلْبِ

[7]...... کتے کے جوٹھے کا بیان

[٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

---

[1] اخرجه الترمذی: الطهارة، باب ماجاء فی سؤر الهرة: (٩٢)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" وابوداود، الطهارة، باب سؤر الهرة: (٧٥)۔ و ابن ماجة، الطهارة، باب الوضوء بسؤر الهرة والرخصه فی ذلك: (٣٦٧)۔ وصححه ابن الجارود: (٦٠)۔ وابن خزيمة: (١٠٤). والحاكم: ١/ ١٥٩، ١٦٠.

عَـنْ أَبِی هُرَیْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ: ((إِذَا شَـرِبَ الْـكَلْبُ فِی إِنَـاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پی لے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔''

[۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِـی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔''

[۱۰]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِی تَمِيمَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَـنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَـلْيَـغْسِـلْـهُ سَبْـعَ مَرَّاتٍ أُولاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِـالتُّـرَابِ)). أَخْـرَجَ الثَّـلاثَةَ الأَحَـادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [3]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے اس (برتن) کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔ پہلی دفعہ یا آخری دفعہ مٹی سے دھوئے۔''

فوائد:...... 1 کتا نجس و ناپاک ہے۔

2 اس کا جوٹھا بھی ناپاک ہے۔

3 جس برتن میں کتا منہ ڈال دے اسے کم از کم سات دفعہ دھونا ضروری ہے۔ البتہ آٹھ مرتبہ بھی دھویا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذاولغ الكلب فی الاناء فاغسلوة سبع مرات، وعفروه الثامنة فی التراب))

''جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم ولوغ الکلب۔ رقم الحدیث: ۲۸۰)

4 برتن کو مٹی کے ساتھ صاف کرنا، مانجنا بھی ضروری ہے۔

---

[1] اخـرجـه البخاری: الوضوء، باب اذا شرب الكلب فی اناء احدكم فليغسله سبعا: (۱۷۲)، ومسلم، الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: (۲۷۹).

[2] انظر الحديث السابق برقم (۸).

[3] اخرجه الترمذی: الطهارة، باب ماجاء فی سؤر الكلب: (۹۱)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" وابوداؤد، الطهارة، باب الوضوء بشور الكلب (۷۱)، (۷۳) وصححه ابن الجارود (۵۲).

5 علامہ نیموی حنفی فرماتے ہیں:

"الحديث حجة على مالك ومن تبعه لانه يدل على ان الماء القليل ينجس بوقوع النجاسة فيه وان لم يتغير لان ولوغ الكلب لا بغير الماء الذى فى الاناء غالباً."

''یعنی کتے کے برتن میں منہ ڈالنے والی حدیث امام مالک رحمہ اللہ کے پیروکاروں کے خلاف حجت ہے۔ کیونکہ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قلیل پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اگرچہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ بھی آئے کیونکہ کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے اس میں موجود پانی کی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔''

(آثار السنن ص: ٣، ٤)

6 مذکورہ حدیث سے احناف نے ماءِ قلیل کی نجاست پر استدلال کیا ہے لیکن حدیث میں موجود کتے کے جوٹھے برتن کو سات بار دھونے کے فرمانِ نبوی ﷺ ان کی نظروں سے اوجھل رہا ہے۔

بَابٌ: فِي فَضْلَةِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

[8]...... غسل اور وضو کے بچے ہوئے (پانی) کا بیان

[١١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْقَدَحِ، وَهُوَ الْفَرَقُ، فَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ مَاءٍ وَاحِدٍ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک فرق سے غسل کرتے۔ اور میں اور آپ (علیہ السلام) ایک ہی برتن سے غسل کرتے۔

[١٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے۔''

[١٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ......

---

1 اخرجه البخارى: الغسل، باب غسل الرجل مع امرأته: (٢٥٠)۔ ومسلم، الحيض، باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة وغسل الرجل والمرأة فى اناء واحد...... الخ: (٣١٩).

2 اخرجه البخارى: الغسل، باب هل يدخل الجنب يده فى الاناء قبل ان يغسلها اذالم يكن على يده قذر غير الجنابة: (٢٦٣).

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَا ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِـلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِـنْ إِنَـاءٍ وَاحِـدٍ ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: أَبْقِ لِي ، أَبْقِ لِي . [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور بعض دفعہ میں آپ علیہ السلام سے کہتی میرے لیے پانی رہنے دیں، میرے لیے پانی رہنے دیں۔

فوائد: ...... 1 فرق: تین صاع پر مشتمل ایک پیمانہ ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔" قـال سفيـان: الفرق ثلاثة آصعٍ " (كتاب الحيض، رقم الحديث : ٣١٩)

2 ایک صاع اڑھائی کلو پر مشتمل ہوتا ہے تو اس حساب سے ایک فرق میں ساڑے سات کلو پانی آ تا ہے۔

3 میاں بیوی ایک ہی برتن سے پانی لے کر اکٹھے غسل کر سکتے ہیں۔

4 عورت اور مرد ایک دوسرے کے غسل اور وضو سے بچا ہوا پانی استعمال کر سکتے ہیں، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:"ان رسول اللّٰه ﷺ كـان يغتسل بفضل ميمونه" یعنی رسول اللہ ﷺ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے تھے۔

(صحیح مسلم۔ كتاب الطهارة باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة--- رقم ٣٢٣)

5 شریعت اسلامیہ میں وسعت ہے تنگی نہیں۔

[١٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، عَـنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّهَـا كَـانَتْ تَـغْتَسِـلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ . [2]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے۔

[١٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ ، أَنَّـهُ كَـانَ يَقُولُ: إِنَّ الرِّجَالَ وَالـنِّسَاءَ كَانُوا يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ جَمِيعًا . أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے۔

---

[1] اخـرجـه مسـلـم: الـحـيـض ، بـاب الـقـدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة وغسل الرجل والمرأة فی اناء واحد...... الخ: (٣٢١) .

[2] اخـرجـه مسـلـم: الـحـيـض ، بـاب الـقـدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة وغسل الرجل والمرأة فی اناء واحد...... الخ: (٣٢٢) .

الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . [1]

فوائد: ...... ❶ عہد نبوی ﷺ میں مردوں اور عورتوں کا ایک ہی برتن سے وضو کرنے سے مراد محرم مردوں اور عورتوں کا اکٹھا وضو کرنا ہوسکتا ہے کیونکہ اعضاءِ وضو کا غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا درست نہیں۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس اثر سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرسکتا ہے اور عورت کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا جائز و درست ہے۔

بَابٌ مِنْهُ: فِي نَبْعِ الْمَاءِ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[9]...... نبی ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کے پھوٹنے کا بیان

[١٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَانَتْ صَلاةُ الْعَصْرِ، وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [2]

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہوگیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا، جب انہیں پانی نہ ملا، تو رسول اللہ ﷺ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس (برتن) سے وضو کریں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا، لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ (قافلہ کے) آخری آدمی نے بھی وضو کیا۔

فوائد: ...... ❶ حتی المقدور پانی کی تلاش ہونی چاہیے تاکہ ملنے کی صورت میں اس سے وضوء کرکے نماز پڑھی جائے اور اگر کوشش کے باوجود پانی نہ ملے تو تیمّم کرکے نماز پڑھنی جائز ہے۔

❷ یہ حدیث نبی علیہ السلام کی نبوت و رسالت کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔

❸ یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی مبارک انگلیوں

---

[1] اخرجه البخاري: الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأته وفضل وضوء المرأة: (١٩٣).

[2] اخرجه البخاري: الوضوء، باب التماس الوضوء اذا حانت الصلاة: (١٦٩) (٣٥٧٣)۔ ومسلم، الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ: (٢٢٧٩).

سے بطور معجزہ پانی کا چشمہ جاری فرما دیا تھا۔

4 قرآنِ مجید احادیث صحیحہ اور معجزاتِ ثابتہ پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

5 ایک ہی برتن سے بہت سے لوگوں کا وضوء کرنا جائز اور درست ہے۔

6 انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فحزرت من توضأ منه مابين السبعين الى الثمانين"

''اس پانی سے جن لوگوں نے وضوء کیا وہ ستر سے اسی تک تھے۔''

(صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضو من التور رقم الحديث:٧٠٠)

بَابٌ: فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ

[10]......مردہ جانوروں کے چمڑوں کا بیان

[١٧]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ قَدْ كَانَ أَعْـطَـاهَا مَوْلاةً لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((فَهَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا)). قَـالُـوا: يَـا رَسُـولَ الـلّٰهِ، إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا)). [1]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو آپ نے اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے کیوں فائدہ نہیں لیا؟'' لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ تو مردہ ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: صرف اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔''

فوائد:...... 1 بیوی کی لونڈی یا غلام کو خاوند کچھ دینا چاہیے تو دے سکتا ہے۔

2 مردہ جانور کو باہر پھینک دینا درست ہے۔

3 حلال جانوروں کی کھال سے نفع حاصل کرنا چاہیے اگر چہ وہ مردار ہی کیوں نہ ہوں۔

4 بعض وہ چیزیں جن کا کھانا حرام ہے ان سے فائدہ اٹھانا درست ہے۔

5 حلال جانور اگر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے۔

[١٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ وَعْلَةَ......

---

[1] اخرجه البخاری: الزكاة، باب الصدقة على موالى ازواج النبى صلی اللہ علیہ وسلم: (١٤٩٢) (٢٢٢١)۔ ومسلم، الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ: (٣٦٣).

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)). ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو بھی چمڑا رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔''

[١٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردہ جانور کے چمڑے سے رنگنے کے بعد نفع حاصل کرنے کا حکم دیا۔''

فوائد: ...... ❶ چمڑا دباغت (رنگنے) سے پاک ہوجاتا ہے۔

❷ حلال جانور ذبح شدہ ہو یا مردار اس کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے لہٰذا ایسی کھال سے لباس، مشکیزے وغیرہ بنا کر ان کو استعمال میں لانا درست ہے۔

❸ بعض علماء کے نزدیک حلال وحرام ہر طرح کے جانور کا چمڑا رنگنے سے پاک ہوجاتا ہے تاہم اس سلسلہ میں راجح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ صرف ان جانوروں کا چمڑا رنگنے سے پاک ہوتا ہے جن کا گوشت کھانا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابٌ: فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ

[11]...... چاندی کے برتنوں کا بیان

[٢٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❸

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔''

---

❶ اخرجه مسلم: الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ: (٣٦٦).

❷ اسنادهٔ ضعيفٌ: لجهالة ام محمد بن عبدالرحمن. اخرجه ابو داود، اللباس، باب فى أهب الميتة: (٤١٢٤)۔ وابن ماجة، اللباس، باب لبس جلود الميتة اذا دبغت: (٣٦١٢).

❸ اخرجه البخاری: الأشربة، باب آنية الفضة: (٥٦٣٤)۔ ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اوانى الذهب والفضة فى الشرب وغيرها على الرجال والنساء: (٢٠٦٥).

فوائد :...... ❶ سونے چاندی کے برتوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْآخِرَةِ))

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ۔ دنیا میں یہ کافروں کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔'' (بخاری کتاب الأطعمه، باب الأكل فی إناء مفضض، رقم الحدیث: ٥٤٢٦، مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضه......الخ، رقم الحدیث: ٢٠٦٧)

❷ شریعتِ اسلامیہ میں کچھ برتنوں کا استعمال حلال اور کچھ کا استعمال حرام ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو جائز اور ممنوع برتنوں میں امتیاز حاصل ہونا چاہیے۔

❸ سونے چاندی کے برتنوں میں خوردونوش کی ممانعت پر عمل پیرا نہ ہونے والوں کے لیے جہنم کی آگ کی وعید ہے۔

❹ شریعت کے اوامر کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب ضروری ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْبَوْلِ مِنَ الْمَسْجِدِ

[12]......مسجد سے پیشاب کے دھونے کا بیان

[٢١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ:......

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَعَجِلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَنَهَاهُمْ عَنْهُ، وَقَالَ: ((صُبُّوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ)). ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا لوگوں نے اس کی طرف جلدی کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روکا اور فرمایا: ''پیشاب پر پانی کا ڈول ڈال دو۔''

فوائد :...... ❶ پیشاب ناپاک ہے۔

❷ پانی طاہر ومطہر ہے۔ گندگی والی جگہ پر پانی بہا دینے سے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے۔

❸ مساجد کو گندگی اور کوڑے کرکٹ سے پاک رکھنا چاہیے۔

---

❶ اخرجه البخاری: الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد: (٢٢١)، ومسلم، الطهارة، باب وجوب غسل البول وغیره من النجاسات اذا حصلت فی المسجد...... الخ: (٢٨٤).

❹ حاکم وسربراہ کے دل میں عام رعایا کے لیے شفقت ونرمی ہونی چاہیے۔

❺ یہ حدیث ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

[۲۲]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا))، قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَكَأَنَّهُمْ عَجِلُوا عَلَيْهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيقَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان فرماتے ہیں ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ! محمد (ﷺ) اور مجھ پر رحم کر اور ہمارے علاوہ کسی پر رحم نہ کر، (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تو نے (اللہ کی) وسیع (رحمت) کو محدود کردیا۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تھوڑی دیر بعد اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کیا اور لوگوں نے اس (کو اٹھانے) کے لیے جلدی کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو روکا پھر ایک پانی کے ٹب یا ڈول کا حکم دیا، وہ اس پیشاب پر بہا دیا گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سکھاؤ اور نرمی کرو سختی نہ کرو۔''

فوائد :...... ❶ اللہ کی رحمت وسیع ہے۔

❷ یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ دعا کرنے والے کو چاہیے کہ وہاں موجود تمام افراد کو دعا میں شامل کرے۔

❸ اس حدیث سے آپ ﷺ کی شفقت اور رحمت کا اندازا لگایا جاسکتا ہے کیونکہ پیشاب کو اچانک روکنے سے بیماری کا اندیشہ تھا۔ اس لیے آپ نے اسے ازراہِ شفقت فارغ ہونے دیا اور بعد میں سمجھا دیا۔

❹ مسجد کے تقدس کا خیال رکھنا ہر حال میں ضروری ہے۔

❺ غلطی کرنے والے کو نرمی سے نصیحت کرنی چاہیے۔

❻ طہارت حاصل کرنے کا اصل ذریعہ پانی ہے۔

❼ مسجد چونکہ پکی نہ تھی اس لیے لازماً پیشاب جذب ہوگیا ہوگا۔ ایسی حالت میں کچی جگہ پر بھی پانی بہا دینا کافی ہے۔

---

❶ اخرجه الترمذی: الطهارة، باب ماجاء فی البول یصیب الارض: (۱۴۷)۔ وقال "حسنٌ صحیحٌ"، و ابوداود، الطهارة، باب الارض یصیبها البول: (۳۸۰)۔ وصححه ابن الجارود: (۱۴۱)۔ وابن خزیمة: (۲۹۸).

8 اخلاقِ کریمانہ کی تعلیم دینے کا حکم ہے۔

9 ہر معاملہ میں نرمی اختیار کرنی چاہیے۔

10 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔

بَابٌ:فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

[13]...... کپڑے کو لگنے والی منی کا بیان

[٢٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَكُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. 1

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

[٢٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. 2

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

[٢٥]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالأَسْوَدِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ. 3

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچتی پھر آپ اسی کپڑے کو پہن کر نماز پڑھتے۔

[٢٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ كِلاهُمَا، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کپڑے کو لگنے والی منی کے متعلق

---

1 اخرجه البيهقى: ٢/ ٤١٧، وفى المعرفة السنن والآثار له (١٢٥٥)، واحمد: ١/ ٢٦٣۔ وصححه ابن خزيمة: (٢٨٨).

2 اخرجه مسلم: الطهارة، باب حكم المنى: (٢٨٨).

3 انظر الحديث السابق برقم (٢٤).

الثَّـوْبَ، قَالَ: أَمِطْهُ عَنْكَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: بِعُودٍ أَوْ إِذْخِرٍ، فَـإِنَّـمَـا هُـوَ بِـمَنْزِلَةِ الْبُصَـاقِ أَوِ الْمُخَاطِ. [1]

فرماتے ہیں اس کوختم کر دولکڑی یا گھاس سے کیونکہ وہ تھوک یا ناک کی ریزش کے قائمقام ہے۔

[۲۷]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ الْمَنِيُّ، إِنْ كَانَ رَطْبًا مَسَحَهُ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا حَتَّهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الدِّيَاتِ وَالْقِصَاصِ. [2]

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کپڑے کو جب منی لگ جاتی اگر وہ تر ہوتی تو وہ اسے صاف کر لیتے اگر خشک ہوتی تو کپڑے کو رگڑ لیتے، پھر اس میں نماز پڑھی۔

فوائد :...... ❶ یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ منی کو مطلقاً کپڑے سے دھونا واجب نہیں ہے۔

❷ اگر منی خشک ہے تو اس کو زائل کرنے کے لیے اسے ہاتھ سے، اذخر گھاس سے یا لکڑی وغیرہ سے کھرچ دینا کافی ہے، البتہ کپڑے کو دھو لینا بہتر ہے۔

❸ ان احادیث میں کوئی ایسی چیز نہیں جو منی کے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

❹ اگر دھونے اور کھرچنے کے باوجود کپڑے پر منی کے نشانات رہ جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

❺ اگر کپڑے کے کسی حصہ کو نجاست لگی ہو تو سارے کپڑے کو دھونا ضروری نہیں بلکہ صرف نجاست والے حصے کو دھو لینا کافی ہے۔

بَابٌ: فِي دَمِ الْحَيْضِ
[14]...... حیض کے خون کا بیان

[۲۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ......

---

[1] صحیح موقوفاً: اخرجه ابن ابی شيبة: (٩٢٤)۔ والدارقطني: ١/ ١٢٥.

[2] صحيحٌ فقد توبع شيخ الشافعي: اخرجه ابن ابی شيبة: ٩١٨، ٩١٩۔ والبيهقي في السنن الكبرى: ٢/ ٤١٨ وفي المعرفة السنن والآثار له، (١٢٦١).

عَـنْ أَسْـمَـاءَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَـقَـالَ: ((حُتِّيـهِ ثُـمَّ اقْـرُصِيـهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ)). ❶

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، بیان فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کا خون جو کپڑے کو لگ جائے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''تو اسے کھرچ پھر پانی سے مل کر دو پھر اس پر پانی بہا اور اس میں نماز پڑھ۔''

[٢٩]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ، تَقُولُ:......

سَمِعْتُ جَدَّتِي أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَـنْهُ تَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. ❷

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے متعلق سوال کیا، آگے حدیث پچھلی کی طرح ہے۔

[٣٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ......

عَـنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الـدَّمُ مِـنَ الْـحَيْـضَةِ كَيْفَ تَـصْنَعُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْـدَاكُـنَّ الـدَّمُ مِـنَ الْـحَيْـضَةِ فَـلْتَقْرُصْـهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ)). ❸

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہا جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگے تو آپ کے خیال کے مطابق اسے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگے تو وہ اسے پانی سے مل کر دھو ڈالے۔ پھر اس پر کھلا پانی بہائے پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

[٣١]...... أَخْبَـرَنَـا إِبْـرَاهِيـمُ بْـنُ مُـحَـمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ......

عَـنْ أُمِّ سَـلَـمَةَ زَوْجِ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے متعلق دریافت کیا گیا

---

❶ اخرجه مسلم: الطهارة، باب نجاسة الدم وكيفية غسله: (٢٩١).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٢٨).

❸ تقدم تخريجه برقم (٢٨).

عَـنِ الثَّـوْبِ يُـصِيبُـهُ دَمُ الْـحَيْـضِ، فَـقَـالَ: ((تَـحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ)). أَخْـرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالـرَّابِـعَ مِـنْ كِتَـابِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

جس کو حیض کا خون لگا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اسے کھرچ ڈالو پھر پانی سے مل کر دھولو، پھر اس میں نماز پڑھ لو۔''

فوائد :...... ❶ ان احادیث میں حیض کے خون سے آلودہ کپڑے کو کھرچنے اور دھونے کا حکم اس کے نجس وپلید ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

❷ اولاً خون کو خوب رگڑنے کا حکم ہے۔ تاکہ پانی کپڑے میں سرایت کر سکے اور پھر دھونے کا حکم ہے تاکہ اثر بھی زائل ہو جائے۔

❸ معلوم ہوا نجاست دور کرنے کے لیے پانی کا ہونا ضروری ہے اور ''ہر رقیق چیز جو پاک ہو اس سے دھو سکتے ہیں جیسے سرکہ وغیرہ'' والی بات درست نہیں ہے۔

❹ کپڑے کی بہتر طہارت کے لیے بیری کے پتوں، صابن وغیرہ کا استعمال بھی صحیح ودرست ہے۔

دیکھئے: (سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث: ٣٦٣ وصححه الالبانی صحیح ابو داوٗد (٣٤٩)

❺ نجاست عین کو زائل کرنے کے بعد کپڑا پاک ہو جاتا ہے اس کا استعمال کرنا، اس میں نماز پڑھنا درست ہے۔

❻ دھونے کے بعد باقی ماندہ نشانات کو دور کرنا پاکیزگی کے لیے شرط نہیں ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا کو پوچھنے پر بتایا ''ولا یضرك اثرہ'' اور اس کا نشان تجھے کچھ نقصان نہیں دے گا۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ٣٦٥) تاہم حیض کا خون جو کہ بدبودار ہوتا ہے، اس کی بودھلائی کے دوران ہر صورت ختم ہو جانی چاہیے۔

❼ نماز کے لیے جسم اور کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔

بَابٌ: فِي الشَّوَارِعِ

[15]...... عام راستوں کا بیان

[٣٢]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْـنِ عَـمْـرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ

❶ صحيح من حديث اسماء وهذا اسنادٌ ضعيفٌ جداً فان شيخ الشافعي متروك، اخرجه ابو داود، الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها: (٣٦١).

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ......

عَـنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: إِنِّـى امْـرَأَـةٌ أُطِيـلُ ذَيْلِى ، وَأَمْشِى فِى الْمَكَانِ الْقَذِرِ . فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)) . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِى . [1]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا میرا دامن لمبا ہوتا ہے اور میں گندی جگہوں پر چلتی ہوں، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعد والی مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔''

فوائد :......اگر کسی گندی جگہ پر چلنے سے کپڑا یا جوتا گندا ہوجائے پھر صاف زمین پر چلنے سے وہ گندگی ختم ہوجائے تو وہ کپڑا اور جوتا پاک ہوجائیں گے لیکن اگر گندگی نظر آ رہی ہو تو اس گندگی کو زائل کرنا اور انہیں دھونا ضروری ہے۔

بَابٌ :فِي الاسْتِطَابَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا وَمَا يُسْتَنْجَى بِهِ

[16]......استنجاء کرنے، قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے اور جس چیز سے استنجاء ہوگا، اس کا بیان

[۳۳]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِى صَالِحٍ......

عَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْـوَالِـدِ ، فَـإِذَا ذَهَـبَ أَحَـدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلا يَسْتَـقْبِـلِ الْـقِبْـلَةَ ، وَلا يَسْتَـدْبِرْهَا بِغَائِطٍ وَلا بَـوْلٍ ، وَلْيَسْتَـنْجِ بِثَلاثَةِ أَحْجَارٍ)) ، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ . [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں، جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اور تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا اور لید اور ہڈی استنجاء میں استعمال کرنے سے اور آدمی کو دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

فوائد :...... (1) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے انتہائی شفیق اور خیر خواہ تھے۔

(2) قضائے حاجت کے دوران کھلے میدان میں قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پیٹھ کرنا ممنوع ہے۔ جہاں آدمی کے سامنے اوٹ یا دیوار وغیرہ حائل ہو وہاں کے لیے یہ حکم نہیں، جس کی وضاحت آئندہ باب میں موجود ہے۔

---

[1] اخرجه الترمذي: الطهارة، باب ماجاء في الوضوء من الموطئ: (١٤٣)۔ ابوداود، الطهارة، باب الأذى يصيب الذيل: (٣٨٣)۔ وصححه ابن الجارود: ١٤٢ .

[2] اخرجه ابو داود: الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة: (٨)، وابن ماجة، الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة (٣١٣)۔ وصححه ابن خزيمة: ٨٠ .

❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استنجاء کے لیے تین پتھر (ڈھیلے) استعمال کرنے ضروری ہیں تا کہ اچھی طرح طہارت حاصل ہوجائے اور اگر پانی استعمال کیا جائے تو ڈھیلے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔

❹ گوبر، لید اور ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

❺ کسی ناپاک چیز سے استنجا نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے پتھر کی جگہ گوبر کا ٹکڑا لانے پر فرمایا "ھذا رِکْسٌ" یہ ناپاک ہے۔ آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور اس سے استنجاء نہیں کیا تھا۔

(بخاری، رقم الحدیث:١٥٦)

❻ قضائے حاجت کے دوران شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا اور فارغ ہونے کے بعد دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا ممنوع ہے۔

❼ ڈھیلوں سے پاکی حاصل ہوجاتی ہے مگر پانی سے مزید طہارت حاصل کر لینا مستحسن ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((کان رسول اللّٰہ ﷺ یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوة من ماء وعنزة، یستنجی بالماء.))

''یعنی رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر جاتے تھے اور آپ پانی سے استخارہ فرماتے تھے۔''

(بخاری، کتاب الوضوء باب حمل العنزة مع الماء فی الاستنجاء رقم الحدیث:١٥٢)

یاد رہے بیت الخلاء میں نیزہ ڈھیلا وغیرہ توڑنے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا تھا۔

[٣٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِی هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِی أَبُو وَجْزَةَ......

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الاسْتِنْجَاءِ: ((بِثَلاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ)). [1]

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے استنجاء کے متعلق فرمایا: ''یہ تین پتھروں سے ہے جس میں لید اور گوبر نہیں۔''

[٣٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ......

عَنْ أَبِی أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں بول و براز کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع

---

[1] اخرجه ابو داود: الطهارة، باب الاستنجاء بالاحجار: (٤١)، وابن ماجة، الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة: (٣١٥)۔ وقال الالبانی "صحیحٌ"، صحیح ابوداوٗد (٤١).

بِـغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا . قَالَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْـقِبْـلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالَى . أَخْرَجَ الْـحَـدِيثَيْـنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ ، وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . [1]

فرمایا، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف کرنے کا حکم دیا۔'' ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم شام گئے تو وہاں ہم نے پیشاب کے لیے بنائی گئی جگہوں کو دیکھا کہ وہ قبلہ رخ تھیں، ہم اللہ سے استغفار کرتے ہوئے واپس آ گئے۔

فوائد :...... 1 مشرق اور مغرب کی طرف رخ کرنے کا مطلب ہے رفع حاجت کے وقت اپنا منہ یا پشت قبلہ رخ کرے، یہ حکم اہل مدینہ کے لیے خاص تھا کیونکہ ان کا قبلہ جنوب کی طرف ہے۔

2 کتاب وسنت کے منافی امور پر اظہار ناراضگی ایمان کی علامت ہے۔

3 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان پر عمل پیرا ہوتے اور اس کی مخالفت کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

4 نبی علیہ السلام کے احکامات واجب الاتباع ہیں اگرچہ ان کی صراحت قرآن میں نہ ہو۔

بَابُ جَوَازِهِ فِي الْبِنَاءِ

[17]......عمارت میں اس کے جواز کا بیان

[٣٦]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَـقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلا تَسْتَقْبِلِ الْـقِبْـلَةَ ، وَلا بَيْتَ الْمَقْدِسِ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُـمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْـتٍ لَـنَا ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ عَـلَـى لَبِـنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِـحَـاجَتِـهِ . أَخْـرَجَـهُ مِـنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف تمہارا چہرہ نہیں ہونا چاہیے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا آپ قضائے حاجت کے لیے بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے تھے۔

---

[1] اخـرجـه الـبـخـاری: الـصـلاة ، باب قبلة اهل المدينة واهل الشام والمشرق: (٣٩٤)۔ ومسلم ، الطهارة ، باب الاستطابة: (٢٦٤) .

[2] اخرجه البخاری: الوضوء ، باب من تبرز على لبنتين: (١٤٥)۔ ومسلم ، الطهارة ، باب الاستطابة: (٢٦٦) .

فوائد :...... ❶ تعمیر شدہ بیت الخلاء یا کسی اوٹ کی موجودگی میں رفع حاجت کے دوران قبلے کی طرف پیٹھ یا رخ کرنا درست ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ، فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا))

''کہ نبی ﷺ نے ہمیں پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا لیکن میں نے آپ کو آپ کی وفات سے ایک سال پہلے قبلے کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا'' (سنن ابی داؤد: کتاب الطهارة، باب الرخصة فی ذلك رقم الحديث:١٣، وسنن ترمذی: کتاب الطهارة باب ماجاء من الرخصه فی ذلك رقم الحديث:٩۔ وقال "حسن".

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، مروان الاصفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے قبلہ کی جانب اپنی سواری بٹھائی پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے تو میں نے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اس چیز سے منع نہیں کیا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیوں نہیں لیکن اس عمل سے فضاء (کھلی جگہ) میں منع کیا گیا ہے۔ جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی اوٹ حائل ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (صحیح ابوداؤد: (٨)۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة باب كراهية استقبال القبلة عندقضاء الحاجة، رقم: ١١)

❷ اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا درست ہے۔

❸ گھروں میں بیت الخلاء لیٹرنیں بنانا درست ہے۔

❹ یہ گھر اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی رہائش تھی۔ بہن کا گھر ہونے کی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اپنا گھر کہہ دیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

[18]......قضائے حاجت کے وقت اللہ کا ذکر نہ کرنے کا بیان

[٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَلَمَّا جَاوَزَهُ نَادَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى الرَّدِّ عَلَيْكَ خَشْيَةَ أَنْ تَذْهَبَ، فَتَقُولَ: إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ (علیہ السلام) کو سلام کہا آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا، جب وہ چلا گیا تو نبی ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا: ''میں نے تیرے سلام کا جواب اس لیے دیا کہ کہیں تو یہ نہ کہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا اور آپ

عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، فَإِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى هَـذِهِ الْحَالِ فَلا تُسَلِّمْ عَلَيَّ ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ لا أَرُدَّ عَلَيْكَ " . ❶

نے مجھے جواب نہیں دیا، جب آئندہ تو مجھے اس حالت میں دیکھے تو سلام نہ کہنا، اگر تو نے کہا تو میں جواب نہیں دوں گا۔"

[٣٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَـانَـتْ مَـعَـهُ ، ثُـمَّ وَضَـعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ ، فَـمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلامَ . قَـالَ الأَصَـمُّ: هَـذَانِ الْحَدِيثَانِ لَيْسَا فِي كِتَابِ الْـوُضُـوءِ ، وَلَكِنْ أَخْرَجْتُهُ ، لأَنَّهُ مَوْضِعُهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . ❷

ابن صمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کہا، آپ نے مجھے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ دیوار کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کو اس لکڑی سے کریدا جو آپ کے پاس تھی، پھر اپنا ہاتھ دیوار پر مارا، اپنے چہرے اور ہاتھوں کو چھوا، پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔

فوائد :...... ❶ رفع حاجت کے لیے گھروں سے باہر جانا جائز اور درست ہے۔

❷ قضائے حاجت کرنے والے کو سلام کیا جا سکتا ہے۔

❸ قضائے کے حاجت کرنے والے کو فارغ ہونے کے بعد سلام کا جواب دینا چاہیے۔

❹ پاک مٹی سے منہ اور ہاتھ کا تمیم کی نیت سے مسح کرنا حدث کو دور کر دیتا ہے۔

❺ آئمہ محدثین رحمہم اللہ نے اس حدیث مبارکہ سے حضر میں بوقت ضرورت تمیم کرنے پر بھی استدلال کیا ہے۔

[٣٩]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَرَوَى أَبُو الْحُوَيْرِثِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي الصِّمَّةِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ فَتَيَمَّمَ . فَأَخْرَجْتُ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ . ❸

ابوصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر تیمّم کیا۔

---

❶ اسنادة ضعيفٌ جداً لشدة ضعف ابراهيم بن محمد بن ابى يحيىٰ لكن الحديث ورد من طريق غيره عند ابن الجارود، اخرجه ابن الجارود: (٣٧) فى المنتقى، كراهية التسليم على من يبول .

❷ اخرجه البخارى: التيمم، باب التيمم فى الحضر اذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة: (٣٣٧) .

❸ انظر الحديث السابق برقم (٣٨) .

[٤٠]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَـنْ سُـلَيْـمَـانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بِئْرِ جَمَلٍ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَـلَ فَسَـلَّـمَ عَـلَيْهِ رَجُلٌ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتَّى مَسَحَ يَدَهُ بِجِدَارٍ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. أَخْرَجَ الْـحَـدِيثَيْـنِ وَقَـوْلَ الأَصَمِّ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْـوُضُـوءِ وَالـرَّابِـعَ مِـنْ كِتَـابِ الـدِّيَـاتِ وَالْقِصَاصِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس آئے تو ایک آدمی نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ نے دیوار سے اپنا ہاتھ صاف کیا پھر اس کو سلام کا جواب دیا۔

فوائد:...... ❶ مذکورہ سند مرسل ہے تاہم یہی روایت صحیح بخاری میں انہی الفاظ کے ساتھ متصل مروی ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٣٣٧)

❷ دیوار پر ہاتھ مار کر آپ علیہ السلام نے چہرے اور ہاتھوں پر پھیرے یعنی تیمّم کیا اور پھر سلام کرنے والے کو جواب دیا۔

بَابٌ: فِي غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ إِدْخَالِهَا الإِنَاءِ

[19]...... برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دھونے کا بیان

[٤١]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَـوْمِـهِ فَـلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ؟)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں تین دفعہ دھولے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے؟''

[٤٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مرسلٌ، فان سليمان بن يسار تابعی وشيخ الشافعی متروك الحديث، اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٢٠).

❷ اخرجه مسلم: الطهارة، باب كراهة غمس المتوضی وغيره يده المشكوك فی نجاستها فی الاناء قبل غسلها ثلاثًا: (٢٧٨).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ؟)). [1]

''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہوتو وہ اپنے ہاتھ وضوء کے لیے برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لے، کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے؟''

[٤٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ؟)). [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہوتو وہ وضو کے لیے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دھو لے کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے؟''

[٤٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّهُ لا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ؟)). قَالَ الأَصَمُّ: إِنَّمَا أَخْرَجْتُ حَدِيثَ مَالِكٍ عَلَى حِدَةٍ، وَحَدِيثَ سُفْيَانَ عَلَى حِدَةٍ؛ لأَنَّ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ ذَلِكَ ذَكَرَهُ عَنْهُمَا جَمِيعًا عَلَى لَفْظِ حَدِيثِ مَالِكٍ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [3]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہوتو وہ اپنے ہاتھ وضو کے لیے برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے؟''

فوائد: ...... یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو شخص رات اور دن میں کسی بھی وقت نیند سے اٹھے اسے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین دفعہ دھو لینا چاہیں یہی صفائی اور طہارت کا تقاضا ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری: الوضوء، باب الاستجمار وتراً: (١٦٢)، ومسلم، الطهارة، باب كراهة غمس المتوضى وغيره يده المشكوك فى نجاستها فى الاناء قبل غسلها ثلاثاً: (٢٧٨).

[2] انظر الحديث السابق (٤٢).

[3] انظر الحديث الذى قبله برقم: (٤٢) (٤١).

بَابٌ: فِي الْوُضُوءِ وَصِفَتِهِ

[20]...... وضواوراس کے طریقہ کا بیان

[٤٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. [1]

یحییٰ المازنی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن زید الانصاری سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کرتے تھے؟ تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، پھر وضو کے لیے پانی منگوایا، اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا، اور کلی کی اور ناک میں تین دفعہ پانی چڑھایا، پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا، پھر دو دفعہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا، پھر اپنے سر کا دونوں ہاتھوں سے مسح کیا، ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی جانب لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی جانب واپس لائے۔ سر کے شروع سے آغاز کیا پھر دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر ان دونوں کو واپس مسح کرتے ہوئے وہاں لے آئے جہاں سے آغاز کیا تھا پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

[٤٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا، اور ہاتھوں کو دو، دو دفعہ دھویا، اور اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح کیا کہ دونوں ہاتھ سر کے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی جانب لے آئے۔ سر کے اگلے حصے

---

[1] اخرجه البخاري: الوضوء، باب مسح الرأس كله: (١٨٥)۔ ومسلم، الطهارة، باب اخر في صفة الوضوء: (٢٣٥).

غَسَلَ رِجْلَيْهِ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . [1]

سے ابتداء کی اور ہاتھوں کو گدی تک لے گئے اور پھر اسی طرح دونوں ہاتھوں کو سر کے بالوں کا مسح کرتے ہوئے اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے مسح کا آغاز کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

فوائد :...... ❶ اس حدیث میں وضوء کا طریقہ تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔لیکن بعض امور کا ذکر نہیں مثلاً سر کے مسح کے بعد کانوں کا مسح، وضوء میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال، داڑھی کا خلال وغیرہ، البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ الٹے ہاتھوں سے گردن کا مسح کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

❷ علماء سے سنتِ رسول اللہ ﷺ کی معلومات لینی چاہیے۔

❸ مسئلہ شرعی دلائل سے دریافت کرنا چاہیے۔

❹ ایک چلو سے منہ اور ناک میں پانی ڈالنا اور علیحدہ علیحدہ چلو لینا دونوں درست ہیں۔

❺ وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرکے فرمایا:

"توضوا بسم اللّٰه"......"کہ بسم اللہ کہتے ہوئے وضوء کرو"

(سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء، رقم الحديث: ٢٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه .))

"جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضوء نہیں ہے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة باب فی التسمية على الوضوء، رقم الحديث: ١٠١)

یاد رہے ابتدائے وضوء میں بسم اللہ کے ساتھ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ کا اضافہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

❻ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد اس کو جھاڑ کر اچھی طرح صاف کرنا چاہیے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اذاتوضأ احدكم فليجعل فی انفه ماءً ثم لينثر))

"جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اپنی ناک جھاڑے"(بخاری، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وتراً، رقم الحديث: ١٦٢۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الايتار فی الاستنثار والا ستجمار، رقم الحديث:٢٣٧)

---

[1] انظر الحديث الذی قبله برقم (٤٥).

یہ بات یادرہے کہ روزے کی حالت کے علاوہ ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ سے کام لینا چاہیے۔
دیکھئے:(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:١٤٢)

7 چہرہ دھوتے وقت داڑھی کے بالوں کا خلال کرنا، اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا بھی ضروری ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی کا ایک چلو بھر کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس کے ساتھ اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"هكذا امرنی ربی عز وجل" میرے رب نے مجھے ایسے ہی حکم دیا ہے۔(ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب تخليل اللحية، رقم الحديث: ١٤٥ـ صحيح ابوداؤد: (١٣٣)

ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے متعلق سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذاتوضات فخلل بين اصابع يديك ورجليلك" جب تم وضوء کروتو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔(سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء فی تخليل الا صابع، رقم الحديث : ٣٩ـ ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب تخليل الاصابع، رقم الحديث: ٤٤٧)

8 اعضائے وضوء کو دھوتے وقت انتہائی احتیاط کرنی چاہیے تاکہ کوئی عضو کہیں سے خشک نہ رہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں دھوتے وقت ایڑیاں تر نہ کرنے والوں کو ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا:((ويل للاعقاب من النار)) (بخاری، رقم الحديث : ١٦٥، ومسلم، رقم الحديث : ٢٤٢)

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَقْدِيمِ الاسْتِنْشَاقِ عَلَى الْمَضْمَضَةِ

[21]...... وضوء میں اعضاء کا ایک ایک مرتبہ دھونا اور کلی سے پہلے ناک میں پانی چڑھانے کا بیان

[٤٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَاسْتَنْشَقَ وَمَضْمَضَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ، وَصَبَّ عَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا، اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا، ناک میں پانی چڑھایا اور کلی کی ایک ہی دفعہ، پھر اپنا ہاتھ داخل کیا اور چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا، اور اپنے ہاتھوں پر ایک مرتبہ پانی ڈالا، اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

---

[1] اخرجه البخاری، الوضوء، باب الوضوء، مرة مرة: (١٥٧).

فوائد: ...... ❶ اعضائے وضوء کو ایک دفعہ، دو دو دفعہ اور تین تین دفعہ دھونا سب جائز اور درست ہے۔
❷ بعض اعضاء کو دو دو دفعہ بعض کو تین دفعہ دھونا اور سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا بھی جائز ہے۔
(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم الحدیث: ١٨٦)

بَابٌ: فِي مَسْحِ النَّاصِيَةِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ
[22]...... پیشانی اور پگڑی پر مسح کا بیان

[٤٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّان، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ......

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ، وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء کیا تو اپنی پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔

فوائد: ...... ❶ سر کے کچھ حصے اور پگڑی پر مسح کافی ہے۔
❷ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا پگڑی پر مسح کرتے ہوئے سر کے کچھ حصہ پر بھی مسح کرنا چاہیے یا کہ صرف پگڑی پر مسح ہی کافی ہے۔ تو اس سلسلہ میں جتنی بھی احادیث مروی ہیں ان سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ صرف سر پر، صرف پگڑی پر، سر کے کچھ حصہ اور پگڑی پر مسح کر لینا سب جائز اور درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
❸ موزوں پر مسح بھی صحیح ہے۔

بَابُ حَسْرِ الْعِمَامَةِ وَمَسْحِ مُقَدَّمِ الرَّأْسِ
[23]...... پگڑی کھولنے اور سر کے اگلے حصہ کے مسح کا بیان

[٤٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ، وَمَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، أَوْ قَالَ: نَاصِيَتِهِ بِالْمَاءِ. ❷

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا، پگڑی کھولی، اور سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا یا فرمایا اپنی پیشانی پر پانی سے مسح کیا۔

[٥٠]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

---

❶ اخرجه مسلم: الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: (٢٧٤).

❷ مرسلٌ ومسلم بن خالد الزنجي فيه كلام ليس باليسير اخرجه البيهقى، ١/ ٦١ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٩) وعبدالرزاق: (٧٣٩)۔ وابن ابى شيبة: (٢٣٧).

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ نَاصِيَتَهُ، أَوْ قَالَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ بِالْمَاءِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کا مسح کیا یا فرمایا سر کے اگلے حصہ کا پانی سے مسح کیا۔

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَالتَّخْلِيلِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَالْمُبَالَغَةِ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

[24]......اچھی طرح وضوء انگلیوں کے خلال اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کا کرنے بیان

[٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ......

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ وَفْدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ، أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ، فَأَتَيْنَاهُ فَلَمْ نُصَادِفْهُ، وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَأَتَتْنَا بِقِنَاعٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْقِنَاعُ: الطَّبَقُ وَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ، ثُمَّ أَكَلْنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هَلْ أَكَلْتُمْ شَيْئًا؟ هَلْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟))فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ، فَإِذَا شَاةٌ تَيْعِرُ، فَقَالَ: هِيهِ يَا فُلانُ مَا وَلَّدْتَ؟ قَالَ: بَهْمَةً، قَالَ: ((فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً))، ثُمَّ انْحَرَفَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لا تَحْسَبَنَّ، وَلَمْ يَقُلْ: لا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ، فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ،

لقیط بن صبرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں وفد بنی المنتفق تھا یا وفد بنی المنتفق میں تھا، ہم نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور آپ علیہ السلام سے نہ مل سکے۔ ہمارا سامنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو انہوں نے کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے برتن میں ہمارے پاس کھجوریں بھیجیں اور ہمارے لیے گوشت کو چھوٹے ٹکڑے کر کے پکانے کا حکم دیا، وہ گوشت پکایا گیا، پھر ہم نے کھایا۔ ہم تھوڑی دیر ٹھہرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی آ گئے، آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے کچھ کھایا؟ کیا تمہارے لیے کچھ لانے کا کہا گیا ہے؟'' ہم نے کہا: ہاں۔ تھوڑی دیر بعد ایک چرواہے نے بکریاں ہانکیں تو ان میں ایک بکری چلا رہی تھی، اس سے فرمایا: اے فلاں کہو: بکری نے کیا جنا؟ چرواہے نے کہا: بچہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے لیے اس کے علاوہ اور بکری ذبح کرو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف رخ کیا اور فرمایا: ''یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے

❶ اسنادة ضعيفٌ جداً لان محمد بن سيرين لم يسمع من المغيرة وشيخ الشافعي متروكٌ الا ان اصل الحديث صحيح كما تقدم في: (٤٨)۔ اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٥٩).

يَعْنِي: الْبَذَاءَ، فَقَالَ: ((طَلِّقْهَا))، قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ، قَالَ: "فَمُرْهَا، يَقُولُ: عِظْهَا فَإِنْ يَكُنْ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ." قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الاسْتِنْشَاقِ، إِلا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)). [1]

لیے ذبح کیا ہماری سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ وہ زیادہ ہوں جب ایک بکری بچہ جنم دیتی ہے تو ہم اس کی جگہ دوسری کو ذبح کر دیتے ہیں۔'' لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول میری عورت بری زبان والی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو طلاق دے دے۔'' میں نے کہا: میں نے اس کے ساتھ ایک وقت گزارا اور میری اس سے اولاد بھی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو نصیحت کر اگر اس میں خیر ہوئی تو وہ قبول کر لے گی، اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مار۔'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے وضوء کے متعلق بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وضوء اچھی طرح پورا کرو، انگلیوں کا خلال کرو، اور ناک میں پانی اچھی طرح چڑھایا کرو مگر روزہ کی حالت میں (ایسا نہ کرو۔)''

فوائد:...... ❶ صاحب خانہ، مہمان دار کو حسبِ استطاعت اپنے میزبان کی آؤ بھگت کرنی چاہیے۔

❷ اگر گھر کے سربراہ کی عدم موجودگی میں مہمان آئیں تب بھی ان کی ضیافت کرنا اخلاقی فرض ہے۔ اور پھر سربراہ کو آنے پر مہمانوں سے ازروئے مروت میزبانی کے متعلق دریافت کرنا اور پھر اگر ہو سکے تو خود بھی ان کی بھرپور طریقے سے مہمانی کرنا اخلاقِ حسنہ اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے۔

❸ صاحب ادراک آدمی سے گھریلو زندگی کے متعلق مشاورت کر لینا جائز و درست ہے۔

❹ اگر میاں بیوی صاحبِ اولاد ہوں تو انہیں خاص کر نا چاہیے، ان بن کے دوران الجھاؤ کی بجائے سلجھاؤ اور افہام وتفہیم کا مظاہرہ کرنا چاہیے تا کہ طلاق کی نوبت نہ آئے اور ازدواجی زندگی کی گاڑی رواں دواں رہے۔

❺ بیوی کو خاوند کا اطاعت گزار ہونا چاہیے۔

❻ بیوی کی نافرمانی کی صورت میں خاوند کو اچھے انداز سے بیوی کو سمجھانا چاہیے، ضرورت پڑنے پر اسے گھر میں ہلکی پھلکی سزا بھی دے سکتا ہے۔

---

[1] اخرجه ابو داود: الطهارة، باب فى الاستنشار: (١٤٢)۔ والترمذى، الطهارة، باب ماجاء فى تخليل الاصابع: ٣٨۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" وصححه ابن الجارود: (٨٠)۔ وابن خزيمه: (١٥٠) (١٦٨) والحاكم: ١/ ١٤٨.

❼ خاوندوں کو اپنی بیویوں کا خیر خواہ ہونا چاہیے۔

❽ مسائل کا دریافت کرنا، اور پھر ان پر عمل کرنا ہی تقاضاً ایمان ہے۔

❾ یہ حدیث اس بات پر دلالت ہے کہ وضوء صحیح سنوار کر سنت کے مطابق کرنا چاہیے، اسی طرح دورانِ وضوء ہاتھ پاؤں کو دھوتے ہوئے انگلیوں کا خلال کرنا اور حالتِ روزہ کے علاوہ ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے مبالغہ سے کام لینا احکام شرع کا تقاضا ہے۔

❿ ''اسباغ وضوء'' کا تقاضا ہے کہ دورانِ وضوء دھوئے جانے والے اعضاء میں سے کسی عضو کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

[٥٢]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ مُحْرِزٍ......

عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَتْ تَخْرُجُ بِأَبِي حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا. قَالَ: فَأُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِوَضُوءٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

سالم روایت کرتے ہیں کہ ہم اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ کے لیے نکلے، اور وہ میرے باپ کے ساتھ نکلتی تھیں اور ان کے ساتھ نماز بھی پڑھتیں، سالم کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے لیے وضو کا پانی لایا گیا تو اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن وضوء اچھی طرح پورا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: ''قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

[٥٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے بھائی) عبدالرحمٰن سے کہا: اے عبدالرحمٰن وضوء اچھی طرح پورا کرو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

---

❶ اخرجه مسلم: الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما: (٢٤٠).

❷ اخرجه ابن ماجة: الطهارة، باب غسل العراقيب: (٤٥٢).

فوائد: ...... ❶ مسئلہ دلیل سے سمجھانا چاہیے۔

❷ اعضائے وضوء میں سے ہر عضو کا پانی سے تر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پاؤں دھوتے ہوئے ایڑیاں تر نہ کرنے والوں کو ڈانٹ پلائی ہے۔

❸ مذکورہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دوران وضو پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔ موزے جراب یا کسی زخم وغیرہ کے علاوہ پاؤں کا مسح کرنا خلافِ شرع ہے۔

❹ جب ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو ناخن دھوئے نہیں جاتے کیونکہ نیل پالش کی تہہ کی وجہ سے پانی ناخنوں تک نہیں پہنچ جاتا لہٰذا وضوء کے لیے نیل پالش کا اتارنا ضروری ہے ورنہ وضوء نہیں ہوتا۔

بَابٌ: فِي ثَوَابِ الْوُضُوءِ

[25]...... وضوء کے ثواب کا بیان

[٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ حُمْرَانَ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ.[1]

حمران رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے کی جگہ پر وضوء کیا اور اعضائے وضوء کو تین تین دفعہ دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا تو اس کے گناہ چہرے، ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جائیں گے۔“

فوائد: ...... ❶ اعضائے وضوء کا تین تین دفعہ دھونا مسنون ہے اس سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔ ایک دیہاتی کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ اعضائے وضوء کو دھو کر دکھایا اور فرمایا:

((هذا الوضوء، فمن زاد علی هذا، فقد أساء تعدّی وظلم))

”یہ وضوء ہوتا ہے اور جس نے اس پر زیادتی کی تو بے شک اس نے نافرمانی کی حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔“ (سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، رقم الحديث: ٤٢٢)

---

[1] اخرجه البخاري: الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً: (١٥٩) (١٦٤)۔ ومسلم، الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه: (٢٣٠) (٢٢٦).

❷ وضوء کرنے سے انسان کے صغیرہ گناہ دھل جاتے ہیں۔

❸ سنتِ رسول ﷺ کو بعینہٖ ادا کرنے میں فضیلت اور ثواب ہے۔

❹ اس کے علاوہ بھی بے شمار احادیث میں وضوء کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً روز قیامت امتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے افراد کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے اور نبی ﷺ اپنے امتیوں کو روزِ قیامت وضوء کے اعضا چمکنے کی وجہ سے پہچان لیں گے۔ دیکھئے: (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ٤٢٩،) موسم کی شدت کی وجہ سے ناچاہتے ہوئے سنوار کر وضوء کرنے سے گناہ مٹتے اور نیکیاں بڑھتی ہیں۔ (مسلم، رقم الحدیث: ٢٥١)

جو آدمی صحیح سنت کے مطابق وضوء کرنے کے بعد "أشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله" پڑھتا ہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔ (مسلم، رقم الحدیث: ٢٣٤)

بَابٌ: فِي السِّوَاكِ وَفَضِيلَتِهِ

[26]......مسواک اور اس کی فضیلت کا بیان

[٥٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْلا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے اپنی امت کے مشقت و تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ وضوء کا حکم دیتا۔"

فوائد: ...... ❶ نبی ﷺ اپنی امت پر نہایت مہربان تھے اور آپ ہر معاملہ میں امتیوں کا خیال رکھتے تھے۔

❷ مسواک مسنون اور امورِ فطرت میں سے ہے فرمانِ نبوی ﷺ ہے: ((عشر من الفطرة قص الشارب واعفا اللحية والسواك)) (مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، رقم الحديث: ٢٦١)

❸ احکامِ رسول ﷺ پر عمل فرض وواجب ہے الا یہ کہ کوئی قرینہ صارفہ انہیں وجوب سے استحباب کی طرف پھیر دے۔

❹ ہر نماز کے لیے مسواک کرنا اور نمازِ عشاء کو تاخیر سے ادا کرنا افضل ہے۔

❺ اوّل وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے متعلق احادیث کا تعلق عشاء کے علاوہ باقی نمازوں سے ہے۔

❻ عوام الناس کی سہولت کے لیے افضل کام چھوڑ کر غیر افضل اپنا لینا جائز ہے۔

---

[1] اخرجه البخاري: الجمعة، باب السواك يوم الجمعة: (٨٨٧)، ومسلم، الطهارة، باب السواك: (٢٥٢).

[٥٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔''

فوائد: ...... 1 مسواک سے جہاں منہ کی صفائی، ستھرائی ہوتی ہے، وہاں حلق اور سینہ کا بلغم پیدا نہیں ہوتا، دانت اور مسوڑھے مضبوط رہتے ہیں اور منہ خوشبو دار رہتا ہے۔

2 مسواک سے منہ کی صفائی کے ساتھ ساتھ حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

3 مسواک کو استعمال سے قبل دھولینا مسنون ہے، دیکھئے: (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ٥٢)

4 امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے صحیح بخاری کتاب الصوم میں روزے دار کے لیے خشک اور تر دونوں طرح کی مسواک کرنے کے جواز کا استدلال کیا ہے۔

5 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرہ: ٢٢٢)

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔''

بَابٌ: مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ، وَالْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَالْفَرْجِ

[27]...... کس چیز سے وضوء لازم ہے اور شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوء کرنے کا بیان

[٥٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ:......

أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَتَذَاكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ، فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ: أَنَّهَا

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں میں مروان بن حکم کے پاس گیا تو ہم نے مذاکرہ کیا کہ کس چیز سے وضوء (ضروری) ہوتا ہے تو مروان نے کہا: ذکر کو چھونے سے وضوء (ضروری) ہے۔ عروہ نے کہا مجھے اس کا علم نہیں۔ مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے خبر دی

---

[1] اخرجه النسائی: الطهارة، باب الترغيب فی السواك: (٥)۔ وعلقه البخاری الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم قبل الحديث: (١٩٣٤)۔ وصححه ابن خزيمه: (١٣٥).

سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)). ❶

انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے ذکر کو چھوئے تو وہ وضوء کرے۔''

فوائد: ...... ❶ حصول علم کی خاطر مختلف موضوعات پر علمی مذاکرہ علمائے دین کی شان ہے۔

❷ اگر کسی مسئلہ میں دلیل معلوم نہ ہو تو قیل وقال کی بجائے صاف انکار کر دینا چاہیے اور یہی سلف صالحین رحمہم اللہ کا منہج ہے۔

❸ آلہ تناسل کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ کسی حائل (کپڑا یا پردہ وغیرہ) کے بغیر چھوا جائے جیسا کہ آئندہ حدیث میں وضاحت موجود ہے۔

❹ عروہ بن زبیر اور مروان بن حکم الاموی کے مابین جب مذاکرہ ہوا تب مروان مدینہ کا گورنر تھا۔

دیکھئے: (سنن نسائی، رقم الحدیث: ١٦٣)

❺ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ایما رجل مس فرجه فلیتوضأ، وایما امرأة مست فرجها فلیتوضأ.))

''جو کوئی مرد اپنی شرمگاہ کو چھوئے اسے چاہیے کہ وضوء کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضوء کرے۔'' (المتقی لابن الجارود، رقم الحدیث: ١٩)

[٥٨]...... أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے جبکہ درمیان میں کچھ (کپڑا وغیرہ) نہ ہو تو وہ وضوء کرے۔''

فوائد: ...... ❶ اگر کسی حائل کی موجودگی میں ذکر کو ہاتھ لگایا جائے تو وضوء نہیں ٹوٹتا بصورت دیگر ٹوٹ

---

❶ اخرجه ابو داود: الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (١٨١)، والنسائی، الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (١٦٣)، والترمذی، الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (٨٢)، وقال: "حسنٌ صحيحٌ" وصححه ابن الجارود (١٦) (١٧) (١٨)۔ وابن خزيمة (٣٣).

❷ اخرجه احمد: ٢/ ٣٣٣۔ وقال الشيخ الارناؤط "حسنٌ"۔ والبيهقی: ١/ ١٣٣ وفی المعرفة السنن والآثار له (١٨٧) (١٨٨)، وصححه ابن حبان (١١١٨).

جاتا ہے۔

2 طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ذکر کے متعلق یہ آیا ہے کہ " هل هو الا بضعة منه" وہ تو صرف اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الرخصة ذلك رقم الحديث : ۱۸۲۔ صحیح ابوداؤد : ۱۶۷۔ نسائی: ۱۶۵)

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے (المحلی ۱/ ۲۳۹) اور ابن حبان رحمہ اللہ نے (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث : ۱۱۱۹) حدیث طلق بن علی رضی اللہ عنہ کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اگر حدیث طلق بن علی رضی اللہ عنہ کو منسوخ نہ بھی مانا جائے تو صحیح جمع وتطبیق یہی ہے کہ جب شرمگاہ پر ہاتھ لگے اور اس پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہو تو تب وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور جب کپڑا ہو تو تب نہیں ٹوٹتا۔

3 مرفوع احادیث اور صحیح آثار کے برعکس فتاوی عالمگیری میں لکھا ہوا ہے: "من مس ذكره أو ذكر غيره ليس يحدث عندنا" (فتاوی عالمگیر: ۱/ ۱۳)

[۵۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ)) . وَزَادَ ابْنُ نَافِعٍ ، فَقَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَرْوُونَهُ لا يَذْكُرُونَ فِيهِ جَابِرًا . 1

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے ذکر کو لگائے تو وہ وضوء کرے۔''

[۶۰]...... أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَظُنُّهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: إِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ فَرْجَهَا تَوَضَّأَتْ . أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . 2

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب عورت اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے گی تو وہ وضوء کرے گی۔''

---

1 اسناده حسنٌ، اخرجه ابن ماجة، الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (٤٨٠) .

2 صحيحٌ موقوفاً، اخرجه البيهقي : ١/ ١٣٣ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٩٥) وصححه الحاكم: ١/ ١٣٨ .

فوائد: ...... ناقص وضوء ہونے میں مرد وعورت کی شرمگاہ اور قبل دبر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من مس فرجه فليتوضأ))

''کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضوء کرے۔''

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذكر، رقم الحديث: ٤٧١)

بَابٌ :فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسِّهَا بِيَدِهِ

[28]......مرد کا اپنی بیوی کو بوسہ دینے اور اس کو ہاتھ لگانے کا بیان

[٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ...... عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلامَسَةِ، فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ خاوند کا بیوی کو بوسہ دینا، اور اس کو ہاتھ لگانا یہ چھونے کے عمل سے ہے لہٰذا جس نے اپنی بیوی کو بوسہ دیا یا اسے ہاتھ لگایا تو اس پر وضوء لازم ہے۔

فوائد: ...... 1 عورت کا بوسہ لینے یا اس کو چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔ جبکہ راجح بات یہی ہے کہ عورت کو چھونے اور اس کا بوسہ لینے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، دلائل اسی کی تائید کرتے ہیں۔

2 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے:

((وانا مضطجعة بينه وبين القبلة، فاذا أردأن يسجد غمز رجلى فقبضتهما))

''جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو چھو دیتے اور میں انہیں سکیڑ لیتی۔'' (بخاری، كتاب الصلوٰة، باب هل يغمز الرجل امراته عند السجود لكى يسجد؟ رقم الحديث: ٥١٩)

3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے سامنے جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھی حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے اپنا پاؤں لگا دیتے۔ (سنن نسائی، كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة، رقم الحديث: ١٦٦)

4 ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] اخرجه البيهقى: ١/ ١٢٤ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٧٢)، والدارقطنى: ١/ ١٤٤۔ ومالكٌ فى الموطأ الطهارة، باب الوضوء من قبلة الرجل امرأته.

تلاش کرنا شروع کر دیا حتی کہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے بیرونی جانب پر جا پڑا۔ آپ اس وقت مسجد میں تھے اور آپ کے قدم کھڑے تھے۔ (یعنی آپ حالت سجدہ میں تھے)......الخ

(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب مايقال فى الركوع والسجود، رقم: ٤٨٦)

یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کے اعضاءِ جسم کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو شہوت سے یا بغیر شہوت سے چھونے اور اس کا بوسہ لینے سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور یہی قول راجح ہے۔ (فتاوی برائے خواتین، ص:۸۱)

نیز یہی فتوی ابن باز رحمہ اللہ (فتاوى اسلاميه:١/١٠٠) اور سعودی مجلس افتاء (فتاوى اللجنة الدائمه للبحوث العلمية والإفتاء:٥/٢٦٨، ٢٦٩) کا بھی ہے۔

بَابٌ: فِي الْمَذْيِ

[29]...... مذی کا بیان

[٦٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ. قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب جاتا ہے تو اس کی مذی نکلتی ہے، وہ کیا کرے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ہاں (نکاح میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے، مجھے سوال کرتے ہوئے حیا آتی ہے، مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی یہ کیفیت پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو جھاڑے اور نماز جیسا وضوء کرلے۔''

فوائد: ...... (1) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں لہٰذا انہوں نے حیاداری کے پیش نظر براہ راست سوال کرنے کی بجائے سیدنا مقدار رضی اللہ عنہ کو پوچھنے کا کہا، معلوم ہوا اسلام شرم وحیا اور ادب واخلاق

[1] اخرجه مسلم: الحيض، باب المذى: ٣٠٣۔ و ابوداود، الطهارة، باب فى المذى: ٢٠٧.

کی تعلیم دیتا ہے۔

2 مسلمانوں کو جائز امور اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت کرنی چاہیے۔

3 صرف مذی کے خروج سے وضوء واجب ہو جاتا ہے۔

4 سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عالم الغیب ہیں اور نہ ہی مشکل کشا ہیں۔

5 اگر مسئلہ کا علم نہ ہو تو صاحبِ علم لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

6 امورِ دینیہ کی فکر میں رہنا اہل ایمان کا امتیازی وصف ہے۔

7 خروجِ مذی پر شرمگاہ کو پانی سے دھونا چاہیے۔

بَابٌ: فِي الرُّعَافِ وَالْمَذْيِ وَالْقَيْءِ

[30]......نکسیر پھوٹنے، مذی اور قے آ جانے کا بیان

[٦٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ. [1]

نافع روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب نکسیر پھوٹتی تو وہ نماز سے نکلتے، وضوء کرتے اور بغیر بات کیے واپس آ جاتے۔

[٦٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَصَابَهُ رُعَافٌ أَوْ مَنْ وَجَدَ رُعَافًا أَوْ مَذْيًا أَوْ قَيْئًا، انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: ''جس کی نکسیر پھوٹے یا جسے نکسیر آئے یا مذی یا قے آئے تو وہ واپس مڑ کر وضوء کرے اور پھر اسی جگہ سے آ کر نماز شروع کر دے۔

فوائد: ...... 1 مذی کے نکلنے پر فقہاء بالاتفاق وضوء کے ٹوٹ جانے کے قائل ہیں البتہ قے آنے یعنی پیٹ سے کھانے پینے کی کوئی چیز تھوڑی یا زیادہ مقدار میں منہ کے راستہ سے باہر نکلنے اور نکسیر پھوٹنے کی صورت میں ایک گروہ کا خیال ہے وضوء ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرا اس کے برعکس ہے۔ جب کہ راجح مؤقف یہ ہے کہ قلس، رعاف (نکسیر) اور قے سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ دلائل اسی کے مؤید ہیں۔

---

[1] اخرجه: مالك فى للمؤطا الطهارة، باب ماجاء فى الرعاف.

[2] اخرجه عبدالرزاق: (٣٦٠٩)۔ عن معمر عن الزهرى به.

❷ ''بـنٰـی'' کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نے نماز شروع کی ایک یا دو رکعت پڑھنے کے بعد بے وضوء ہوگیا، اب وہ جائے اور تازہ وضوء کرکے بغیر کسی قسم کی گفتگو کیے نماز شروع کردے، جتنی رکعات پہلے پڑھ چکا تھا انہیں شمار کرکے باقی ماندہ رکعتیں پوری کرکے سلام پھیردے۔ بناء والی احادیث ضعیف اور احادیث صحیحہ کے معارض ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہیں ہیں، لہٰذا ان سے حجت قائم نہیں ہوتی۔

بَابُ مَنْ شَكَّ فِي الْحَدَثِ

[31]...... وضوء کے ٹوٹنے میں شک کا بیان

[٦٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ......

عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((لا يَنْفَتِلْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں بے وضوء ہونے کا خیال گزرے (تو وہ کیا کرے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جب تک آواز نہ سن لے یا بو نہ پالے تو وہ واپس نہ مڑے (یعنی نماز نہ توڑے)۔''

فوائد :...... ❶ محض شک کی بنا پر وضوء دوبارہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ جب تک کہ وضوء ٹوٹنے کا یقین نہ ہوجائے۔ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ہوا کی حرکت محسوس کرے اور فیصلہ کرنا مشکل ہوجائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے یا نہیں تو ایسی صورت میں (وضوء کے لیے) مسجد سے ہرگز نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کرلے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الدليل على أن من تيقن الطهارة ثم شك......، رقم الحديث: ٣٦٢)

❷ کوئی یقینی کام محض شک سے زائل نہ ہوگا۔

❸ شک وتردد کوئی قابل اعتبار چیز نہیں ہے۔

❹ اشیاء کا حکم اپنی اصل پر باقی رہتا ہے۔ حتی کہ اس کے خلاف یقین حاصل ہوجائے۔

❺ مجرد کسی چیز کا احساس وضوء نہیں توڑتا اور نہ ہی کسی کے لیے محض شک کی بنیاد پر مسجد سے وضوء کی خاطر باہر نکلنا جائز ہے۔

---

[1] اخرجه البخاري: الوضوء، باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن: (١٣٧) (٢٠٥٦)، ومسلم، الحيض، باب الدليل على أن من تيقن الطهارة ثم شك فى الحدث فله ان يصلى بطهارته تلك: ٣٦١.

6 ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

7 حدث کے بغیر وضوء کرنا ضروری نہیں۔

بَابٌ :فِي النَّوْمِ قَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا

[32]...... بیٹھ کر اور لیٹ کر سونے پر وضوء کا بیان

[٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ فَيَنَامُونَ أَحْسَبُهُ قَالَ: قُعُودًا حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ، ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ. 1

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نمازِ عشاء کا انتظار کرتے غلبۂ نیند کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ان کے سر جھک جاتے مگر وہ از سرِ نو وضوء کیے بغیر نماز پڑھ لیتے۔

[٦٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ قَاعِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. 2

نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے سو جاتے، پھر نماز پڑھتے اور وضوء نہیں کرتے تھے۔

فوائد:...... 1 فرض نماز مسجد میں ادا کرنی چاہیے۔

2 نماز کی ادائیگی باجماعت ہونی چاہیے۔

3 نماز کا انتظار بڑے ثواب اور فضیلت والا عمل ہے۔

4 بیٹھے بیٹھے بغیر ٹیک لگائے اونگھنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

[٦٨]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، وَمَنْ نَامَ جَالِسًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ

نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو لیٹ کر سویا اس پر وضوء واجب ہوگیا اور جو بیٹھا سو گیا اس پر وضوء نہیں ہے۔''

---

1 اخرجه البخاري: الاذان، باب الامام تعرض له حاجة بعد الاقامة: (٦٤٢) ومسلم، الحيض، باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء: (٣٧٦).

2 صحيح: اخرجه البيهقي: ١/ ١٢٠ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٦٠) ومالك فى الموطأ الطهارة، باب وضوء النائم اذا قام الى الصلوٰة.

كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

فوائد: ...... ❶ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے۔ کہ ہم سفر میں اپنے موزے تین دن رات جنابت کے علاوہ نہ اتاریں۔ لیکن پیشاب، پاخانے اور نیند میں ہم انہیں پہنے رکھیں۔ (سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم، رقم الحديث: ٩٦ وقال "حسن صحيح")

❷ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نیند کو بول وبراز کے ساتھ ذکر فرمانا اس کے ناقص الوضوء ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔

بَابٌ: لا يُتَوَضَّأُ مِنْ أَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ

[33]......آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوءنہیں کیا جائے گا

[٦٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ...... عَنْ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [2]

عمرو بن امیہ ضمری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا اور از سر نو وضوء کیے بغیر نماز پڑھی۔

فوائد: ...... ❶ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء کیا جاتا تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((كان اخر الامرين من رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ترك الوضوء مما مست النار))

''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں معاملات میں سے آخری آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء ترک کر دینا تھا۔'' (سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب فی ترك الوضوء مما مست النار، رقم الحديث: ١٩٢، صحيح ابوداؤد: ١٧٧)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء نہ کرنے کا موجودہ حکم عام ہے۔ تاہم اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء کرنا

---

[1] قد صح هذا الاثر من فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما اخرجه عبدالرزاق: ٤٨٤۔ وابن ابی شيبة: ١٤٠٢.

[2] اخرجه البخاری: الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق: (٢٠٧)، ومسلم، الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار: (٣٥٦).

ضروری ہے۔ دیکھئے:(صحیح مسلم، رقم الحدیث : ٣٦٠)

بَابُ الضَّحِكِ فِي الصَّلاةِ

[34]......نماز میں ہنسنے کا بیان

[٧٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلا ضَحِكَ فِي الصَّلاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلاةَ. فَلَمْ نَقْبَلْ هَذَا؛ لأَنَّهُ مُرْسَلٌ. ❶

ابن شہاب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہنسنے والے آدمی کو وضوء اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

[٧١]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ......

عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❷

حسن بصری روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل۔

فوائد: ...... ہنسنے یا قہقہہ لگانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس بات کی کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے۔ وہ روایات جن میں وضوء ٹوٹنے کا ذکر ہے، ضعیف اور نا قابل حجت ہیں۔

بَابٌ: فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

[35]......موزوں پر مسح کا بیان

[٧٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلالٌ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَا، قَالَ أُسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلالا مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

٧٢۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ عنہ داخل ہو اور کسی ضرورت کے لیے گئے، پھر دونوں باہر آئے تو اسامہ کہتے ہیں میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟

---

❶ ضعیف لارساله: اخرجه البيهقى: ١/ ١٤٦ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٢٠)

❷ ضعيف لارساله: اخرجه البيهقى: ١/ ١٤٧ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٢٠) والدارقطنى: ١/ ١٦٦۔ وابن عدى فى الكامل: ٤/ ١٠٠.

فَـقَالَ بِلالٌ: ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، فَغَسَلَ وَجْهَـهُ وَيَـدَيْـهِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ . [1]

تو بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر وضو کیا تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، اپنے سر کا مسح کیا، اور موزوں پر (بھی) مسح کیا۔

فوائد :...... ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے سنن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کرتے اور جلوت وخلوت میں احکامِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے خواہاں رہتے تھے۔

❷ موزوں پر مسح درست ہے۔ بشرطیکہ انہیں حالتِ وضوء میں پہنا ہو۔

[۷۳]...... أَخْبَـرَنَـا مُسْـلِـمٌ ، وَعَبْـدُ الْـمَـجِيدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ......

أَنَّ عُرْوَةَ بْـنَ الْـمُـغِيرَةِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُـعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ غَزَاةَ تَبُوكَ ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَمَّا رَجَـعَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَـذْتُ أُهْـرِيـقُ عَـلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِدَاوَةِ ، وَهُوَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ، ثُمَّ ذَهَـبَ يَـحْسِـرُ جُبَّتَـهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ ، فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِـهِ ، فَـأَدْخَـلَ يَـدَيْـهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْـهِ مِـنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْـمِـرْفَقَيْنِ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، ثُمَّ أَقْبَـلَ . قَـالَ الْـمُـغِيرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ الـنَّـاسَ قَـدْ قَـدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ قَدْ صَـلَّـى لَهُـمْ ، فَـأَدْرَكَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ اسے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک ہوئے تھے۔ مغیرہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے بول و براز کے لیے تشریف لے گئے اور میں نے آپ کے ساتھ پانی کا برتن اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو میں آپ کے ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالنے لگا آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے بازوؤں سے جبہ کو ہٹانے لگے لیکن جبے کے کف تنگ ہوگئے تو آپ نے اپنے ہاتھ جبہ میں داخل کیے اور انہیں جبہ کے نیچے سے نکالا، اور اپنے بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھویا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر واپس آئے، مغیرہ کہتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ واپس مڑا، ہم نے صحابہ کو دیکھا کہ وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی

[1] اخرجه النسائي: الطهارة، باب المسح على الخفين: ١٢٠ـ وصححة ابن خزيمة: (١٨٥) والحاكم: ١/ ٨١ـ٨٢.

وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ، وَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الأَخِيرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَمَّ صَلاتَهُ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ))أَوْ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ))، يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلاةَ لِوَقْتِهَا. [1]

اور دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ (علیحدہ) پڑھی، جب عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور اپنی نماز مکمل کی، اس واقعہ نے مسلمانوں کو پریشان کردیا اور وہ کثرت سے سبحان اللہ کہنے لگے، جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو صحابہ سے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا'' یا فرمایا'' تم نے درست کیا۔'' گویا آپ ﷺ ان کونماز وقت پر پڑھنے کی ترغیب دلا رہے تھے۔

فوائد:...... ❶ معروف کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔

❷ جبہ، چوغہ پہننا مسنون ہے۔

❸ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے۔

❹ امام جس حال میں ہو اس کے ساتھ آ کر مل جانا چاہیے اور جو نماز رہ جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کرلینا چاہیے۔ یہ بات یادرہے کہ جماعت سے رہ جانے والی رکعات نماز کی آخری رکعتیں ہوں گی نہ کہ پہلی کیونکہ حدیث میں ''اتمّ صلاتہ'' آیا ہے اور اتمام بعد میں رہ جانے والے کام کا ہوتا ہے۔ نہ کہ کام کے ابتداء والے حصہ کا۔

❺ معروف پر عمل پیرا ہونے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا اخلاقِ نبوت کا حصہ ہے۔

❻ نماز کی ادائیگی اس کے اوقات میں ہرصورت ہونی چاہیے۔

❼ یہ حدیث مبارکہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی شان اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کے علمی مقام ومرتبہ کو بھی واضح کرتی ہے۔

❽ افضل واعلیٰ انسان مفضول کے پیچھے نماز کی ادائیگی کرسکتا ہے۔

❾ یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے۔ (دیکھئے: حدیث نمبر: ۷۶)

[۷۴]...... قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ......

قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَرَدْتُ تأخير عَبْدَ الرَّحْمَنِ،

مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو

[1] اخرجه مسلم: الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ۲۷٤.

فَقَالَ لِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((دَعْہُ)). ❶

پیچھے ہٹانے کا ارادہ کیا تو مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اس کو رہنے دے۔‘‘

[۷۵]...... أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ حُصَیْنٍ، وَزَکَرِیَّا، وَیُونُسَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیرَةِ......

عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ، أَنَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ أَدْخَلْتَهَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ. ❷

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیان فرماتے ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا ہم موزوں پر مسح کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں، جبکہ آپ تو نے ان کو وضوء کی حالت میں پہنا ہو۔‘‘

[۷۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِیَادٍ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ......

عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِی غَزَاةِ تَبُوكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَصَلَّی. ❸

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر (بعد میں) آپ نے وضوء کیا اور موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

[۷۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِینَارٍ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْکُوفَةَ عَلَی سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِیرُهَا، فَرَآهُ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ، فَأَنْکَرَ ذَلِكَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ. فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: سَلْ أَبَاكَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَیْكَ فِی الْخُفَّیْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَیْهِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ؟ فَقَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُکُمْ مِنَ

نافع اور عبداللہ بن دینار رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے، انہیں دیکھا کہ سعد رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان پر اعتراض کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے باپ سے پوچھ لینا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو پاؤں میں موزے وضوء کی حالت میں پہنے تو ان پر مسح کر، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم بول و براز کے

---

❶ اخرجه مسلم: الطهارة، باب المسح علی الخفین: ۲۷٤.

❷ اخرجه البخاری، الوضوء، بابٌ: اذا ادخل رجلیه وهما طاهرتان (۲۰٦)، ومسلم، الطهارة، باب المسح علی الخفین (۲۷٤).

❸ صحیحٌ: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (٤۱٦).

الْغَائِطِ . [1]

لیے جائیں تو؟ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ بول وبراز کے لیے جاؤ تو بھی (مسح کرو)

فوائد: ...... 1 ایک عالم شخص بھی بعض اوقات کسی مسئلہ سے ناواقف ہوسکتا ہے۔

2 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب شرعی حکم کا علم ہو جاتا تو اس پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ جیسا کہ حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے موزوں پر مسح کرنے پر ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں اور آئندہ احادیث میں خود ان کا اپنا عمل مذکور ہے۔ (سبحان اللہ) تو یہ ہے وہ سچا ایمانی جذبہ جو عمل بالحدیث کا آئینہ دار تھا۔

[٧٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَالَ بِالسُّوقِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى . [2]

نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

[٧٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ سَـعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ، قَالَ: رَأَيْـتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قُبَاءً فَبَالَ، وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى . [3]

سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قبا (بستی) میں آئے، پیشاب کیا اور وضو کیا تو موزوں پر مسح کیا اور (بعد میں) نماز پڑھی۔

[٨٠]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ......

عَـنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَوَضَّأَ عَلِيٌّ فَـمَسَـحَ ظَهْـرَ قَـدَمَيْـهِ، وَقَالَ: لَوْلا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْـرِ قَـدَمَيْهِ لَظَنَنْتُ أَنَّ بَاطِنَهُمَا أَحَقُّ . أَخْرَجَ الأَرْبَـعَةَ الأَحَـادِيـثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ وَإِلَى آخِـرِ الثَّـامِـنِ فِـي كِتَـابِ اخْتِـلافِ مَـالِكٍ وَالشَّـافِـعِـيِّ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنْهُمَا وَالتَّاسِعَ مِنْ

عبد خیر فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کرتے ہوئے پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا اور فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میرے خیال کے مطابق نچلا حصہ زیادہ بہتر ہے (کہ اس پر مسح کیا جائے)۔

---

[1] صحيح اخرجه عبدالرزاق: (٧٦٠) (٧٦١) (٧٦٢)۔ وابن ابی شيبة (١٩٣١)۔ وما لك فی الموطأ الطهارة، باب ماجاء فی المسح علی الخفين موقوفًا۔ والبخاری، الوضوء، باب المسح علی الخفين (٢٠٢)۔ مرفوعاً.

[2] صحيحٌ: اخرجه البيهقی فی معرفة السنن والآثار (٤٢٠) ومالك فی المؤطا الطهارة، باب ماجاء فی المسح علی الخفين .

[3] صحيحٌ: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (٤٢٠) ومالك فی المؤطا الطهارة، باب ماجاء فی المسح علی الخفين . وعبدالرزاق (٧٣٨)۔ و ابن ابی شيبة (١٩٢٣) .

كِتَـابِ اخْتِـلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . ❶

فوائد :...... ❶ احکام دین کی بنیاد عقل ورائے کی بجائے وحی الٰہی پر ہے۔ لہٰذا نص کی موجودگی میں عقل ورائے پر عمل نہیں ہوسکتا۔

❷ مسح صرف موزوں کی بالائی سطح پر مسنون ہے۔

بَابٌ مِنْهُ: فِي الْمُوَالاةِ

[36]......وضوء میں پے در پے اعضاء کو دھونے کا بیان

[٨١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَـافِـعٍ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالسُّوقِ فَـغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ دُعِيَ لِجِنَازَةٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا . ❷

نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں وضوء کیا، اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر انہیں جنازہ کے لیے بلایا گیا وہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لیے داخل ہوئے تو موزوں پر مسح کیا، پھر نماز جنازہ پڑھی۔

[٨٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَـافِـعٍ، عَـنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ بَالَ فِي السُّوقِ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ دَخَـلَ الْـمَسْـجِدَ فَدُعِيَ لِجِنَازَةٍ، فَمَسَحَ عَلَى خُـفَّيْـهِ، ثُـمَّ صَـلَّـى أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْـوُضُـوءِ وَالثَّـانِـيَ مِـنْ كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . ❸

نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بازار میں پیشاب کیا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر مسجد میں داخل ہوئے، وہ جنازہ کے لیے بلائے گئے تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز جنازہ پڑھی۔

فوائد :......موزوں کے ساتھ ساتھ جرابوں پر بھی مسح جائز ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی ایک جماعت بھیجی...... پھر انہیں حکم دیا:

((أن يمسحوا على العصائب والتساخين))

---

❶ اخرجه ابو داود: الطهارة، باب كيف المسح (١٦٢) (١٦٣) (١٦٤)۔ صحيح سنن ابى داود للالبانى: (١٦٢) .

❷ انظر الحديث السابق برقم: (٧٨) .

❸ انظر الحديث السابق برقم: (٧٨) .

''کہ وہ پگڑیوں اور پاؤں کو گرم رکھنے والی اشیاء پر مسح کریں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب المسح علی العمامة: رقم الحدیث :١٤٦)

یہ بات یاد رہے کہ پاؤں گرم رکھنے کے لیے موزوں کے ساتھ جرابوں کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں "ومسح علی الجورب بين علي بن ابی طالب وابن مسعود والبراء بن عازب وانس بن مالك وابو امامة وسهل بن سعد وعمرو بن حريث، وروى ذلك عن عمر بن الخطاب وابن عباس رضی اللہ عنہم" "سیدنا علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا، اور جرابوں پر مسح عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين، رقم الحديث : ١٥٩)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح على الحوربين والنعلين" یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تو جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔'' (سنن ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الجوربين والنعلين، رقم الحديث:٩٩ وقال "حسن صحيح")

امام ترمذی رحمہ اللہ نے درج بالا حدیث کے تحت سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک امام شافعی، امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ سے متعلق کہا ہے کہ یہ بزرگ فرماتے ہیں، يمسح على الجوربين وإن لم يكن نعلين، اذاكان ثخينين" یعنی موٹی جرابوں پر مسح درست ہے۔ اور پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا آخری عمل ''مسح على الجوربين'' ذکر کیا ہے۔ والحمدللہ

ہدایہ (۶۱/۱) میں بھی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے جرابوں پر مسح کے قائل ہوجانے کا ذکر ہے اور آگے صاحب ہدایہ رقمطراز ہیں "وعليه الفتوى" اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ (هدايه: ١/ ٦١) واضح رہے دین اسلام کی بنیاد سہولت، دفع ضرر اور رفع حرج پر ہے اسی لیے تو یہ دین، رحمت اور دکھی دلوں کی تسکین کا باعث ہے۔ اور جرابوں پر مسح کی سہولت بھی اسی قبیل سے ہے۔

بَابٌ :فِي مُدَّةِ الْمَسْحِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

[37]......مسافر اور مقیم کے لیے مسح کی مدت کا بیان

[٨٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی، اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی۔

وَلَيَالِيَهُنَّ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً . ❶

فوائد: ...... ❶ مسافر کے لیے مدتِ مسح تین شب وروز جب کہ مقیم کے لیے ایک دن رات شرعی حد ہے۔ ❷ مدت کا آغاز موزے یا جرابیں پہننے کے وقت سے نہیں بلکہ وضوء ٹوٹنے کے وقت سے ہوگا۔ (۳) مدت مسح کے دوران سو جانے، بول و براز کرنے پر موزے اتارنے کی ضرورت نہیں، البتہ جنابت لاحق ہونے پر موزے اتار کر غسل کیا جائے گا۔

[۸۴]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ......

عَنْ زِرٍّ ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ ، وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، قَالَ: إِنَّ الْمَلائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَطْلُبُ ، قُلْتُ: إِنَّهُ حَاكَ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، وَكُنْتَ امْرَءًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ . كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلا مِنْ جَنَابَةٍ ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . ❷

زر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کس کام سے آئے ہو؟ کہتے ہیں میں نے کہا حصولِ علم کے لیے تو انہوں نے فرمایا: فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا، بول و براز کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں کچھ شک گزرتا ہے جبکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ کیا آپ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم سفر میں ہوتے یا مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیتے کہ ہم جنابت کے بغیر اپنے موزوں کو تین دن اور تین راتوں تک نہ اتاریں، لیکن بول و براز اور نیند کے بعد (موزے اتارنے کی ضرورت نہیں)۔

فوائد: ...... ❶ طلب علم کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر کرنا باعث اجر وثواب ہے، موسیٰ علیہ السلام نے علم حاصل

---

❶ اخرجه ابن ماجة: الطهارة، باب ماجاء فى التوقيت فى المسح للمقيم والمسافر (٥٥٦)۔ وصححة ابن الجارود (٨٧)۔ وابن خزيمة (١٩٢).

❷ اخرجه الترمذى: الدعوات، باب ماجاء فى فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده (٣٥٣٥) (٣٥٣٦) وقال "حسنٌ صحيحٌ" والنسائى، الطهارة، باب الوضوء من الغائط والبول (١٥٨)

کرنے کے لیے ایک لمبا سفر کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علم کے حصول کی خاطر ساری عمر کمربستہ رہے۔ آئمہ محدثین رحمہ اللہ نے تعلیم وتعلّم کے لیے طویل سفر کئے۔ اور ہمارے اسلاف کا یہ شوق بڑھاپے میں بھی جوان رہتا، جب کہ ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہیں۔

2 یہ بات یادرہے کہ حصول علم اگرحصول دنیا کے لیے ہوتو باعثِ ذلت ورسوائی ہے اور اگر مقصود رضائے الٰہی ہو تو دین دنیا کے لیے باعث رحمت ہے۔

3 ہر مسلمان کو اتنا علم ضرورت حاصل کرنا چاہیے جو اس کو شریعت پر عمل پیرا ہونے میں مدد فراہم کر سکے۔

4 مسائل اخذ کرنے میں قرآن وحدیث اساس ہیں اور حجت ہونے میں بھی یہ دونوں مساوی ہیں۔

5 علم صرف قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ اور قرآن وحدیث میں واردشدہ فضائل بھی علم وحی کے متعلق ہیں۔

6 صرف دنیاوی علم انسان کے لیے روزِ قیامت باعثِ خسارہ ہوگا دیکھئے: (سورۃ الروم:۲)

7 یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ علم میں وسعت حاصل کرنے کے لیے سفر لازمی ہے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا مشہور قول ہے:

"لا یستطاع العلم براحۃ الجسد"

''کہ تحصیل علم جسمانی راحتوں اور آرام طلبی سے ناممکن ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس ، رقم الحدیث : ٦١٢)

صحیح بخاری میں تعلیقاً ہے: "ورحل جابر بن عبداللہ مسیرۃ شھر الی عبداللہ بن انیس فی حدیث واحد"

''کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث لینے کی خاطر مہینہ بھر سفر کیا۔''

(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الخروج فی طلب العلم قبل الحدیث : ٧٨)

وہی جہاں ہے تیرا جس کو تو کرے پیدا
یہ سنگ و خشت نہیں جو تیری نگاہ میں ہے

8 شرعی مسائل انسان کو بے باکی سے دریافت کرنے چاہیے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

"لا یتعلم العلم مستحی و لا مستکبر"

''کہ متکبر اور شرمانے والا علم حاصل نہیں کرسکتا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب العلم باب الحیاء فی العلم، قبل الحدیث : ١٣٠)

چونکہ متکبر اپنے تکبر کی حماقت میں مبتلا رہتا ہے اور کسی سے تحصیل علم اپنی کسر شان خیال کرتا ہے جب کہ شرمانے

والا کم عقلی سے ایسی جگہ حیاء دار بن رہا ہے۔ جہاں شرم وحیا کا کوئی مقام نہیں ہے۔

بَابٌ: فِي ابْتِدَاءِ التَّيَمُّمِ وَكَيْفِيَّتِهِ

[38]......تیمّم کی ابتداء اور اس کے طریقہ کا بیان

[٨٥]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ میرا ہار ٹوٹ گیا (گم ہو گیا)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ڈھونڈ ھنے کے لیے ٹھہر گئے، جبکہ قافلہ والوں کے پاس پانی نہیں تھا تو تیمّم کی آیت نازل ہوئی۔

فوائد: ...... (1) محرم مردوں کے ساتھ عورتیں بھی سفر میں جا سکتی ہیں۔

(2) عورتیں زیورات میں ہار کا استعمال کر سکتی ہیں۔

(3) عورتیں سونا پہن سکتی ہیں اور انہیں زکوٰۃ کی ادائیگی بھی کرنی چاہیے بشرطیکہ وہ نصاب (ساڑھے سات تولے) کو پہنچ جائیں۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ١٦٦٣)

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں ورنہ آپ ہار تلاش نہ کرتے۔

(5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا یا مختارِ کل بھی نہیں ورنہ پانی کی کمی کا مسئلہ نہ ہوتا۔

(6) اللہ رحمٰن ورحیم اپنی مخلوق پر نہایت مہربان ہے کہ پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کی سہولت نازل فرما دی۔

(7) تیمّم امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے خصائص میں سے ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اعطیت خمساً لم یعطهن احد قبلی نصرف بالرعب مسیرة شهر، وجعلت لی الارض مسجداً وطهوراً فایما رجل من امتی ادرکة الصلاة فلیصل......"

(بخاری، کتاب التیمم، بابٌ، رقم الحدیث:٣٣٥)

(8) پانی کے استعمال سے اگر نقصان کا اندیشہ ہو تب بھی تیمّم کر لینا درست ہے۔

(دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ٣٣٦)

---

[1] اخرجه البخاری: التیمم، بابٌ (٣٣٤)۔ ومسلم، الحیض، باب التیمم (٣٦٧).

❾ جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ختم ہوجاتا ہے۔

❿ یہ بات ذہن نشین رہے کہ تیمّم کے واسطے پاک مٹی کا ہونا وشرط ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (المائده: ٦)

''کہ پاکیزہ مٹی سے تیمّم کرو۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں دیگر لوگوں پر تین فضیلتیں حاصل ہیں۔(i) ہماری (نماز کی) صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں۔ (ii) ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔ (iii)((وجعلت تربتها لنا طهوراً اذا لم نجد الماء)) ''اور زمین کی مٹی ہمارے لیے وضوء کے قائم مقام ہے جب ہمیں وضوء کے لیے پانی میسر نہ ہو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد مواضع الصلاۃ، رقم الحدیث:٥٢٢)

[٨٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ. ❶

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمّم کیا۔

[٨٧]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَتَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ. ❷

عمر بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو تیمّم کی آیت نازل ہوئی، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمّم کیا۔

[٨٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَتَمَسَّحَ بِجِدَارٍ، ثُمَّ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ. ❸

ابن صمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کررہے تھے (فارغ ہوکر آپ نے) دیوار کو ہاتھ لگائے پھر چہرے اور بازوؤں کا تیمّم کیا۔

---

❶ اخرجه النسائی: الطهارة، باب التیمم فی السفر (٣١٥)۔ وابن ماجة، الطهارة، باب ماجاء فی التیمم (٥٦٦)۔ وصححة ابن حبان (١٣١٠).

❷ انظر الحدیث السابق برقم (٨٦).

(٨٨) صحیح لکن بلفظ "یدیه" وشیخ الشافع متروک۔ اخرجه البیهقی: ١/ ٢٠٥ وفی المعرفة السنن والآثار له، رقم: (٣٠٦).

[۸۹]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَمَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

ابن صمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم میں اپنے چہرے اور ہاتھ کا مسح کیا۔

فوائد: ......تیمّم کے ارکان چہرہ اور ہاتھ ہیں۔ تیمّم کرنے والے کے لیے ان پر ہاتھ پھیر لینا کافی ہے۔ حدیث میں نبی علیہ السلام کے تیمّم سے متعلق مروی ہے:

((فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بكفيه الارض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه .))

''کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا پھر انہیں پھونکا اور چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔(بخاری، كتاب التيمم، باب المتيمم هل ينفخ فيهما، رقم الحديث: ۳۳۸ ومسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، رقم الحديث: ۳٦۸)

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ الْقَرِيبِ

[39]......نزدیک کے سفر میں تیمّم کا بیان

[۹۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنَ الْجُرْفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلاةَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالْجُرْفُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ. [2]

نافع روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جرف مقام سے آئے حتی کہ جب وہ (اونٹوں کے) باڑے کے پاس آئے تو تیمّم کیا، اپنے چہرے اور ہاتھوں کو چھوا، اور نمازِ عصر ادا کی، پھر مدینہ میں داخل ہوئے جبکہ سورج بلند تھا اور آپ نے نماز نہیں لوٹائی۔

[۹۱]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ

۹۱۔ نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۸۸)

[2] اخرجه البيهقي: ۱/ ۲۲٤ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۳۹) ومالك في الموطأ: الطهارة، باب العمل في التيمم، و ابن ابي شيبة (۱٦۷۳)۔ و عبدالرزاق (۸۱۸)۔ والدارقطني: ۱/ ۱۸٦ .

وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ وَالثَّانِيَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [1]

چوپایوں کے باڑے کے پاس تیمّم کیا اور نمازِ عصر ادا کی، پھر مدینہ میں داخل ہوئے جبکہ سورج بلند تھا لیکن نماز دوبارہ نہیں پڑھی۔

فوائد: ...... 1 ایسی صورت میں اگر وضوء سے نماز کا اعادہ کرلیا جائے تو دوہرا ثواب ہے اگر اعادہ نہ کیا جائے تب بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو صحابہ رضی اللہ عنہما سفر کو نکلے، نماز کا وقت ہوا تو ان کے پاس پانی نہیں تھا۔ ان دونوں نے مٹی سے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی۔ بعدازاں انہیں نماز کے وقت میں پانی مل گیا تو ایک نے وضوء کر کے نماز دوبارہ پڑھ لی جب کہ دوسرے نے نماز نہ دہرائی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ علیہ السلام نے نماز نہ دوہرانے والے سے کہا ((اصبت السنة واجزأتك صلاتك)) ''تو نے سنت کی موافقت کی ہے اور تیری نماز تیرے لیے کافی ہے۔'' اور جس نے وضوء کر کے نماز دوبارہ ادا کی تھی، اس سے فرمایا: ((لك الأجر مرتين)) کہ تیرے لیے دوگنا اجر ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب المتيمم يجدالماء بعد مايصلى فى الوقت، رقم الحديث: ٣٣٨۔ صحيح ابوداؤد: ٣٢٧۔ وسنن نسائى، كتاب الغسل والتيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة: رقم الحديث:٤٣٣)

2 ''جرف'' مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

بَابٌ: فِي تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

[40]...... جنبی کے تیمّم کا بیان

[٩٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ جُنُبًا أَنْ يَتَيَمَّمَ، ثُمَّ يُصَلِّيَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ اغْتَسَلَ . يَعْنِي: وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي ذَرٍّ: ((إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ)) . أَخْرَجَهُ مِنْ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو حکم دیا کہ وہ تیمّم کرے، پھر وہ نماز پڑھ لے، جب پانی دستیاب ہو تو وہ غسل کرے اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''جب تجھے پانی مل جائے تو اس سے غسل کر لے۔''

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٩٠).

كِتَابِ الْوُضُوءِ . [1]

فوائد: ...... 1 پانی مل جانے پر تیمّم ختم ہوجاتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اس کے استعمال پر قادر ہو۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پاک مٹی مسلمان کا وضوء ہے۔ اگر اسے دس سال نہ ملے ((فاذا وجدت الماء فأمسه جلدك فإن ذلك خيرٌ)) ''اور جب پانی میسر آجائے تو تو اسے اپنے جسم پر مل لے کیونکہ اسی میں خیر وبھلائی ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الجنب تيمم، رقم الحديث: ٣٣٧۔ صحيح ابوداؤد، رقم الحديث: ٣٢١، سنن ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی التيمم للجنب اذا لم يجد الماء، رقم الحديث: ١٢٤ وقال: حسنٌ صحيح)

2 پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم وضوء اور غسل دونوں کا بدل ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الاحْتِلامِ

[41]......احتلام سے غسل کا بیان

[٩٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ تْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ لا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)) . [2]

اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، ابوطلحہ کی اہلیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا کیا عورت کو جب احتلام ہوجائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا: ''ہاں! جب وہ پانی دیکھے۔''

فوائد: ...... 1 عورت، عالم دین سے مسائل دریافت کرسکتی ہے۔

2 اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے حق (دین اسلام) کی تمام جزئیات بیان کردی ہیں۔

3 حصولِ علم میں ظاہری حیا وحجاب مانع نہیں آنا چاہیے۔

---

[1] صحيح من غير هذا الوجه...... اخرجه البخاری، التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه عن الماء (٣٤٤)۔ ومسلم، المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (٦٨٢) .

[2] اخرجه البخاری، العلم، باب الحياء فی العلم (١٣٠) (٢٨٢)، ومسلم، الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المنى منها (٣١٣) .

❹ درپیش مسئلہ پوچھنے کے لیے خود حاضر ہونا چاہیے اگر آدمی خود عالم کے پاس حاضر نہ ہوسکتا ہوتو باوثوق ذرائع استعمال کرسکتا ہے۔

❺ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے۔

❻ جب عورت کو نیند میں احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے۔

❼ محتلم جب تری دیکھے تب اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ محض خواب میں عمل مباشرت یا کسی چیز کے نظر آنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

[٩٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ زُبَيْـدِ بْـنِ الصَّلْتِ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُـمَـرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ رَضِـيَ اللّٰـهُ عَنْـهُ إِلَى الْـجُـرْفِ، فَـنَـظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ، وَصَلَّى وَلَـمْ يَـغْتَسِـلْ، فَـقَـالَ: وَالـلّٰهِ مَا أَرَانِي إِلا قَدِ احْتَـلَـمْــتُ وَمَـا شَـعَـرْتُ، وَصَلَّيْـتُ وَمَـا اغْتَسَـلْـتُ. قَـالَ: فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. ❶

زبید بن صلت سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جرف کی طرف گیا، انہوں نے دیکھا کہ وہ تو احتلام سے ہیں اور غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی ہے، تو فرمایا: اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ میں احتلام سے ہوں اور میں نے غسل بھی نہیں کیا اور نماز پڑھ لی ہے۔ زبید کہتے ہیں انہوں نے غسل کیا اور کپڑے کو جہاں منی نظر آ رہی تھی اس جگہ سے دھویا اور جہاں سے نہیں دکھائی دیتی تھی پانی چھڑک دیا، اذان اور اقامت کہی پھر سورج کے بلند ہوجانے کے بعد نماز پڑھی۔

فوائد:...... ❶ اس حدیث میں بیان شدہ مسئلہ میں دو قول ہیں:

(i) اس حالت میں پڑھی گئی تمام نمازیں دہرائی جائیں گی

(ii) دہرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے علم کا مکلّف ہے، اور اس حالت میں اس نے نمازیں لاعلمی کی بنیاد پر پڑھی ہیں۔ میرے خیال میں دوسرا قول راجح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اس کے دلائل حسبِ ذیل ہیں۔

☆......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ: ٢٨٦)

''اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

---

❶ صحيحٌ: اخرجه والبيهقى: ٢/ ٣٩٩ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٦٤) وما لكٌ فى المؤطا، الطهارة، باب اعادة الجنب الصلوٰة وغسله اذا صلى ولم يذكر وغسله ثوبه.

☆......سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((ان الله تجاوزلی عن امتی الخطأ والنسیان ، وما استکر هوا علیه))
''کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطاء بھول چوک اور جس پر انہوں مجبور کیا گیا ہو سے درگزر فرمادیا ہے۔''
(سنن ابن ماجه، کتاب الطلاق، باب طلاق المکره والناسی رقم الحدیث: ۲۰۴۳)

☆......سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز اپنی جوتیاں اتار دیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اتاری دیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ((ما حملکم علی القائکم نعالکم؟)) ''تم نے اپنی جوتیاں کیوں اتاریں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو جوتیاں اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((انّ جبریل علیہ السلام اتانی فأخبرنی ان فیهما قذراً، أو قال أذًی)) ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے اطلاع دی کہ ان میں گندگی ہے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد کی طرف آئے تو دیکھے اگر اس کی جوتیوں میں گندگی ہو تو اس کو صاف کر کے ان میں نماز پڑھ لے۔''(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة، باب الصلاة فی النعل، رقم الحدیث:٦٥٠۔ صحیح ابوداؤد، رقم الحدیث : ٦٠٥)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست لگی جوتیوں سمیت نماز پڑھی پھر علم ہونے پر پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

[42]......دو ختنوں کے ملنے سے غسل کے واجب ہونے کا بیان

[٩٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ...... عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ أَتَى عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلافُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم فِي أَمْرٍ إِنِّي لأُعَظِّمُ أَنْ أَسْتَقْبِلَكِ بِهِ. قَالَتْ: مَا هُوَ؟ مَا كُنْتَ سَائِلا عَنْهُ أُمَّكَ فَسَلْنِي عَنْهُ، فَقَالَ لَهَا: الرَّجُلُ يُصِيبُ أَهْلَهُ، ثُمَّ يَكْسَلُ وَلا يُنْزِلُ. قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لا أَسْأَلُ أَحَدًا بَعْدَكِ أَبَدًا. [1]

سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ مومنوں کی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا مجھ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ایک ایسے مسئلہ میں گراں ہو چکا ہے جس کو میں بڑا جانتا ہوں کہ آپ کے سامنے رکھوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ کیا مسئلہ ہے، جس کے بارے میں تو اپنی ماں سے سوال نہیں کرنا چاہتا، مجھ سے دریافت کرو! تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس

[1] صحيحٌ: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (٢٥٠) وعبد الرزاق (٩٥٤).

جاتا ہے اور وہ انزال سے قبل دور ہوجاتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ختنہ، ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کے بعد کسی سے (اس مسئلہ میں) کبھی بھی سوال نہ کروں گا۔

[٩٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ أَوْ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)). ❶

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو ختنوں کے ملنے کے بارے میں سوال کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں یا ختنہ ختنے کو چھولے، تو غسل واجب ہوگیا۔

[٩٧]...... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ الشُّعَبِ الأَرْبَعِ، ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)). ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی چار شاخوں کے درمیان بیٹھا، پھر اس نے عضو مخصوص کو عورت کی شرم گاہ سے ملایا، تو اس پر غسل واجب ہوگیا۔

[٩٨]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَلْتُهُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں جب دو ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ میں نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کیا اور (بعد میں) ہم نے غسل کیا۔

---

❶ حديثٌ صحيحٌ وهذا اسنادٌ ضعيفٌ فان على بن زيد بن جدعان ضعيف الحديث۔ اخرجه مسلم، الحيض، باب نسخ "الماء من الماء" ووجوب الغسل بالتقاء الختانين (٣٤٩).

❷ اخرجه الترمذى: الطهارة، باب ماجاء اذا التقى الختانان وجب الغسل (١٠٩)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" واحمد: ٦/ ٤٧، ٩٧، ١١٢، ١٣٥۔ وابن ابى شيبة (٩٢٩).

وَاغْتَسَلْنَا . أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . ❶

فوائد :...... ❶ مجرد شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔ اگر چہ انزال نہ بھی ہو۔ رہی وہ حدیث جس میں ہے "الماء من الماء"، یعنی غسل کا وجوب انزال منی سے ہے تو وہ منسوخ ہے۔

❷ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا امت کی کتنی خیر خواہ تھیں کہ تمام معلوم شدہ شرعی مسائل بیان فرمادیئے۔

❸ دین کا علم رکھنے والی مؤمنہ عورتوں سے مسائل دریافت کیے جاسکتے ہیں۔

❹ خاوند، بیوی کو شرعی آداب معاشرت معلوم ہونے ضروری ہیں۔ اس سلسلے میں شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی کتاب "سنت مطہرہ اور آداب مباشرت" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

بَابٌ : مِنْهُ

[43]......انہیں مسائل کا بیان

[۹۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِذَا جَامَعَ أَحَدُنَا فَأَكْسَلَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيُصَلِّ)) . ❷

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی جماع کرے اور نزول سے قبل فارغ ہوجائے تو کیا کرے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو حصہ عورت کو لگا ہے اس کو دھولے پھر وضوء کرکے پھر نماز پڑھ لے۔"

فوائد :...... ❶ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا بعد میں التقائے ختانان پر غسل کو واجب قرار دے دیا گیا کما مرّ

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا، جو اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے پھر انزال سے پہلے ہی اس کا عضو تناول سست پڑ جاتا ہے تو کیا ان دونوں (میاں بیوی) پر غسل ضروری ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں تشریف فرما تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا:

---

❶ اخرجه الترمذي: الطهارة، باب ماجاء اذا التقى الختانان وجب الغسل (۱۰۸)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" وابن ماجة، الطهارة، باب ماجاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان: ۶۰۸۔ وصححة ابن الجارود (۹۳)۔ وابن حبان (۱۱۷۵) (۱۱۸۵) .

❷ اخرجه البخاري: الغسل، باب غسل ما يصيب من رطوبة فرج المرأة: (۲۹۳)۔ ومسلم، الحيض، باب بيان أن الجماع كان في اول الاسلام لا يوجب الغسل الا ان ينزل المني...... الخ: (۳۴۶) .

((إنی لأفعل ذلك أنا وهذه، ثم نغتسل))

"کہ میں اور یہ اسی طرح کرتے ہیں پھر ہم غسل کر لیتے ہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب نسخ الماء من الماء، ووجوب الغسل بالتقاء الختانين، رقم الحديث: ۳۵۰)

[۱۰۰]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ يُنْزِلْ غُسْلٌ ثُمَّ نَزَعَ عَنْ ذَلِكَ أُبَيٌّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ. [1]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے کہ جس نے انزال نہیں کیا اس پر غسل نہیں پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے وفات سے قبل اس بات سے رجوع کر لیا۔

[۱۰۱]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ بَعْضُهُمْ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فِي الإِسْلَامِ، ثُمَّ تُرِكَ ذَلِكَ بَعْدُ، وَأُمِرُوا بِالْغُسْلِ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [2]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ (شروع) اسلام میں پانی کا استعمال خروج پانی سے تھا، پھر بعد میں اس کو چھوڑ دیا گیا، اور محض شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل کا حکم دے دیا گیا۔

فوائد:...... 1 یہی حکم باقی ہے وضوء والا منسوخ ہے جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔

2 دلائل کی طرف رجوع فہم اسلام کا تقاضا ہے۔

3 شریعت اسلامیہ میں نسخ موجود ہے۔

4 کسی بھی امر کی منسوخیت ثابت کرنے کے لیے ناسخ دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر نسخ کا دعویٰ بے بنیاد تصور کیا جائے گا۔

---

[1] اسناده ضعيف لشده ضعف شيخ الشافعی، لكنه صح من غير هذا الطريق۔ اخرجه عبدالرزاق: (۹٦۰)۔ وابن ابی شيبة: (۹٤۹)۔ والبيهقی: ۱/ ۱٦٦ .

[2] اخرجه ابو داود: الطهارة، بابٌ فی الاكسال (۲۱٤)، (۲۱۵)۔ والترمذی، الطهارة، باب ماجاء أن الماء من الماء: (۱۰) (۱۱۱)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" و ابن ماجة، الطهارة، باب ماجاء فی وجوب الغسل اذا التقى الختانان (٦۰۹)۔ وصححة ابن الجارود (۹۱)۔ وابن خزيمة (۲۲۵)، (۲۲٦)۔ وابن حبان (۱۱٦٦)، (۱۱۷۰).

بَابُ الْغُسْلِ مِنْ مُوَارَاةِ الْمَيِّتِ الْمُشْرِكِ

[44]......مشرک میت کو دفنانے سے غسل کا بیان

[١٠٢]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ......

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ، إِنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِهِ)). قُلْتُ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا. قَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِهِ)). فَوَارَيْتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ. فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. [1]

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، بے شک میرا باپ فوت ہوگیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اسے زمین میں دبا آؤ۔'' میں نے کہا: وہ حالتِ شرک میں مرا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اسے زمین میں دبا آؤ۔'' میں اس کو زمین میں دبا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اور غسل کرو۔''

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے والد کی وفات اسلام پر نہیں ہوئی بلکہ وہ کفر وشرک کی موت مرے۔ اسی لیے ان کی نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی۔

(2) مشرک وکافر کی تکفین وتدفین کے کوئی شرعی آداب نہیں۔

(3) مشرک کو گڑھے میں دبانے کے بعد غسل مسنون ہے۔

بَابٌ: فِي كَيْفِيَّةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

[45]...... جنابت سے غسل کے طریقہ کا بیان

[١٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ

اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور ان سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو بھر کر سر پر ڈالتے،

---

[1] اخرجه النسائي: الجنائز، باب مواراة المشرك: ٢٠٠٨۔ و ابوداود، الجنائز، باب الرجل يموت له قرابة مشرك: ٣٢١٤۔ وصححه ابن الجارود: ٥٥٠.

غُـرَفَـاتٍ بِيَـدَيْـهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. ❶ پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے۔

[١٠٤]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَـا، قَالَتْ: كَانَ رَسُـولُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَـغْتَسِـلَ مِـنَ الْـجَـنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُـدْخِلَهُمَا الإِنَاءَ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ. ❷

اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ان کو دھوتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر پانی سے اپنے بالوں کو تر کرتے، پھر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔

فوائد:...... ❶ غسل واجب کرنے والے سبب کو رفع کرنے کی نیت سے غسل کرنا ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((انما الاعمال بالنيات)) (بخاری، رقم الحديث :١)

❷ غسل سے پہلے قدموں کے سوا وضوء کے باقی اعضاء کو دھونا مسنون ہے۔

❸ غسل سے فراغت کے بعد آخر میں پاؤں دھونے چاہئیں۔

(دیکھئے:بخاری، رقم الحديث : ٢٤٨، ٢٥٧)

❹ اگر دورانِ غسل حدث واقع نہ ہوا ہو تو ابتداء میں کئے ہوئے وضوء سے نماز وغیرہ کی ادائیگی درست ہے۔

(دیکھئے:سنن ابی داؤد، رقم الحديث: ٧٥۔ صحیح ابوداؤد: ٢٢٥۔ ترمذی، رقم الحديث : ١٠٧۔ ابن ماجة ، رقم الحديث : ٥٧٩)

❺ غسل سے پہلے استنجا کرنا چاہیے۔

❻ غسل میں دائیں اطراف سے پانی بہانا شروع کرنا چاہیے، یہ بات یاد رہے کہ ہر باعزت اور باوقار کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا اور اس کے مخالف ومتضاد کو بائیں طرف سے شروع کرنا شریعت اسلامیہ کا مستقل قاعدہ ہے۔

❼ بعد از غسل جسم سے پانی صاف کرنے کے لیے تولیے وغیرہ کو استعمال کرنا درست ہے۔

(دیکھئے:صحیح بخاری، رقم الحديث: ٢٧٦)

---

❶ اخرجه البخاري: الغسل، باب الوضوء قبل الغسل: ٢٤٨.

❷ اخرجه البخاري: الغسل، باب تخليل الشعر، حتى اذا ظن أنه قد اروى بشرته افاض عليه: ٢٧٢۔ ومسلم، الحيض، باب صفة غسل الجنابة: ٣١٦.

8 غسلِ جنابت میں بدن کا کوئی بھی حصہ خشک نہیں رہنا چاہیے۔

[۱۰۵]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثًا وَهُوَ جُنُبٌ. [1]

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین چلو (پانی) ڈالتے جبکہ آپ جنبی ہوتے۔

فوائد: ...... 1 غسل جنابت کے دوران سر پر تین چلو پانی بہا کر انگلیوں سے بالوں کی جڑوں کو خوب تر کرنا چاہیے۔

2 دورانِ غسل ضرورت سے زیادہ پانی کا استعمال غیر مستحسن ہے۔

[۱۰۶]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: ((لا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [2]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول میں اپنے سر کے بالوں کی مینڈھیاں بناتی ہوں، کیا غسل جنابت کے موقع پر انہیں کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں (کھولنے کی ضرورت نہیں) بس تیرے لیے یہی کافی ہے کہ تو تین چلو پانی بہا دیا کر، پھر اپنے باقی جسم پر پانی بہا لے تو پاک ہوجائے گی۔''

فوائد: ...... 1 دین اسلام میں تنگی نہیں بلکہ وسعت اور آسانی ہے۔

2 جس طرح مرد کے لیے غسل جنابت میں سر کی جلد کو باقی جسم کی طرح تر کرنا ضروری ہے، عورت کے لیے بھی یہ تاکید ہے تاہم حیض اور غسل جنابت میں اگر عورتیں مینڈھیاں نہ کھولیں اور سر دھولیں تو درست ہے، کیونکہ صحیح مسلم کی روایت میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سوال کے الفاظ ''فأنقضه للحيضة والجنابة؟'' کا یہی مفہوم ہے۔

(دیکھئے: صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۳۳۰)

3 بہتر اور افضل یہ ہے کہ عورتیں غسلِ حیض کے لیے بالوں کو کھول لیں کیونکہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔

(دیکھئے: الصحیحه، رقم الحدیث: ۱۸۸)

---

[1] اخرجه البخاري: الغسل، باب من افاض على رأسه ثلاثاً: ۲۵۵۔ ومسلم، الحيض، باب استحباب افاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثاً: ۳۲۹.

[2] اخرجه مسلم: الحيض، باب حكم ضغائر المغتسلة: ۳۳۰.

نیز سعودی دارالافتاء کمیٹی کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ (فتاویٰ برائے خواتین:۴۷،۵۷ص)

بَابٌ: فِي الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ
[46]......حیض سے غسل کا بیان

[۱۰۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيِّ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ، فَقَالَ: ((خُذِي فُرْضَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا)). فَقَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: ((تَطَهَّرِي بِهَا)). قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاسْتَتَرَ بِثَوْبِهِ، تَطَهَّرِي بِهَا))، فَاجْتَذَبْتُهَا وَعَرَفْتُ الَّذِي أَرَادَ. فَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ، يَعْنِي: الْفَرْجَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے حیض سے غسل کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کستوری لگی ہوئی روئی لے اور اس سے پاکی حاصل کر، اس عورت نے کہا، اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کر۔'' اس نے کہا، کس طرح اس سے پاک حاصل کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! کپڑے سے پردہ کرلیا، اس سے پاکی حاصل کر۔'' (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں جان گئی کہ آپ کیا چاہتے ہیں، پھر میں نے اسے کہا اسے خون لگی جگہ پر پھیر لے۔

فوائد:...... 1 عورتوں کو حیض کے بدبودار خون کو زائل کرنے کے بعد خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔
2 عورتوں سے شرم کی بات اشارہ کنایہ سے کہنی چاہیے۔
3 عورتیں مرد علماء سے دینی امور دریافت کرسکتی ہیں۔
4 دینی معاملات میں عالم کی عالمہ بیوی اس کی معاونت کرسکتی ہے۔
5 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کمال فہم وفراست کی مالک خاتون تھیں۔
6 نجاست کو بہتر سے بہتر طریقہ اختیار کرکے زائل کرنا چاہیے۔

---

[1] اخرجه البخاري: الحيض، باب دلك المرأة نفسها اذا تطهرت من المحيض: ٣١٤۔ ومسلم، الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك في موضع الدم: ٣٣٢.

بَابٌ :فِي الْمُسْتَحَاضَةِ وَمِيقَاتِ حَيْضِهَا

[47]......استحاضہ والی عورت اور اس کے حیض کے وقت کا بیان

[١٠٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالأَيَّامِ، الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّي)). [1]

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو بہت زیادہ خون آتا تھا، اس کے لیے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے (مسئلہ) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس مرضِ استحاضہ سے پہلے جتنی راتیں اور دن اسے حیض آیا کرتا تھا ان کا انداز لگا کر اتنے دن مہینے سے نمازیں چھوڑ دے، جب وہ وقت گزر جائے تو غسل کرے، پھر کپڑا باندھ کر نماز پڑھ لے۔

فوائد:...... ❶ استحاضہ بیماری کا خون ہے جو حیض کے علاوہ آتا ہے اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

❷ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق ہے اور دونوں کے احکام مختلف ہیں۔

❸ استحاضہ کی مریض عورت حیض ختم ہونے پر دیگر عورتوں کی طرح نماز روزہ اور دیگر عبادات ادا کرے گی۔

❹ حمنہ بنت جحش بیان فرماتی ہیں۔

"أنها كانت مستحاضة وكان زوجها يجا معها"

''کہ بلاشبہ وہ مستحاضہ تھیں اور ان کا خاوندان سے ہم بستری کرتا تھا۔'' (سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب المستحاضة يغشاهازوجها، رقم الحديث :٣١٠۔ صحيح ابوداؤد : ٣٠٣)

❺ مستحاضہ عورت کو دوران نماز تسلسل کے ساتھ بہنے والے خون کو روکنے کے لیے کپڑے وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے۔

---

[1] اسنادهٔ ضعيف لانقطاعه فان سليمان بن يسار لم يسمع من ام سلمة . اخرجه ابو داود: الطهارة، باب فى المرأة تستحاض ومن قال: تدع الصلاة فى عدة الايام التى كانت تحيض: ٢٧٤۔ و ابن ماجة، الطهارة، باب ماجاء فى المستحاضة التى قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم: ٦٢٣۔ والنسائى، الطهارة، باب ذكر الاغتسال من الحيض: ٢٠٩ .

[۱۰۹]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)). [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابوحبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں پاک نہیں رہ سکتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو ایک رگ ہے یہ حیض نہیں، جب حیض کے دن آئیں تو نماز پڑھنا چھوڑ دو، جب وہ دن ختم ہو جائیں تو اپنے جسم سے خون کو صاف کرو اور نماز پڑھو۔''

فوائد:...... ❶ ایام حیض میں عورتیں نماز کی ادائیگی نہیں کریں گی۔

❷ حیض ختم ہونے پر اچھی طرح غسل کرنا ضروری ہے۔

❸ رگ سے مراد یہ ہے کہ یہ بیماری کا خون ہے معمول کے مطابق آنے والا خون نہیں ہے لہٰذا اس کے احکام بھی مختلف ہیں۔

[۱۱۰]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ......

عَـنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَإِنَّهُ لَحَدِيثٌ مَا مِنْهُ بُدٌّ، وَإِنَّهُ لأَسْتَحْيِي مِنْهُ. قَالَ: ((فَمَا هُوَ يَا هَنْتَاهْ))؟ قَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَمَا تَرَى فِيهَا، فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلاةَ وَالصَّوْمَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حمنہ بنت جحش بیان فرماتی ہیں کہ مجھے استحاضہ کا خون بہت زیادہ آتا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتویٰ پوچھنے آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہا کے گھر موجود پایا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے ایک کام ہے، یہ ایک ایسی بات ہے جو پوچھنی بھی ضرور ہے اور مجھے شرم بھی آتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخر وہ کون سا کام ہے؟'' حمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے استحاضہ کی سخت شکایت ہے آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ اس (تکلیف) کی وجہ سے میں نماز، روزہ ادا نہیں

[1] اخرجه البخاري: الوضوء، باب غسل الدم: ۲۲۸۔ ومسلم، الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها: ۳۳۳.

((إِنِّي أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَتَلَجَّمِي)). قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا)). قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَأَكِ مِنَ الآخَرِ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا، فَأَنْتِ أَعْلَمُ)). قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ، أَوْ سَبْعَةً فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى، ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، أَوْ ثَلاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، وَصُومِي، فَإِنَّهُ مُجْزِئُكِ، وَكَذَلِكَ افْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ، وَيَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ)). [1]

کر سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے لیے روئی تجویز کرتا ہوں کیونکہ وہ خون کو جذب کرتی ہے، انہوں نے کہا، وہ اس سے زیادہ ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''لنگوٹ باندھ لو۔'' انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کپڑا استعمال کرلو۔'' انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے (یعنی اس سے نہیں رک سکتا) وہ تو بہتا ہے، نبی ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''میں آپ کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں جو بھی کرلو درست ہے۔ اور اگر تم دونوں کرنے پر قدرت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ علم ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے۔ تم اللہ کے علم پر اعتماد کرکے چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو، پھر غسل کرو یہاں تک کہ جب تم سمجھ لو کہ میں (حیض سے) پاک ہوگئی ہوں تو چوبیس رات دن یا تیئس نماز پڑھو اور روزے رکھو! اور یقین رکھو کہ یہ تمہارے لیے کافی ہے۔ اور اسی طرح ہر ماہ کرتی رہو جیسا کہ عورتیں اپنے حیض اور طہر کے مقررہ اوقات میں کرتی ہیں۔

فوائد: ...... ❶ جس عوت کے ایام ماہورای مقرر ہوں وہ مستحاضہ ہونے کی صورت میں انہی کو پورا کرے گی اور جس عورت کے ایام مقرر نہیں وہ قرائن کی طرف رجوع کرے گی۔

❷ حیض کا خون استحاضہ کے خون سے مختلف ہوتا ہے۔

❸ سیدۃ فاطمہ بنت ابی حبش رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ وہ مستحاضہ تھیں، نبی اکرم ﷺ نے اسے حیض کے خون سے

---

[1] اخرجه الترمذي: الطهارة، باب ماجاء في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد: ١٢٨۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" وقال ايضاً سألت محمداً عن هذا الحديث فقال: هو حديث حسنٌ صحيحٌ وهكذا قال احمد بن حنبل: هو حديث حسنٌ صحيحٌ واخرجه ابو داود، الطهارة، باب اذا اقبلت الحيضة تدع الصلوٰة: ٢٨٧۔ و ابن ماجة، الطهارة، باب ماجاء في المستحاضة التي قد عدت ايام أقرائها قبل ان يستمر بها الدم: ٦٢٢ .

متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا: فـإنـــه دم اسـودٌ یـعـرف" بلاشبہ حیض کا خونِ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچان لیا جاتا ہے۔......(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث : ۲۸٦۔ صحیح ابوداؤد : ۲٦۳)

❹ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((کنا لانعد الکدرة والصفرة شیئًا))

''کہ ہم زرد خاکی رنگ کے خون کی (حیض سے) طہارت کے بعد پروانہیں کرتی تھیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب الصفرة، والکدرة فی ایام الحیض، رقم الحدیث : ۳۲٦)

❺ "رکـضـة مـن الشیطـان" یعنی شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے عورت کونقصان پہنچانے کا موقع حاصل کرلیا ہے۔ اب اس کو شرعی احکامات کی ادائیگی میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ حیض اور استحاضہ میں التباس ہوجاتا ہے۔

[۱۱۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَـنْ أُمِّ سَـلَـمَةَ زَوْجِ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ الـنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لِتَـنْـظُـرْ عَـدَدَ الـلَّيَـالِـي وَالأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَـحِيـضُهُـنَّ مِـنَ الشَّهْـرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَـإِذَا خَـلَّـفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي)). ❶

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو بہت زیادہ خون آتا تھا، اس کے لیے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مرض استحاضہ سے پہلے مہینے میں جتنی راتیں اور دن اسے حیض آتا تھا اس کا خیال کر کے مہینے سے اتنے دن نماز چھوڑ دے، جب وہ وقت گزر جائے تو غسل کر کے کپڑا باندھ لے اور نماز پڑھے۔

[۱۱۲]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَـحْـشٍ اسْتُـحِيـضَـتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُـوَ عِـرْقٌ وَلَيْسَـتْ بِـالْحَيْضَةِ)). وَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ،

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سات سال استحاضہ کی مریض رہیں، اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں۔'' اور اسے حکم دیا کہ وہ غسل کر کے نماز پڑھے، وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں وہ (غسل کے

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم: ۱۰۸.

وَتَـجْـلِـسُ فِـی الْـمِـرْكَنِ فَيَعْلُو الدَّمُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِـی كِتَـابِ اخْتِـلافِ مَـالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَإِلَـى آخِـرِ الْـخَامِسِ مِنْ كِتَابِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ. [1]

لیے) ٹب میں بیٹھتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر آ جاتی۔

فوائد :...... 1 استحاضہ کی بیماری میں مبتلا عورت پر ہر نماز کے لیے وضوء واجب ہے، اگر غسل کر لے تو بہتر ہے، جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے۔

2 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر اپنی (استحاضہ کی) حالت بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ثم اغتسلی ثم تو ضئی لکل صلاۃ و صلی" ''ایام حیض گزارنے کے بعد تم غسل کرو، پھر ہر نماز کے لیے وضوء کر اور نماز پڑھ۔'' (سنـن ابـی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب من قال تغتسل من طھر الی طھر، رقم الحدیث: ۷۹۸۔ صحیح ابوداؤد: ۲۸۷۔ ابن ماجہ (۶۲۴)

3 مستحاضہ عورت جہاں دیگر عبادات کی ادائیگی کرے گی وہاں وہ استحاضہ کی حالت میں مسجد کے اندر اعتکاف بھی کر سکتی ہے، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((ان بعض امھات المؤمنین اعتکفت وھی مستحاضۃ))

''کہ بعض امہات المؤمنین نے اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں۔''

(بخاری، کتاب الحیض، باب الاعتکاف للمستحاضۃ، رقم الحدیث: ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱)

4 سلسلۃ البول اور دائم الحدث کا حکم بھی مستحاضہ کا ہے کہ ایسے افراد ہر نماز کے لیے وضوء کریں گے اور وضوا ہی ان کی طہارت ہوگی۔

بَابٌ: فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ وَأَكْثَرِهِ

[48]......حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کا بیان

[۱۱۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ......

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُرْءُ الْـمَرْأَةِ أَوْ قُـرْءُ حَيْـضِ الْـمَرْأَةِ ثَلاثٌ، أَرْبَعٌ،

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ''عورت کے حیض کی مدت تین، چار (دن) سے لے کر

[1] اخـرجـه البـخـاری، الـحـيـض، باب عرق الاستحاضة (۳۲۷)، مسلم: الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها: (۳۳٤).

حَتَّى انْتَهَى إِلَى عَشْرٍ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ لِي ابْـنُ عُلَيَّةَ: الْجَلْدُ أَعْرَابِيٌّ لا يَعْرِفُ الْحَدِيثَ . أَخْـرَجَـهُ مِـنْ كِتَـابِ ذِكْـرِ الـلّـهِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ . ❶

دس تک ہے۔“

بَابٌ :فِي الْحَائِضِ لا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ

[49]......حائضہ نہ بیت اللہ کا طواف کرے گی اور نہ نماز پڑھے گی جب تک کہ پاک نہ ہو

[١١٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَذَكَرَتْ إِحْرَامَهَا مَـعَ الـنَّبِـيِّ صَـلَّـى الـلّـٰهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّهَا حَاضَتْ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْضِيَ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ ، غَيْـرَ أَنْ لا تَـطُـوفَ بِـالْبَيْـتِ وَلا تُصَلِّيَ حَتَّى تَطْهُرَ . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں ہونے کا ذکر کیا کہ وہ اس دوران حائضہ ہوگئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ پاک ہونے تک بیت اللہ کے طواف اور نماز کے علاوہ وہ تمام کام کریں جو حاجی کرتے ہیں۔

[١١٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ ، وَلا بَيْنَ الـصَّـفَـا وَالْـمَرْوَةِ ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ: ((افْعَلِي مَا يَـفْعَلُ الْحَاجُّ ، غَيْرَ أَنْ لا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَـطْهُرِي)) . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ ، وَالثَّـانِـيَ مِـنْ كِتَابِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں، میں مکہ آئی جبکہ میں حائضہ تھی، میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ ہی صفا، مروہ کی سعی کی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”پاک ہونے تک بیت اللہ کے طواف کے علاوہ جو حج کرنے والے کر رہے ہیں تو بھی کر۔

---

❶ اسنادهٔ ضعيفٌ جداً: فان الجلد بن ايوب متروك الحديث اخرجه البيهقي: ١/ ٣٢٢۔ و ابن حبان فى المجروحين: ١/ ٣٣٣ .

❷ اخرجه البخاري: الحج ، بابٌ تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت ، واذا سعى على غير وضوء بين الصفا والمروة: ١٦٥٠ ، ٢٩٤ و مسلم ، الحج ، باب بيان وجوه الاحرام...... الخ (١٢١١)

وُضُوءٍ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ . [1]

فوائد: ...... (1) عورتوں کو حج کی ادائیگی محرم رشتہ داروں کے ساتھ کرنی چاہیے۔

(2) طوافِ بیت اللہ کے علاوہ حائضہ تمام مناسکِ حج ادا کرے گی۔

(3) اگر حائضہ عورت نے طوافِ افاضہ کرلیا ہوتو اس پر طوافِ وداع لازم نہیں ہے۔

(دیکھئے: بخاری، رقم الحدیث: ۳۳۰، ۱۷۵۵)

(4) ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی ادائیگی کے لیے مکہ آئیں تو راستے میں حائضہ ہو گئیں جب کہ سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طوافِ افاضہ کے بعد حیض کا خون جاری ہوا تھا۔

دیکھئے (بخاری: رقم الحدیث، ۳۲۸)

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (١١٤).

2

كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کے مسائل

بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ وَكِمِّيَّتِهَا

[1]......نماز کی فرضیت اور تعداد کا بیان

[١١٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ......

أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)). قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ فَقَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)). ❶

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اسلام) دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے۔'' اس نے کہا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔'' (تو الگ بات ہے۔)

[١١٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ......

أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: جَاءَ

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نجد والوں میں سے

---

❶ اخرجه البخاري: الايمان، بابٌ الزكاة من الاسلام: ٤٦، ١٨٩١۔ ومسلم، الايمان، بيان الصلوات التي هي احدار كان الاسلام: ١١.

أَعْـرَابِـيٌّ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَـوْتِـهِ، وَلا يُـفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى إِذَا دَنَا فَإِذَا هُـوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: ((خَـمْـسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)). قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لا إِلَّا أَنْ تَـطَـوَّعَ)). وَذَكَـرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ. فَقَالَ: هَلْ عَـلَـيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لا إِلا أَنْ تَطَوَّعَ)). فَأَدْبَرَ الـرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلا أَنْـقُـصُ. فَـقَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِـقْبَـالِ الْـقِبْـلَةِ، وَالثَّـانِيَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [1]

ایک دیہاتی آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی اور سمجھ نہ آتی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک آیا، تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں سوال کررہا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اسلام) دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے۔'' اس نے کہا، اس کے علاوہ تو مجھ پر کوئی نماز فرض نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے رمضان کے روزوں کا ذکر کیا، اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر فرض نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ تو نفلی رکھے۔'' (صحابی کہتے ہیں) وہ آدمی یہ الفاظ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ اللہ کی قسم نہ میں اس میں زیادتی کروں گا نہ کمی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہوگیا۔''

فوائد :...... ❶ یہ سائل جلیل القدر صحابی ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ تھے۔

❷ فرائض، دین اسلام میں داخل ہیں، جو لوگ فرائض کو ایمان سے الگ قرار دیتے ہیں، ان کی بات درست نہیں ہے۔

❸ نجد لغت میں بلند اور سخت جگہ کو کہتے ہیں یہ علاقہ عرب میں تہامہ سے عراق تک پھیلا ہوا ہے۔

❹ جن احادیث میں نبی ﷺ نے نجد کے متعلق خبردار کیا ہے کہ وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں فتنے ہی فتنے ہوں گے اس سے مراد نجد العراق ہے، درج ذیل حدیث اس بات کی توضیح کے لیے کافی ہے۔

سیدنا سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے عراقیوں کو مخاطب کر کے کہا، ہم تم سے کسی چھوٹی چیز کے متعلق دریافت نہیں کرتے تو کسی بڑی چیز کے متعلق کیسے کر سکتے ہیں؟ میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

"ان الفتنة تجئ من ههنا" وأومأ بيده نحو المشرق "من حيث يطلع قرنًا الشيطن"

"کہ فتنہ ادھر سے آئے گا'' اور آپ ﷺ نے مشرق کی جانب اشارہ کیا''، ''جہاں سے شیطان کے سینگ

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (١١٦).

نکلیں گے......'' (صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطن، رقم الحديث:٢٩٠٥)

5 یہ احادیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ کامیابی کا دارومدار صحیح عقائد کے بعد اعمال اور فرائض کی ادائیگی پر ہے۔

6 نمازوں کے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل اور سنن کی ادائیگی بھی ہونی چاہیے کیونکہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ روز حساب اگر فرائض میں کمی ہوگی تو سنن ونوافل سے اس کا مداوا ہو سکے گا۔

7 صحابی نے کہا "لا ازيد على هذا ولا انقص" تو جواباً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "افلح ان صدق" یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو علم غیب نہیں تھا۔

8 مرجئہ جو ایمان کے لیے اعمال کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اس حدیث سے ان کی تردید بھی ہوتی ہے اور معلوم ہوا اعمال کو ایمان سے خارج سمجھنے کا عقیدہ باطل ہے۔

بَابُ تَعْيِينِ أَوْقَاتِ الصَّلاةِ

[2]......نمازوں کے وقت مقرر کرنے کا بیان

[١١٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ بِقَدْرِ ظِلِّهِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَرَّةَ الأَخِيرَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدْرَ ظِلِّهِ قَدْرَ الْعَصْرِ بِالأَمْسِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جبرئیل نے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کی، پہلی بار ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ سایہ (نعلین کے) تسمہ کے برابر تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور مغرب اس وقت پڑھی جب روزے دار نے روزہ کھولا (یعنی غروبِ آفتاب) پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب سرخی غائب ہوگئی۔ پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب روزہ دار پر کھانا، پینا حرام ہوگیا، (یعنی طلوع فجر کے وقت) پھر دوسری بار ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر

حِيـنَ كَـانَ ظِـلُّ كُـلِّ شَـيْءٍ مِثْـلَيْهِ ، ثُمَّ صَلَّى الْـمَغْرِبَ بِقَدْرِ الْوَقْتِ الأَوَّلِ لَمْ يُؤَخِّرْهَا ، ثُمَّ صَـلَّـى الْـعِشَـاءَ الآخِـرَةَ ، حِيـنَ ذَهَبَ ثُلُثُ الـلَّيْـلِ ، ثُـمَّ صَـلَّـى الـصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ ، ثُمَّ الْتَـفَـتَ ، فَـقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ، هَذَا وَقْتُ الأَنْبِيَاءِ مِـنْ قَبْـلِكَ ، وَالْـوَقْـتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ" قَـالَ الشَّـافِعِيُّ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ ، وَهَذِهِ الْمَوَاقِيتُ فِي الْحَضَرِ . ❶

ہوگیا۔ جس وقت انہوں نے کل عصر کی نماز پڑھی تھی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہوگیا۔ پھر مغرب کی نماز اسی وقت پڑھی جس وقت پہلی بار پڑھی تھی۔ پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب ایک تہائی رات گزر گئی، پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب زمین خوب روشن ہوگئی۔ پھر جبریئل میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! آپ سے پہلے پیغمبروں کا یہی وقت تھا اور نماز کا وقت انہیں دو وقتوں کے درمیان ہے۔

فوائد: ...... ❶ اس حدیث میں ہر نماز کا اوّل اور اخیر وقت بتایا گیا ہے۔ ان دو وقتوں میں حضر کے اندر نمازی کو نماز کی ادائیگی کرنی چاہیے۔

❷ اوقات نماز کا تعین اللہ کی طرف سے ہے۔

❸ جو اوقات الصلوٰۃ رسول اللہ ﷺ کے لیے حق مقرر کیے گئے آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے لیے بھی یہی اوقات تھے۔

❹ اسلامی تعلیمات جہاں اوقات نماز کی حفاظت کا درس دیتی ہیں وہاں اپنے دیگر اوقات کے صحیح اور منظم استعمال کے ساتھ، بامقصد امور میں صرف کرنے کی طرف راغب کرتی ہیں۔

[۱۱۹]...... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَـنِ الـزُّهْـرِيِّ ، قَالَ: أَخَّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الـصَّـلاةَ . فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ نَـزَلَ فَـأَمَّـنِـي فَـصَـلَّـيْـتُ مَعَهُ ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَـصَـلَّـيْـتُ مَعَهُ ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، حَتَّى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ)) . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ

زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نماز میں تاخیر کی تو عروہ رحمہ اللہ نے انہیں کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل آئے، میری امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جبریئل آئے، میری امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جبریئل آئے میری امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جبریئل آئے، میری امامت

❶ اخرجه الترمذي: الصلاة، باب ماجاء في مواقيت الصلاة عن النبي ﷺ: ١٤٩ ـ وقال "حسنٌ صحيحٌ" وابوداود، الصلاة، بابٌ في المواقيت: ٣٩٣ ـ وصححة ابن الجارود: ١٤٩ ، ١٥٠ ـ وابن خزيمة: ٣٢٥ .

عَبْدِ الْعَزِيزِ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عُرْوَةُ، وَانْظُرْ مَا تَقُولُ. فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَخْبَرَنِيهِ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. ❶

کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر جبرئیل آئے میری امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، یہاں تک کہ پانچ نمازوں کو شمار کیا۔'' تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا عروہ اللہ سے ڈرو! غور کرو! کیا کہہ رہے ہو۔ عروہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کہا مجھے بشیر بن ابی مسعود نے اپنے باپ سے خبر دی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فوائد: ...... ❶ صحیح سندوں کے ساتھ بیان کردہ احادیث کو حجت سمجھا جائے گا۔

❷ بعض دفعہ بڑے علماء سے بعض دلائل مخفی رہ جاتے ہیں۔

❸ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عروہ رحمہ اللہ سے سند کا مطالبہ کر کے سند کی ضرورت واہمیت کو واضح کر دیا۔

❹ صحیح اسانید سے مروی احادیث پر عمل کرنا ہر مسلمان مرد وزن پر فرض ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي الْغَلَسِ

[3]......صبح کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنے کا بیان

[١٢٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفْنَ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

[١٢١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

---

❶ اخرجه البخارى: مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة وفضلها: ٥٢١ـ ومسلم، المساجد، باب اوقات الصلوٰة الخمس: ٦١٠ .

❷ اخرجه البخارى: الاذان، باب خروج النساء الى المساجد بالليل والغلس: ٨٦٧ـ ومسلم، المساجد، باب استحباب التكبير بالصبح فى أول وقتها وهو الغلس، وبيان قدر القرأة فيها: ٦٤٥ .

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءٌ مِـنَ الْـمُـؤْمِـنَـاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ وَهُنَّ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوطِهِنَّ ، ثُمَّ يَـرْجِـعْـنَ إِلَـى أَهْـلِهِـنَّ مَـا يَـعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ . [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں مؤمنہ عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتیں اور وہ چادروں میں لپٹی ہوتیں، پھر اپنے گھروں کولوٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

[۱۲۲]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَـا ، قَالَتْ: كَانَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ . [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے ،تو عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی واپس آتیں،اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

فوائد :...... ❶ نماز فجر اندھیرے میں پڑھنی چاہیے،جس عمل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تادمِ حیات مداومت فرمائی وہ اندھیرے میں صبح کی نماز کی ادائیگی ہے۔

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: "وصلى الصبح مرّة بغلس ثم صلى مرّة أخرى فأسفر بها ، ثم كانت صلاته بعد ذلك التغليس حتى مات ولم يعد إلى ان يسفر" ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی، پھر ایک دفعہ اسے خوب روشن کرکے پڑھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر وفات تک اندھیرے میں رہی اور آپ نے اس کے بعد کبھی روشنی میں نماز نہیں پڑھی۔'' (سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب في المواقيت، رقم الحديث : ٣٩٤۔ صحيح ابوداؤد، رقم الحديث : ٣٧٨)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صبح کی نماز کو روشنی میں باجماعت پڑھنے والا عمل منسوخ ہے لہٰذا نمازِ فجر اندھیرے میں ادا کرنا ہی مسنون اور آخری عمل ہے۔

❷ عورتوں کے لیے بڑی چادریں اوڑھنا جن سے پردہ ہوسکے ضروری ہے۔

❸ عورتیں ادائیگی نماز کی خاطر مسجد میں آسکتی ہیں۔ بشرطیکہ خوشبو کے استعمال اور اظہارِ زینت سے مکمل اجتناب کرنے والی ہوں۔

---

[1] اخرجه البخاري: الصلاة، باب في كم تصلي المرأة من الثياب: ٣٧٢۔ ومسلم، المساجد، باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها وهو الغلس...... الخ: ٦٤٥ .

[2] انظر الحديث السابق برقم (١٢١) .

[١٢٣]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری سند سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

[١٢٤]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ......

عَنْ حِبَّانَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يُعَسْكِرُ بِدَيْرِ أَبِي مُوسَى، فَوَجَدْتُهُ يَطْعَمُ، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ. قُلْتُ: إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ. قَالَ: وَأَنَا أُرِيدُهُ، فَدَنَوْتُ فَأَكَلْتُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَابْنَ التَّيَّاحِ أَقِمِ الصَّلَاةَ. [2]

حبان بن حارث کہتے ہیں میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر لشکر کے ساتھ تھے۔ میں نے دیکھا وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا، روزے کا ارادہ ہے تو انہوں نے کہا میرا بھی یہی ارادہ تھا، پھر میں نے بھی کھانا کھایا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے تیاح کے بیٹے! آؤ نماز پڑھیں۔''

[١٢٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ يَسَارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ......

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَصِفُ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ مِنَّا جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالثَّانِي مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [3]

ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوکر واپس مڑتے تو ہم میں سے کوئی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کو (اندھیرے کی وجہ سے) نہیں پہچان سکتا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے سو آیات تک کی تلاوت فرماتے تھے۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم: ١٢٠.

[2] اسنادهٗ ضعيفٌ: لجهالة حبان بن الحارث اخرجه البيهقى: ١/ ٤٥٦، ٣٨٣ وفى المعرفة السنن والآثار له (٦٣٩).

[3] اخرجه البخارى: مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال: ٥٤١ ـ ومسلم، الصلاة، باب القرأة فى الصبح: ٤٦١.

فوائد: ......صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات کی تلاوت مسنون ہے لہٰذا آئمہ مساجد کو اسے اپنانا چاہیے اور یہ مسنون قرأت تبھی ممکن ہے جب نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھی جائے۔

بَابُ مَا قُرِءَ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ

[4]......صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے

[۱۲۶]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ [ق: ١٠]. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي بِقَافٍ. [1]

زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے سنا نبی ﷺ صبح کی نماز میں ﴿والنحل باسقت﴾ پڑھتے۔'' امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی سورۂ ق پڑھا کرتے تھے۔

[۱۲۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي قَرَأَ فِي الصُّبْحِ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. [2]

عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ صبح کی نماز میں ﴿والليل اذا عسعس﴾ پڑھتے۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی آپ صبح کی نماز میں ﴿اذا الشمس كورت﴾ (سورۃ التکویر) کی تلاوت کرتے۔

[۱۲۸]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْعَائِذِيُّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ، حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسَى، أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ،

عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان فرماتے ہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی، آپ نے سورۃ المومنین شروع کی، حتیٰ کہ جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا، نبی ﷺ کو کھانسی آ گئی، تو آپ نے قرأت چھوڑ کر رکوع کیا۔

---

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب القرأة في الصبح: ٤٥٧.

[2] اخرجه مسلم: الصلاة، باب القرأة في الصبح: ٤٥٦.

فَـحَـذَفَ فَـرَكَعَ . قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ . [1]

راوی کہتے ہیں عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس نماز میں موجود تھے۔

[١٢٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ: أَنَّ أَبَـا بَـكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَـلَّـى الـصُّبْـحَ فَـقَـرَأَ فِيهَا بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا . [2]

عروہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں سورۃ البقرہ مکمل پڑھی۔

[١٣٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ:......

أَنَّـهُ سَـمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، يَقُولُ: صَـلَّـيْـنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الـصُّبْـحَ، فَـقَـرَأَ فِيهَـا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْـحَـجِّ، فَـقَرَأَ قِرَاءَةً بَطِيَّةً، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ إِذَنْ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، قَالَ: أَجَلْ . [3]

عبداللہ بن عامر کہتے ہیں ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ یوسف اور دوسری میں سورۃ حج پڑھی اور آہستہ آہستہ قرأت کی، راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم تب تو وہ نماز طلوع فجر کے ساتھ کھڑی کرتے ہوں گے، تو عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ نے کہا، ہاں۔

[١٣١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ:......

أَنَّ الْـفَرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُـورَـةَ يُـوسُفَ إِلا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهُ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَـانَ يُـرَدِّدُهَـا . أَخْـرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَـابِ اخْتِـلافِ الْحَدِيثِ وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [4]

فرافصہ بن عمیر الحنفی فرماتے ہیں میں نے سورۃ یوسف کا پڑھنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے لیا ہے (کیونکہ) آپ کثرت سے اس کو صبح کی نماز میں پڑھتے۔

---

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب القرأة فيا لصبح: ٤٥٥ .

[2] اسنادة ضعيف لارساله: فان عروة بن الزبير لم يسمع من ابى بكر۔ اخرجه عبدالرزاق: ٢٧١٣۔ و ابن ابى شيبة: ٣٥٤٥۔ والبيهقى: ٢/ ٣٨٩ .

[3] صحيحٌ: اخرجه عبدالرزاق: ٢٧١٥۔ و ابن ابى شيبة: ٣٥٤٨۔ والبيهقى: ٢/ ٣٨٩ وفى المعرفة السنن والآثار له (١١٩٥)

[4] صحيحٌ: اخرجه البيهقى: ٢/ ٣٨٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (١١٩٦)

فوائد :...... ❶ مذکورہ روایات میں نمازِ فجر میں مختلف سورت کی تلاوت کا ذکر ہوا ہے ان سورتوں کے علاوہ قرآن کی کہیں سے بھی تلاوت کی جاسکتی ہے۔ تاہم جمعہ کے روز پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری میں سورۂ دہر کی تلاوت مسنون ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۸۹۱، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۸۷۹)

❷ اگر آدمی کو شدید کھانسی یا گلے کی تکلیف ہو تو وہ بامر مجبوری قرأت ختم کر کے رکوع میں جاسکتا ہے۔

❸ نماز میں قرأت ترتیل کے ساتھ تحمل اور عاجزی وانکساری سے کرنی چاہیے۔

بَابُ الْإِسْفَارِ بِالصُّبْحِ

[5]...... صبح کو روشنی میں پڑھنا

[۱۳۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ......

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَسْفِرُوا بِالصُّبْحِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ لأُجُورِكُمْ)). أَوْ قَالَ: ((لِلأَجْرِ)). أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [1]

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبح کی نماز روشنی میں پڑھو اس سے تم کو زیادہ اجر ملتا ہے'' یا فرمایا: ''زیادہ ثواب ہے۔''

فوائد :...... ❶ نمازِ فجر کا وقت طلوعِ فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔

❷ صبح کی نماز اندھیرے میں اول وقت کے اندر پڑھنا بہتر اور اسفار میں جائز ہے۔

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری اور دائمی عمل صبح کی نماز کا اندھیرے میں ادا کرنا ہی ہے۔ (دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۱۲۲)

بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ

[6]...... ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

[۱۳۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو

---

[1] اخرجه الترمذي: الصلاة، باب ماجاء في الاسفار بالفجر: ١٥٤۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" و ابوداود، الصلاة، باب وقت الصبح: ٤٢٤۔ و ابن ماجه، الصلاة، باب وقت صلاة الفجر: ٦٧٢۔ وصححة ابن حبان: ٢٦٣.

فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). وَقَالَ: "اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا"۔[1]

ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔ اور فرمایا: ''دوزخ نے اپنے ربّ سے شکایت کی اور کہا (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض حصہ نے بعض کو کھا لیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی، ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں، اب انتہائی سخت گرمی اور سخت سردی جو تم محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔''

فوائد: ...... ❶ ٹھنڈا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زوال کے تھوڑی دیر بعد پڑھ لی جائے نہ کہ سایہ ایک مثل ہونے کے بعد پڑھنا۔

❷ دوزخ کا شکوہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بات کرسکتی ہے، روزِ قیامت بھی دوزخ گفتگو کرے گی ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ (ق: ۳۰)

''قیامت کے دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ وہ جواب دے گی کیا کچھ مزید بھی ہے؟''

❸ جہنم ہولناک ٹھکانہ ہے۔

❹ جہنم دو سانس لیتی ہے ایک گرمی اور اور دوسرا جاڑے کے موسم میں۔

❺ اس حدیث میں حرارت کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی اس سے بچنے کا بھی حکم ہے۔

[۱۳۴]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).[2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔''

[۱۳۵]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ،

---

[1] اخرجه البخاری: مواقیت الصلوٰة، باب الابرد بالظهر فی شدة الحر: ٥٣٦، ٥٣٧.

[2] اخرجه البخاری: مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر (٥٣٦)۔ ومسلم، المساجد، باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر لمن يمضی الی جماعة ونياله الحر فی طريقه (٦١٥).

عَـنِ ابْـنِ شِهَـابٍ ، عَـنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . ❶

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سابقہ حدیث کی مثل مروی ہے۔

[١٣٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَـأَبْـرِدُوا عَنِ الصَّلاةِ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَـنَّمَ)) . أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِـقْبَـالِ الْـقِبْـلَةِ وَالـرَّابِعَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گرمی تیز ہوجائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔''

فوائد :...... ❶ ایک مثل سایہ پر عصر کا وقت شروع، ہوجاتا ہے، گرمیوں میں ظہر کو کتنا مؤخر کیا جاسکتا ہے، اس کا انداز درج ذیل حدیث سے لگایا جاسکتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كانت قدر صلاة رسول الله ﷺ في الصيفِ ثلاثة اقدام الى خمسة اقدام ، وفي الشتاء خمسة أقدام الى سبعة اقدام))

کہ گرمیوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ ظہر کا اندازہ یہ ہوتا تھا کہ انسان کا سایہ تین سے لے کر پانچ قدموں کے مابین ہوتا اور موسم سرما میں پانچ سے سات قدموں کے مابین ہوتا۔ (سنن ابي داؤد ، كتاب الصلاة ، باب وقت الظهر ، رقم الحديث:٤٠٥۔ صحيح ابوداؤد ، رقم :٣٨٧)

❷ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((كان النبي ﷺ إذا اشتد البرد بكّر بالصلاة))

''کہ جب سردی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر جلدی (زوال شمس کے ساتھ ہی) پڑھ لیتے۔''

(بخاری ، كتاب الجمعة ، باب اذا اشتد الحر يوم الجمعة ، رقم الحديث:٩٠٦)

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ ظہر اول وقت میں ادا کرتے تھے۔ میمون بن مہران کہتے ہیں:

"ان سـويـد بن غفلة كان يصلي حين تزول الشمس فأرسل اليه الحجاج لا تسبقنا

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٣٤) .

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٣٤) .

بصلوٰتنا فقال سویدٌ: قد صلیتها مع ابی بکر وعمر هکذا والموت اقرب الی من ان ادعها''

''کہ سوید بن غفلہ سورج ڈھلتے ہی نماز ظہر پڑھ لیتے، حجاج بن یوسف نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہم سے پہلے نماز نہ پڑھا کریں تو سوید نے فرمایا: میں نے یہ نماز ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی وقت پڑھی ہے اور مرتے دَم تک یہ عمل نہیں چھوڑوں گا۔'' (کتاب الصلاة لابی نعیم: ۲۲٦، رقم الحدیث: ۳٤٤، الاوسط لابن المنذر: ۲/ ۳٥٩، رقم الحدیث: ۱۰۰٩ وابن ابی شیبة: ۱/ ۳۲۳، رقم الحدیث: ۳۲۷۱)

بَابٌ: فِي تَقْدِيمِ الْعَصْرِ وَمَنْ فَاتَتْهُ صَلاةُ الْعَصْرِ

[7]...... نمازِ عصر جلدی پڑھنے اور اس شخص کا بیان جس کی نمازِ عصر فوت ہو جائے

[۱۳۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَإِنَّمَا أَحْبَبْتُ تَقْدِيمَ الْعَصْرِ؛ لأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَنَسٍ، يَعْنِي: ابْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور سورج سفید چمک رہا ہوتا، پھر کوئی جانیوالا عوالی (مدینہ سے باہر بالائی طرف موجود بستیاں) کی طرف جاتا وہ وہاں پہنچ جاتا اور سورج ابھی تک بلند ہوتا۔

فوائد: ...... ❶ حیة: کا مطلب ہے کہ سورج کی تپش محسوس ہوتی تھی۔ (دیکھئے: ابوداؤد، رقم الحدیث: ٤۰٦)

❷ عوالی: اس سے مراد مدینہ کے اطراف میں بالائی سطح پر واقع بستیاں ہیں جو کم سے کم تین میل پر جبکہ زیادہ سے زیادہ آٹھ میل پر واقع ہیں۔ (دیکھئے: لغات الحدیث از علامہ وحید الزمان: ۳/ ۲٤۳)

❸ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کی ادائیگی اول وقت میں ہی کرتے تھے کیونکہ دو مثل سایہ پر نماز عصر پڑھ کر آٹھ میل کا فاصلہ طے کرنا اور وہ بھی اس کیفیت میں کہ سورج کی سفید چمک باقی ہو، ناممکن ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری: مواقیت الصلاة، باب وقت العصر (٥٥۰) (٥٥۱)۔ ومسلم، المساجد، باب استحباب التکبیر بالعصر (٦۲۱).

4 جو حضرات نمازِ عصر کے اول وقت میں ادائیگی سے انکاری ہیں انہیں ان احادیث پر بنظر انصاف غور کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو حمایت مسلک کے خبط میں احادیث کی تاویلات عنداللہ مجرم بنا دیں۔

[۱۳۸]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ......

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدِّيلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ فَاتَتْهُ صَلاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

نوفل بن معاویہ الدیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا کہ اس کا مال اور اس کا اہل ہلاک ہوگیا۔“

فوائد:...... 1 یہ حدیث نماز عصر کی اہمیت پر بڑی واضح دلیل ہے۔

2 نمازِ عصر کی حفاظت کا قرآن میں بھی تاکیدی حکم موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (البقرہ: ۲۳۸)

”نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔“

درمیانی نماز سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم الحدیث: ۴۵۳۳) وغیرہ۔

عصر اور فجر کی نمازوں کے وقت فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی ہیں۔ (دیکھئے: بخاری، رقم الحدیث: ۵۵۵)

2 اخروی نقصان دنیوی نقصان سے زیادہ اہم ہے لہٰذا اخروی نقصان سے بچنے کی فکر کرنی چاہیے۔

3 نمازِ عصر تاخیر سے پڑھنا بہت بڑا جرم ہے۔

بَابُ تَقْدِيمِ صَلاةِ الْمَغْرِبِ

[8]...... نمازِ مغرب جلدی پڑھنے کا بیان

[۱۳۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ......

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَخْرُجُ نَتَنَاضَلُ حَتَّى نَدْخُلَ بُيُوتَ بَنِي سَلَمَةَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے، پھر تیر اندازی کے لیے نکلتے یہاں تک کہ بنی سلمہ (قبیلہ) کے گھروں

---

[1] صحیحٌ: اخرجه النسائی: المواقیت، باب التشدید فی تأخیر العصر (۵۱۳)۔ واحمد: ۵/ ۴۲۹۔ و ابن ابی شیبة: ۳۴۴۴.

نَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ النَّبْلِ مِنَ الإِسْفَارِ . ❶

میں داخل ہوجاتے اور ہم روشنی کی وجہ سے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے۔

[١٤٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَأْتِي السُّوقَ وَلَوْ رُمِيَ بِنَبْلٍ لَدُرِيَ مَوَاقِعُهَا . ❷

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے پھر ہم واپسی پر بازار کو آتے، اور اگر تیر پھینکا جاتا تو اس کے گرنے کی جگہ نظر آتی۔

[١٤١]...... أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَأْتِي بَنِي سَلَمَةَ فَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . ❸

قعقاع بن حکیم کہتے ہیں ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تو آپ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (مغرب) پڑھتے پھر واپس بنی سلمہ کے گھروں کو آتے تو ہم تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔

فوائد: ...... ❶ نمازِ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر غروب شفق تک ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سائل نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے اوقات الصلوٰۃ دریافت کیے اور اس طویل حدیث میں ہے۔ "فأقام المغرب حين وقعت الشمس" کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب غروب شمس کے وقت ادا کی" اور پھر دوسرے دن "ثم أخرّ المغرب حتى كَانَ عند سقوط الشفق" پھر مغرب کو سرخی (شفق) کے غائب ہونے تک مؤخر کیا۔

(صحيح مسلم ، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة ، باب اوقات الصلوٰت الخمس ، رقم الحديث : ٦١٤)

❷ یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب غروب آفتاب کے ساتھ ہی ادا کر لیتے تھے۔

---

❶ حديث صحيحٌ وسند الشافعي ضعيفٌ جدا لشدة ضعف شيخه اخرجه احمد: ٣/ ٣٣١ـ و ابن المنذر فى الاوسط: ٢/ ٣٦٨ـ من طريق محمد بن عمرو بن طلحة ، عن وهب بن كيسان عن جابر وهو سندٌ قوى .

❷ اسنادة قوى ، فان سماع ابن ابى ذئب من صالح قديم قبل الاختلاط ، اخرجه احمد: ٤/ ١١٤ ، ١١٥ـ اخرجه ابن ابى شيبه (٣٣٣٠) والبيهقى: ١/ ٣٧٠ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٢٣)

❸ اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٥٢٢) احمد: ٣/ ٣٨٢ـ والطحاوى فى شرح معانى الآثار: ١/ ٢١٣ـ وصححة ابن خزيمة (٣٣٧) .

❸ امتِ مسلمہ کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ نمازِ مغرب جلدی پڑھ لے جو لوگ غروب آفتاب سے کچھ دیر بعد اذان دے کر تاخیر سے نمازِ مغرب پڑھتے ہیں وہ غلط روش پر ہیں اللہ انہیں ہدایت دے۔

❹ تیراندازی، نشانہ بازی اور دیگر جہادی سرگرمیاں عام حالات میں بھی برقرار رہنی چاہیں۔

بَابُ مَا قُرِئَ فِي صَلاةِ الْمَغْرِبِ

[9]......نمازِ مغرب کی قرأت کا بیان

[١٤٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ. ❶

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھی۔

فوائد: ...... ❶ نماز میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی دوسری قرأت کا تعین وجوباً ثابت نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مسنون قرأت کی جائے۔

❷ نمازِ مغرب کا وقت تھوڑا ہوتا ہے اس لیے اس میں چھوٹی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن اگر کبھی سورۃ طور اور مرسلات وغیرہ کی تلاوت کر لی جائے تو یہ بھی طریقہ مسنون ہے۔

❸ نمازِ مغرب میں قرأت بلند آواز سے کی جائے گی۔

[١٤٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةِ الْحَارِثِ، سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ: وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفًا. قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. ❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ امّ الفضل بنت الحارث (ان کی ماں) نے انہیں والمرسلت عرفا پڑھتے ہوئے سنا، تو فرمایا: اے میرے بیٹے! تم نے اس سورت کی تلاوت کر کے مجھے یاد دلا دیا کہ میں آخر عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں یہی سورت پڑھتے ہوئے سنتی تھی۔

فوائد: ......صحابہ رضی اللہ عنہم ہر وقت اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار رہتے اور افعالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

---

❶ اخرجه البخاري: الاذان، باب الجهر في المغرب (٧٦٥)۔ ومسلم، الصلاة، باب القرأة في الصبح (٤٦٣).

❷ اخرجه البخاري: الاذان، باب القرأة في المغرب (٧٦٣)۔ ومسلم، الصلاة، باب القرأة في الصبح (٤٦٢).

[١٤٤]...... أَخْبَـرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِى عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ:......

أَخْبَـرَنِـى أَبُـو عَبْـدِ الـلّٰـهِ الـصُّنَابِحِىُّ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِى خِلَافَةِ أَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَـنْـهُ فَصَلَّى وَرَاءَ أَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ ، فَقَرَأَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْـقُـرْآنِ ، وَسُورَةٍ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ ، ثُمَّ قَامَ فِـى الـرَّكْـعَةِ الثَّـالِثَةِ ، فَـدَنَوْتُ مِنْهُ ، حَتَّى إِنَّ ثِيَـابِـى تَـكَادُ أَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْـقُرْآنِ وَهَذِهِ الآيَةِ: ﴿رَبَّنَا لا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَـدَيْتَـنَـا وَهَـبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْـوَهَّـابُ﴾ [آل عـمـران: ٨] . أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَـادِيـثَ فِـى كِتَـابِ اخْتِـلَافِ مَـالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [1]

ابوعبداللہ الصنابحی فرماتے ہیں کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ آئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ مغرب پڑھی، تو انہوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قصارِ مفصل سے ایک ایک سورۃ پڑھی، پھر تیسری رکعت میں کھڑے ہوئے، تو (ابوعبداللہ کہتے ہیں) میں ان کے اتنا قریب ہوا کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے ان کے کپڑوں کو لگتے، میں نے سنا آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور یہ آیت ’’اے ہمارے رب ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت بڑا عطا کرنے والا ہے۔‘‘ (آلِ عمران:٨) پڑھ رہے تھے۔

فوائد:...... ❶ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔

❷ تیسری اور چوتھی رکعات میں بھی سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت تقریباً تیس آیات، اور دوسری دو رکعات میں پندرہ آیتوں یا اس سے نصف کے برابر قرأت کرتے، اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تقریباً پندرہ آیات کی تلاوت کرتے اور دوسری دو رکعات میں اس سے نصف کے برابر قرأت کرتے تھے۔

(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القرأة فى الظهر والعصر، رقم الحديث : ٤٥٢)

❸ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ کی قرأت بھی کافی ہے۔

(دیکھئے: بخاری، رقم الحديث : ٧٧٦۔ مسلم، رقم الحديث : ٤٥١)

❹ قصارِ مفصل: سے مراد سورۃ ق سے لے کر آخر قرآن تک کی سورتیں ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳۲۳/۴)

---

[1] صحيحٌ: اخرجه مالكٌ فى المؤطا، الصلوٰة، باب القرأة فى المغرب والعشاء، وعبدالرزاق: ٢٦٩٨۔ والبيهقى: ٢/ ٣٩١، ٦٤ وفى المعرفة السنن والآثار له (٧٤٤).

بَابُ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَمَا يُقْرَأُ فِيهَا

[10]......عشاء کو تاخیر سے پڑھنے اور اس کی قرأت کا بیان

[١٤٥]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ:......

سَـمِـعْـتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: كَانَ مُعَاذُ بْـنُ جَبَـلٍ يُـصَـلِّـي مَـعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ الْعِشَاءَ أَوِ الْعَتَمَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيهَا بِـقَـوْمِهِ فِي بَنِي سَلَمَةَ، قَالَ: فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، قَالَ: فَـصَـلَّـى مُـعَاذٌ مَعَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّ قَوْمَهُ، فَقَرَأَ سُـورَـةَ الْبَـقَـرَةِ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ فَصَلَّى وَحْـدَهُ، فَـقَـالُـوا لَهُ: أَنَافَقْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ آتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ، فَـقَـالَ: يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ، وَإِنَّ مُـعَـاذًا صَـلَّـى مَـعَكَ، ثُـمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ مَوَاضِعَ نَعْمَلُ بِـأَيْـدِيـنَـا، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَـلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: ((أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا، وَبِسُورَةِ كَذَا)). ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فرض) نماز عشاء پڑھتے، پھر اپنی قوم کو بنی سلمہ میں وہی نماز پڑھاتے، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو ایک رات لیٹ کر دیا، معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر واپس آ کر قوم کی امامت کی، تو سورۃ بقرہ کی قرأت شروع کر دی، ایک آدمی ان کے پیچھے سے علیحدہ ہوا اور اس نے اکیلے نماز پڑھ لی، لوگوں نے اسے کہا، کیا تو منافق ہو گیا؟ اس آدمی نے کہا نہیں، البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا، وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے نماز دیر سے پڑھائی، اور معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر واپس جا کر ہم کو امامت کروائی تو سورۃ بقرہ شروع کر دی، جب میں نے یہ دیکھا تو علیحدہ ہو کر نماز پڑھ لی، کیونکہ ہم کاشتکار ہیں اور ہاتھ سے کام کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے معاذ! کیا تو آزمائش میں ڈالنے والا ہے؟ کیا تو آزمائش میں ڈالنے والا ہے؟ فلاں، فلاں سورۃ پڑھا کر۔''

فوائد: ...... ❶ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء درست ہے۔ لیکن افسوس کہ کچھ

❶ اخرجه البخاري: الاذان، بابٌ اذا طول الامام وكان للرجل حاجةٌ فخرج وصلى (٧٠١) (٧٠٥)۔ ومسلم، الصلاة، باب القرأة في العشاء (٤٦٥).

لوگوں نے محض تعصب مسلک کی بنیاد پر کہہ دیا کہ ”ولا یصلی المفترض خلف المتنفل“
(الهدایه، کتاب الصلاة، الامامة: ١/ ١٢٧)

انہیں تقلیدی مذاہب کے متعلق کسی صاحب بصیرت نے کہا ہے:

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

یعنی دین حق کو چار مذاہب میں تقسیم کر کے نبی کریم علیہ السلام کے دین میں رخنہ ڈال دیا ہے۔

2 امام اور ماموم کی نیت مختلف ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

3 امام کو چاہیے کہ مقتدیوں کا لحاظ رکھے۔

4 بعض دفعہ نمازِ عشاء کی تاخیر سے ادائیگی مسنون عمل ہے۔

5 معاملات خیر میں معقول اور مناسب شکایت جائز و درست ہے۔

6 معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرد کے لیے اس کی حیثیت کے رویہ اختیار فرماتے تھے کہ کہاں آپ علیہ السلام نے مسجد میں پیشاب کرنے والے اعرابی سے اس کے احوال کے عین مطابق حلم کا مظاہرہ فرمایا جبکہ اس کے برعکس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر، صاحبِ علم، ذہین و فطین شخص کو لغزش پر یکسر مختلف ردّ عمل دیا۔

7 نمازِ عشاء میں طویل قرأت کرنا درست نہیں ہے۔

[١٤٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ......

عَـنْ جَـابِرٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((اقْرَأْ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْـلَـى، وَالـلَّيْـلِ إِذَا يَـغْشَـى، وَالسَّمَـاءِ وَالـطَّـارِقِ وَنَـحْوِ هَذَا)). قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ لَهُ: اقْرَأْ بِـ سَبِّحِ اسْـمَ رَبِّكَ الأَعْـلَـى، وَالـلَّيْـلِ إِذَا يَغْشَـى، وَالسَّـمَـاءِ وَالـطَّارِقِ. قَالَ عَمْرٌو: وَهُوَ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ. [1]

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی سابقہ روایت کی ایک سند میں یہ اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا ”سبح اسم ربك الاعلیٰ“ والليل اذا يغشى، والسماء والطارق اور ان سے ملتی جلتی سورتیں پڑھا کر۔“

سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے عمرو سے کہا کہ ابوزبیر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ”سبح اسم ربك الاعلی، والليل اذا يغشى، والسماء والطارق پڑھ لیا کر“، تو عمرو نے کہا: ہاں اسی طرح ہے۔

فوائد: ......ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو سورة والشمس وضحها ،سورة

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب القرأة فى العشاء (٤٦٥).

اعلیٰ اور ان جیسی سور کی قرأت کا حکم دیا تھا۔ (دیکھئے: بخاری (٦١٠٦)، مسلم (٤٦٥))

[١٤٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ......

عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ. قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ فِي الْعَتَمَةِ: إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ، فَقَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهَا قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِذَا زُلْزِلَتِ فَقَالَ: إِذَا زُلْزِلَتِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي. ❶

مولی ابن عمر رضی اللہ عنہ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر نماز میں "اذا زلزلت الارض" پڑھتے، سورۃ آپ نے فاتحہ پڑھی جب یہ پڑھنے لگے تو فرمایا: ''شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے، شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے، شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ ایوب کہتے ہیں، میں نے کہا (اذا زلزلت الارض) تو نافع نے کہا (ہاں) اذا زلزلت الارض۔

بَابُ تَسْمِيَةِ الْعِشَاءِ بِالْعَتَمَةِ

[11]......عشاء کا نام عتمہ رکھنا

[١٤٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاتِكُمْ، هِيَ الْعِشَاءُ، إِلا أَنَّهُمْ يَعْتِمُونَ بِالإِبِلِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعرابی تمہاری نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں، اس کا نام عشاء ہے، یہ لوگ اونٹنیوں (کا دودھ اندھیرے میں دوہنے) کی وجہ سے اسے عتمہ کہتے ہیں۔

فوائد:...... ❶ عتمہ: رات کی تاریکی کو کہتے ہیں۔ اعرابی اندھیرا ہونے پر اپنی اونٹنیوں کا دودھ دوہتے اسی وجہ سے انہوں نے نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا شروع کر دیا تو نبی علیہ السلام نے اس کی طرف توجہ دلائی۔

❷ قرآن میں عشاء کی نماز کا ذکر اس کے نام "صلوٰة العشاء" سے آیا ہے۔ (النور: ٥٨)

---

❶ صحيحٌ: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ٧٤٢.

❷ اخرجه مسلم، المساجد، باب وقت العشاء وتأخيرها (٦٤٤).

3 بعض احادیث میں نمازِ عشاء کو عتمہ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس لیے حدیث میں مذکور نہی کو تنزیہی قرار دینا چاہیے گویا عشاء کو عتمہ کہنے سے اجتناب بہتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاةَ

[12]......جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی

[١٤٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے فجر کی ایک رکعت سورج کے نکلنے سے پہلے پالی تو اس نے فجر کی نماز کو پالیا اور جس نے عصر کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پالی، اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔

فوائد:...... 1 یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے قبل نماز کی ایک رکعت پڑھ لے اور پھر سورج طلوع یا غروب ہو جائے تو اسے بلا تردّد باقی نماز پوری کرنی چاہیے۔ اس کو نماز وقت ہی میں ادا کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ''ایسی حالت میں صبح کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔'' بلا دلیل اور باطل ہے۔

2 یہ بات ذہن نشین رہے کہ عین طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے اوقات میں نماز کا آغاز ممنوع ہے، لیکن اگر کوئی پہلے شروع کر چکا ہو پھر طلوع یا غروب کا وقت آئے تو اس کو نماز پوری کر لینی چاہیے۔

[١٥٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاةَ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالثَّانِيَ مِنْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا۔

---

[1] اخرجه البخاري: مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة (٥٧٩)۔ و مسلم، المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (٦٠٨).

كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ . ❶

فوائد: ...... ❶ ''رکعة'' کا معنی رکوع اور رکعت لیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں دو بحثیں حسب ذیل ہیں:

اول:...... ''رکعة'' بمعنی رکوع، رکوع کے رکعت ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں سلف صالحین رحمہم اللہ کے درمیان اختلاف ہے۔ راجح مؤقف یہی ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔ کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا اہم رکن ہے۔ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور رکوع میں ملنے والا اس رکن کی ادائیگی سے محروم رہ جاتا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لا يجزئك الا أن تدرك الامام قائماً قبل ان يركع))

''کہ تیری رکعت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ تو رکوع سے پہلے امام کو حالتِ قیام میں نہ پالے۔''

(جزء القرأة للبخاری، رقم الحدیث:١٣٢)

دوم:...... رکعۃ بمعنی رکعت: اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ جسے ایک رکعت نماز کا وقت گزرنے سے پہلے مل گئی گویا اسے ساری نماز مل گئی، اب اس کی یہ نماز قضا نہیں بلکہ ادا مانی جائے گی۔ اسی طرح جسے جماعت کے ساتھ ایک رکعت مل گئی تو وہ جماعت کے ثواب سے محروم نہیں رہا۔

❷ اس حدیث سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ اگر کسی نماز کا وقت ایک رکعت پڑھنے تک کا باقی ہو اور کوئی غیر مسلم اسلام لے آئے یا کوئی نابالغ، بالغ ہوجائے یا پاگل ہوش میں آجائے یا حائضہ پاک ہوجائے وغیرہ تو اس نماز کی ادئیگی ان پر لازم وفرض ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابٌ: فِي قَضَاءِ الصَّلاةِ

[13]......نماز کی قضاء کا بیان

[١٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنِ الصُّبْحِ فَصَلاهَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَقَالَ: مَنْ نَسِيَ الصَّلاةَ، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي﴾ [طه: ١٤] . ❷

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے سو گئے تو اسے سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھا اور فرمایا: ''جو نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے وہ پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔'' (طہ:١٤)''

---

❶ اخرجه البخاری: باب من ادرك من الصلاة ركعة (٥٨٠)۔ ومسلم، المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (٦٠٧).

❷ اخرجه مسلم: المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (٦٨٠) موصولاً.

[١٥٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، يَعْنِي: ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَعَرَّسَ، فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ صَالِحٌ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ؟ لا نَرْقُدُ عَنِ الصَّلاةِ))، فَقَالَ بِلالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاسْتَنَدَ بِلالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَفْزَعُوا إِلا بِحَرِّ الشَّمْسِ فِي وُجُوهِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا بِلالُ))، فَقَالَ بِلالٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ. قَالَ: فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اقْتَادُوا شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ.[1]

اصحابِ رسول ﷺ سے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آخر شب میں آپ نے پڑاؤ ڈالا، اور فرمایا: ''ہے کوئی نیک آدمی جو آج کی رات پہرہ دے؟ تاکہ ہم نماز سے سوئے نہ رہیں۔'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں (پہرہ دوں گا) اے اللہ کے رسول (ﷺ)۔ کہتے ہیں بلال نے اپنی سواری سے ٹیک لگائی اور مشرق کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے (تاکہ طلوعِ فجر یہ اذان کہیں)، سورج کی گرمی چہروں پر پڑنے سے گھبرائے (بیدار) ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال!'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! جس ذات نے آپ کو (بیداری) سے روک لیا اسی نے مجھے بھی روک لیا۔ صحابی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور فجر کی دو سنتیں پڑھیں، پھر تھوڑی دور اونٹوں کو ہانکا اور پھر نمازِ فجر ادا کی۔

فوائد:...... 1 قضاء نماز جب یاد آئے اس کا وہی وقت ہے، اسی وقت اسے پڑھ لینا چاہیے، اسی طرح اگر نیند کی وجہ سے نماز کا وقت نکل جائے تو آدمی جیسے بیدار ہو اسی وقت اس کو نماز کی ادائیگی کرنی چاہیے۔

2 اس حدیث سے معلوم ہوا نبی کریم ﷺ ''مختارِ کل'' نہ تھے۔

3 سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے اگر نیند کے غلبہ کا خدشہ ہو تو کسی کو جگانے کے لیے کہہ دینا احوط ہے۔

4 اس حدیث سے معلوم ہوا فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی کے وقت ان کی سنتوں کی بھی قضاء دینی چاہیے۔

5 بھول اور نیند عذر ہیں جن کی وجہ سے نماز میں تاخیر کا گناہ نہیں بشرطیکہ لاپرواہی نہ برتی گئی ہو۔

[١٥٣]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ......

---

[1] اخرجه البيهقي: في المعرفة السنن والآثار (١٨٩٩)۔ وقد صح ايضاً من حديث عمران بن حصين عند البخاري (٣٤٤) ومسلم (٦٨٢).

عَـنْ أَبِی سَعِيدٍ، قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الـصَّلاةِ حَتَّـى كَـانَ بَـعْـدَ الْمَغْرِبِ بِهَوِيٍّ مِنَ الـلَّيْلِ حَتَّى كُفِينَاهُ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَـفَـى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَـزِيـزًا﴾ [الأحـزاب: ٢٥] فَـدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلالا، فَأَمَرَهُ، فَأَقَامَ الـظُّهْـرَ فَـصَـلاهَـا فَـأَحْسَنَ صَلاتَهَا كَمَا كَانَ يُـصَـلِّيهَـا فِـي وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلاهَا كَـذَلِكَ، ثُـمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلاهَا كَذَلِكَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلاهَا كَذَلِكَ أَيْضًا، قَالَ: وَذَلِكَ قَبْـلَ أَنْ يَـنْزِلَ فِي صَلاةِ الْخَوْفِ: ﴿فَرِجَالا أَوْ رُكْبَانًا﴾ [البقرة: ٢٣٩] . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْـجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [1]

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں، ہمیں (غزوہ) خندق کے دن نماز سے روک دیا گیا، یہاں تک کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گزر گیا، حتیٰ کہ ہم اس سے کفایت کر دیے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور اللہ لڑائی میں مومنوں کو کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔'' (احزاب: ۲۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کے لیے اقامت کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ایسے اچھے طریقے سے پڑھائی جس طرح اس کے وقت پر پڑھ رہے ہوں، پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) عصر کی اقامت کہی اور آپ نے وہ نماز بھی اسی طرح (اچھے طریقے سے) پڑھائی۔ پھر مغرب کی اقامت کہی اور اسی طرح نماز پڑھائی۔ پھر عشاء کی اقامت کہی اور یہ بھی اسی طرح (اچھے طریقے سے) پڑھائی اور یہ واقعہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے تھا جو نماز خوف کے بارے میں نازل ہوئی کہ ''(اگر تم ڈرو) تو پیدال یا سوار ہو کر۔'' (البقرۃ: ۲۳۹)

فوائد: ...... (1) غزوہ خندق ۵ھ کو ہوا۔ اس کا دوسرا نام غزوۂ احزاب ہے۔ اس موقع پر مشرکین مختلف جہات سے متحد ہو کر مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے آئے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا اور فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائی اور مشرکین کو اپنے غیظ و غضب سمیت واپس جانا پڑا۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له...... صدق اللّٰه وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده.))

''کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور تمام گروہوں کو اس اکیلے نے ہی

---

[1] اخرجه النسائي: الأذان، باب الأذان للفائت من الصلوٰة: ٦٦٢ـ واحمد: ٣/ ٢٥، ٤٩، ٦٧ـ والدارمي: ١٥٣٢ـ وصححة ابن خزيمة (٩٩٦) (١٧٠٣).

شکست دی۔'' (صحيح بخاری، كتاب العمره، باب مايقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، رقم الحديث: ١٧٩٧۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مايقول اذارجع من سفر الحج وغيره، رقم الحديث: ١٣٤٤)

2 یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فوت شدہ نمازون کی قضاء میں ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

3 معلوم ہوا جب غزوہ خندق ہوا، اس وقت تک صلوٰۃ الخوف کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

4 فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرتے وقت اذان کے بعد ہر نماز کے لیے علیحدہ علیحدہ اقامت کہہ لینا کافی ہے۔

5 نبی علیہ السلام مشکل کشا نہیں ہیں۔

بَابُ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلاةِ فِيهَا

[14]......ان اوقات کا بیان جن میں نماز ممنوع ہے

[١٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. 1

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے، اور صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے۔

[١٥٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلا عِنْدَ غُرُوبِهَا)). 2

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کرے۔

[١٥٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ

عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ

---

1 اخرجه مسلم: صلاة المسافرين، باب الاوقات التى نهى عن الصلاة فيها (٨٢٥).

2 اخرجه البخارى: مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (٥٨٥)۔ ومسلم: صلاة المسافرين، باب الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها: ٨٢٨.

وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ، فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا ، فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا ، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا ، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا)) ، وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ . ❶

شیطان کے سینگ بھی طلوع ہوتے ہیں، جب وہ بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے الگ ہوجاتا ہے۔ جب وہ (آسمان کے) درمیان میں پہنچتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے۔ جب بھی طلوع ڈھلتا ہے تو وہ پھر جدا ہوجاتا ہے اور جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو وہ پھر مل جاتا ہے اور غروب (آفتاب) کے بعد پھر جدا ہوجاتا ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے ان (تین) وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔

فوائد: ...... ❶ تین اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز فجر کے بعد سے لے کر طلوع شمس تک، دوپہر کو جب سورج سر پر ہوتا ہے اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔

❷ فجر کی سنتیں بعد از نمازِ فجر سورج طلوع ہونے سے قبل ادا کرنی درست ہیں۔ دیکھئے حدیث ۱۶۱۔

❸ نصف النہار نماز کی کراہت سے نمازِ جمعہ مستثنیٰ ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۱۰۸۵)

❹ ان تین اوقات میں میت کی تدفین بھی منع ہے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۸۳۱)

❺ نمازِ عصر کے بعد جب تک سورج روشن اور بلند ہو تب تک کوئی بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

(دیکھئے: سنن ابی داؤد: ۱۲۷٤ - صحیح ابوداؤد: ۱۱۳۵)

❻ ان اوقات میں نماز کی ممانعت کا سبب، مشرکین کی مشابہت سے اجتناب ہے کیونکہ وہ عموماً انہیں اوقات میں سورج کو سجدہ کیا کرتے تھے۔

[۱۵۷]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلا يَوْمَ الْجُمُعَةِ . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نصف النہار میں جمعہ کے دن کے علاوہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

---

❶ صحیحٌ: اخرجه النسائی: المواقیت، باب الساعات التی نهی عن الصلاة فیها (٥٦٠)۔ و ابن ماجة: الصلاة، باب ماجاء فی الساعات التی تکره فیها الصلاة (١٢٥٣).

❷ اسنادہ ضعیفٌ جداً: شیخ الشافعی متروك و اسحاق بن عبدالله ضعیف۔ اخرجه البیهقی: ٢/ ٤٦٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار، له: ٣٢٣۔ و ابن عبدالبر فی التمهید: ٤/ ١٩ .

فوائد :...... 1 یہ روایت اگر چہ سنداً ضعیف ہے تاہم اس مسئلہ کی وضاحت دوسری حدیث میں موجود ہے۔

2 سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((کنا نصلی مع رسول اللہ ﷺ الجمعة ثم ننصرف ولیس للحیطان فیء))

''کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر ہم واپس جاتے تو اس وقت دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔''(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب وقت الجمعة، رقم الحدیث : ١٠٨٥)

[١٥٨]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ عَامِرِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَنَهَاهُ عَنْهُمَا، قَالَ طَاوُسٌ، فَقُلْتُ: مَا أَدَعُهُمَا! فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا﴾ [الأحزاب: ٣٦] أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [1]

عامر بن مصعب روایت کرتے ہیں کہ طاؤس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ان کو منع فرمایا، طاؤس نے کہا، میں تو پڑھوں گا تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی کہ کسی مومن مرد و عورت کے لیے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے فیصلے کے بعد کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔(الاحزاب: ٣٦)

فوائد :......نمازِ عصر کے بعد آپ ﷺ نے نماز کی ادائیگی سے منع فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمانِ نبوی کی بنا پر طاؤس رحمہ اللہ کو عصر کے بعد نماز سے منع فرماتے ہیں اس پر جواباً طاؤس رحمہ اللہ جب رکعات کی ادائیگی پر قائم رہنے کی بات کرتے ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تحذیراً آیت قرآنی کی تلاوت فرمادی۔

بَابُ صَلَاةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

[15]......عصر کے بعد دو رکعت نماز کا بیان

[١٥٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ:...... سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَا هُوَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما مدینہ تشریف لائے، وہ منبر پر تشریف فرما تھے کہ کثیر بن

---

[1] اخرجه النسائی: المواقیت، باب النهی عن الصلاة بعد العصر: ٥٧٠۔ صحیح سنن نسائی: ٥٦٨۔ والدارمی: ٤٤٠۔ والنسائی فی الکبریٰ: ٣٦٩۔ وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین: ١/ ١١٠.

عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ: يَا كَثِيرُ بْنَ الصَّلْتِ، اذْهَبْ إِلَـى عَائِشَةَ فَسَلْهَا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَـذَهَبْـتُ مَـعَهُ إِلَى عَائِشَةَ، وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللّٰـهِ بْـنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ مَعَنَا، فَأَتَى عَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰـهُ عَـنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ لَهُ: اذْهَبْ فَسَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَـى أُمِّ سَـلَـمَةَ فَسَـأَلَهَـا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَـلَـيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَـوْمٍ بَـعْـدَ الْـعَصْرِ، فَصَلَّى عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ لَمْ أَكُـنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي رَكْـعَتَيْـنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَـمِيـمٍ أَوْ صَـدَقَةٌ فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ)). [1]

صلت سے فرمایا جاؤ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی نماز سے متعلق دریافت کر کے آؤ! ابوسلمہ کہتے ہیں میں بھی ان کے ہمراہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، جبکہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ عبداللہ بن حارث بن نوفل کو بھی بھیجا، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کثیر بن صلت سے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو، (ابوسلمہ) کہتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے اس کے متعلق سوال کیا، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ’ایک دن عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں جنھیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے (کبھی) پڑھتے نہیں دیکھا تھا، پھر فرمایا: ’’میں ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہوں، ہوا یوں کہ میرے پاس بنوتمیم کا وفد آیا یا صدقہ کا مال آیا (راوی کا شک ہے) میں وہ رکعتیں نہ پڑھ سکا، تو یہ وہ (ظہر کے بعد والی) دو رکعتیں ہیں۔‘‘

[١٦٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ:......

سَـمِـعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَبَيْـنَـا هُـوَ عَـلَـى الْـمِنْبَرِ إِذْ قَـالَ: يَـا كَثِيرُ بْنَ الـصَّـلْـتِ، اذْهَـبْ إِلَـى عَـائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَـلْهَا عَنْ صَلاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الـرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبَ

۱۶۰۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے، وہ منبر پر بیٹھے تھے جب انہوں نے کہا، اے کثیر بن صلت! مومنوں کی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی نماز کے بارے میں دریافت کرو! ابوسلمہ کہتے ہیں میں بھی کثیر بن صلت

---

[1] اخرجه النسائی: المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر: ٥٨٠۔ و احمد: ٦/ ٢٩٣، ٢٠٤، ٣١٠۔ وعبدالرزاق: ٣٩٧٠، ٣٩٧١۔ والبیهقی فی المعرفة السنن والاثار: ١٣١٠۔ وصححة ابن خزیمة: ١٢٧٧.

مَـعَهُ، وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْـنِ نَوْفَلٍ مَعَنَا . فَقَالَ: اذْهَبْ وَاسْمَعْ مَا تَقُولُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ . قَالَ: فَجَاءَ هَا فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ لَهُ عَـائِشَةُ: لا عِلْمَ لِي وَلٰكِنِ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَلْهَـا . قَـالَ: فَـذَهَبْـتُ مَـعَـهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ ذَاتَ يَـوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَصَلَّى عِنْدِي رَكْـعَتَيْـنِ لَـمْ أَكُـنْ أَرَاهُ يُـصَـلِّيهِمَا . فَقُلْتُ: يَا رَسُـولَ الـلّٰهِ، لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلاةً لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُـصَلِّيهِمَا . فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَـعْـدَ الـظُّهْرِ ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَوْ صَـدَقَةٌ فَشَـغَـلُـونِـي عَنْهُمَـا ، فَهُمَـا هَـاتَـانِ الـرَّكْعَتَانِ)) . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ وَالثَّـانِـيَ مِـنَ الْـجُـزْءِ الثَّـانِـي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . [1]

کے ہمراہ گیا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمارے ساتھ عبداللہ بن حارث کو بھی بھیجا اور ان سے کہا جاؤ اور سنو! مومنوں کی ماں کیا فرماتی ہیں۔ انھوں نے آ کر عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اس سے متعلق علم نہیں ہے آپ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جو میں نے آپ کو پہلے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے آج ایسی نماز پڑھی ہے جو اس سے قبل میں نے آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہوں، میرے پاس بنوتمیم کا وفد آیا یا بنوتمیم کا صدقہ تو انہوں نے مجھے ان رکعات سے مصروف کر دیا، تو یہ وہ (ظہر کے بعد والی) دو رکعتیں ہیں۔''

فوائد:...... 1 نمازِ عصر کے بعد دو رکعات کے جائز ہونے اور عدم جواز پر اختلاف ہے تاہم اس سلسلہ میں راجح بات یہی ہے کہ عصر کے بعد جب تک سورج روشن اور بلند ہو یہ دو رکعات، فوت شدہ نمازوں کی قضاء اور سببی نمازوں (تحیۃ المسجد، وغیرہ) کے علاوہ دیگر نوافل بھی ادا کیے جا سکتے ہیں، اور جب سورج زرد پڑ جائے تو نفل نماز ممنوع ہے۔

2 معلوم ہوا عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں علمی مجالس کا انعقاد کر کے مسائل کی تحقیق کی جاتی تھی۔

3 اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین علمی مجالس میں مرجع الخلائق ہوتے تھے۔ نیز مسئلہ کا صحیح علم نہ ہونے کی صورت میں مسئلہ جاننے والے عالم کی طرف سائل کو روانہ کر دیا جاتا تھا۔

4 حصولِ علم اور عمل کے لیے سنت کی جستجو میں رہنا چاہیے۔

[1] انظر الحدیث السابق (۱۵۹)

بَابٌ :فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ
[16]......نمازِ فجر کے بعد فجر کی سنتوں کا بیان

[١٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ، فَقَالَ: ((مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَا قَيْسُ؟))فَقُلْتُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [1]

قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے قیس یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟'' (قیس فرماتے ہیں) میں نے کہا میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھی، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

فوائد: ...... (1) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں جماعت سے قبل نہیں پڑھ سکا تو وہ نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب سے قبل پڑھ سکتا ہے۔

(2) فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرضوں کی طرح طلوع آفتاب تک ہے اور نماز خواہ نفل ہو یا فرض، اس کی وقت کے اندر ادائیگی کرنا ادا اور بعد از وقت ادائیگی کرنا قضاء ہے اور یہ بات ہر صاحبِ علم جانتا ہے کہ ادا بہر حال قضاء پر مقدم ہے۔

(3) جس حدیث میں طلوعِ آفتاب کے بعد فجر کی سنتیں ادا کرنے کا حکم ہے۔ وہ قتادہ بن دعالہ السدوسی مدلس راوی کی معنعن ہے جس کی بنا پر ضعیف ہے۔ (دیکھئے: انوار الصحیفه فی الاحادیث الضعیفه، از حافظ زبیر علی زئی، ص: ٢٠٠)

(4) کتب فقہ میں ہے ''واذا فاتته ركعتا الفجر لا يقيضيهما قبل طلوع الشس لانه يبقى نفلاً مطلقاً وهو مكروهٌ بعد الصبح ولا بعد ارتفاعها عند ابى حنيفة وابى يوسف'' جب کسی کی سنت فجر رہ جائیں تو وہ سورج نکلنے سے پہلے ان کی قضا نہ کرے کیونکہ اب وہ مطلق نفل ہیں اور نمازِ فجر کے بعد نوافل کی ادائیگی مطلق طور پر مکروہ ہے اور نہ انہیں سورج نکلنے کے بعد ادا کرے۔ امام ابوحنیفہ اور قاضی ابو یوسف رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (هدايه: كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة: ١/ ١٥٢)

---

[1] اخرجه ابو داود: التطوع، باب من فاتته متى يقضيها: ١٢٦٧ـ والترمذى: الصلاة، باب ماجاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر يصيليهما بعد صلاة الصبح: ٤٢٢ـ وصححة ابن خزيمة: ١١١٦ـ وابن حبان: ٦٢٤.

بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ وَالصَّلاةِ بِمَكَّةَ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ

[17]...... بیت اللہ کا طواف اور مکہ میں نماز جس وقت بھی پڑھی جائے جائز ہے

[١٦٢]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ......

عَـنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، مَنْ وَلِيَ مِـنْـكُـمْ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، فَلا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَـافَ بِهَـذَا الْبَيْـتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). [1]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! جو کوئی تم میں سے لوگوں پر حکمران بنے، تو وہ کسی کو بھی رات یا دن میں جس وقت اس گھر کا طواف کرنا اور نماز پڑھنا چاہے منع نہ کرے۔''

فوائد: ...... امام شافعی رحمہ اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک نماز کے مذکورہ تین مکروہ اوقات سے مسجد حرم مستثنیٰ ہے۔ اور مکہ میں مکروہ اوقات کے اندر بھی نماز وطواف جائز اور درست ہے۔

(سنن ترمذی بعد الحديث : ٨٦٨)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے باب کعبہ کا کڑا پکڑ کر کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لاصلوٰة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الفجر حتى تطلع الشمس، إلّا بمكة، الاّ بمكة، الابمكة))

'' کہ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں اور فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے۔'' (الصحيحه للألبانی رحمہ اللہ، رقم الحديث : ٣٤١٢)

معلوم ہوا مکہ مکرمہ کو مکروہ اوقات سے مستثنیٰ کر دیا گیا، اور وہاں ہر وقت نماز کی ادائیگی کی جا سکتی ہے۔

[١٦٣]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَـنْ عَـطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطاء رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ

---

[1] اخـرجـه ابو داود: المناسك، باب الطواف بعد العصر: ١٨٩٤ـ والترمذی، الحج، باب ماجاء فی الصلاة بعد الـعـصـر وبعد الصبح لمن يطوف: ٨٦٨ـ وقال "حسنٌ صحيحٌ" والنسائی، مناسك الحج، باب اباحة الطواف فی كـل الأوقـات: ٢٩٢٧ـ و ابـن مـاجة، الـصـلوٰة، باب ماجاء فی الرخصه فی الصلاة بمكة فی كل وقت: ١٢٥٤ـ وصححه ابن خزيمة: ٢٧٤٧ـ وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ١/ ٤٤٨ .

مِثْـلَهُ . أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ ، وَزَادَ عَطَاءٌ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَوْ يَا بَنِي هَاشِمٍ ، أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ . ❶

حدیث کے مثل ہی بیان کیا ہے البتہ اس عطاء رحمہ اللہ کی سند میں یہ زیادتی ہے: اے بنی عبدالمطلب یا اے بنی ہاشم یا اے بنی عبد مناف۔

[١٦٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَـنْ عَـمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَانًا وَعَطَاءَ بْـنَ أَبِـى رَبَـاحٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَصَـلَّـى قَبْـلَ أَنْ تَـطْـلُـعَ الشَّـمْـسُ . أَخْـرَجَ الْـحَـدِيثَيْـنِ مِـنَ الْـجُـزْءِ الثَّـانِى مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . ❷

عمرو بن دینار سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ابان اور عطاء بن ابی رباح کو دیکھا، بے شک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (نماز) صبح کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور سورج طلوع ہونے سے قبل نماز پڑھی۔

بَابٌ :فِى الْأَذَانِ وَكَيْفِيَّتِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الشرح:۴]

[18]......اذان اوراس کی کیفیت کا بیان اوراللہ کا فرمان ’’اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کردیا۔‘‘ (الم نشرح:۴)

[١٦٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِى مَحْذُورَةَ......

أَنَّ عَبْـدَ الـلّٰـهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَتِيمًا فِى حِـجْـرِ أَبِـى مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ ، فَقُلْتُ لأَبِى مَحْذُورَةَ: أَىْ عَمِّ ، إِنِّى خَارِجٌ إِلَى الشَّـامِ ، وَإِنِّـى أَخْشَـى أَنْ أُسْـأَلَ عَـنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبِرْنِى أَبَا مَحْذُورَةَ ، قَالَ: نَعَمْ ، خَرَجْتُ فِى نَـفَرٍ ، وَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ ، فَقَفَلَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ ، فَلَقِينَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى بَعْضِ الـطَّـرِيـقِ ، فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن محیریز رحمہ اللہ سے روایت ہے جو ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے پاس بچپن میں یتیم ہونے کی وجہ سے زیر پرورش رہے تھے۔ جب (ابومحذورہ رضی اللہ عنہ) نے انہیں شام بھیجا تو عبداللہ بن محیریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا اے چچا! میں شام کی طرف جا رہا ہوں، اور مجھے خدشہ ہے کہ مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق پوچھا جائے گا لہٰذا مجھے مسئلہ سمجھا دیجیے تو ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں چند افراد کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا ہم حنین کے راستے پر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ) حنین

❶ اسنادة ضعيفٌ لارساله: الا ان المتن صحيح كما تقدم اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ١٣١٥ .

❷ صحيحٌ: اخرجه عبدالرزاق: ٩٠١١۔ والبيهقى: ٢/ ٢٦٢ .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُونَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ وَنَسْتَهْزِءُ بِهِ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟))فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ، وَصَدَقُوا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، قَالَ: ((قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلاةِ))، فَقُمْتُ وَلا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلا مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ " قُلِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ "، ثُمَّ قَالَ: " ارْجِعِ امْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ، ثُمَّ قَالَ: " قُلْ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ "، ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ، فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي

سے لوٹے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے راستے میں ملاقات کی۔ رسول اللہ ﷺ کے پڑاؤ میں آپ کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی، اور ہم آپ ﷺ سے برگشتہ تھے، ہم مؤذن کا مذاق اڑاتے ہوئے بلند آواز سے اس کی نقل اتارنے لگے، نبی ﷺ نے ہماری آواز سنی تو ہماری طرف آدمی بھیجے تو انہوں نے ہمیں آپ کے سامنے لاکھڑا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کس کی بلند آواز مجھے سنائی دی تھی؟'' ساری قوم نے میری طرف اشارہ کیا اور ان کی بات درست تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے روک کر (باقی) سب کو بھیج دیا، اور فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز کے لیے اذان کہو!'' میں کھڑا ہو گیا لیکن (میری کیفیت یہ تھی کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کے حکم سے انتہائی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا تو آپ نے خود مجھے اذان سکھائی، فرمایا: ''کہو!''اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" پھر فرمایا: اپنی آواز بلند کر کے کہو: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" جب میں نے اذان

مَـحْـذُورَةَ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ مَرَّ بَيْنَ ثَـدْيَيْـهِ ثُـمَّ عَلَى كَبِدِهِ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُهُ سُرَّةَ أَبِى مَـحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ))، فَـقُـلْـتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مُرْنِى بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ، فَـقَالَ: ((قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ))وَذَهَبَ كُلُّ شَىْءٍ كَانَ لِـرَسُـولِ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَـرَاهِيَةٍ، وَعَـادَ ذَلِكَ كُـلُّـهُ مَحَبَّةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْـنِ أَسِيـدٍ عَـامِـلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ، فَـأَذَّنْتُ بِالصَّلاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِى بِذَلِكَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ آلِ أَبِى مَحْذُورَةَ عَلَى نَحْوِ مَا أَخْبَرَ ابْنُ مُحَيْرِيزٍ. قَالَ الشَّافِعِىُّ: وَأَدْرَكْـتُ إِبْـرَاهِيـمَ بْـنَ عَبْـدِ الْـعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْـمَـلِكِ بْنِ أَبِى مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُـحَيْـرِيـزٍ. وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِـى مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِى مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ. [1]

مکمل کر لی تو آپ نے مجھے بلایا اور تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی، پھر اپنا ہاتھ ابومحذورہ کے سر پر رکھا، پھر اس کے چہرے پر پھیرا، پھر سینے پر پھیرا، پھر جگر پر پھیرا، پھر آپ کا ہاتھ ابومحذورہ کی ناف تک جا پہنچا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تجھ میں برکت دیں، اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔ (ابومحذورہ کہتے ہیں) میں نے کہا مجھے مکہ میں اذان دینے پر مقرر فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے مقرر کیا۔'' رسول اللہ ﷺ کے متعلق جو بھی نفرت تھی جاتی رہی، اور یہ سب رسول اللہ ﷺ کی محبت میں بدل گئی، (یعنی نفرت محبت میں بدل گئی) میں رسول اللہ ﷺ کے عامل (گورنر) عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید کے پاس آیا، اور رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نماز کے لیے اذان دیتا رہا۔

ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے اہل میں ہر ایک نے ابن محیریز کی طرح ہی بیان کیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کو اسی طرح اذان دیتے پایا جس طرح ابن محیریز نے بیان کی۔ اور میں نے ان کو اپنے باپ سے اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا، ابراہیم کا باپ ابن ابی محیریز سے وہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اس معنی میں بیان فرماتے ہیں جو ابن جریج سے منقول ہیں۔

فوائد: ...... (1) اذان اوقات الصلوٰۃ کی اطلاع اور شعائر اسلام کے اظہار کا ذریعہ ہے۔

---

[1] اخرجـه ابـن مـاجة: الاذان، بـاب الـتـرجـيـع فـى الاذان: ٧٠٨۔ والنسائى، الاذان، باب كيف الاذان: ٦٣٣۔ وصححة ابن خزيمة: ٣٧٩.

2 اذان کے مختصر الفاظ انتہائی اہم مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔(i) اللہ کی کبریائی وبڑائی (ii) شرک کی نفی اور توحید کا اثبات (iii) محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی (iv) شہادتین کی گواہی کے بعد اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی کی دعوت (v) فوز وفلاح کے حصول کی پکار جو اصل انسانی زندگی کا مقصود ہے۔(vi) اور پھر آخر میں تکبیر وتہلیل کا اعادہ۔

3 اذان میں شہادت کے کلمات کو پہلے دھیمی آواز سے اور دوبارہ بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے اور اسی ترجیع یعنی دوہری اذان کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

4 مؤذن بلند اور خوبصورت آواز والا ہونا چاہیے۔

5 مذکورہ واقع غزوۂ حنین ۸ھ کے بعد کا ہے۔

6 رسول اللہ ﷺ نے بذات خود ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان سکھائی۔

7 نبی علیہ السلام اذان سکھانے کے بعد ابومحذور رضی اللہ عنہ کے ماتھے اور بدن کے بعض حصے پر ہاتھ پھیرا پھر دعا دی تو ان کے دل میں جو اسلام اور داعی اسلام کے متعلق نفرت تھی اللہ نے آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اسے محبت میں بدل دیا۔

8 نبی علیہ السلام نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی خواہش پر انہیں مکہ کا مؤذن مقرر کیا۔ اور یہ اپنی وفات ۵۹ھ تک مکہ کے مؤذن رہے۔

9 دوہری اذان خود نبی مکرم ﷺ نے ابومحذورہ کو سکھائی لیکن افسوس بعض الناس فقہی مسلک کی پیروی میں اس حدیث میں وارد دوہری اذان ہمیشہ سے چھوڑے ہوئے ہیں۔

10 دوہری اذان کو مستحب نہ کہنے والوں کا یہ اعتراض ''کہ ابومحذورہ کو تعلیم دینا مقصود تھا'' باطل ہے کیونکہ سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی وفات تک مکہ کے مؤذن رہے صحابہ وتابعین ان کی ترجیح والی اذان سنتے رہے، اور مواسیم حج میں مختلف علاقوں سے آئی ہوئی مسلمانوں کی کثیر تعداد اس اذان کو سنتی، اگر یہ عمل خلاف سنت ہوتا تو لوگ اس غلطی کو کبھی بھی قائم نہ رہنے دیتے۔(مزید دیکھئے: تحفۃ الاحوذی: ۱/ ۵۹۷۔ ۵۹۸)

11 یتیم بچوں کی کفالت ایک عظیم نیکی ہے۔ کفالت میں جس طرح جسمانی ضروریات کا پورا کرنا ضروری ہے اسی طرح روحانی ضروریات، دین اور اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی ضروری ہے۔

12 حوصلہ افزائی کے لیے مناسب انعام دینا مفید ہے۔ یہ نقدی اور دیگر اشیاء ضرورت سے بھی ہوسکتا ہے۔

13 اکہری اور دہری اذان دونوں طرح جائز ہے۔

[۱٦٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَـنْ مُـجَـاهِـدٍ فِـي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ　　امام مجاہد اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ورفعنا لك ذكرك﴾

ذِكْرَكَ﴾ [الشرح: ٤] لا أُذْكَرُ إِلا ذُكِرْتَ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَـهَ إِلا الـلّٰـهُ وَأَشْهَـدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّـانِـيَ مِـنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ . [1]

(الم نشرح:۴) کے متعلق فرماتے ہیں: ''میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے گا۔'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ روایت میں کبار تابعی مفسر قرآن امام مجاہد رحمہ اللہ کی زبانی آیتِ مبارکہ کی تفسیر معلوم ہوئی کہ اس سے مراد اذان میں شہادت توحید کے بعد شہادتِ رسالت ہے۔

❷ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے درج ذیل خوبصورت اشعار ذکر کیے ہیں۔

اَغَـرَّ عَـلَيْـهِ لِـلـنُّبُـوَّةِ خَـاتَـمٌ مِـنَ الـلّٰـهِ مِـنْ نُّوْرٍ يَّلُوْحُ وَيَشْهَدُ
وَضَـمَّ الْإِلٰـهُ اِسْمَ النَّبِيِّ اِلٰى اِسْمِهٖ اِذَا قَالَ فِيْ الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَـقَّ لَـهٗ مِـنِ اِسْـمِـهٖ لِيَـجُـلَّـهٗ فَـذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

''یعنی اللہ تعالیٰ نے مہر نبوت کو اپنی طرف سے ایک نور بنا کر آپ پر چمکا دیا جو آپ کی رسالت کی گواہ ہے۔ اپنے نام کے ساتھ اپنے نبی کا نام ملایا جب پانچ نمازوں کے لیے مؤذن ''اَشْهَـــدُ'' کہتا ہے۔ آپ کی عزت وجلال کے لیے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا کہ عرش والا (اللہ) محمود ہے اور آپ محمد ﷺ ہیں۔''

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ

[17]...... بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان

[١٦٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْـمَـنِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰـهِ بْنِ أَبِـي صَـعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَـهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، وَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاةِ، فَارْفَعْ

عبداللہ بن ابی صعصعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں اور جنگل کو پسند کرتا ہے، جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو، اور نماز کے لیے اذان کہے تو اپنی آواز بلند کرو، کیونکہ

---

[1] صحيحٌ مقطوعاً: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ٥٧٧۔ وفى الدلائل النبوة له: ٧/ ٦٢۔ وللاثر شاهد من حديث ابى سعيد الخدرى عن الرسول ﷺ أنه قال اتانى جبريل...... اخرجه ابو يعلى: ١٣٨٠۔ وقال الهيثمى فى مجمع الزوائد: ٨/ ٢٥٤۔ رواهٗ ابو يعلى واسناده حسنٌ.

صَـوْتَكَ ، فَإِنَّهُ لا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِكَ جِنٌّ وَلا إِنْـسٌ وَلا شَيْءٌ إِلا شَهِدَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ أَبُـو سَـعِيـدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ . أَخْـرَجَـهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [1]

جو بھی جن، انسان یا کوئی چیز تیری آواز سنے گی وہ تیرے لیے قیامت کے دن گواہی دے گی، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

فوائد: ...... (1) اکیلا آدمی بھی اذان دے کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

(2) مؤذن جتنی بلند آواز سے اذان کہے گا اتنا زیادہ ثواب پائے گا۔

(3) یہ بات مؤذن کے لیے انتہائی فضیلت کا باعث ہے کہ روزِ قیامت اس کی اذان سننے والی ہر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی۔

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مؤذن روزِ قیامت لوگوں میں سے لمبی گردن والے ہوں گے یعنی ان کی بہت زیادہ عزت ہوگی۔ (دیکھئے، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۸۵۲)

(5) مؤذن بلند آواز والا ہونا چاہیے اور اذان بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہنی چاہیے۔

(دیکھئے: سنن ابی داؤد ، رقم الحديث : ۴۹۹ ، ۵۱۹)

(6) روزِ قیامت بے جان چیزیں بھی انسان کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دیں گی بلکہ خود انسان کے اعضاء اس کے خلاف بطور گواہ پیش ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (النور : ۲۴)

''جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔''

بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

[20]......اذان کا جواب دینے کا بیان

[۱۶۸]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ......

عَـنْ أَبِـي سَـعِيـدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح

---

[1] اخرجه البخاري: الاذان، باب رفع الصورت بالنداء: (۶۰۹).

سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)) . ❶

اذان دینے والا کہتا ہے۔"

[١٦٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِى أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ......

أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ سَكَتَ". ❷

معاویہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "جب مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا، اور جب اس نے اشھد ان محمدا رسول الله کہا تو آپ نے فرمایا: "میں بھی گواہی دیتا ہوں" پھر آپ خاموش ہو گئے۔

[١٧٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ......

سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❸

ایک دوسری سند سے معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان فرماتے ہیں۔

[١٧١]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: إِنِّى لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتَّى إِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، قَالَ: لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ، فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ، قَالَ: لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن علقمہ بن وقاص فرماتے ہیں جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے اذان دی تو میں ان کے پاس موجود تھا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کہا جس طرح ان کے مؤذن نے کہا (یعنی اذان کا جواب دیا)، یہاں تک کہ جب اس نے "حی علی الصلوٰۃ" کہا تو آپ نے فرمایا: "لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ" اور جب اس نے "حی علی الفلاح" کہا تو آپ نے لا حول ولا

---

❶ اخرجه البخارى: الاذان، باب ما يقول اذا سمع المنادى: ٦١١ـ ومسلم، الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم ثم يسأل الله له الوسيلة: ٣٨٣ .

❷ اخرجه البخارى: الجمعة، باب يجيب الامام على المنبر اذا سمع النداء: ٩٤، ٦١٢ .

❸ انظر الحديث السابق (١٦٩)

يَـقُـولُ ذَلِكَ . أَخْـرَجَ الأَرْبَـعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . ❶

قوة الا باللّٰه پڑھا، پھر اس کے بعد وہی الفاظ دھرائے جو مؤذن نے کہے پھر فرمایا: ''میں نے سنا رسول اللہ ﷺ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

فوائد :...... ❶ اذان کا جواب دینا مشروع ہے اور اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہنے چاہیں جو مؤذن کہتا ہے۔ البتہ ''حی علی الصلاۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کے جواب میں ''لاحول ولاقوۃ الا باللّٰه'' کہا جائے گا۔ جیسا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں صدقِ دل سے اذان کی اجابت کرنے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنت میں داخل ہوگا'' (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۳۸۵۔ سنن ابی داؤد، رقم: ۵۳۷)

❸ اذان فجر میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کے جواب میں یہی کلمہ یعنی ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہا جائے گا۔

❹ تکبیر کے الفاظ ''قد قامت الصلوٰۃ'' کے جواب میں ''اقامها الله وادامها'' کہنے والی روایت محمد بن ثابت العبدی وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(دیکھئے: ضعیف ابوداؤد، رقم: ۱۰۴، تلخيص الحبير لابن حجر: ۱/ ۳۷۸)

❺ دوران اذان واقامت انگوٹھے چومنا نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے ثابت نہیں ہیں۔

❻ اذان کے بعد مسنون درود اور ''اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمه آت محمداً الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاماً محموداً الذى وعدته'' اور ''اشهدان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسولهٗ رضيت باللّٰه ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام ديناً'' پڑھنا مسنون اور باعثِ فضیلت ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ۶۱۴۔ صحیح مسلم، رقم: ۳۸۶، ۳۸۴)

❼ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مغرب کی اذان کے وقت پڑھنے کے لیے یہ کلمات سکھائے۔ ''اللهم ان هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفرلى''

(دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ۵۳۰)

بَابٌ مِنْهُ: وَالصَّلاةُ بِإِقَامَةٍ مَنْ لَمْ يُؤَذِّنْ

[21]......اس کی اقامت سے نماز پڑھنا جس نے اذان نہیں کہی

[۱۷۲]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِى

❶ انظر الحديث السابق برقم (۱٦۹).

عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُؤَذِّنُ لِلْمَغْرِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا قَالَ، قَالَ: فَانْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ وَقَدْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْزِلُوا فَصَلُّوا الْمَغْرِبَ بِإِقَامَةِ ذَلِكَ الْعَبْدِ الْأَسْوَدِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. 1

حفص بن عاصم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو مغرب کی اذان دیتے ہوئے سنا تو آپ نے اس کی اذان کا جواب دیا، حفص کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اس آدمی کی طرف گئے جس نے: قد قامت الصلوٰۃ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''آؤ اس کالے غلام کی اقامت سے مغرب کی نماز ادا کرو۔''

بَابُ فَضِيلَةِ الْمُؤَذِّنِ

[22]......اذان دینے والے کی فضیلت

[١٧٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ......

عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ النَّاسِ عَلَى صَلَاتِهِمْ)). وَذَكَرَ مَعَهَا غَيْرَهَا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. 2

حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اذان دینے والے لوگوں کے ان کی نمازوں پر امانتدار ہیں۔''

بَابُ أَمْكِنَةِ الصَّلَاةِ وَالْمَسَاجِدِ

[23]......نماز کی جگہوں اور مساجد کا بیان

[١٧٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)).

یحییٰ المازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے۔'' امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو اپنی

---

1 اسنادہٗ ضعیفٌ جداً: مع ارسالہ اخرجہ البیہقی: ١/ ٤٠٧، ٤٠٨۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ: ٥٧١.

2 اسنادہ ضعیفٌ: لارسالہ وطرقہ الاخری ضعیفۃ اخرجہ البیہقی: ١/ ٢٦، ٤٣٢، ٤٢٦۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ: ٥٩٨، ٥٩٩.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِي فِي مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا مُنْقَطِعٌ، وَالآخَرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❶

کتاب میں دو جگہ پایا ہے، ایک جگہ پر منقطع اور دوسری جگہ پر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا قبرستان اور حمام کے علاوہ ہر جگہ نماز کی ادائیگی درست ہے۔

❷ جب نبی علیہ السلام نے قبرستان میں نماز کو ناجائز قرار دیا تو قبرستان میں پھر مسجدیں بنانا بھی جائز نہیں ہے۔

❸ قبروں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

(دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۹۷۲، ۵۳۲)

❹ مشرکوں کا پرانا اور بوسیدہ قبرستان اکھاڑ کر وہاں مسجد بنانا اور اس جگہ کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ۴۲۸۔ مسلم، رقم: ۵۲٤)

❺ بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا درست ہے۔ جب کہ اونٹوں کے باڑوں میں نماز کی ادائیگی سے منع کیا گیا ہے۔ (دیکھئے: سنن نسائی، رقم: ۷۳٦۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۷٦۸)

البتہ بیٹھے ہوئے اونٹ کی طرف منہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ۵۰۷)

[۱۷۵]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، أَوْ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا أَدْرَكْتُمُ الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ، فَصَلُّوا فِيهَا، فَإِنَّهَا سَكِينَةٌ وَبَرَكَةٌ، وَإِذَا أَدْرَكْتُمُ الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ، فَاخْرُجُوا مِنْهَا فَصَلُّوا، فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ، أَلا تَرَوْنَهَا إِذَا نَفَرَتْ كَيْفَ تَشْمَخُ بِأَنْفِهَا)). أَخْرَجَ

عبداللہ بن معقل یا مغفل (یہ راوی کو شک ہے) سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں بکریوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہوجائے تو اس میں نماز پڑھ لو، کیونکہ یہ رحمت اور برکت ہے، اور جب تمہیں اونٹوں کے باڑے میں نماز کا وقت ہوجائے تو اس سے نکلو اور (باہر آ کر) نماز پڑھو! کیونکہ یہ وہ جنوں کو پیدا کیا گیا ہے کیا تم دیکھتے

---

❶ اخرجه ابو داود: الصلاة، باب فى المواضع التى لا تجوز فيها الصلوٰة: ٤۹۲۔ وابن ماجة، المساجد، باب المواضع التى تكره فيها الصلاة: ۷٤۵۔ والترمذى، الصلاة، باب ماجاء ان لارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام: ۳۱۷۔ وصححة ابن خزيمة: ۷۹۱، ۷۹۲۔ والحاكم على شرط الشيخين: ۱/ ۲۵۱.

الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . ❶

نہیں کہ جب وہ غصہ میں ہوتو ناک سے کس طرح بلند آواز نکالتا ہے۔''

بَابُ مَبِيتِ الْمُشْرِكِ فِى الْمَسْجِدِ

[24]......مشرک کا مسجد میں رات گزارنا

[١٧٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ: أَنَّ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ حِينَ أَتَوُا الْمَدِينَةَ فِي فَدْيِ أَسْرَاهُمْ كَانُوا يَبِيتُونَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْهُمْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ ، قَالَ جُبَيْرٌ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ . ❷

عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ جب بدر کے قیدیوں کا فدیہ دینے کے لیے قریش کے مشرک مدینہ آئے تو وہ مسجد میں رات گزارتے تھے، ان میں جبیر بن مطعم بھی تھے، جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کی قرأت سنا کرتا تھا۔

فوائد: ...... ❶ بوقت ضرورت مشرکین کو مساجد میں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ بدر کے قیدیوں کو مسجد میں ٹھہرایا گیا ہے۔

❷ مشرکین کے گرفتار قیدیوں کو مساجد کے ستونوں کے ساتھ باندھنا بھی درست ہے جیسا کہ سیدنا ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو حالتِ شرک میں باندھا گیا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ٤٦٢ ـ مسلم، رقم: ٣٣١٠)

❸ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بدر کے قیدیوں میں آئے اور آپ علیہ السلام کی قرأت سن کر ہی مسلمان ہوئے جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ:

((سمعت النبی ﷺ یقرأ فی المغرب بالطور وذلك اوّل ماوقر الایمان فی قلبی))

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ الطّور پڑھتے سنا تو یہ پہلی چیز تھی جس نے میرے دل پر ایمان کی دستک دی۔'' (صحیح بخاری، کتاب المغاری، رقم الحدیث: ٤٠٢٣)

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ فِى الصَّلَاةِ

[25]......نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا

[١٧٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

---

❶ اسنادة ضعیف: الا ان المتن صحیح اخرجه النسائی، المساجد، باب ذکر نهی النبی ﷺ عن الصلاة فی اعطان الابل: ٧٣٦ـ وابن ماجه: المساجد، باب الصلاة، فی اعطان الابل ومداح الغنم: ٧٦٨، ٧٦٩ .

❷ اخرجه البخاری: الاذان، باب الجهر فی المغرب: ٧٦٥ـ مسلم، الصلاة، باب القرأة فی الصبح: ٤٦٣ .

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاةِ الـصُّبْـحِ ، إِذْ أَتَاهُمْ آتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ ، فَـاسْتَـقْبَـلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ . ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں: ''قبا میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارا گیا ہے جس میں آپ کو کعبہ رخ ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو لوگوں نے اس کی طرف منہ کر لیا۔ ان (اہل قبا) کے چہرے شام کی جانب تھے وہ (نماز میں) کعبہ کی جانب مڑ گئے۔

[۱۷۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ ، قَـالَ: بَيْـنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَـلاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُـرْآنٌ ، وَقَـدْ أُمِـرَ أَنْ يَسْتَـقْبِـلَ الْـقِبْـلَةَ ، فَـاسْتَـقْبَـلُوهَا . وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں: ''لوگ قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رات قرآن نازل کیا گیا جس میں انہیں کعبہ کی طرف (نماز میں) منہ کرنے کا حکم ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی طرف منہ کر لیے جبکہ اس وقت ان کے چہرے شام کی جانب تھے وہ سب کعبہ کی جانب گھوم گئے۔

فوائد: ...... ❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ (البقرہ:١٤٤)

''تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اس (مسجد حرام) کی طرف پھیر لو''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیئ الصلاۃ سے کہا تھا:

((إذا قمت الى الصلوٰة فأسبغ الوضوء ، ثم استقبل القبلة فكبر))

''کہ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو مکمل وضوء کر، پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہہ۔''

(بخاری ، رقم:٦٢٥١۔ مسلم ، رقم :٣٩٧)

اسی طرح مذکورہ روایات کے الفاظ ''وقد امر ان يستقبل القبلة'' یہ سب دلائل نمازی کے لیے قبلہ رخ ہونے کو واجب قرار دیتے ہیں۔

---

❶ اخرجه البخاري: الصلاة ، باب ماجاء فى القبلة ، ومن لم ير الاعادة على من سها ، فصلى الى غير القبلة: ٤٠٣۔ ومسلم ، المساجد ، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٦ .

❷ انظر الحديث السابق .

❷ اگر راوی ثقہ ہو تو خبر واحد حجت ہے اس پر ایمان و عمل واجب ہے۔

❸ سلف امت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر وقت احکام شرعیہ پر عمل پیرا ہونے کے لیے تیار رہتے تھے۔

❹ شرعی عذر کے پیش نظر نماز میں عمل کثیر بھی جائز ہے۔

❺ جس صحابی نے اہل قباء کو آ کر اطلاع دی ان کا نام عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تھا۔ (التمهيد لابن عبدالبر : ٤٦/١٧)

[١٧٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَـنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: صَلَّى رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْـرًا نَـحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ قَبْـلَ بَـدْرٍ بِشَهْـرَيْـنِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِـقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [1]

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نمازیں پڑھیں، پھر غزوۂ سے دو ماہ قبل قبلہ تبدیل کر دیا گیا۔

فوائد:...... ❶ یہ روایت سنداً مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے تاہم اس میں بیان کی گئی بات درست ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز کی ادائیگی کی آپ کی شدید خواہش پر کعبہ اللہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔ (دیکھئے: صحيح بخاری، رقم :٣٩٩۔ صحيح مسلم، رقم:٥٢٥)

❷ معلوم ہوا شریعت میں نسخ واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے جب اور جس وقت چاہا کسی حکم کو منسوخ کر کے نیا حکم نازل فرمادیا۔ ان الله على كل شئ قدير.

بَابُ الصَّلاةِ دَاخِلَ الْكَعْبَةِ

[26]...... کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

[١٨٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ دَخَـلَ الْـكَـعْبَةَ، وَمَعَـهُ بِلالٌ وَأُسَامَةُ وَعُثْـمَـانُ بْـنُ طَـلْحَةَ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِـلالا: مَـا صَـنَـعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال، اسامہ اور عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہم) تھے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، (کعبہ کے اندر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اسنادة مرسل لكنه صح من حديث البراء بن عازب الذى اخرجه البخارى، الايمان، باب الصلاة من الايمان: ٤٠۔ ومسلم، المساجد، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٥ .

وَسَلَّمَ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارٍ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى. قَالَ: وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ. ❶

(بیت اللہ میں) کیا کیا؟ بلال (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ایک ستون آپ کے بائیں جانب اور ایک دائیں جانب، جبکہ تین ستون آپ نے پیچھے تھے اور آپ نے نماز پڑھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت بیت اللہ (کی چھت) چھ ستونوں پر تھی۔

[۱۸۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَأُسَامَةُ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالًا كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الْأَمَالِي. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ میں) داخل ہوئے۔ بلال، عثمان بن طلحہ اور (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے فرمایا اسامہ (رضی اللہ عنہم) بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیت اللہ میں) کیا کیا؟ تو انہوں نے کہا، آپ نے ایک ستون اپنے دائیں جانب رکھا، دو ستون بائیں جانب اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی، اور اس وقت بیت اللہ (کی چھت) چھ ستونوں پر تھی۔

فوائد: ...... ❶ خانہ کعبہ میں فتح مکہ کے وقت داخل ہوئے تھے۔

❷ آپ کے ساتھ بلال، عثمان بن طلحہ جو کعبہ کے کنجی بردار تھے۔ اور سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم بھی کعبہ میں داخل ہوئے تھے۔

❸ نبی علیہ السلام نے کعبہ میں داخل ہوکر اس کا دروازہ بند کرلیا تھا۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ۵۰۵۔ مسلم، رقم: ۱۳۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ منتظمین عوام الناس کے لیے کعبہ کا دروازہ بند رکھ سکتے ہیں۔

---

❶ اخرجه البخاري: الصلاة، باب الصلاة بين السواري في غير جماعة: ۵۰۵۔ ومسلم، الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره، والصلاة فيها، والدعاء في نواحيها كلها: ۱۳۲۹.

❷ انظر الحديث السابق برقم (۱۸۰).

4 کعبہ کے اندر جدھر بھی رخ کرلیا جائے نماز جائز ہے۔

5 عہدِ نبوی میں کعبہ اللہ کے چھ ستون تھے۔

6 نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں دو رکعت نماز ادا کی اور باہر تشریف لانے کے بعد بھی دو رکعت پڑھی ہیں۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ٣٩٧)

بَابُ مَا يَحُولُ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

[27]......نمازی اور قبلہ کے درمیان جو چیز حائل ہو

[١٨٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلاةً مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی جس طرح جنازہ (میں میت ہوتی) ہے۔

فوائد: ...... 1 اگر نمازی کے سامنے اس کی بیوی لیٹی ہو تو اس سے نماز میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

2 معلوم ہوا نبی علیہ السلام کی گزران انتہائی مختصر رہائش پر تھی۔

[١٨٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ......

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ فَخَرَجَ بِلالٌ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ. [2]

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے رواہت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابطح مقام پر (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا، بلال (رضی اللہ عنہ) نیزہ لے کر آئے اور اس کو گاڑ دیا، تو آپ نے (اس کو سترہ بنا کر) نماز پڑھی۔ جبکہ کتا، عورت اور گدھا آپ کے آگے سے گزرتے۔

فوائد: ...... 1 سترہ کا معنی ''اوٹ یا پردہ'' ہے۔ شرعی اعتبار سے سترہ کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جسے

---

1 اخرجه البخاري: الصلاة، باب الصلاة على الفراش: ٣٨٣، ٣٨٤- ومسلم، الصلاة، باب الاعتراض بين يدى المصلى: ٥١٢.

2 اخرجه البخاري: الصلاة، باب الصلاة فى الثوب الاحمر: ٣٧٦، ٤٩٩- ومسلم، الصلاة، باب سترة المصلى والندب الى الصلاة الى سترة والنهى عن المرور بين يدى المصلى...... الخ: ٥٠٣.

نمازی اپنے سامنے نصب کر کے نماز پڑھے۔

2 نمازی کے آگے سے (بغیر سترے کے) گزرنا ممنوع ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو کہ اس پر کیا گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس (سال، ماہ، دن) کھڑے رہنا بہتر ہوتا۔''

(بخاری، رقم:٥١٠۔ مسلم، رقم:٥٠٧)

3 اگر کوئی سترے کے آگے سے گزر جائے تو اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

4 عصاء برچھی، لکڑی، دیوار، ستون یا درخت وغیرہ کو سترہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امام کا سترہ سب مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔

5 مسجد اور فضا دونوں جگہ سترہ کا عمل مسنون ہے۔

[١٨٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ أَرْهَقْتُ الاحْتِلامَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ حِمَارِي تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ الصَّفَّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ، وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں، میں گدھی پر سوار ہو کر آیا، اور میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں صف کے آگے سے گزرا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا، (نمازیوں کی) صف میں داخل ہوگیا، اس بات پر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا۔

فوائد: ...... 1 امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے۔

2 سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو بغیر دیور کے نماز پڑھا رہے تھے۔

(بخاری، رقم:٤٩٨)

بعض علماء نے اس حدیث سے وجوب سترہ کے منسوخ ہونے پر استدلال کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بغیر سترہ کے نماز پڑھی ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور فضل رضی اللہ عنہ گدھی پر سوار ہو کر آئے میدان عرفات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزرے جب کہ آپ فرض نماز

---

[1] اخرجه البخاري: العلم، باب متى يصح سماع الصغير: ٧٦۔ ومسلم، الصلاة، باب سترة المصلى والندب الى الصلاة...... الخ: ٥٠٤.

پڑھ رہے تھے "لیس شئ یستره یحول بینا وبینه" "یعنی آپ ﷺ اور ہمارے درمیان کوئی چیز بطور سترہ موجود نہ تھی۔" (صحیح ابن خزیمه: ۲/ ۲۵ رقم: ۸۳۸، ۸۳۹۔ شرح صحیح البخاری لابن بطال: ۲/ ۱۲۹۔ بحواله تسهیل الاصول الی تخریج وتعلیق صلوٰة الرسول ﷺ، ص: ۲۷۳)

بَابٌ: فِي اللِّبَاسِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ

[28]......لباس، اور ستر کو چھپانے کا بیان

[۱۸۵]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ)) ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔"

[۱۸۶]...... أَخْبَرَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ......

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نَكُونُ فِي الصَّيْدِ أَفَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلْيَزُرَّهُ، وَلَوْ لَمْ يَجِدْ إِلا أَنْ يَخُلَّهُ بِشَوْكَةٍ)). ❷

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم شکار میں ہوتے ہیں، کیا ہم ایک قمیص میں نماز پڑھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، اور اس کو سلائی کرلو، اگر یہ نہیں کرسکتا تو کانٹے سے اس کو ملالو۔"

[۱۸۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)). ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں ایسے نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔"

---

❶ اخرجه البخاری: الصلاة، باب اذا صلی فی الثوب الواحد فلیجعل علی عاتقیه: ۳۵۹۔ ومسلم، الصلاة، باب الصلاة فی ثوب واحد، وصفة لبسه: ۵۱۶.

❷ اخرجه ابو داود: الصلاة، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد: ۶۳۲۔ والنسائی، القبلة، باب الصلوٰة فی قمیص واحد: ۷۶۶۔ وصححه ابن خزیمة: ۷۷۷، ۷۷۸۔ والحاکم: ۱/ ۲۵۰.

❸ انظر الحدیث السابق برقم: ۱۸۵.

فوائد: ...... ❶ نماز میں ستر پوشی کے علاوہ مرد کے لیے کندھوں پر کپڑا رکھنا بھی ضروری ہے۔ الا یہ کہ اسے میسر نہ ہو۔

❷ اگر نمازی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف سمت کے کندھوں پر ڈال دینا چاہیے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ٣٦٠)

❸ اگر کپڑا کم ہو تو ایسی صورت میں صرف ستر ڈھانپ لینا ضروری ہے۔ جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وإن كان ضيقاً فاتز ربه" "اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کے ساتھ ازار (تہبند) باندھ لو۔" (بخاری، رقم: ٣٦١- مسلم، رقم ٣٠١٠)

❹ جس انسان کو زیادہ کپڑے میسر ہیں اسے مکمل لباس زیب تن کر کے اور خوب بن سنور کر نماز کے لیے مساجد کا رخ کرنا چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف: ٧/ ٣١)

"اے بنی آدم! تم ہر مسجد میں حاضری کے وقت زینت اختیار کرو۔"

❺ نمازی کے لیے ضروری ہے کہ اس کا بدن، لباس اور نماز کی جگہ ہر قسم کی گندگی و نجاست سے پاک اور صاف ہو۔

[١٨٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ......

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَأَنَا حَائِضٌ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ آپ پر ہوتا جبکہ میں حیض سے ہوتی۔

فوائد: ...... ❶ حائضہ عورت کا کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھنی جائز ہے۔

❷ کوئی کپڑا حیضہ کے لینے یا اوڑھنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اسے حیض کا خون نہ لگ جائے۔ اگر خون

---

[1] اخرجه ابو داود: الطهارة، باب الرخصة في ذلك: ٣٦٩- و ابن ماجة، الطهارة، باب في الصلوٰة في ثوب الحائض: ٦٥٣- صححه ابن خزيمة: ٧٦٨- و ابن الجارود: ١٣٣- واصله في الصحيحين بخاري: ٣٣٣- ومسلم: ٥١٣.

لگ جائے تو خون والی جگہ کو دھو کر اس کپڑے کو پہن یا اوڑھ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

بَابُ الإِشَارَةِ وَتَرْكِ الْكَلامِ فِي الصَّلاةِ

[29]......نماز میں اشارہ کرنے اور کلام نہ کرنے کا بیان

[١٨٩]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَكَانَ يُصَلِّي، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ. فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ. [1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے لوگ آئے اور وہ آپ کو (نماز کی حالت میں) سلام کرتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے صہیب (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

فوائد:...... (1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں گئے تو انصار آپ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے معلوم ہوا کسی عالم یا نیک بزرگ کے آنے پر اس سے استفادہ کی غرض سے آدمی ملاقات کے لیے حاضر ہوسکتا ہے۔ (2) نمازی کو باہر سے مسجد میں داخل ہونے والا سلام کہہ سکتا ہے۔

(3) نمازی زبان سے جواب دینے کی بجائے ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے گا۔

(4) دوران نماز ضروری اشارہ وغیرہ کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(5) صاحب ہدایہ کا قول "وَلا يَرُدُّ السَّلامَ بلسانه ولا بيده" (هدايه كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة ...... ١/ ١٤٠) صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

[١٩٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا وَهُوَ فِي الصَّلاةِ فَلَمَّا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم ہجرت حبشہ سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتے جبکہ آپ نماز میں ہوتے تو آپ نماز میں ہمیں جواب دیتے،

---

[1] اخرجه ابن ماجة: الصلوٰة، باب المصلى يسلم عليه كيف يردُّ: ١٠١٧ ـ والنسائى، السهو، باب رد السلام بالاشارة فى الصلاة: ١١٨٨ ـ وصححة ابن خزيمة: ٨٨٨ ـ والحاكم: ٣/ ١٢.

رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهُ لأُسَلِّمَ عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلاتَهُ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَنَاؤُهُ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا شَاءَ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلاةِ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي، وَالثَّانِيَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میں آپ کے پاس آیا تا کہ آپ کو سلام کروں، میں نے آپ کو نماز میں پایا، میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے مجھے جواب نہ دیا، تو مجھ کو نزدیک اور دور گزری ہوئی فکریں آ لگیں، میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کی تو میں آپ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل کے لیے تعریف ہے، وہ اپنے اوامر میں جو چاہتا ہے نیا حکم دے دیتا ہے، اور جو اللہ نے نیا حکم دیا وہ یہ کہ تم نماز میں بات چیت نہ کرو۔''

فوائد: ...... ❶ ہجرتِ حبشہ سے قبل نمازی کو سلام کہنے والے کو سلام کا جواب دیا جاتا تھا۔ اب زبان سے جواب کی بجائے فقط اشارہ کیا جائے گا۔ (دیکھئے حدیث نمبر ۱۸۹)

❷ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق رہتے اور آپ کی زیارت سے دل میں سکون محسوس کرتے تھے۔

❸ نبی علیہ السلام کی ناراضگی صحابہ پر انتہائی گراں گزرتی تھی۔

بَابٌ: تَحْرِيمُ الصَّلاةِ التَّكْبِيرُ

[30]...... نماز کی حرمت تکبیر (تحریمہ) ہے

[۱۹۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِفْتَاحُ الصَّلاةِ الْوُضُوءُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [2]

محمد بن علی بن حنفیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کی کنجی وضوء ہے اور اس کی تحریم تکبیر (تحریمہ) ہے اور تحلیل سلام ہے۔

---

[1] اخرجه النسائي: السهو، باب الكلام في الصلوٰة: ١٢٢٢- وابوداود، الصلاة، باب رد السلام في الصلاة: ٩٢٤- وصححه ابن حبان: ٢٢٤٣، ٢٢٤٤.

[2] اخرجه الترمذي: الطهارة، باب ماجاء ان مفتاح الصلاة الطهور: ٣- وقال: هذ الحديث اصح شئى في هذا الباب واحسنُ وابن ماجة، الطهارة، باب مفتاح الصلاة الطهور: ٢٧٥- وابوداود، الطهارة، باب فرض الوضوء، ٦١- وحسنهٗ البغوى، شرح السنة: ٥٥٨.

فوائد :...... ❶ جس طرح کنجی کے بغیر تالا نہیں کھلتا اسی طرح بغیر وضوء کے نماز میں داخل ہونا ممکن نہیں۔ لہٰذا وضوء نماز کے لیے شرائط ہے۔

❷ حدثِ اکبر وحدثِ اصغر سے طہارت نماز کی درستگی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

❸ شروع نماز میں اللہ اکبر کہنے سے نماز کے منافی تمام امور نمازی کے لیے حرام ہو جاتے ہیں اس لیے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

❹ مسیئ الصلوٰۃ کی حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اسے تکبیر کہنے کا حکم دیا۔

(دیکھیے: بخاری رقم: ۳۹۷، ومسلم، رقم: ۳۹۸)

❺ رسول اللہ ﷺ خود بھی تکبیر کے ساتھ ہی نماز شروع کرتے تھے۔ (دیکھئے: مسلم: ۴۹۸) گویا ابتدائے نماز میں تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے۔

❻ تکبیر تحریمہ کے الفاظ عربی میں ادا کیے جائیں گے۔ کسی دوسری زبان میں ادا کیے گئے الفاظ کا اعتبار نہ ہوگا اور نہ ہی اللہ اکبر کے علاوہ اور الفاظ کا اعتبار ہوگا۔ لہٰذا صاحب ہدایہ کا یہ فرمان:

"فان قال بدل التكبير الله اجل او اعظم واو الرحمن اكبر او لا اله الا الله أو غيره من اسماء الله تعالى اجزاءً عند ابى حنيفه"

''کہ اگر (نمازی) تکبیر (اللہ اکبر) کے بدلے اللہ اجل یا اعظم یا الرحمٰن یا لا الہ الا اللہ یا اللہ تعالیٰ کا کوئی نام کہہ دے تو (امام) ابوحنیفہ (رحمہ اللہ) کے نزدیک جائز اور کافی ہے۔''

(هدايه كتاب الصلوٰة باب صفة الصلوٰة: ۱/ ۱۰۰)

کئی صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ومردود ہے۔

❼ نماز مکمل ہونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے کا مسنون طریقہ سلام ہے۔ اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں لہٰذا کتب فقہ حنفی کے مصنفین کا یہ کہنا کہ ''نماز کے منافی کوئی بھی عمل کرنے سے بندہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور اسے سلام کی ضرورت نہیں'' (ہدایہ کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/۱۳۰) غلط ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

[31]......نماز میں رفع الیدین کا بیان

[۱۹۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ...... عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع

يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ، وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. ❶

کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو کندھوں کے برابر کرتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو بھی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے) اور (ہاتھوں کو) سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔

[١٩٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ، وَكَانَ لا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: كَتَبْنَا حَدِيثَ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ قَبْلَ هَذَا. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پھر اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے۔ البتہ سجدوں میں آپ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

[١٩٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ. ❸

نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھوں کو اس سے تھوڑا کم اٹھاتے۔

[١٩٥]...... وَبِهَذَا الإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ. ❹

اور اسی سابقہ سند سے ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو بھی اسی طرح ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔

---

❶ اخرجه البخاري: الأذان، باب الى أين يرفع يديه: ٧٣٨، ٧٢٦ـ ومسلم، الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام والركوع...... الخ: ٣٩٠.

❷ اخرجه البخاري: الأذان، باب رفع اليدين فى التكبيرة الأولىٰ مع الافتتاح سواءً: ٧٣٥.

❸ اخرجه البخاري: الاذان، باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين: ٧٣٩.

❹ انظر الحديث السابق (١٩٤)

[۱۹۶]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. [1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ انہیں کندھے کے برابر کر لیتے اور جب رکوع کرنے لگتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تو اسی طرح رفع الیدین کرتے) اور دوسجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ نماز کے شروع میں، رکوع سے پہلے اور بعد کا رفع الیدین مسنون ومتواتر ہے۔

❷ تواتر رفع الیدین کے لیے (دیکھئے: قطف الازهار المتناثره رقم: ۳۳۔ فتح الباری:۱/ ۲۰۳) وغیرہ۔

❸ اس موضوع پر تفصیل کا طالب جزء رفع الیدین للامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ الباری نور العینین فی اثبات رفع الیدین از حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ وغیرہ کا مطالعہ کرے۔

❹ مذکورہ احادیث میں کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے جبکہ بعض روایات میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ دونوں عمل ہی مسنون ہیں لہٰذا کبھی کانوں اور کندھوں تک اٹھا لینا چاہیے۔

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساری زندگی میں ایک دن بھی کسی ایک نماز کی کسی ایک رکعت میں ترکِ رفع الیدین ثابت نہیں ہے۔

❻ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل علم کے نزدیک کسی ایک صحابی سے بھی عدم رفع الیدین ثابت نہیں ہے۔ (جزء رفع الیدین، ص: ۴۰)

[۱۹۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ...... حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ. قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ. [2]

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تو بھی رفع الیدین کرتے) وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں ان کے پاس سردیوں میں آیا تو میں

---

[1] انظر الحديث السابق برقم: ۱۹۲.

[2] اخرجه ابو داود: الصلاة، باب رفع اليدين فى الصلوٰة: ۷۲۶، ۷۲۷۔ والنسائى، الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال فى الصلاة: ۸۹۰۔ وصححه ابن خزيمة: ۴۸۰، ۷۱۴، ۶۹۰۔ و ابن الجارود: ۲۰۸.

نے دیکھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں) اور وہ ان کے اندر سے رفع الیدین کرتے تھے۔

فوائد :...... ❶ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ھ میں مدینہ طیبہ تشریف لائے (عمدة القاری : ٥/ ٢٧٤) تو آپ نے رفع الیدین کا مشاہدہ کیا۔ پھر اگلے سال ۱۰ھ کو دوبارہ سردیوں میں تشریف لائے اور اسی رفع الیدین کا مشاہدہ کیا۔

❷ ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ ہجری تک رفع الیدین کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۱ ہجری کے آغاز میں وفات پائی لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر تک رفع الیدین کرتے رہے۔

[١٩٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ . قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَلَقِيتُ يَزِيدَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ هَكَذَا بِهَا وَزَادَ فِيهِ، ثُمَّ لا يَعُودُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ لَقَّنُوهُ . قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا سَمِعْتُ يَزِيدَ يُحَدِّثُ بِهِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ هَكَذَا وَيَزِيدُ فِيهِ، ثُمَّ لا يَعُودُ . قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَذَهَبَ سُفْيَانُ إِلَى أَنْ يَغْلَطَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَيَقُولُ: كَأَنَّهُ لُقِّنَ هَذَا الْحَرْفَ الآخَرَ، فَلُقِّنَهُ وَلَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَرَى يَزِيدَ بِالْحِفْظِ كَذَلِكَ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَإِلَى آخِرِ السَّابِعِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ . [1]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے، سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر میں کوفہ آیا اور یزید بن ابی زیاد سے ملا۔ تو میں نے سنا وہ یہ حدیث اس زیادتی سے بیان کرتا ہے کہ ''پھر وہ نہیں لوٹاتے تھے'' میں سمجھا کہ انہوں نے ان کو ''تلقین'' کی ہے سفیان کہتے ہیں: میں نے یزید کو اس طرح بیان کرتے ہوئے سنا پھر میں نے (بعد میں) ان کو اس کے ساتھ یہ زیادتی بھی بیان کرتے سنا کہ ''پھر وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔'' ربیع بن سلیمان المرادی کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''سفیان رحمہ اللہ نے اس حدیث میں یزید کو غلط قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں گویا انہیں اس آخری حرف کی تلقین کی گئی جس کو انہوں نے لے لیا اور سفیان رحمہ اللہ یزید کو مضبوط حافظے والا نہیں سمجھتے تھے۔

---

[1] اسنادہ ضعیفٌ: لضعف یزید بن ابی زیاد، واتفق الحفاظ علی ان قولہ "ثم لم یعد" مدرج التلخیص الحبیر: ١/ ٢٢١۔ واخرجہ ابو داود، الصلاۃ، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع: ٧٤٩، ٧٥٠ .

بَابُ التَّكْبِيرِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

[32]...... دورانِ نماز جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

[١٩٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. [1]

علی بن حسین سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے، آپ کی ہمیشہ یہی نماز رہی یہاں تک کہ آپ اللہ کے ہاں چلے گئے۔

[٢٠٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ من كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [2]

ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، جب وہ نیچے جھکتے اور جب اوپر اٹھتے تکبیر کہتے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ کی قسم میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہت رکھنے والا ہوں۔

فوائد:...... رَفَعَ: سے مراد سجدے سے سر اٹھانا ہے، رکوع سے سر اٹھانا مراد نہیں ہے۔ کیونکہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہنے کی واضح دلیل موجود ہے۔ (دیکھئے: بخاری: ۸۰۳۔ مسلم: ۳۹۲) امام نووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں باب بھی انہیں الفاظ کے ساتھ باندھا ہے کہ: "باب اثبات التكبير فی خفض ورفع فی الصلاة، الارفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده"

بَابُ دُعَاءِ الاسْتِفْتَاحِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الإِحْرَامِ

[33]...... تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح کا بیان

[٢٠١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ وَغَيْرُهُمَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ......

---

[1] اسنادة ضعيفٌ لارساله: اخرجه عبدالرزاق: ٢٤٩٧۔ والبيهقی: ٢/ ٢٧.

[2] اخرجه البخاری: الاذان، باب اتمام التكبير فی الركوع: ٧٨٥۔ ومسلم، الصلاة، باب اثبات التكبير فی كل خفض ورفع فی الصلاة...... الخ: ٣٩٢.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْهُمْ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ. قَالَ أَكْثَرُهُمْ: وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ وَشَكَكْتُ أَنْ يَقُولَ: قَالَ أَحَدُهُمْ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لأَحْسَنِ الأَخْلاقِ لا يَهْدِينِي لأَحْسَنِهَا إِلا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لا مَنْجَى مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. ❶

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو پڑھتے: میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کے لیے مطیع کیا، جس نے آسمانوں، زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔'' اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، میرے سب گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔ اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی کر تیرے علاوہ میری کوئی اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کرنے والا نہیں، اور برے اخلاق مجھ سے دور کردے، تیرے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں، اے اللہ میں حاضر ہو، اور تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ اور ہدایت والا وہی ہے جسے تو نے ہدایت دی، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف (رجوع کرتا) ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں، تو بابرکت ہے اور تو ہی بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

[۲۰۲]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ......

❶ اخرجه مسلم: الصلاة، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه: ۷۷۱.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ الآخَرُ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ. قَالَ أَحَدُهُمَا: وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، وَقَالَ الآخَرُ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، تو پڑھتے: ''میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف پھیر دیا۔ جس نے آسمانوں، زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔مسلم بن خالد اور عبدالمجید بن عبدالعزیز - میں سے ایک نے کہا اور میں پہلا مسلمان ہوں، جبکہ دوسرے نے کہا ''اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''

قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِالتَّعَوُّذِ ثُمَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَإِذَا أَتَى عَلَيْهَا قَالَ: آمِينَ، وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَهُ، إِنْ كَانَ إِمَامًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ إِذَا كَانَ مِمَّا يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي. [1]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر اعوذ باللہ پڑھ کر قرآن پڑھتے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے جب فاتحہ ختم کرتے تو ''آمین'' کہتے اور آپ کے مقتدی بھی آمین کہتے! اگر امام ہوتے تو جہری نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کرتے حتیٰ کہ آپ کے مقتدی بھی آپ کی آواز سنتے۔

فوائد: ...... ❶ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائے استفتاح کے درج ذیل الفاظ منقول ہیں:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) (دیکھئے: بخاری، رقم: ٧٤٤ـ مسلم، رقم: ٥٩٨)

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ الفاظ پڑھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ))

(سنن ابی داؤد، رقم: ٧٧٦ـ سنن ترمذی، رقم: ٢٤٣ وصححه الحاكم: ١/ ٢٣٥ ووافقه الذهبی)

❸ جب کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں دعائے استفتاح کے لیے مذکورہ بالا احادیث میں مختلف الفاظ

---

[1] انظر الحديث السابق.

ثابت ہیں۔لہٰذاان میں سے کسی ایک کواختیار کر لینا کافی ہے۔تاہم ماثوراد عیہ کو یاد کرنے اور یادرکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بَابُ الاسْتِعَاذَةِ

[34]......اعوذ باللہ......کا بیان

[٢٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ......

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ رَافِعًا صَوْتَهُ: رَبَّنَا إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ أُمِّ الْقُرْآنِ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . ❶

صالح بن ابی صالح روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ لوگوں کو فرضی نماز پڑھاتے ہوئے بلند آواز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔اے ہمارے رب بے شک ہم تیری پناہ میں آتے ہیں شیطان مردود سے اور اسی طرح جب ام القرآن (فاتحہ) سے فارغ ہوئے۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ روایت اگرچہ سخت ضعیف ہے تاہم دعائے استفتاح کے بعد قرأت سے قبل تعوذ مسنون اور قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (النحل : ٩٨)

''کہ جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو''

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائے استفتاح کے بعد تعوذ پڑھتے۔تاہم استعاذہ کے مختلف الفاظ مختلف احادیث میں وارد ہیں۔(دیکھئے:سنن ابی داؤد ، رقم : ٧٥٥، سنن ترمذی، رقم : ٢٤٢ ، سنن ابن ماجه، رقم : ٨٠٧۔ مصنف عبدالرزاق ، رقم : ٢٥٨٩) وغیرہ

بَابٌ:فِي الْبُسْمَلَةِ

[35]......بسم اللہ پڑھنے کا بیان

[٢٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ......

حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الصَّلاةَ بِ ﴿بِسْمِ

صالح بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے۔

❶ اسنادة ضعيفٌ جداً: فان شيخ الشافعي متروكٌ وربيعة بن عثمان فيه كلام ليس باليسير وصالح بن صالح لا تعرف له رواية عن ابى هريرة، اخرجه البيهقى : ٢/ ٣٦ وفى المعرفة السنن والآثار له: ٦٨٨ .

اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ [الفاتحة: ١] ❶

[٢٠٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ......

أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلاةً جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ [الفاتحة: ١] لأُمِّ الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا السُّورَةَ الَّتِي بَعْدَهَا حَتَّى قَضَى تِلْكَ الْقِرَاءَةَ، وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتَّى قَضَى تِلْكَ الصَّلاةَ. فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ: يَا مُعَاوِيَةُ، أَسَرَقْتَ الصَّلاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ فَلَمَّا صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ قَرَأَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ [الفاتحة: ١] لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں نماز پڑھی، اس میں سورۃ فاتحہ کی قرأت کے ساتھ بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، فاتحہ کے بعد والی سورت کے ساتھ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے) نہ پڑھی یہاں تک کہ اس قرأت کو مکمل کرلیا۔ اور جھکتے وقت بلند آواز سے تکبیر نہ کہی یہاں تک کہ نماز مکمل کرلی، جب سلام پھیرا تو مہاجرین میں سے جس نے بھی یہ سنا، ہر طرف سے آواز دی۔ اے معاویہ! کیا آپ نے نماز چرالی یا بھول گئے؟ جب اس کے بعد نماز پڑھی تو سورۃ فاتحہ کے بعد والی سورۃ کے ساتھ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، اور جب سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہی۔

[٢٠٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ......

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى بِهِمْ، وَلَمْ يَقْرَأْ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ [الفاتحة: ١]، وَلَمْ يُكَبِّرْ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ، فَنَادَاهُ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ سَلَّمَ وَالأَنْصَارُ: يَا مُعَاوِيَةُ، سَرَقْتَ صَلاتَكَ أَيْنَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ

عبید بن رفاعہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے نماز پڑھائی، نہ بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور نہ ہی جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہی، جب سلام پھیرا تو مہاجرین وانصار نے انہیں آواز دی، اے معاویہ! آپ نے نماز چرا لی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہاں ہے؟ اور جب آپ جھکے اور اٹھے تو تکبیر کہاں گئی؟

---

❶ اسنادة ضعيفٌ جداً: فان شيخ الشافعى متروكٌ وصالح اختلط بأخرمٍ لكنه صح من غير هذا الطريق اخرجه النسائى، الافتتاح، باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم: ٩٠٦۔ وصححة ابن خزيمة: ٤٩٩۔ و ابن الجارود: ١٨٤۔ والحاكم: ١/ ٣٣٢.

❷ اخرجه الدار قطنى: ١/ ٣٣١۔ والبيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ٧١٤۔ وصححهٔ الحاكم: ١/ ٢٣٣.

الـرَّحِيـمِ﴾ [الـفـاتـحة: ١] ؟ وَأَيْنَ التَّكْبِيرَ إِذَا خَـفَـضْـتَ وَإِذَا رَفَـعْـتَ؟ فَـصَلَّى بِهِمْ صَلاةً أُخْرَى ، فَقَالَ: ذَلِكَ فِيهَا الَّذِى عَابُوا عَلَيْهِ . ❶

بعد میں انہوں نے دوسری نماز پڑھائی تو فرمایا: یہ ہے وہ بات جس پر انہوں نے تنقید کی۔

[٢٠٧]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ...... عَـنْ إِسْـمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَـنْ مُـعَـاوِيَةَ وَالْـمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ مِثْلَهُ أَوْ مِثْـلَ مَـعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ ، وَأَحْسِبُ هَذَا الإِسْنَادَ أَحْفَظَ مِنَ الإِسْنَادِ الأَوَّلِ . ❷

عبید بن رفاعہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے، مہاجرین وانصار سے اسی (سابقہ حدیث) کی مثل روایت کرتے ہیں یا اس کے ہم معنی جو (سابقہ) کے خلاف نہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں میرے نزدیک یہ سند پہلی سند سے زیادہ محفوظ ہے۔

[٢٠٨]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لا يَدَعُ ﴿بِسْمِ اللّٰـهِ الـرَّحْـمَـنِ الـرَّحِيمِ﴾ [الفاتحة: ١] لأُمِّ الْقُرْآنِ وَلِلسُّورَةِ الَّتِى بَعْدَهَا . ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۃ فاتحہ اور بعد والی سورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں چھوڑتے تھے۔

فوائد: ......بسم اللہ الرحمٰن ہر سورۃ کی آیت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((كان جبريل إذا أتى النبى ﷺ بالقرآن ، كان اوّل ما يلقى عليه: بسم الله الرحمن الـرحيـم ، فـإذا قال جبريل: بسم الله الرحمن الرحيم الثانية ، علم النبىّ ﷺ أن قد ختم السورة))

''جب جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس قرآن لے کر آیا کرتے تھے تو وہ سب سے پہلے آپ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھاتے، جب جبریل دوسری مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے تو نبی ﷺ سورۃ کے اختتام کو پہچان جاتے تھے۔''

(معجم الاوسط للطبرانی، رقم: ٢٨٦٩۔ مستدرك الحاكم: ١/ ٣٥٥، رقم: ٨٤٥)

معلوم ہوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر سورت کے آغاز میں ایک مستقل آیت ہے، سوائے سورۃ برأت کے۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (٢٠٥) .

❷ انظر الحديث السابق برقم: ٢٠٥ .

❸ اخرجه البيهقى: ٢/ ٤٨ و فى المعرفة السنن والآثار له: (٧١٧)۔ وعبدالرزاق: ٢٦٠٨۔ والطحاوى فى شرح معانى الآثار: ١/ ٢٠٠ .

[۲۰۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَـنْ أَنَـسٍ، قَـالَ: كَـانَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَأَبُـو بَـكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَـنْهُـمْ يَـفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَ ةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْـعَـالَـمِـيْـنَ﴾ [الـفـاتحة: ٢] . أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [1]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم قرأت کا آغاز ''الحمد للہ رب العالمین'' کے ساتھ کرتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ اس روایت سے معلوم ہوا نماز میں قرأت فاتحہ سے قبل بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا بھی درست ہے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا آہستہ اور جہراً (بآوازِ بلند) دونوں طرح پڑھنا ثابت ہے۔

❷ "يفتتحون القراءَةبِ الحمد الله رب العالمين" قرأت "الحمدلله" سے شروع کرتے تھے۔ یہ فقرہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ بسم اللہ سرے سے پڑھتے ہی نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہراً نہیں پڑھتے تھے۔

❸ صحیح مسلم کی وہ روایت جس میں ہے:

((فكانوا يستفتحون بـ (الحمد لله رب العالمين) لا يذكرون بسم الله الرحمن الرحيم، في اوّل قراءَةٍ وَلاَ في آخِرِ ها))

''نماز کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے اور قرأت کے شروع اور آخر (دونوں موقعوں پر) ''بسم اللہ'' نہیں پڑھتے تھے۔''

(صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة، رقم:٣٣٩)

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں ذکر کرنے کے بعد مزید دو احادیث بیان کیں اور ان میں موجود مسئلہ کی وضاحت بھی کی جو کہ درج ذیل ہے۔

(i) مسند احمد، سنن نسائی، (رقم:۹۰۸)، ابن خزیمہ (رقم:۴۹۷، ۴۹۸) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "لا يجهرون ببسم الله الرحمن الرحيم" یعنی بسم اللہ الرحمٰن کو جہری (اونچی آواز سے) نہیں پڑھتے تھے۔

(ii) ایک روایت میں ابن خزیمہ نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: "كانوا يسرّون" یعنی وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔ ان احادیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ "وعلىٰ هذا يحمل النفي في رواية مسلم

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر ما بسملة: ٣٩٩.

خلافاً لم أعلَّها" صحیح مسلم کی روایت کی نفی کو (سراًپر) محمول کیا جائے گا۔ بخلاف ان لوگوں کے جنھوں نے اسے معلول کہا ہے۔ (دیکھئے:بلوغ المرام کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلوٰۃ)

4 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نماز میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا دونوں طرح جائز اور ثابت ہے تاہم آہستہ پڑھنے کے متعلق احادیث زیادہ صحیح اور واضح ہیں اور جن روایات میں بسم اللہ کا ذکر نہیں انہیں راوی کے عدم علم یا بسم اللہ کے آہستہ پڑھنے پر محمول کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ السَّبْعِ الْمَثَانِی

[36]......سات دہرائی جانے والی آیات کا بیان

[۲۱۰]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِیدِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِی أَبِی......

عَـنْ سَـعِیـدِ بْـنِ جُبَیْرٍ ﴿وَلَقَدْ آتَیْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْـمَثَـانِـی وَالْـقُرْءَ انَ الْعَظِیمَ﴾ [الحجر: ۸۷] قَـالَ: هِـیَ أُمُّ الْـقُـرْآنِ، قَالَ أَبِی: وَقَرَأَهَا عَلَیَّ سَـعِیـدُ بْنُ جُبَیْرٍ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: ﴿بِسْمِ الـلّٰـهِ الـرَّحْـمَـنِ الرَّحِیمِ﴾ [الفاتحة: ۱] الآیَةُ السَّـابِـعَةُ. قَـالَ سَعِیدٌ: قَرَأَهَا عَلَیَّ ابْنُ عَبَّاسٍ كَـمَا قَرَأْتُهَا عَلَیْكَ ثُمَّ قَالَ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ﴾ [الفاتحة: ۱] الآیَةَ السَّابِعَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّـاسٍ: فَـدَخَـرَهَـا لَـكُـمْ فَمَا أَخْرَجَهَا لأَحَدٍ قَبْلَكُمْ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ﴿وَلَقَدْ آتَیْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِی وَالْقُرْآنَ الْعَظِیمَ﴾ (الحجر: ۸۷) سے متعلق فرماتے ہیں، اس سے مراد ''ام القران'' ہے ابن جریج کہتے ہیں میرے باپ نے کہا: مجھے سعید بن جبیر نے مکمل (سورۃ فاتحہ) پڑھ کر سنائی پھر فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کی ساتویں آیت ہے۔ سعید کہتے ہیں جس طرح میں نے تمہیں پڑھ کر سنائی ہے اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھی اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کی ساتویں آیت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (اللہ نے) اس کو تمہارے لیے اپنے ہاں رکھا اور تم سے پہلے کسی کو بھی نہیں دی۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

[37]...... فاتحہ کے پڑھنے کا بیان

[۲۱۱]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ مَحْمُودِ

---

[1] اسـنادة ضـعیفٌ: لـضـعف عبـدالـعـزیز بن جریج اخرجه عبدالرزاق: ۲۶۰۸۔ والبغوی فی شرح السنة: ۵۸۰۔ والطبری فی تفسیره: ۱۴/ ۳۷، ۳۸.

بْنِ الرَّبِيعِ......

عَـنْ عُبَـادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا صَلاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)). [1]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں جس نے (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔''

فوائد: ...... ❶ درج بالا حدیث قریباً تمام کتب احادیث میں بہ اختلاف الفاظ موجود ہے۔

❷ یہ حدیث اپنے عموم کے ساتھ امام اور مقتدی دونوں کے لیے قرأت فاتحہ کو لازم قرار دیتی ہے۔ اور یہی مذہب حق اور مبنی برصداقت ہے۔

❸ امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس حدیث پر یوں باب قائم کیا ہے:

"بَـابُ وُجُـوْبُ الْـقِـرَأَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ فِي الصَّلَوٰاتِ كُلِّهَا، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتْ"

''یعنی امام اور مقتدی دونوں پر تمام نمازوں میں قرأت واجب ہونے کا بیان، نماز حضر میں ہو یا سفر میں ان میں قرأت بآواز بلند ہو یا آہستہ آواز سے۔''

❸ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وفيـه دليـل على ان قرأة الـفـاتـحة واجبة عـلـى الامـام والمأموم والمنفرد فى الصلوٰت كلها فهو صريح فى دلالته على جميع اجزاء الترجمة"

''یعنی یہ حدیث امام، مقتدی اور منفرد کے لیے تمام نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے واجب ہونے پر دلیل ہے، امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ ترجمۃ الباب کے تمام اجزاء پر صریحاً دلالت کرتی ہے۔''

(شرح الكرمانى: ٥/ ١٢٤)

[٢١٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ صَلاةٍ لَمْ يُـقْـرَأْ فِيهَـا بِـأُمِّ الْكِتَـابِ فَهِـيَ خِدَاجٌ فَهِـيَ خِدَاجٌ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ نماز جس میں ام الکتاب (فاتحہ) نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، وہ ناقص ہے۔''

---

[1] اخرجه البخارى: الاذان، باب وجوب القرأة للامام والمأموم فى الصلوٰة كلها...... الخ: ٧٥٦۔ ومسلم، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة...... الخ: ٣٩٤.

الْقِبْلَةِ . ❶

فوائد: ...... ❶ خراج: کا مطلب ناقص الخلقت، غیر تمام ہے۔ گویا سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نامکمل ہے۔

❷ صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں موجود طویل حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سورۃ فاتحہ نماز کی اصل ہے۔ جس کے بغیر نماز، نماز نہیں ہے۔

❸ اس حدیث کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

(دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۳۹۵)

❹ فقہ حنفی کی مشہور معروف کتاب ہدایہ میں ہے۔ "ویستحسن علی سبیل الاحتیاط" یعنی احتیاطاً سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھ لینا ہی بہتر ہے۔ (دیکھئے: الهدایه: ۱/ ۱۲۱ فصل فی القرأة)

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فان جهر الامام لم يقرأ الا عند الاسكاتة وان خافت فله الخيرة" "یعنی اگر امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے تو مقتدی امام کے سکتہ کے وقت پیچھے پیچھے فاتحہ پڑھتا رہے اور اگر وہ آہستہ قرأت کرتا ہے۔ تو مقتدی کو اختیار ہے۔ (جس طرح چاہے پڑھ لے) (دیکھئے: حجة الله البالغة، ۲/ ۹)، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض اور اس کو نماز کا رکن شمار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: " تبطل الصلوٰة بتركها" "اس کے نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔"

(دیکھئے: غنية الطالبين، ص ۵۹۲ فصل نماز کے آداب)

❺ اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے دیکھئے، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کی "تحقیق الکلام" مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی "توضیح الکلام" امام بخاری رحمہ اللہ کی "جزء القرأة" اور حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی "الكواكب الدرية فی وجوب الفاتحه خلف الامام فی الجهرية" وغیرہ۔

بَابٌ: فِي التَّأْمِينِ

[38]...... آمین کے بیان میں

[۲۱۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام آمین کہے تو تم بھی امین کہو! جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے سابقہ

❶ اخرجه مسلم: الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة...... الخ: ۳۹۵.

غُـفِـرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) . قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ: وَكَـانَ الـنَّبِـيُّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ . [1]

سارے (صغیرہ) گناہ معاف کردیے گئے۔''

ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا مقتدی کو امام کی آمین سن کر آمین کہنی چاہیے اگر چہ مقتدی کی قرأت آگے پیچھے ہی کیوں نہ ہو۔

❷ اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۷۸۰) امام نسائی رحمہ اللہ (سنن نسائی، رقم: ۲۹۲) نے آمین بالجہر کا مسئلہ ثابت کیا ہے۔

❸ معلوم ہوا کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔

❹ نماز میں آمین گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

❺ یاد رہے سلام اور آمین پر حسد کرنا یہودیوں کا کام ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ماحسدتکم الیهود علی شئ ما حسدتکم علی السلامِ والتأمین))

''یہودی تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین پر تم سے حسد کرتے ہیں۔'' (سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوٰة والسنة فيها، باب الجهر بآمين، رقم: ۸۵٦ وصححه ابن خزيمة، رقم الحديث: ۱۵۸۵)

❻ مسئلہ کی تفصیل کے لیے دیکھیے حافظ زبیر علی رحمہ اللہ کی کتاب ''القول المتین فی الجهربالتأمین''

[۲۱٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُمَيٌّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْـرِ الْـمَـغْـضُـوبِ عَـلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ﴾ [الفاتحة: ۷] فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کہے تو تم آمین کہو! جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ سارے (صغیرہ) گناہ معاف کردیے گئے۔''

---

[1] اخرجه البخاري: الاذان، باب جهر الامام بالتأمين: ۷۸۰۔ ومسلم، الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين: ٤۰۱ .

[2] اخرجه البخاري: الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين: ۷۸۲۔ ومسلم، الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين: ٤۰۹ .

فوائد: ...... ❶ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو مقتدیوں کو آمین کہنی چاہیے جب کہ سابقہ حدیث میں یہ ہے کہ ''جب امام وقاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو'' ان دونوں فرامین کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ امام ومقتدی دونوں اکٹھے آمین کہیں گے اگر چہ مقتدی کی قرأت امام سے آگے پیچھے ہی کیوں نہ ہو۔

❷ نماز میں آمین کہنے کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔

❸ مذکورہ حدیث امام کے بلند آواز سے آمین کہنے پر بھی دلالت کرتی ہے۔

[٢١٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"[1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین کی فرشتوں کی آمین سے موافقت ہوگئی اس کے سابقہ سارے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے گئے۔''

[٢١٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا آمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ.[2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے گئے۔'' ابن شہاب زہری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔

فوائد: ......فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر ۲۱۳، ۲۱۴

[٢١٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ الأَئِمَّةَ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُ، يَقُولُونَ: آمِينَ، وَمَنْ خَلْفَهُمْ، حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً.[3]

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کردہ اماموں اور ان کے بعد کے اماموں سے سنتا کہ وہ آمین کہتے اور ان کے

---

[1] اخرجه البخاري: الاذان، باب فضل التأمين: ٧٨١ـ ومسلم، الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين: ٤١٠.

[2] انظر الحديث السابق برقم (٢١٣). [3] موقوف صحيح: اخرجه عبدالرزاق: ٢٦٤٠، ٢٦٤٣ـ والبيهقي: ٢/ ٥٩.

مقتدی بھی آمین کہتے یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھتی۔

[۲۱۸]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَـنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ الأَئِمَّةَ وَذَكَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُ يَقُولُونَ: آمِينَ، وَيَقُولُونَ مَنْ خَلْفَهُ: آمِينَ، حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً. أَخْرَجَ الثَّـلاثَةَ الأَحَـادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالـرَّابِـعَ وَالْخَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّـافِعِـيِّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي. [1]

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں آئمہ کو سنتا اور ابن زبیر کا ذکر کیا اور ان کے بعد کے دور کا کہ وہ (امام) آمین کہتے اور ان کے مقتدی بھی آمین کہتے یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھتی۔

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں آمین بالجہر کے قائل و فاعل تھے۔

❷ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد آئمہ حرم (بیت اللہ) کا آمین کہنا ثابت ہوا۔

❸ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ادركت مأتين من اصحاب النبى صلی اللہ علیہ وسلم فى هذا المسجد يعنى مسجد الحرام اذا قال الامام ولا الضالين رفعوا اصواتهم بأمين"

''میں نے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس مسجد حرم بیت اللہ میں نماز پڑھتے دیکھا کہ جب امام ﴿ولا الضآلين﴾ کہتا تو وہ بآوازِ بلند آمین کہتے۔

(السنن الكبرىٰ للبيهقى، باب الجهر المأموم بالتأمين ۲/ ۵۹)

❹ آمین مخفی کہنے کی دلیل میں مروی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کے ساتھ اپنی آواز کو پست کیا، شاذ ہونے کی وجہ سے محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اور اس کے مقابل سفیان رحمہ اللہ کی حدیث ان کے احفظ ہونے کی بنا پر زیادہ صحیح ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حـديـث سـفيان فى هذا اصـح مـن حديث شعبة" کہ اس مسئلہ (آمین) میں سفیان رحمہ اللہ کی حدیث (کہ آمین کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کیا) شعبہ رحمہ اللہ کی حدیث (کہ آمین کے ساتھ اپنی آواز کو پست کیا) سے زیادہ صحیح ہے۔

(دیکھئے: سنن ترمذی، كتاب الصلوٰة، باب ماجآء فى التامين)

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۲۱۷)

بَابُ قِرَاءَةِ السُّورَةِ وَالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلاثَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

[39]...... ایک رکعت میں ایک، دو اور تین سورتیں پڑھنے کا بیان

[۲۱۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الأَرْبَعِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ أَحْيَانًا بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلاةِ الْفَرِيضَةِ. أُخْرِجَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اکیلے چار رکعت پڑھتے تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن سے ایک سورۃ پڑھتے۔ نافع کہتے ہیں، اور بعض دفعہ فرضی نماز کی ایک ہی رکعت میں دو، تین سورتیں بھی پڑھتے۔

فوائد: ...... (1) نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد مزید قرآن کی کچھ تلاوت مسنون ہے اور نبی علیہ السلام اس کا حکم بھی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: "أمرنا ان انقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر" ہمیں سورۃ فاتحہ اور جو قرآن سے میسر ہو اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابوداؤد، رقم: ۸۱۸)

(2) مختلف نمازوں میں ایام اور نمازوں کی مناسبت سے مخصوص قرأت بھی ثابت ہے۔

(3) ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتوں کی تلاوت بھی صحیح ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک طویل روایت سے ثابت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک ہی رکعت میں سورۃ بقرہ، سورۃ نساء اور سورۃ آلِ عمران کی تلاوت فرمائی۔

(دیکھئے: بخاری رقم: ۷۷٤، مسلم، رقم: ۸۱۳)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں سورتوں کی ترتیب ضروری نہیں، اور ان میں تقدیم وتاخیر جائز ہے۔

بَابٌ: فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالطُّمَأْنِينَةِ

[40]...... رکوع، سجدے اور (نماز میں) سکون کا بیان

[۲۲۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلادٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ

رفاعہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: "جب تم میں سے

[1] اخرجه مالكٌ في المؤطا: ١/ ٧٩، وعبدالرزاق: (٢٧٢٣)، كتاب الأم ٧/ ٢٠٧.

إِلَى الصَّلاةِ فَلْيَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ، ثُمَّ لِيُكَبِّرْ ، فَإِنْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَرَأَ بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالَى ، وَلْيُكَبِّرْ ثُمَّ يَرْكَعْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ لِيَقُمْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ لِيَرْفَعْ رَأْسَهُ فَلْيَجْلِسْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، فَمَنْ نَقَصَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ صَلاتِهِ . ''[1]

کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتو اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ نے اس کوحکم دیا ہے، پھر تکبیر کہے، اگر اسے قرآن یاد ہےتو اس سے پڑھے، اور اگر اسے کچھ بھی قرآن نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے، اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرلے، پھر کھڑا ہو یہاں تک کہ اطمینان سے کھڑا ہوجائے، پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ ہو، پھر اپنا سر اٹھائے اور بیٹھے یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے، جس نے اس میں کمی کی بے شک وہ نماز میں کمی کررہا ہے۔

[٢٢١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلادٍ......

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعِدْ صَلاتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ، فَقَامَ فَصَلَّى بِنَحْوٍ مِمَّا صَلَّى ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعِدْ صَلاتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ، فَقَالَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كَيْفَ أُصَلِّي؟ قَالَ: ((إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ،

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز پڑھنے لگا۔ (جب اس نے نماز پوری کی) تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نماز لوٹاؤ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ آدمی کھڑا ہوا اور اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا: ''اپنی نماز لوٹاؤ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے سکھایئے میں کیسے نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] اسنادہ ضعیفٌ: لشدة ضعف شيخ الشافعي ، لكنه صح من غير هذاالطريق ، اخرجه ابو داود ، الصلاة ، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود: ٨٥٨ ـ و ابن ماجة ، الطهارة ، باب ماجاء في الوضوء على ما امر الله تعالىٰ: ٤٦٠ ـ والنسائي ، التطبيق ، باب الرخصة في ترك الذكر في السجود: ١١٣٧ ـ وصححة ابن خزيمة: ٥٤٥ ، ٥٩٧ ، ٦٣٨ ـ والحاكم: ١/ ٢٤١ ـ ٢٤٢ .

ثُـمَّ اقْـرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ، وَمَكِّنْ رُكُـوعَكَ وَامْـدُدْ ظَهْـرَكَ ، فَـإِذَا رَفَـعْتَ فَأَقِمْ صُـلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَـاصِلِهَا ، فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنِ السُّجُودَ فَإِذَا رَفَـعْـتَ فَـاجْـلِـسْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى ، ثُمَّ اصْـنَـعْ ذَلِكَ فِـي كُـلِّ رَكْـعَةٍ وَسَـجْـدَةٍ حَتَّى تَطْمَئِنَّ)) . ❶

''جب تو قبلہ رخ کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ، پھر سورۃ فاتحہ اور قرآن سے اتنا پڑھ جتنا اللہ نے تیرا مقدر کر دیا ہے، اور جب رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ، اور اپنے رکوع کو اطمینان سے کر اور اپنی کمر پھیلا دے، اور جب تو اٹھے تو اپنی پیٹھ سیدھی کر اور سر کو اٹھا یہاں تک کہ ہڈیاں جوڑوں پر لوٹ آئیں۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر اور جب اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا، پھر اسی طرح ہر رکوع اور سجدہ اطمینان کے ساتھ کر۔''

[۲۲۲]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى......

عَـنْ رِفَـاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ ، قَـالَ لِـرَجُـلٍ: ((إِذَا رَكَـعْـتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَـلَـى رُكْبَتَيْكَ ، وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ فَإِذَا رَفَـعْـتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا)) . ❷

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا: ''جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ اور رکوع میں ٹھہر اور جب تو اٹھے تو اپنی پیٹھ کو سیدھا کر اور اپنا سر اٹھا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ پر آ جائے۔''

فوائد :...... ❶ رکوع وسجود نماز کے ارکان ہیں ان کی ادائیگی کے دوران خشوع وخضوع اور اطمینان انتہائی ضروری ہے۔

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایسی نماز کفایت نہیں کرتی جس کے رکوع سجود میں آدمی اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(دیکھئے:ابوداؤد، رقم: ۸۵۵۔ ترمذی، رقم: ۲٦٥ وقال "حسن صحيحٌ" ابن ماجه، رقم: ۸۷۰)

❸ حالتِ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہے اور نبی علیہ السلام سے ثابت ہے کہ آپ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھتے تھے۔ (مستدرك حاكم: ۱/ ۲٤٤)

❹ رکوع میں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے اور کہنیوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھنا چاہیے۔

(دیکھئے:سنن ترمذی، رقم:۲٦۰)

❺ رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھے کھڑے ہونے کا نام قومہ ہے۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (۲۲۰) .

❷ انظر الحديث السابق برقم (۲۲۰) .

6 اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارکانِ اربعہ (رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ) کو پورے سکون سے بجالانے کا حکم ارشاد فرمایا اور جو شخص ان کو طمانیت کے ساتھ ادا نہیں کرتا اس کی نماز کو باطل قرار دیا ہے۔

7 سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا رکوع، سجدہ، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا، اور قومہ قریباً برابر ہوتے تھے۔ (بخاری، رقم: ۸۰۱۔ مسلم، رقم: ۴۷۱) یعنی جتنی دیر نبی علیہ السلام رکوع وسجدہ میں ٹھہرتے تھے قریباً اتنا ہی وقت قومہ اور جلسہ میں بھی لگتا تھا۔

8 معلوم ہوا اعمال کی قبولیت کے لیے ان کا طریقہ نبوی ﷺ کے موافق ہونا ضروری ہے۔

[۲۲۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَقُولُونَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ؟))وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحُدُودَ، قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلاتَهُ))ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم شرابی، زانی اور چور کے متعلق کیا کہتے ہو؟'' اور یہ بات ان جرائم کی حدود کے نزول سے پہلے کی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ برائیاں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب سے برا چور نماز کا چور ہے۔'' پھر حدیث آگے بیان کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

[41]......رکوع اور سجدے میں قرأت سے ممانعت کا بیان

[۲۲٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کی قرأت سے منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو، اور سجدے میں کوشش اور جستجو سے دعا

---

[1] اسنادة ضعيفٌ لارساله: اخرجه البيهقي: ٨/ ٢٠٩۔ و ابن عبدالبر في التمهيد: ٢٣/ ٤٠٩.

فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)) . [1]

کرو، کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ (تمہاری دعا) قبول کر لی جائے۔

[۲۲۵]...... حَدَّثَنَا الأَصَمُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبُوَيْطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "أَلا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ، قَالَ أَحَدُهُمَا: مِنَ الدُّعَاءِ، وَقَالَ الآخَرُ: فَاجْتَهِدُوا فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ". أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کی قرأت سے روک دیا گیا ہے، رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں۔ خوب دعا مانگو، تمہاری دعا قبولیت کے زیادہ لائق ہوگی۔''

فوائد :...... 1 معلوم ہوا کہ رکوع وسجود میں قرأت قرآن ممنوع ہے۔

2 آدمی کو حالتِ رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرنی چاہیے اور حالتِ سجدہ میں کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔

3 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اقرب ما يكون العبد من ربّه وهو ساجدٌ فاكثروا الدعاء))

"یعنی بندہ حالتِ سجدہ میں اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔ لہٰذا اس دوران بکثرت دعا کرو۔"

(مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، رقم: ٤٨٢)

شاید یہی وجہ ہے کہ مومن ومسلمان کو حالتِ سجدہ میں دیکھ کر شیطان روتا ہے۔ (دیکھئے: مسلم، رقم: ۸۱)

4 اللہ کا تقرب حاصل ہونے کے بعد کی جانے والی دعا کے یقیناً قبول ہونے کے زیادہ مواقع ہیں۔

بَابُ تَسْبِيحِ الرُّكُوعِ
[42]...... رکوع کی تسبیح کا بیان

[۲۲۶]...... أَخْبَرَنَا الأَصَمُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبُوَيْطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ،

---

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب النهى عن قرأة القرآن فى الركوع والسجود: ٤٧٩ .

[2] انظر الحديث السابق برقم (٢٢٤) .

قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو پڑھتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، اور تیرے لیے اسلام لایا، اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، اور میری ہڈیاں اور میرے بال اور میری جلد، اور (میرے اس جسم نے) جسے اٹھایا ہوا ہے میرے قدموں نے عاجزی اختیار کی اللہ رب العالمین کے لیے۔''

[٢٢٧]...... حَدَّثَنَا الأَصَمُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبُوَيْطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، قَالَ الرَّبِيعُ: أَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ......

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). ❷

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو پڑھتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، اور تجھ پر ایمان لایا، اور تیری اطاعت قبول کی اور تو ہی میرا رب ہے، عاجزی اختیار کی تیرے لیے میرے کان، میری آنکھوں، میرے دماغ، میری ہڈیوں اور (میرے جسم نے) جسے میرے قدموں نے اٹھایا ہوا ہے، اللہ کے لیے جو ربّ العالمین ہے۔''

فوائد: ...... ❶ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم اور پاک تھے۔ ایسی تمام دعائیں انبیاء ورسل علیہم السلام کی تواضع عاجزی اور امت کی تعلیم وتربیت پر محمول ہیں۔

❷ مذکورہ دعا کے علاوہ رکوع کی اور بھی متعدد تسبیحات ثابت ہیں جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ''

(بخاری، رقم: ٨١٧، ٧٩٤۔ مسلم، رقم: ٤٨٤)

---

❶ اسنادهٗ ضعيفٌ لشدة ضعف شيخ الشافعي، لكن الحديث صحيح من حديث على كما سيأتى اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٨٠١). ❷ اخرجه مسلم: الصلوٰة، باب صلاة النبى صلی اللہ علیہ وسلم ودعائه بالليل: ٧٧١.

4 ان کے علاوہ اور بھی متعدد دعائیں نبی علیہ السلام سے مروی ہیں تفصیل کے لیے دیکھئے مکتبہ انصار السنۃ کی کتاب ''مسنون وظائف واذکار اور شرعی طریقۂ علاج'' اور ''حصن حصین'' وغیرہما۔

[۲۲۸]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ......

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا رَكَعْتَ فَقُلِ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُكَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [1]

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو پڑھ! ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، اور تیرے لیے عاجزی کی، اور تیری اطاعت قبول کی اور تجھ پر ایمان لایا، اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا'' تو تیرا رکوع مکمل ہوگیا۔

فوائد :...... مذکورہ حدیث کے الفاظ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہیں جب کہ اس معنی کی مرفوع دعا (کچھ کمی وبیشی کے ساتھ) حدیث سابق میں موجود ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

[43]...... جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

[۲۲۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ......

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرضی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو پڑھتے: ''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے برابر اور اس چیز کے بھراؤ کے برابر جسے تو چاہے۔''

---

[1] اسنادة حسن: فان عاصم بن ضمرة السلولي الكوفي صدوق حسن الحديث۔ اخرجه عبدالرزاق: ۲۹۰۲۔ وابن ابي شيبة: ۲۵۶۳.

اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [1]

فوائد: ...... ❶ مقتدی، منفرد اور امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے ہوئے رکوع سے کھڑا ہوگا۔
(دیکھئے: بخاری رقم:۷۸۹)

❷ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کی حالت کو قومہ کہتے ہیں۔

❸ قومہ میں رسول اللہ ﷺ سے متعدد دعائیں مروی ہیں جن میں سے ایک دعا مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔

❹ سیدنا رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہا تو پیچھے سے ایک مقتدی نے "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ" کے کلمات کہے۔ تو آپ نے نماز سے فارغ ہوکر پوچھا'' یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟'' ایک شخص نے کہا، میں نے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں جلدی کر رہے تھے۔'' (بخاری، رقم: ۷۹۹)

❺ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے اور جب کھڑے ہو جاتے تو "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھتے۔ (بخاری، رقم: ۷۸۹۔ مسلم، رقم: ۳۹۲)

اس حدیث سے ہمارے استاذ شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ ''تینوں نمازی، امام، مقتدی اور منفرد...... دونوں چیزیں...... ''سَمِعَ اللّٰهُ'' اور ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ......'' کہیں (گے)۔

(دیکھئے احکام ومسائل از حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ ۲۰۸/۲)

بَابُ جَامِعِ تَسْبِيحِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

[44]...... رکوع، سجدہ کی تسبیحات اور دو سجدوں کے درمیان دعا کا بیان

[۲۳۰]...... حَدَّثَنَا الأَصَمُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبُوَيْطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ......

عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ثَلاثَ

عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ کم سے کم ہے، اور جب سجدہ کرے اور ''سبحان ربی الاعلیٰ'' تین مرتبہ پڑھ

[1] انظر الحديث السابق برقم: ۲۲۷ .

مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ"❶ لے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم سے کم ہے۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ روایت اگرچہ ضعیف ہے تاہم رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہنا صحیح ثابت ہے۔

(دیکھئے: صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، رقم: ۷۷۲)

❷ سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، جب یہ آیت ﴿فسبح باسم ربك العظيم﴾ (الحاقه: ۵۲) "اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا "یہ کام اپنے رکوع میں کرو" اور جب ﴿سبح اسم ربك الاعلىٰ﴾ اپنے سب سے بلند رب کے نام کی تسبیح بیان کرو، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: "یہ کام اپنے سجدوں میں کرو"

(سنن ابوداؤد، رقم: ۸۶۹- سنن ابن ماجة، رقم: ۸۸۷)

[۲۳۱]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)).❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو پڑھے: "اے اللہ! تیرے لیے میں نے سجدہ کیا، اور تیری اطاعت قبول کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تو ہی میرا رب ہے۔ سجدہ ریز ہوا میرا چہرہ اس ہستی کے لیے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔"

[۲۳۲]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَتِ الْحَطَّابَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا لا نَزَالُ سَفَرًا كَيْفَ نَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟

محمد رحمہ اللہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ لکڑیاں چننے والے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ہمیشہ سفر میں رہتے

---

❶ اسنادة ضعيفٌ لارساله: ولجهالة اسحاق بن يزيد الهزلي، اخرجه ابو داود، الصلاة، باب مقدار الركوع والسجود: ۸۸٦۔ والترمذي، الصلاة، باب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود: ۲٦۱۔ و ابن ماجة، الصلاة، بـاب التسبيح في الركوع والسجود: ۸۹۰۔ في جميع الروايات "عن عون بن عبدالله بن عتبة، عن ابن مسعود" قال الترمذي، حديث ابن مسعود ليس بمتصل، عون بن عبد الله بن عتبة لم يلق ابن مسعود، وقال ابو داود، وهذا مرسل، عون لم يدرك عبدالله.

❷ اسنادة ضعيفٌ لشدة ضعف شيخ الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ۸٤۹.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلاثَ تَسْبِيحَاتٍ رُكُوعًا، وَثَلاثَ تَسْبِيحَاتٍ سُجُودًا)). [1]

ہیں، ہم نماز کا کیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رکوع کے لیے تین تسبیحات اور سجدہ میں بھی تین تسبیحات (پڑھا کرو)۔''

[٢٣٣]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ......

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ" قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ. [2]

عون رحمہ اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" پڑھ تو اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ کم سے کم تعداد ہے، اور جب سجدہ کیا اور تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھا تو اس کا سجدہ مکمل ہوگیا اور یہ تعداد کم سے کم ہے۔

[٢٣٤]...... عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَاجْبُرْنِي. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [3]

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دو سجدوں کے درمیان پڑھتے: اے اللہ! مجھے معاف کردے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرے نقص دور فرما۔

فوائد: ...... (1) مذکورہ روایت اگرچہ کمزور ہے تاہم دوسجدوں کے مابین رسول اللہ ﷺ سے قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ دعائیں ثابت ہیں۔

---

[1] اسنادہ ضعیفٌ لارسالہ ولشدۃ ضعیف شیخ الشافعی اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ٨١٠۔ و ابن ابی شیبة: ٢٥٦٦۔ وعبدالرزاق: ٣٨٩٤.

[2] انظر الحدیث السابق برقم: ٢٣٠ .

[3] اسنادہ ضعیفٌ لشدۃ ضعف الحارث الهمدانی وهو الحارث بن عبدالله الاعور۔ اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ٨٦٥۔ و ابن ابی شیبة: ٣٠٠٩ .

❷ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) میں دوسجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِی“ (سنن ابن ماجه رقم :٨٩٨)

❸ ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں: ” اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْفَعْنِی“

(سنن ترمذی، رقم:٢٨٤)

❹ ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ“

(سنن ابوداؤد، رقم:٨٥٠)

❺ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسجدوں کے درمیان ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ“ پڑھا کرتے تھے۔(سنن ابوداؤد، رقم : ٨٧٤، سنن ابن ماجه، ٨٩٧ وصححه الحاكم : ١/ ٢٧١)

بَابُ الْقُنُوتِ فِی الصُّبْحِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ

[45]......نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت کرنے کا بیان

[٢٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِی بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ أَهْلِ بِئْرِ مَعُونَةَ، أَقَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الأَخِيرَةِ مِنَ الصُّبْحِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ فَذَكَرَ دُعَاءً طَوِيلا، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ. [1]

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:”جب بئر معونہ والوں کے قتل کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے پندرہ راتیں قیام کیا جب بھی صبح کی نماز میں آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے (پھر) اے اللہ! تو کر .... ایک لمبی دعا بیان کی، پھر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے۔

[٢٣٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الصُّبْحِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِی رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھایا تو یہ دعا کی:”اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں موجود دیگر کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے لوگوں پر اپنی پکڑ سخت کردے۔ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا

---

[1] اسنادة ضعيفٌ لارساله: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار: ٩٥٤ .

سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ)) . [1]

قحط نازل فرما۔''

[٢٣٧]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الصُّبْحِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت کیا تو یہ دعا پڑھی: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، اور عیاش بن ابی ربیعہ کونجات دے دے۔''

فوائد: ...... (1) قنوتِ نازلہ میں مظلوم مسلمانوں کا نام لے کر ان کے حق میں اور کافروں کا نام لے کر ان کے لیے بددعا کی جاسکتی ہے۔

(2) رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان کے لوگوں کے لیے نبی علیہ السلام نے مہینہ بھر قنوت کی۔ یہ لوگ ستر قاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دھوکہ دے کر لے گئے اور بئر معونہ (مکہ اور مدینہ کے درمیان، بنی عامر کے علاقہ اورحرہ بنی سلیم کے درمیان واقع ایک کنویں کا نام ہے۔) پہنچ کر انہیں بے دردی سے شہید کر دیا۔

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر کے خلاف بھی قنوتِ نازلہ پڑھی (جیسا کہ حدیث مذکور سے واضح ہے۔) یہ لوگ کافر تھے اور مسلمانوں کے لیے بہت سی مشکلات کا باعث تھے۔

(4) معلوم ہوا قنوتِ نازلہ آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھی جائے گی۔

(5) بوقت ضرورت تمام نمازوں میں بھی قنوت درست ہے۔

(دیکھئے: صحیح مسلم، الصلاۃ، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰت...... رقم: ٦٧٥)

(6) قنوت کا ترک کرنا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ سیدابو مالک سعد بن طارق اشجعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے کہا اے ابا جان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں

---

[1] اخرجه البخاری: الأدب، باب تسمية الوليد: ٦٢٠٠ ـ ومسلم، المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰة، اذا نزلت بالمسلمين نازلة...... الخ: ٦٧٥ .

[2] انظر الحديث السابق .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی قریباً پانچ سال نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا یہ حضرات نمازِ فجر میں قنوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! یہ بدعت ہے۔ (سنن ترمذی، رقم:٤٠٢۔ ابن ماجه، رقم:١٢٤١)

سیدنا طارق رضی اللہ عنہ نے مطلقاً قنوت کو بدعت نہیں کہا بلکہ نمازِ فجر میں ہمیشہ قنوت کرنے کو بدعت کہا ہے۔ (۷) قنوتِ نازلہ کا طریقہ یہ ہے کہ امام بلند آواز سے دعائیں پڑھے اور مقتدی ان پر آمین کہیں۔ (دیکھئے: سنن ابوداؤد، رقم:١٤٤٣)

بَابُ مَنْ لا يَرَى الْقُنُوتَ

[46]...... جو قنوت نہیں کرتا

[٢٣٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَـافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِـنَ الصَّلاةِ. أُخْرِجَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی نماز میں بھی قنوت نہیں کرتے تھے۔''

فوائد: ...... عام حالات میں جب کہ مسلمان پرامن زندگی گزار رہے ہوں تو قنوت کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ ابتلاء وآزمائش کے وقت بغیر کسی نماز کی تخصیص کے تمام نمازوں میں قنوتِ نازلہ مشروع وجائز ہے۔

بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ

[47]...... سجدہ کے اعضاء کا بیان

[٢٣٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعَةٍ: يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ وَجَبْهَتِهِ، وَنُهِيَ أَنْ يَكْفِتَ مِنْهُ الشَّعَرَ وَالثِّيَابَ، وَزَادَ ابْنُ طَاوُسٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى أَنْفِهِ حَتَّى بَلَغَ طَرَفَ أَنْفِهِ، وَكَانَ أَبِي يَعُدُّ هَذَا وَاحِدًا. [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں (پاؤں کی) انگلیوں کے اطراف، اور پیشانی پر اور اپنے بال اور کپڑوں کو سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ ابن طاؤس نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ اپنا ہاتھ پیشانی اور ناک پر رکھا (ابن طاؤس کہتے ہیں) میرے والد ناک اور پیشانی کو ایک ہی شمار کرتے تھے۔

---

[1] اخرجه عبدالرزاق: ٤٩٥٢۔ و ابن ابی شیبة: ٦٩٧٠۔ والبیهقی: ٢/ ٢١٣.

[2] اخرجه البخاری: الأذان، باب السجود علی سبعة اعظم: ٨٠٩، ٨١٠، ٨١٥۔ ومسلم، الصلاة، باب أعضاء السجود والنهی عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس فی الصلاة: ٤٩٠.

[۲۴۰]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے اور اپنے بال اور کپڑوں کو (سجدہ میں) سمیٹنے سے روک دیا گیا ہے۔

[۲۴۱]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ......

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعُ آرَابٍ: وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ" ❷

عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ ''جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں: اس کا چہرہ، اس کی ہتھیلیاں، اس کے گھٹنے اور اس کے دونوں قدم۔''

[۲۴۲]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، فَذَكَرَ فِيهَا كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس میں اپنی دونوں ہتھیلیوں اور اپنے دونوں گھٹنوں کا بھی ذکر کیا۔

فوائد:...... ❶ سجدہ کو جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولیضع یدیه قبل رکبتیه" کہ جب کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے۔

(دیکھئے: سنن ابوداؤد، رقم: ۸۴۰)

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذاسجد احدکم فلیضع یدیه وإذا رفع فلیرفعهما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجه))

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (۲۳۹)

❷ اسنادة ضعيفٌ والحديث صحيح من غير هذا الطريق اخرجه مسلم، الصلاة، باب أعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب...... الخ: ۴۹۱.

❸ انظر الحديث السابق برقم: ۲۴۰.

''کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ پہلے دونوں ہاتھ رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے کیونکہ دونوں ہاتھ بھی چہرے کی طرح سجدہ کرتے ہیں۔'' (المنتقی لابن الجارود، رقم:۲۰۱)

❷ ان احادیث سے معلوم ہوا پیشانی، ناک، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دونوں پاؤں کا حالتِ سجدہ میں زمین پر رکھنا مرد و عورت دونوں کے لیے واجب ہے۔ لہٰذا بعض الناس کا یہ کہنا "لوترك وضع اليدين والركبتين جازت صلاته بالاجماع كذافي السراج والوهاج" ''کہ اگر دونوں ہاتھ اور گھٹنے (دورانِ سجدہ) زمین پر نہ رکھے تب بھی اس کی نماز بالاجماع جائز ہے، جیسا کہ السراج والوہاج میں ہے۔'' (دیکھئے: فتاویٰ عالمگیر: ۱/ ۷۰) باطل ہے۔

❸ اسی طرح صرف ناک یا فقط پیشانی پر سجدہ کرنا جیسا کہ (هدایه: ۱/ ۳۷۵) میں ہے۔ درست نہیں کیونکہ سجدہ میں ناک اور پیشانی دونوں کا لگنا ضروری ہے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۸۱۲)

❹ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دورانِ نماز کپڑوں اور بالوں کو سمیٹنا یا ان سے کھیلنا ممنوع ہے۔

[۲۴۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ وَجْهَهُ. قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْبَرْدِ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اس جگہ رکھتے جس جگہ اپنا چہرہ رکھتے۔ نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سخت ٹھنڈک میں آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی چادر سے ہاتھ نکالتے (اور انہیں زمین پر رکھتے)

فوائد: ......معلوم ہوا حالتِ سجدہ میں جس جگہ نمازی اپنا چہرہ رکھے گا اسی جگہ وہ اپنے ہاتھوں کو بھی رکھے گا، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے واضح ہے۔

بَابُ سُجُودِ الْمَرِيضِ وَفَضِيلَةِ السُّجُودِ

[48]......مریض کے سجدے اور سجدے کی فضیلت کا بیان

[۲۴۴]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ يُونُسَ......

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْجُدُ عَلَى

حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] اخرجه البيهقى: ۲/ ۱۰۷ وفى المعرفة السنن والآثار له: ۸۴۵.

وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ مِنْ رَمَدٍ بِهَا . [1]

بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ چمڑے کے بنے ہوئے تکیہ پر سجدہ کرتیں۔

[۲۴۵]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا كَانَ سَاجِدًا ، أَلَمْ تَرَ إِلَى قَوْلِهِ: افْعَلْ وَاقْتَرِبْ ، يَعْنِي: اسْجُدْ وَاقْتَرِبْ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [2]

مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں ایک بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے، کیا آپ نے اللہ کے قول کی طرف رجوع نہیں دیکھا۔ کرو اور تقرب حاصل کرو، یعنی سجدہ کرو اور اللہ کا تقرب حاصل کرو۔

فوائد:...... ❶ مذکورہ روایت میں مفسرِ قرآن امام مجاہد رحمہ اللہ کی زبانی قرآنی آیت ﴿واسجدو اقترب﴾ (العلق:۱۹) کی تفسیر معلوم ہوئی۔

❷ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجدٌ فَأكثروا الدعاء))

''یعنی بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب اس حالت میں ہوتا ہے جب کہ وہ سجدہ میں ہو، لہٰذا تم سجدے میں کثرت سے دعا کرو۔'' (صحیح مسلم ، رقم :۴۸۲)

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((وأمّا السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن أن یستجاب لکم))

''اور سجدوں میں کوشش وجستجو سے دعا مانگو، کیونکہ یہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعا (ان میں) قبول ہو۔''

(مسلم، رقم: ۴۸۹)

❸ سجدہ قربِ الٰہی اور بلندی درجات کا باعث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

((علیك كثرة السجود لـلّٰه ، فإنك لاتسجد للّٰه سجدةً الا رفعك اللّٰه بها درجةً ، وحط عنك بها خطیئةً))

''تو اللہ کے لیے بکثرت سجدے کر، اللہ ہر سجدے کے بدلے تیرا درجہ بلند کردے گا اور اس کے سبب تیرے گناہ بھی مٹا دے گا۔'' (صحیح مسلم ، کتاب الصلاة ، باب فضل السجود والحثِ علیه ، رقم : ۴۸۸)

---

[1] اسنادة ضعیفٌ: ام الحسن مقبولة حیث تتابع ولم تتابع اخرجه البیقهی : ۲/ ۳۰۷ وفی المعرفة السنن والآثار له (۱۰۸۱) .

[2] صحیح اخرجه عبدالرزاق فی تفسیره: ۳٦٦۱۔ والبیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۸۵۱ .

بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

[49]......سجدوں میں پہلوؤں کو علیحدہ رکھنے کا بیان

[٢٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ أَوِ النَّمِرَةِ شَكَّ الرَّبِيعُ سَاجِدًا فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. ❶

عبداللہ بن اقرم الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمرہ کے میدان میں سجدہ کرتے دیکھا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

[٢٤٧]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ سَاجِدًا فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. ❷

عبد اللہ بن اقرم الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نمرہ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

فوائد: ...... ❶ دورانِ سفر نماز کا اہتمام کرنا مسنون ہے۔

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سجدہ بازوؤں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھا کہ صحابی نے آپ کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔

❸ بغلوں کی سفیدی سے معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد مبارک کا رنگ بالکل سفید تھا۔

❹ بغلوں کے بالوں کو اکھاڑنا مسنون ہے۔

[٢٤٨]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ......

عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ أَرَادَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا يُجَافِي. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ

میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو آپ کے پہلوؤں کے جسم سے جدا ہونے کی وجہ سے اگر (بکری یا بھیڑ) چھوٹا بچہ آپ کے

---

❶ اخرجه ابن ماجة، الصلوٰة، باب السجود: ٨٨١۔ والنسائی، التطبیق، باب صفة السجود: ١١٠٩۔ والترمذی، الصلاة، باب ماجاء فی التجا فی السجود: ٢٧٤۔ وقال "حسنٌ" وصححة الحاكم: ١/ ٢٢٨ .

❷ انظر الحديث السابق برقم (٢٤٦)

كِتَـابِ اسْتِـقْبَـالِ الْقِبْلَةِ ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَـابِ اخْتِـلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . [1]

نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا سجدہ کرتے وقت بازو، پہلوؤں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ ہونا چاہیے۔

❷ بہت سی عورتیں سجدے میں بازوؤں کو بچھا لیتی ہیں اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں، حالانکہ یہ عمل خلافِ سنت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اعتدلوا فى السجود، ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب))

''کہ سجدوں میں اعتدلال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوران سجدہ اپنے بازو ایسے نہ بچھائے جیسے کتا بچھاتا ہے۔'' (بخاری، رقم:٨٢٢۔ مسلم، رقم:٤٩٣)

ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إذا سجدت فضع كفيكَ وارفع مرفقيك))

''جب سجدہ کرو تو اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھو اور کہنیاں بلند کرو۔'' (مسلم، رقم: ٤٩٤)

بَابُ جِلْسَةِ الاسْتِرَاحَةِ وَالاعْتِمَادِ عَلَى الْأَرْضِ عِنْدَ الْقِيَامِ

[50]...... جلسۂ استراحت اور قیام کے وقت زمین پر کھڑے ہونے کا بیان

[٢٤٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ...... عَـنْ أَبِـي قِـلابَةَ، قَـالَ: جَـاءَ نَـا مَـالِكُ بْنُ الْـحُـوَيْـرِثِ، فَـصَلَّى فِي مَسْجِدِنَا قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّـي لأُصَلِّي، وَمَا أُرِيدُ الصَّلاةَ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَـكُـمْ كَيْفَ رَأَيْـتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَقُومُ مِنَ الرَّكْعَةِ الأُولَـى، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَـنْهَـضَ، قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلاتِي هَذِهِ . [2]

ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہماری مسجد میں نماز پڑھی، فرمایا: اللہ کی قسم! میں نماز نہ پڑھتا اور نہ ہی میں نماز کا ارادہ رکھتا ہوں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ تمھیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا، بیان کیا آپ پہلی رکعت سے کھڑے ہوتے، اور جب جھکنے کا ارادہ کرتے، ابوقلابہ کہتے ہیں

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب الاعتدال فى السجود و وضع الكفين على الأرض...... الخ: ٤٩٦ .

[2] اخـرجـه البـخـارى: الأذان، بـاب من صلى بالناس وهو لا يريد الا ان يعلمهم صلاة النبى ﷺ وسنته: ٦٧٧ ، ٨٠٢ ، ٨١٨ .

میں نے کہا کیسے (جھکتے)؟ مالک بن حویرث نے فرمایا: میری اس نماز کی طرح۔

[۲۵۰]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ......

عَـنْ أَبِـي قِلَابَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا رَفَـعَ رَأْسَـهُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَـى فَـاسْتَـوَى قَـاعِـدًا قَـامَ وَاعْتَـمَدَ عَلَى الأَرْضِ . أَخْـرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [1]

۲۵۰۔ ابوقلابہ رحمہ اللہ سے سابقہ حدیث کی طرح ہی مروی ہے، البتہ اس میں انہوں نے کہا: جب مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ پہلی رکعت کے آخری سجدہ سے سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے (یعنی جلسہ استراحت کرتے) پھر زمین پر کھڑے ہوتے۔

فوائد :...... (1) پہلی اور تیسری رکعت کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے اطمینان کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر اٹھنے کا نام جلسۂ استراحت ہے۔

(2) جلسۂ استراحت نبی علیہ السلام کے قول وعمل سے ثابت شدہ سنت ہے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اس پر عمل کیا جیسا کہ حدیثِ بالا میں سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہے۔

(3) صحیح احادیث کے خلاف فقہ حنفی کی مشہور ومعروف کتاب ہدایہ میں ہے:

"واستویٰ قائماً علی صدور قدمیه ولا یقعد"

''یعنی نمازی دوسرے سجدہ کے بعد جب اٹھے تو نہ بیٹھے بلکہ قدموں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے۔''

(الهدایه، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰة: ۱/ ۱۱۰)

(4) آج بیشتر نمازی اس سنتِ مبارکہ کو ترک کر چکے ہیں امام نووی رحمہ اللہ ایسے نمازیوں سے مخاطب ہیں فرمایا:

"واعـلـم أنـه يـنبعی لكل أحد أن يواظب على هذه الجلسة لصحة الأحاديث فيها وعدم المعارض الصحيح لها، ولا تغتر بكثرة المتساهلين بتركها"

''یعنی ہر مسلمان کو صحیح احادیث سے ثابت شدہ جلسۂ استراحت (کی سنت) پر ہمیشگی سے عمل کرنا چاہیے، کہ جس کے معارض کوئی صحیح حدیث بھی نہیں ہے۔ سستی اور کاہلی کی وجہ سے جو لوگوں نے اس کو ترک کر رکھا ہے اس سے کسی قسم کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے۔ (المجموع: ۳/ ٤٤٢)

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٢٤٩)

بَابُ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْأَرْبَعِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْعَبَثِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ

[51]...... دواور چار رکعتوں کے بعد بیٹھنے اور فضول کاموں سے رکنے اور رانوں پر ہتھیلیاں رکھنے کا بیان

[٢٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ......

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، قُلْتُ: حَتَّى يَقُومَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ يُرِيدُ. [1]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے بعد (تشہد) میں ایسے بیٹھتے گویا آپ گرم پتھر پر ہیں، امام شافعی فرماتے ہیں میں نے کہا، حتی کہ آپ کھڑے ہوجاتے؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں یہی وہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

[٢٥٢]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُخْبِرُ......

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي السَّجْدَتَيْنِ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَجَلَسَ عَلَيْهَا، وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، فَإِذَا جَلَسَ فِي الْأَرْبَعِ أَمَاطَ رِجْلَيْهِ عَنْ وَرِكِهِ وَأَفْضَى بِمَقْعَدَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَصَبَ وَرِكَهُ الْيُمْنَى. [2]

ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے اور اس پر بیٹھ جاتے اور دایاں کھڑا کرلیتے اور جب چار رکعات کے بعد بیٹھتے تو اپنے پاؤں کو سرین سے دور کرلیتے اور اپنی پیٹھ سے زمین پر بیٹھ جاتے، اور دائیں سرین زمین پر رکھتے۔

فوائد:...... 1 تشہد میں دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر جب کہ بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھنا، اسی طرح دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا دونوں طرح صحیح ہے۔ (دیکھئے: مسلم، رقم: ٥٨٠)

2 پہلے اور آخری تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ علیحدہ علیحدہ ہے۔

---

[1] اسنادہ ضعیفٌ لانقطاعہ فان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ، اخرجہ ابو داود، الصلاۃ، باب فی تخفیف القعود: ٩٩٥۔ والترمذی، الصلوٰۃ، باب ماجاء فی مقدار القعود فی الرکعتین الاولین: ٣٦٦۔ وقال حسن الا ان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ.

[2] اسنادہ ضعیفٌ: لکن الحدیث صحیح من غیر ھذا الطریق اخرجہ ابو داود، الصلاۃ، باب افتتاح الصلوٰۃ: ٧٣٤، ٧٣٥۔ والترمذی، الصلوٰۃ، باب ماجاء انہ یجا فی یدیہ عن جنبہ فی الرکوع: ٢٦٠۔ وقال "حسنٌ صحیحٌ" وصححہ ابن خزیمۃ: ٥٨٩، ٦٠٨، ٦٣٨، ٦٨٩.

❸ پہلے تشہد میں دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھنا چاہیے جب کہ آخری تشہد میں بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر، جبکہ دایاں پاؤں کھڑا ہو اور کولھو کے بل بائیں جانب بیٹھنا چاہیے۔

❹ آخری تشہد میں بیٹھنے کی اس مخصوص حالت کا نام ''تورک'' ہے۔

❺ کتبِ فقہ میں صحیح احادیث کے خلاف مذکور ہے ''وجلس فی الآخیرة کماجلس فی الأولیٰ'' یعنی آدمی آخری تشہد میں بھی پہلے تشہد کی طرح ہی بیٹھے۔ (الهدایه، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰة)

[۲۵۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

علی بن عبدالرحمٰن المعاوی سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں مجھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریوں سے کھیلتے دیکھا، جب واپس آئے تو مجھے منع کیا اور فرمایا: اس طرح کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، علی بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کس طرح کرتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ جب نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی، دائیں ران پر رکھتے اور پھر اپنی تمام انگلیوں کو بند کیا اور انگوٹھے سے ملی ہوئی انگلی سے اشارہ کیا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا۔

فوائد:...... ❶ نماز میں غیر ضروری، فضول حرکتیں کرنا ممنوع ہے۔

❷ اگر کنکریاں ہٹانا ضروری ہو تو صرف ایک دفعہ ہٹائیں۔

❸ نماز کے ہر تشہد میں شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا مسنون ہے اور یہ اشارہ شروع تشہد سے آخر سلام تک کرنا چاہیے۔

❹ اشارے کے وقت انگشتِ شہادت کو تھوڑا سا خم دینا چاہیے۔ (دیکھئے: سنن ابوداؤد، رقم: ۹۹۱)

❺ صرف لا الہ الا اللہ پر انگلی اٹھانا اور پھر رکھ دینا کسی روایت سے ثابت نہیں ہے۔

❻ انسان جہاں بھی کوئی خلافِ سنت عمل دیکھے اسے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

❼ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے۔ ہمیں بھی خیر القرون

---

[1] اخرجه مسلم: المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوٰة، وکیفیة وضع الیدین علی الفخذین: ۵۸۰.

کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

[52]......تشہد کا بیان

[٢٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، وَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، سَلامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)). ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن سکھاتے تھے، اور آپ فرماتے (پڑھتے) ''تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔''

[٢٥٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُولُ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلَّهِ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ❷

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا وہ منبر پر لوگوں کو تشہد سکھا رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے، تم پڑھو تمام قولی، مالی اور بدنی عبادات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

---

❶ اخرجه مسلم: الصلوٰة، باب التشهد فی الصلوٰة (٤٠٣).

❷ اخرجه البيهقى: ٢/ ١٤٤، ١٤٥ وفى المعرفة السنن والآثار له (٨٩٠)۔ وعبدالرزاق: ٣٠٦٧، ٣٠٦٨، ٣٠٦٩۔ و ابن ابى شيبة: ٢٩٩٢۔ وصححه الحاكم: ١/ ٢٦٦.

[٢٥٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ لا يَخْتَلِفَانِ فِي التَّشَهُّدِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي. [1]

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو سنا وہ تشہد میں اختلاف نہیں کرتے۔ (یعنی دونوں نے نبی علیہ السلام سے ایک جیسے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔)

فوائد:...... ❶ التحیات کی دعا میں مختلف روایات کے اندر الفاظ کا معمولی سا فرق موجود ہے۔ صحیح سند سے ثابت کسی بھی روایت کے الفاظ کا پڑھنا درست ہے۔

❷ التحیات کا مطلب ہے، وہ تمام عبادات جن کا تعلق زبان اور گویائی ہے جیسے ذکر واذکار، دعا وغیرہ۔

❸ "الصلوٰت" یہ صلوٰۃ کی جمع ہے جس کے لغوی معنی دعا اور شرعی معروف معنی نماز کے ہیں۔ جب کہ یہاں اس سے مراد تمام بدنی عبادات ہیں جیسے رکوع سجود، طواف اور سعی وغیرہ۔

❹ الطیبات، اس مراد تمام مالی عبادات ہیں جسے صدقہ وزکوٰۃ وغیرہ۔

❺ معلوم ہوا ہر قسم کی عبادت خالصتاً اللہ ہی کے لیے ہونی چاہیے۔

❻ "اَیُّھا النَّبِیُّ" کے الفاظ سے یہ استدلال کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کو سنتے ہیں۔ درست نہیں۔ عالم عرب کے مشہور عالم دین شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فإنه لايلزم من السلام عليهم أن يسمعوا، ولهٰذا كان المسلمون يسلمون على النبي في حياته في التشهد، وهو لايسمعهم قطعاً"

"یعنی مردوں کو سلام کہنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اسے سنتے ہیں۔ (کیونکہ سلام دعا تھا اور جب میت کو سلام کہا جائے تو مقصود ان کو سنانا نہیں بلکہ ان کے حق میں دعا ہے) جب کہ مسلمان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تشہد پڑھتے ہوئے آپ علیہ السلام پر سلام کہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قطعاً نہیں سنتے تھے۔" (القول المفيد على كتاب التوحيد : ١/ ٢٨٨)

کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہوتے تو آپ کو سب صحابہ رضی اللہ عنہ کی خبر رہتی جب کہ بہت دفعہ ایسے ہوا کہ آپ کو کسی صحابی کے متعلق دریافت کرنا پڑا کہ وہ کہاں اور کیسے ہیں؟ بطورِ مثال مسجد کی خادمہ کی وفات کا واقعہ کافی ہے۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ٤٦٠۔ مسلم، رقم: ٩٥٦)

---

[1] اخرجه البيهقي في المعرفة السنن الآثار: ٨٨٥۔ والطحاوي في شرح المعاني: ١/ ٢٦٣.

❼ نبی علیہ السلام کے لیے دعا کے بعد بندہ اپنے اور اللہ کے نیک بندوں کے لیے دعا کرتا ہے۔ معلوم ہوا، دوسروں کے حق میں دعا کرتے وقت اپنے لیے بھی دعا کرلینی چاہیے، اسی طرح جب اپنے لیے دعا کرنا مقصود ہوتو اس میں دوسروں کو بھی شامل کرلینا چاہیے۔

❽ توحید پر صحیح ایمان کے لیے جنابِ محمد ﷺ کی عبدیت ورسالت پر ایمان بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ کفارِ مکہ کی طرح رسالت سے انکار کردیا جائے یا آج کے جہلاء کی طرح بشریت وعبدیت سے انکار کردیا جائے۔

❾ قرآن کی طرح سکھانے کا مطلب یہ ہے کہ بہت اہتمام اور توجہ سے سکھایا۔

❿ معلوم ہوا جس طرح رسول اللہ ﷺ صحابہ کو قرآن سکھاتے اسی طرح انہیں حکمت یعنی حدیث بھی سکھاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ جمعہ۔آیت:۲) میں آپ کا یہ وصف بیان فرمایا ہے۔

بَابٌ: فِي الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[35]...... نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

[۲۵۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ يَعْنِي: فِي الصَّلاةِ فَقَالَ: ((تَقُولُونَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، ثُمَّ تُسَلِّمُونَ عَلَيَّ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ہم آپ پر نماز میں درود کس طرح پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پڑھو، اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بھیجی، اور محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی، پھر تم مجھ پر سلام بھیجو۔

[۲۵۸]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى......

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ: ((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں پڑھتے: ''اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی اولاد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت

[1] اسنادة ضعيف لشدة ضعف شيخ الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ٩٠٥ .

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حُمَيْدٌ مَجِيدٌ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. ❶

بھیجی اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور آپ کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر، بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔''

فوائد:...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(الاحزاب: ٥٦)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام عرض کرو۔''

اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے درود کے متعلق وضاحت طلب کی تو آپ نے نماز والا درود سکھایا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ٤٧٩٧، ٣٣٧٠)

❷ صلاۃ کا مطلب درود، رحمت اور دعا ہے۔ نماز کو بھی صلاۃ اسی لیے کہتے ہیں کہ یہ دعاؤں پر مشتمل ہوتی ہے۔

❸ درود کا حکم نازل ہونے پر صحابہ نے نبی علیہ السلام سے درود کے الفاظ دریافت کیے تھے، معلوم ہوا صحابہ کا یہ نظریہ تھا کہ اعمال کی قبولیت کے لیے حکم الٰہی کے بعد طریقۂ رسول ﷺ بھی ضروری ہے۔

❹ ''آلِ محمد ﷺ'' سے مراد آپ علیہ السلام کے متبعین اور آپ سے محبت رکھنے والے ہیں۔

❺ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کی عظمت وفضیلت بھی واضح ہوئی۔

❻ التحیات کی طرح درود کے بھی مختلف الفاظ صحیح احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے کسی بھی حدیث کے الفاظ کو پڑھ لینا جائز ودرست ہے۔

❼ قرآنی حکم اور نبی علیہ السلام کے فرمودات سے یہی بات واضح ہوتی ہے کہ التحیات کی طرح تشہد میں درود پڑھنا بھی واجب ہے۔ (مزید دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ١٤٨١ - سنن ترمذی: ٣٤٧٧ - سنن نسائی، رقم: ١٢٨٤)

❽ درمیانے تشہد میں بھی درود پڑھنا مشروع ہے۔ (دیکھئے: سنن نسائی، رقم: ١٧٢١)

❾ درود شریف کی فضیلت بہت سی احادیث سے واضح ہے اور اس کے پڑھنے کے بے شمار فوائد بھی شریعت نے بیان فرمائے ہیں، ان فوائد کو سمیٹنے اور فضیلت کو پانے کے لیے صرف اور صرف مسنون اور ماثور درود ہی پڑھنے چاہیں۔

---

❶ اخرجه البخاری: احادیث الانبیاء، بابٌ: ٣٣٧٠ - ومسلم، الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد: ٤٠٦.

⑩ درودِ تاج، درودِ لکھی، درودِ ماہی وغیرہ کے نام سے بہت سی چیزیں مشہور ہیں جن کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔

بَابُ السَّلَامِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ

[54]......سلام پھیرنے اور نماز سے نکلنے کا بیان

[۲۵۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ......

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا فَرَغَ مِنْهَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. ❶

عامر بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔

[۲٦۰]...... أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❷

ایک دوسری سند سے عن عامر بن سعد عن ابیہ نے نبی ﷺ کے متعلق سابقہ حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

[۲٦۱]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي: ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ......

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى خَدَّاهُ. ❸

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے حتی کہ آپ کے رخسار نظر آتے۔

[۲٦۲]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ:......

أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. ❹

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

---

❶ اخرجه مسلم، المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها، وكيفيته: ۵۸۲.

❷ انظر الحديث السابق برقم (۲۵۹)

❸ اسنادة ضعيفٌ: لشدة ضعف شيخ الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ۹۳۳.

❹ اسنادة ضعيفٌ: وللحديث شواهد تقويه منها حديث سعد بن ابى وقاص السابق برقم: ۲۵۹۔ اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ۹۳۴۔ و احمد: ۵/ ۳۳۸.

[٢٦٣]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

[٢٦٤]...... أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى......

عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ، قَالَ مُرَّةً: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَمُرَّةُ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. [2]

واسع بن حبان سے روایت ہے، ایک مرتبہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا نام لیا جبکہ دوسری مرتبہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انہوں نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

فوائد:...... (1) معلوم ہوا نماز سے فارغ ہونے کا طریقہ سلام کے الفاظ کہتے ہوئے دائیں، بائیں چہرے کواس طرح پھیرنا ہے کہ رخسار پیچھے نظر آئیں۔

(2) سلام پھیرتے وقت پڑھے جانے والے مختلف الفاظ احادیث سے ثابت ہیں۔(i)السلام علیکم ورحمة الله، السلام عليكم ورحمة اللّٰه،(دیکھئے:سنن ابوداؤد، رقم:٩٩٦)

(ii)السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، السلام عليكم ورحمة الله.

(دیکھئے:سنن ابوداؤد، رقم: ٩٩٧ وقال ابن حجر اسناده صحيح، بلوغ المرام رقم:٢٥٢)

(3) سلام کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نماز سے فارغ ہونا نماز کے منافی ہے جیسا کہ کتب فقہ میں لکھا ہے:

"وإن تعمّد الحدث فی هذه الحالة أو تكلم او عمل عملاً ينافی الصلوٰة تمت صلوٰته"

"یعنی اگر بعد تشہد قبل از سلام جان بوجھ کر بے وضوء ہوجائے یا بات کرنے لگے یا نماز کے منافی کوئی کام کرے تو اس کی نماز مکمل سمجھی جائے گی۔(هداية، كتاب الصلوٰة باب الامامة، ١/ ١٣٠)

---

[1] فی اسناده مقال: فان ابن جريج مدلس وقد عنعن وللحديث شواهد من طرق اخرى تقويه۔ اخرجه النسائی، السهو، باب كيف السلام على الشمال: ١٣٢٥۔ واحمد: ٢/ ٧٢، ١٥٢۔ والبيهقی فی المعرفة السنن والآثار: ٩٣٥۔ وصححة ابن خزيمة: ٥٧٦.

[2] صحيح اخرجه البيقهی فی المعرفة السنن والآثار: ٩٣٦۔ وابوعوانة: ٢/ ٢٣٨۔ اما حديث ابن عمر فقد سبق تخريجه انظر الحديث السابق.

[٢٦٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَلَّمَ، وَقَالَ: أَشَارَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَكُمْ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، أَوَ لَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم میں سے کسی نے دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے السلام علیکم، السلام علیکم کہا، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے دائیں اور بائیں اشارہ کر کے تابعی کو بتایا۔ یہ ملاحظہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارے کرتے ہو جس طرح شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں، کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ کافی نہیں۔ یا تمہارے لیے یہی کافی ہے (راوی کا شک ہے) کہ تم (قعدہ میں) اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں (چہرہ پھیر) کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔''

فوائد:...... ❶ سلام پھیرتے وقت ہاتھوں سے دائیں اور بائیں جانب اشارہ کرنے کی بجائے ہاتھوں کو رانوں یا گھٹنوں پر رکھنا چاہیے۔

❷ اس حدیث سے رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہ کرنے کا استدلال جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ محدثین کے نزدیک اس حدیث کا تعلق سلام کے ساتھ ہے نہ کہ قیام کے ساتھ، جیسا کہ اس کتاب میں بھی اس سے سلام کا مسئلہ مستنبط کیا گیا ہے، دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو سلام کے باب میں بیان کیا ہے۔

(دیکھئے: صحيح مسلم، رقم: ٤٣٠۔ سنن ابی داؤد، رقم: ٩٩٦۔ سنن نسائی، رقم: ١٣٢٧)

❸ اس حدیث کے متعلق ''شیخ الہند'' محمود الحسن دیوبندی کہتے ہیں۔ ''باقی ''اذناب خیل'' کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارہ میں ہے۔''

(الورد الشذی: ٦٣۔ تقارير شيخ الهند، ٦٥ مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ریلوے روڈ ملتان)

❹ اگر رفع الیدین مذکورہ حدیث کی رو سے نماز میں سکون کے منافی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخالفین رفع الیدین (احناف) نمازِ وتر میں رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟

---

[1] اخرجه مسلم: الصلاة، باب الأمر بالسكون فى الصلوٰة والنهى عن الاشارة باليد...... الخ: ٤٣١.

5 رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین رسول اللہ ﷺ سے قولاً وفعلاً ثابت ہے اور نہ کرنے کے بارے میں کوئی ایک بھی روایت صحیح نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ولم يثبت عن أحد من اصحاب النبى ﷺ انه لايرفع يديه"

''کسی ایک صحابی سے بھی رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں۔'' (جزء رفع الیدین)

نبی ﷺ کی اس عظیم سنت کو شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دینا، گستاخی اور سنتِ رسول سے مذاق ہے۔

بَابٌ: فِي الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلاةِ

[55]......نماز کے بعد کے اذکار کا بیان

[٢٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ. قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لأَبِي مَعْبَدٍ بَعْدُ، فَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكُهُ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثْتَنِيهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَصْدَقِ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَأَنَّهُ نَسِيَهُ بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ إِيَّاهُ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہوتا تکبیر (اللہ اکبر کی آواز) سے پہچان لیتا تھا۔ عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بعد میں یہ حدیث ابومعبد سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: میں نے تو تجھے یہ حدیث بیان نہیں کی، عمرو کہتے ہیں حالانکہ مجھے انہوں نے ہی بیان کی اور کہا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلاموں میں سے سب سے زیادہ سچے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، گویا کہ وہ انہیں یہ حدیث بیان کرنے کے بعد بھول گئے۔

فوائد:...... 1 معلوم ہوا سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ بآوازِ بلند ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔

2 نماز کے فوراً بعد بآواز بلند ''لا الہ الا اللہ'' کا ورد کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اذکار واوراد وہی کرنے چاہیں جو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے ثابت ہوں۔

3 رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ اذکار وسنن میں کمی زیادتی دین میں دخل اندازی ہے جو کہ بہت بڑا جرم ہے جیسا کہ کچھ لوگوں نے نبی علیہ السلام سے ثابت شدہ دعا "اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام" (صحيح مسلم، رقم:٥٩١) میں "واليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام وادخلنا

[1] اخرجه البخارى: الأذان، باب الذكر بعد الصلاة: ٨٤٢۔ ومسلم، المساجد، باب الذكر بعد الصلاه: ٥٨٣ .

دار السلام" اور "ربنا وتعالیت" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

[٢٦٧]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلاتِهِ يَقُولُ: بِصَوْتِهِ الأَعْلَى: ((لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ، وَلا نَعْبُدُ إِلا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے پڑھتے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ہی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، گناہوں سے رکنا اور عبادت پر قدرت پانا صرف اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔ اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، ہر نعمت کا مالک وہی ہے، اور سارا فضل اسی کی ملکیت ہے، اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا جانیں۔"

فوائد:...... ❶ مذکورہ انتہائی جامع دعا اللہ رب العزت کی توحید، اس کی عظیم صفات اور حمد وثنا کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہے۔

❷ عبادتِ الٰہیہ کے بعد بندے کو مزید عجز وانکساری کا اظہار کرنا چاہیے۔ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (یعنی گناہوں سے بچاؤ اور عبادت پر قدرت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔) کا یہی معنی ہے۔ سلام پھیرنے کے بدان اذکار کے علاوہ اور بھی بہت سے اذکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جنہیں ادعیۂ مأثورہ کی کتب (پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری دعائیں، حصن المسلم، حصن حصین وغیرہ) میں دیکھا جا سکتا ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ بَعْدَ الصَّلاةِ وَالانْصِرَافِ مِنْهَا

[56]......نماز کے بعد بیٹھنے اور سلام کے بعد مڑنے کا بیان

[٢٦٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان

[1] اخرجه مسلم: المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلوٰة و بيان صفته (٥٩٤).

قَـالَـتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَـلَّـمَ مِـنْ صَـلاتِهِ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِى تَسْـلِيمَهُ، وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِـى مَكَـانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنَرَى مُكْثَهُ ذَلِكَ - وَالـلّٰـهُ أَعْـلَـمُ لِكَىْ يَبْعُدَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِنَ انْصِرَافٍ مِنَ الْقَوْمِ. [1]

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی ہوجاتیں، اور نبی ﷺ اپنی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا، ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اس لیے ٹھہرتے۔ اور پورا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تاکہ عورتیں چلی جائیں اور مرد نماز سے فارغ ہوکر ان تک نہ پہنچ سکیں۔

فوائد: ...... 1 سلام پھیرنے کے بعد فوراً اُٹھنے کی بجائے، ذکر واذکار کر کے اٹھنا افضل اور باعث اجر و ثواب ہے۔

2 معلوم ہوا امام کا سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنے سے قبل تھوڑی دیر اسی حالت میں بیٹھنا سنت ہے۔

3 عورتوں کا مساجد میں آنا اور مردوں کے ساتھ باجماعت نماز میں شریک ہونا مسنون ہے، تاہم ان کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (دیکھئے: سنن ابوداؤد، رقم: ٥٦٧)

4 عورتوں کا مردوں کے پیچھے صفیں بنانا، یا علیحدہ مساجد میں ان کی نماز کے لیے جگہ مختص کرنا دونوں درست ہیں۔

[٢٦٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِى الأَوْبَرِ الْحَارِثِيِّ، قَالَ:......

سَـمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرِفُ مِنَ الصَّلاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد دائیں اور بائیں جانب پھرتے تھے۔

فوائد: ......سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف دائیں، بائیں دونوں طرف سے گھوم کر منہ کرنا درست ہے۔

[٢٧٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰــهِ، قَــالَ: لا يَـجْـعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلاتِهِ جُزْءًا يَرَى أَنْ حَتْمًا عَلَيْهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، تم میں سے کوئی ہرگز اپنی نماز سے شیطان کے لیے حصہ

---

[1] اخرجه البخارى: الأذان، باب التسليم: ٨٣٨.

[2] صحيحٌ: اخرجه البيهقى ٢/ ٢٩٥، وفى المعرفة السنن والآثار له (١٠٦٤)۔ وفى السنن الصغرٰى له: ٦٨٥۔ والحميدى: ٩٩٨.

أَنْ لا يَنْفَتِلَ إِلا عَنْ يَمِينِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَآخِرُهَا آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. [1]

مقرر نہ کرے کہ وہ اپنے لیے صرف دائیں جانب پھر نا ہی ضروری خیال کرے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر اپنے بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا۔

فوائد: ...... 1 نماز سے فارغ ہوکر امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا مسنون ہے۔

2 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنن سے محبت کرنے والے اور بدعات سے اس قدر اجتناب کرنے والے تھے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی سنت پر من وعن عمل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

3 شرع میں افراط وتفریط جائز نہیں ہے۔

4 شیطان انسان کو افراط وتفریط دونوں طریقوں سے گمراہ کرتا ہے۔ اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دائیں طرف سے گھومنے کو اپنے اوپر لاگو کر لینے کو شیطان کا حصہ قرار دیا۔

5 سنت کو فرض یا واجب، اور فرض یا واجب کو غیر مستحب یا سنت کا درجہ دینا درست نہیں۔

بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الْجَمَاعَةِ

[57]...... باجماعت نماز کی فضیلت

[٢٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلاةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)). [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز پڑھنا ستائیس درجہ زیادہ فضیلت والی ہے ایک آدمی کے نماز پڑھنے سے۔''

[٢٧٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز پڑھنا تم میں سے کسی کے تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

---

[1] اخرجه البخاری: الأذان، باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال: ٨٥٢۔ ومسلم، الصلوٰة، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال: ٧٠٧.

[2] اخرجه البخاری: الأذان، باب فضل صلوٰة الجماعة: ٦٤٦۔ ومسلم المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، وبيان التشديد فی التخلف عنها وأنها فرض كفاية: ٦٥٠.

جُزْءًا)). [1]

فوائد :...... 1 نماز کی باجماعت ادائیگی ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ (البقرہ: ٤٣)

''اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

2 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز باجماعت میں شریک ہوتے اور بغیر کسی شرعی عذر کے جماعت سے پیچھے رہنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔

3 باجماعت نماز اکیلے اور منفرد کی نماز سے پچیس یا ستائیں درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

4 باجماعت نماز میں شمولیت سے پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ یا ستائیں کا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا تعلق نمازی کی نیت خلوص، خشوع وخضوع اور اتباع سنت کے ساتھ ہے۔ جس کا جس قدر عمل بہترین ہوگا اسی قدر اسے اجر وثواب ملے گا۔ ان شاء اللہ۔

5 نماز باجماعت میں جتنے لوگوں کی اکثریت ہو اتنی افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وإن صلاة الرجل مع الرجل أزكى من صلاته وحده، وصلاته مع الرجلين أزكى من صلاته مع الرجل، وما اكثر فهو ازكى اَحبُّ الى الله عزّوجلَّ))

''کہ آدمی کی اکیلے نماز سے ایک آدمی کے ساتھ (باجماعت) نماز اور آدمی کی دو آدمیوں کے ساتھ (باجماعت) نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز سے بہتر ہے۔ اور جتنی زیادہ اکثریت ہو وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل صلاۃ الجماعۃ، رقم: ٥٥٤)

[٢٧٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ الإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَأَسْرَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [2]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بقیع میں تھے انہوں نے اقامت سنی تو مسجد کی طرف جلدی کی۔

فوائد :...... 1 نماز باجماعت کے لیے سکون، وقار کے ساتھ آنا چاہیے۔

---

[1] اخرجه البخاری: الأذان، باب فضل صلاة الفجر جماعة: ٦٤٨۔ ومسلم، المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، وبيان التشديد...... الخ: ٦٤٩.

[2] اخرجه عبدالرزاق: ٣٤١١۔ و ابن ابی شيبة: ٧٣٩٥.

2 نماز کے لیے تیز دوڑتے ہوئے آنا ممنوع ہے۔ (دیکھئے: مسلم، رقم: ٦٠٢)

3 اقامت سے پہلے تمام نمازیوں کا مسجد میں ہونا ضروری نہیں البتہ تکبیر اولیٰ سے پہلے مسجد پہنچ جانا بہتر ہے۔

4 اقامت کے بعد مسجد کی طرف جانے میں جلدی کرنا جائز ہے بشرطیکہ سکون اور وقار کے خلاف نہ ہو۔

بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ لَمْ يَحْضُرْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ جَمَاعَةً

[58]...... جوعشاء کی نماز باجماعت کے لیے حاضر نہیں ہوتا اس کے لیے وعید کا بیان

[٢٧٤]...... أَخْبَرَنَا الأَصَمُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ بِهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں، پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور اذان کہی جائے پھر کسی کو لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں، پھر میں ان لوگوں کو طرف جاؤں (جو نماز میں شریک نہیں ہوتے) میں ان کے گھروں کو ان پر آگ لگا دوں، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں سے کسی کو اگر یہ علم ہو جائے کہ اسے گوشت سے پر موٹی ہڈی یا دو اچھے پائے مل جائیں گے، تو نماز عشاء میں لپک کر آ جائے۔''

فوائد:...... 1 امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس حدیث سے نماز باجماعت کے وجوب کا استدلال کرتے ہوئے، باب قائم کیا ہے کہ:

"باب وجوب صلاة الجماعة"

''نماز باجماعت کے واجب ہونے کا بیان'' (بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٦٤٤)

2 کتاب وسنت کے مخالفین کے خلاف سختی سے نمٹا جا سکتا ہے۔

---

[1] اخرجه البخاري: الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة: ٦٤٤۔ ومسلم، المساجد، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد فى التخلف عنها...... الخ: ٦٥١.

❸ رسول اللہ ﷺ کا رحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود تارکین جماعت کے گھروں کو جلانے کا قصد کرنا اس جرم کی سنگینی پر دلالت کرتا ہے۔

❹ اللہ رب العزت کی صفات کی قسم کھانا جائز ہے۔

❺ دنیاوی اغراض ومقاصد کی خاطر کی جانے والی عبادات کی شریعت میں کچھ اہمیت نہیں ہے۔

❼ حدیث میں نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کی ادائیگی کو منافقین کے لیے بوجھل اور بھاری کہا گیا ہے۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ٦٥٧، مسلم، رقم: ٦٥١)

سبب یہ ہے کہ عشاء کے وقت لوگ تھکاوٹ اور نیند کی وجہ سے جماعت کو خاص اہمیت نہیں دیتے اور فجر کے وقت شیطان نیند کے مارے ہوئے لوگوں کو اٹھنے نہیں دیتا۔ اس لیے دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ فجر اور عشاء کی نماز باجماعت میں خاص طور حاضر ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان میں غیر حاضری علامتِ نفاق ہے۔

[٢٧٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ شُهُودُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ لا يَسْتَطِيعُونَهُمَا))أَوْ نَحْوَ هٰذَا . [1]

عبدالرحمٰن بن حرملہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشاء اور صبح کی نماز میں باجماعت حاضر ہونے کا ہے۔ (کیونکہ) وہ ان دونوں (میں حاضر ہونے) کی استطاعت نہیں رکھتے۔''

بَابٌ: فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ لِلْعُذْرِ

[59]......عذر کی وجہ سے باجماعت نماز چھوڑنے کا بیان

[٢٧٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ رِيحٍ، يَقُولُ: ((أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ)) . [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ جب رات ٹھنڈک اور آندھی والی ہوتی تو آپ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ اذان میں "الا صلوا فی الرحال" خبردار! اپنے گھروں میں نماز پڑھو!'' کے الفاظ کہے۔

---

[1] اسنادہ ضعیفٌ لاعضالہ: اخرجہ البیہقی فی المعرفۃ السنن والآثار: ١٤٢٧۔ وما لکٌ فی المؤطا، الصلاۃ، باب ماجاء فی العتمۃ والصبح.

(٢٧٦) اخرجہ البخاری: الاذان، باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ ان یُصَلِّیَ فی رحلہ: ٦٦٦۔ ومسلم، الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الرحال فی المطر: ٦٩٧ .

[۲۷۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَذَّنَ لَيْلَةً ذَاتَ بَرْدٍ وَرِيـحٍ، فَقَالَ: ((أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ))، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَـأْمُـرُ الْـمُـؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ: ((أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ)). [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ٹھنڈک اور آندھی والی رات اذان دی تو کہا "الا صلوا فی الرحال" پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ اذان میں "الا صلوا فی الرحال۔" کہے۔

[۲۷۸]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي الـلَّيْـلَةِ الْـمَـطِيرَةِ، وَاللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ رِيحٍ: ((أَلَا صَـلُّوا فِي رِحَالِكُمْ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَـابِ اسْتِـقْبَـالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مؤذن کو بارش اور آندھی والی ٹھنڈی رات میں حکم دیتے کہ وہ اذان میں "الا صلوا فی الرحال" کہے۔

فوائد:...... (1) جب بارش ہورہی ہو یا سخت سرد ہوا چل رہی ہوتو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد جانا ضروری نہیں۔

(2) بارش یا سخت سرد ہوا والے دن اذان میں "الا صلوا فی الرحال" یا "الا صلوا فی رحالکم" یعنی اپنی اقامت گاہوں میں نماز پڑھ لو' ان الفاظ سے اعلان کرنا جائز ہے۔

(3) "الا صلوا فی الرحال" یا "الا صلوا فی رحالکم' کے کلمات "حی علی الصلاۃ" اور "حی علی الفلاح" کے عوض کہے جائیں گے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ٦١٦۔ مسلم، رقم: ٦٩٩)

(4) اسلام دین رحمت ہے جس میں بہت سی رخصتیں موجود ہیں۔

(5) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سنن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ اور متبعین تھے۔

(6) جو مسئلہ کبھی کبھار سامنے آئے، اس کی اچھے انداز سے وضاحت کردینی چاہیے۔ تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں

---

[1] انظر الحديث السابق نرقم (٢٧٦)

[2] اخرجه ابو داود: الصلاة، باب التخلف عن الجماعة فى الليلة الباردة أو الليلة المطيرة: ١٠٦٠۔ و ابن ماجة، اقامه الصلوٰت، باب الجماعة فى الليلة المطيرة: ٩٣٧۔ وصححه ابن خزيمة: ١٦٥٥.

شکوک وشبہات نہ جنم لیں گے۔ جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا۔

بَابٌ :فِي إِعَادَةِ الصَّلاةِ مَعَ الإِمَامِ وَمَا لا يُعِيدُهُ

[60]......امام کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھنے اور جواس کو نہیں لوٹائے گا اس کا بیان

[۲۷۹]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيلِ، يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ مِـحْـجَـنٍ، أَنَّـهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُـولِ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَّنَ بِـالـصَّـلاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُـصَـلِّـيَ مَعَ الـنَّـاسِ؟ أَلَسْـتَ بِـرَجُـلٍ مُسْـلِـمٍ؟))قَـالَ: بَـلَـى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ كُـنْـتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ، وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)). [1]

محجن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کے لیے اذان ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، اور محجن اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''آپ نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی؟ کیا آپ مسلمان نہیں؟ محجن نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو آئے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ، اگرچہ تو پڑھ چکا ہو۔''

فوائد :...... 1 جو شخص گھر میں نماز پڑھ لے پھر اسے یہی نماز باجماعت مل جائے تو اسے دوبارہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔ ان میں سے ایک نفل ہو جائے گی۔

2 مسلمان نماز پڑھتے ہیں جب کہ نماز نہ پڑھنا غیر مسلموں کا کام ہے۔

3 کسی شرعی عذر کی بنا پر گھر میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((لاتصلوا صلاة في يوم مرتين))''کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو دفعہ نہ پڑھو۔''(سنن ابوداؤد، رقم: ۵۷۹) کا مطلب یہ ہے کہ ایک نماز دو دفعہ باجماعت یا دو دفعہ انفرادی طور پر نہ پڑھو۔ واللہ اعلم

---

[1] اخرجه النسائي: الامامة، باب اعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه: ۸۵۸۔ واحمد: ٤/ ٣٤، ٣٣٨۔ وعبدالرزاق: ٣٩٣٢، ٣٩٣٣۔ وصححه الحاكم: ١/ ٢٤٤۔ وحسنه البغوي في شرح السنة: ٣/ ١٣٠، ٨٥٦.

[۲۸۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالصُّبْحَ ، ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الإِمَامِ فَلا يُعِيدَنَّهُمَا . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب اور صبح کی نماز پڑھ لی، پھر ان نمازوں کو امام کے ساتھ بھی پا لیا تو وہ ان کو ہرگز نہ (دوبارہ) پڑھے۔

فوائد :...... ❶ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس اثر کے مقابلے میں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جو شخص نماز صبح گھر میں ادا کر چکا ہے اور پھر مسجد میں اسے جماعت مل جائے تو اس کے لیے مسجد میں جماعت کے ساتھ یہ نماز دوبارہ جائز ہے۔(دیکھئے:سنن ترمذی، رقم : ۲۱۹ وقال حدیث حسنٌ صحیح)

❷ پانچ نمازوں میں سے کوئی بھی نماز انفرادی طور پر ادا کر لینے کے بعد اس کو دوبارہ باجماعت ادا کرنا درست ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ :فِي الإِمَامَةِ وَآدَابِهَا

[61]......امامت اور اس کے آداب کا بیان

[۲۸۱]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ مُعَاذًا أَمَّ قَوْمَهُ فِي الْعَتَمَةِ فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ فَصَلَّى ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ: ((أَفَتَّانٌ أَنْتَ ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ ، اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا وَسُورَةَ كَذَا)) . ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو عشاء کی امامت کروائی تو سورۃ بقرہ شروع کردی، ایک آدمی نے پیچھے سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھ لی، اس نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تو آزمائش میں ڈالنے والا ہے، کیا تو آزمائش میں ڈالنے والا ہے، فلاں، فلاں سورۃ پڑھا کرو۔''

[۲۸۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ......

---

❶ صحیح اخرجه عبدالرزاق: ۳۹۳۹، ۳۹۴۰۔ و ابن ابی شیبة: ٦٦٦٣۔ والبیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱۰۷۳ .

❷ اخرجه البخاری: الأذان، باب اذا طول الامام وکان للرجل حاجة فخرج وصلی: ۷۰۰، ۷۰۱۔ ومسلم، الصلاة، باب القرأة فی العشاء: ٤٦٥ .

عَـنْ جَـابِـرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْـلَـهُ . وَقَـالَ فِـی حَـدِیـثٍ آخَرَ قَالَ سُفْیَانُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو ، فَقَالَ: هُوَ نَحْوُ هَذَا . ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں۔ اور اس حدیث کے آخر میں ہے سفیان رحمہ اللہ نے کہا، میں نے یہ حدیث عمرو کو بیان کی تو انہوں نے کہا ہاں وہ ایسے ہی ہے۔

فوائد: ...... ❶ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ پہلے نبی علیہ السلام کے ساتھ نماز عشاء پڑھتے اور پھر جا کر اپنی قوم کی امامت فرماتے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۷۰۰)

❷ معلوم ہوا ذمہ دار کی شکایت بالاتر شخصیت کے سامنے پیش کی جا سکتی ہے اور یہ غیبت نہیں۔

❸ اگر امام نماز لمبی کر رہا ہو تو ضرورت مند نمازی نماز سے نکل کر اپنی نماز پڑھ سکتا ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح میں اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے۔

❹ امام کو مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے قرأت کرنی چاہیے۔

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہترین معلم تھے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جیسے سمجھدار جلیل القدر صحابی کی شکایت پر انہیں ڈانٹتے ہوئے "أفتّانٌ انت" کے الفاظ استعمال کیے جب کہ معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ جیسے نو مسلم صحابی سے دوران نماز غلطی ہوئی تو انتہائی محبت و پیار سے ان کی اصلاح فرمائی۔ (دیکھئے: مسلم، رقم: ۵۳۷)

❻ عشاء کی نماز میں قرأت مختصر ہونی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو سورۃ الاعلیٰ، والشمس وضحاها" اور "واللیل اذا یغشیٰ" پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۷۰۵)

[۲۸۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ یُصَلِّی لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَإِنَّ فِیهِمُ السَّقِیمَ وَالضَّعِیفَ ، وَإِذَا كَانَ یُصَلِّی لِنَفْسِهِ فَلْیُطِلْ مَا شَاءَ)) . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِیثَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِی . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے کیونکہ جماعت میں بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب (اکیلا) اپنے لیے نماز پڑھ رہا ہو تو جتنی چاہے لمبی کر لے۔"

---

❶ اخرجه مسلم: الصلاة، باب القرأة فی العشاء: ٤٦٥ .

❷ اخرجه البخاری: الاذان، باب اذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء: ٧٠٣ـ ومسلم، الصلاة، باب امر الأئمة بتخفیف الصلاة فی تمام: ٤٦٧ .

فوائد: ...... ❶ امام کو نماز میں کمزور، بیمار اور ضرورت مند مقتدیوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔
❷ نماز میں تخفیف مناسب ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ادائیگی ارکان میں اعتدال ختم کر دے۔
❸ امام کو مسنون قرأت کے علاوہ عام فرض نمازوں میں لمبی قرأت نہیں کرنی چاہیے۔
❹ اکیلا آدمی جتنی لمبی نماز پڑھنا چاہے وہ پڑھ سکتا ہے۔
❺ بہت زیادہ لمبی نماز پڑھانے والے امام پر رسول ﷺ نے شدید غصہ فرمایا۔

(دیکھئے: بخاری، رقم: ۹۰، ۷۰۲۔ مسلم، رقم: ٤٦٦)

بَابُ مَوْقِفِ الإِمَامِ

[62]......امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

[٢٨٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلَى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَجَاءَ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَجَبَذَهُ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاةَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَلَمْ تَرَنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ . [1]

ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں ہمیں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بلند چبوترہ پر نماز پڑھائی، آئے اور اس پر نماز پڑھی تو ابومسعود بدری نے انہیں کھینچا تو حذیفہ نے ان کی پیروی کی، جب نماز مکمل کی تو ابوسعید نے دریافت کیا: کیا اس سے منع نہیں کر دیا گیا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ میں نے آپ کی بات مانی ہے؟

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کے برابر کھڑا ہونا چاہیے۔
❷ امام کے لیے علیحدہ بغیر کسی مقصد کے بلندی پر چبوترہ وغیرہ کا ہونا درست نہیں ہے۔
❸ اگر کوئی بھول جانے پر اصلاح کرے تو آدمی کو اصلاح قبول کرنی چاہیے۔
❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتباع سنت کے جذبہ وعمل سے سرشار تھے۔
❺ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:
((إذا أمّ الرّجل القوم فلا يقم في مكان أرفع من مقامهم))

[1] اخرجه ابو داود، الصلاة، باب الامام يقوم مكاناً ارفع من مكان القوم: ٥٩٧۔ و ابن ابی شيبة: ٦٥٢٤، ٦٥٢٥۔ وصححه ابن خزيمة: ١٥٢٣۔ و ابن الجارود: ٣١٣۔ والحاكم: ١/ ٢١٠ .

''کہ جب کوئی آدمی امامت کرائے تو مقتدیوں سے بلند جگہ پر نہ کھڑا ہو۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الا ما یقوم مکاناً أرفع من مکان القوم، رقم: ۵۹۸)

6 اگر امام تعلیم کے ارادہ سے مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہو تو درست ہے۔(دیکھئے: بخاری، رقم: ۳۷۷)

بَابُ مَوْقِفِ الْمَأْمُوم

[63]......مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

[۲۸۵]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلأُصَلِّي لَكُمْ)). قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْنَا إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ خَلْفَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا. [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جسے انہوں نے آپ کے لیے بطورِ ضیافت تیار کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا، پھر فرمایا ''چلو میں تمھیں نماز پڑھاؤں۔'' انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک چٹائی پر کھڑے ہوئے جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی سے صاف کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے، میں نے اور یتیم (ضمیرہ بن سعد) نے آپ کے پیچھے صف بنائی، اور (میری) بوڑھی (دادی) ہمارے پیچھے تھی۔

[۲۸۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَيْتِنَا وَأُمِّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. [2]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں، میں نے اور چھوٹے بچے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اپنے گھر نماز پڑھی۔ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

[۲۸۷]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ جَدَّتَهُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا

---

[1] اخرجه البخاری: الصلاة، باب الصلاة علی الحصیر: ۳۸۰۔ ومسلم، المساجد، باب جواز الجماعة فی النافلة، والصلاة علی حصیر و خمرة وثوب وغیرها من الطاهرات: ۶۵۸.

[2] اخرجه البخاری: الاذان، باب المرأة وحدها تکون صفًّا: ۷۲۷.

مُلَيْكَةَ دَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلأُصَلِّي بِكُمْ))، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. [1]

نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا جسے انہوں نے آپ کے لیے بطورِ ضیافت تیار کیا تھا، آپ ﷺ نے کھانا کھایا، پھر فرمایا: ''چلو میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک چٹائی کی طرف کھڑا ہوا جو ہمارے ہاں کثرتِ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہوچکی تھی۔ اس کو (میں نے) پانی چھڑک کر صاف کیا، پھر اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، میں نے اور چھوٹے بچے نے آپ کے پیچھے صف بنائی، اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی، آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر واپس چلے آئے۔

[٢٨٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ:......

أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. [2]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اور چھوٹے بچے نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، اور ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

فوائد:...... 1 نیک اور صالح افراد کو کھانے پینے کی دعوت دینا جائز ہے۔

2 رسول اللہ ﷺ دعوت قبول کرتے اور کھانے کے لیے حاضر ہوتے تھے۔

3 معلوم ہوا نفل نماز کی جماعت جائز ہے۔

4 عورتیں با جماعت نماز کی ادائیگی کرسکتی ہیں۔

5 اگر ایک آدمی اور بچہ ہو تو دونوں مل کر ایک صف بنائیں گے۔

6 عورت اکیلی بھی مکمل صف کے حکم میں ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے کہ:

"والمرأة وحدها تكون صفًّا"

''اکیلی عورت صف کے حکم میں ہوتی ہے۔''

7 مرد اکیلی عورت کو بھی امامت کرا سکتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تعلیقاً بیان کیا ہے کہ:

---

[1] انظر الحديث السابق برقم: ٢٥٨ .

[2] انظر الحديث السابق برقم: ٢٨٦ .

"كانت عائشة يؤمها عبدها ذكوان من المصحف"

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ''ذکوان'' مصحف سے (دیکھ کر) ان کی امامت کراتا تھا۔''

(بخاری، رقم: ۲۹۲)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اذا ايقظ الرجل أهله من الليل فصليا أوصلى ركعتيں جميعًا كتبا من الذاكرين والذاكرات))

''کہ جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے پھر وہ دوونوں نماز پڑھتے ہیں یا دونوں اکٹھے دورکعت نماز پڑھتے ہیں تو وہ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، رقم:۱۳۰۹)

8 برکت کے حصول کے نقطۂ نظر سے کسی نیک شخصیت کی اقتداء میں گھر کے اندر باجماعت نفل نماز پڑھنا درست ہے۔

9 چٹائی پر نماز کی ادائیگی درست ہے۔

10 امام کے کھڑا ہوجانے یا نماز کے لیے آجانے کے بعد مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔

11 امّ سلیم رضی اللہ عنہا سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔

[۲۸۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، أَظُنُّهُ عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي جَعْدٍ فَوَقَفَ بِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ:......

وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلاةَ.

أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

---

[1] اخرجه الترمذي: الصلاة، باب ماجاء في الصلاة خلف الصف وحده: ۲۳۰۔ وقال "حسنٌ" و ابن ماجة، اقامة الصلوٰة، باب صلاة الرجل خلف الصف وحده: ۱۰۰٤۔ وصححة ابن الجارود: ۳۱۹.

فوائد :......معلوم ہوا صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی جبکہ اگلی صف میں ابھی جگہ باقی ہو، اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہوتو پیچھے اکیلا نماز پڑھ لے ان شاء اللہ نماز صحیح ہوگئی، اور اگر اگلی صف میں جگہ موجود ہواور پیچھے کھڑا ہوجائے تو نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔ هذا ماعندی والله اعلم بالصواب

بَابٌ: مِنْهُ

[64]......انہیں مسائل کا بیان

[٢٩٠]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى......

عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ بِصَلَاةِ الإِمَامِ. ❶

صالح مولی التوامہ رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد کے چھت پر اکیلے امام کے پیچھے نماز پڑھی۔

فوائد :...... ❶ اگر امام نچلی منزل میں امامت کروائے تو مقتدی اوپر والی منزلوں پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کا اتفاقی مسئلہ ہے۔ آج کل بیت اللہ میں لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں۔

❷ ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں۔ "صليت مع ابی هريرة فوق المسجد لصلوٰة الامام وهو أسفل" مولیٰ التوامہ کہتے ہیں: "میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام کے پیچھے مسجد کے چھت پر نماز پڑھی جب کہ امام نیچے تھا۔" (مصنف ابن ابی شیبہ: ٢/ ٢٢٣، رقم: ٦١٥٨)

[٢٩١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ......

عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِي بُيُوتِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى بِصَلَاةِ الإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ وَبَيْنَ بُيُوتِ حُمَيْدٍ وَالْمَسْجِدِ الطَّرِيقُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. ❷

صالح بن ابراہیم سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے گھروں میں جمعہ کی نماز کی اقتداء میں پڑھی امام مسجد میں تھا۔ حمید کے گھروں اور مسجد کے درمیان راستہ تھا۔

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق۔ اخرجه البيهقی ٣/ ١١١ وفی المعرفة السنن والآثار له (١٥١٥)۔ اخرجه ابن ابی شيبة (٦١٥٩)۔ والبيهقی: ٣/ ١١١.

❷ اسنادة ضعيفٌ لشدة ضعف شيخ الشافعی اخرجه البيهقی: ٣/ ١١١ و فی المعرفة السنن والآثار له (١٥١٣)۔ و ابن ابی شيبة (٦١٥٨).

بَابٌ: الْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ

[65]......اماموں کے ضامن ہونے کا بیان

[٢٩٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، وَالْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ، فَأَرْشَدَ اللّٰهُ الأَئِمَّةَ، وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام مقتدیوں کی نماز کے ضامن ہیں اور مؤذن امانتدار ہیں، اللہ نے اماموں کو ہدایت دی اور مؤذنوں کو معاف کیا۔''

[٢٩٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللّٰهُمَّ فَأَرْشِدِ الأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے، اے اللہ! اماموں کو ہدایت دے، اور مؤذنوں کو بخش دے۔

فوائد:...... ❶ امامت ایک بھاری ذمہ داری ہے، امام کو اس کا احساس کرنا چاہیے اور یہ اس قدر اہم منصب ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرماتے رہے، اور اگر کبھی کسی ضرورت کے لیے مدینہ منورہ سے باہر جانا ہوتا تو کسی بہتر آدمی کو امام مقرر فرما کر جاتے۔

❷ امام مقرر کرتے وقت بہتر اور ذمہ دار آدمی کا انتخاب ہونا چاہیے۔

❸ جس طرح امام ضامن ہے اسی طرح مؤذن امین ہے اس کو چاہیے کہ امانت میں خیانت نہ کرے اور وقت پر اذان دے۔

❹ امام اور مؤذن بننا باعثِ فضیلت ہے۔ اور ایسے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: ''اللهم فأرشد الأئمة

---

❶ اخرجه احمد: ٢/ ٤١٩۔ وعبدالرزاق: ١٨٣٩۔ والبيهقى: ١/ ٤٣٠ وفى المعرفة السنن والآثار له (٦٠٠)۔ وصححه ابن خزيمة: ١٥٣١۔ وابن حبان: ١٦٧٢.

❷ اخرجه الترمذى: الصلاة، باب ماجاء أن الامام ضامن والمؤذن مؤتمن: ٢٠٧۔ وابوداود، الصلاة، باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت: ٥١٧۔ وصححه ابن خزيمة: ١٥٢٨، ١٥٢٩.

واغفر للمؤذنین" کے حقدار ہیں۔ افسوس کہ آج اس کام کو دنیا کا حقیر ترین کام بنادیا گیا ہے۔

بَابُ أَوْلَى النَّاسِ بِالإِمَامَةِ

[66]......لوگوں میں سے امامت کے حقدار کا بیان

[٢٩٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ:......

حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)). [1]

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ: ''نماز اسی طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا، اور جب نماز کا وقت ہو، تو تم میں سے ایک اذان کہے اور تمہارا بڑا تمہیں امامت کرائے۔

فوائد :...... 1 نماز کی ادائیگی طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ضروری ہے۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "صلوا کمارأ یتمونی اصلی" نماز کے آغاز سے لے کر خاتمہ تک ہر رکن عمل اور حرکت کے لیے ہے۔

3 ہر شہر، آبادی والوں کے لیے کسی کو مؤذن مقرر کرنا مشروع ہے تاکہ وہ انہیں اوقاتِ نماز سے آگاہی دلاتا رہے۔

4 اذان کا مقصد لوگوں کو نماز کے اوقات کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ انہیں باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے بلانا بھی ہے۔

5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امام وہ ہونا چاہیے جو قرآن اچھی طرح (پڑھنا) جانتا ہو، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امام ہوگا۔'' (مسلم، رقم: ٦٧٣)

معلوم ہوا امام بہتر سے بہتر آدمی ہونا چاہیے۔ جب کہ اس کے برعکس فقہ حنفیہ نے امامت کے لیے بعض بڑی عجیب وغریب اور بے مقصد شرائط کا تعین کیا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے: الدرالمختار مع رد المختار لابن عابدین، شامی: ١/ ٥٨٢، ٥٨٣)

[٢٩٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ

---

[1] اخرجه البخاری: الاذان، باب الأذان للمسافرین اذا کانوا جماعة والاقامة...... الخ: ٦٣١۔ ومسلم، المساجد، باب من احق بالامامة: ٦٧٤.

الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لا يَؤُمَّهُمْ إِلا صَاحِبُ الْبَيْتِ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ . [1]

ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سنت سے یہی بات ثابت ہے کہ امامت مقیم آدمی کرائے۔

فوائد :...... مالک مکان کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں زائر کا امامت کرانا درست نہیں، اگر مالک مکان اجازت دے تو زائر امامت کراسکتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الّا بـإذنـه)) یعنی زائر اس کی اجازت سے امامت کراسکتا ہے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم:٦٧٣)

بَابٌ: فِي إِمَامَةِ الأَعْجَمِيِّ

[67]......لکنت والے امام کا بیان

[٢٩٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ:......

سَمِعْتُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ فِيمَا حَوْلَ مَكَّةَ قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: فِي أَعْلَى الْوَادِي هَهُنَا وَفِي الْحَجِّ قَالَ: فَحَانَتِ الصَّلاةُ، فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي السَّائِبِ أَعْجَمِيُّ اللِّسَان قَالَ: فَأَخَّرَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَقَدَّمَ غَيْرَهُ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى جَاءَ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ عَرَفَهُ بِذَلِكَ. فَقَالَ الْمِسْوَرُ: أَنْظِرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ أَعْجَمِيَّ اللِّسَانِ وَكَانَ فِي الْحَجِّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْمَعَ بَعْضُ الْحَاجِّ قِرَاءَتَهُ فَيَأْخُذَ بِعُجْمَتِهِ. فَقَالَ: هُنَالِكَ ذَهَبْتَ بِهَا. فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: قَدْ

عبید بن عمیر کہتے ہیں، مکہ کے گرد لوگ جمع ہوئے، عطاء کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے کہا: یہاں بلند وادی میں حج کے موقع پر، عبید کہتے ہیں نماز کا وقت ہوا تو آلِ ابی السائب میں سے غیر فصیح زبان والا آدمی آگے ہوگیا، کہتے ہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پیچھے کر کے کسی دوسرے کو آگے کر دیا، یہ بات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے مسور رضی اللہ عنہ سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ مدینہ آگئے، جب مدینہ آئے تو ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: دیکھیے اے امیر المومنین! وہ آدمی غیر فصیح زبان والا تھا، اور (موسم) حج تھا، مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ بعض حاجی اس کی قرأت سنیں گے اور اس کی غیر فصاحت کو لے لیں گے (یعنی غلط یاد

---

[1] اسنادة ضعيف لشدة ضعف شيخ الشافعي، ولانقطاعه لان القاسم لم يسمع من جده ابن مسعود اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار: ١٥٤٥ .

أَصَبْتَ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ . ❶

کرلیں گے) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اچھا اس لیے آپ نے ایسا کیا، مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: ہاں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے صحیح کیا۔

فوائد :...... ❶ ایسا امام جو قرأت قرآن میں مہارت نہ رکھتا ہو اس کی اقتداء میں نماز درست ہے۔ کیونکہ کوئی بھی مسلمان جان بوجھ کر قرآن غلط پڑھنے کی جسارت نہیں کرسکتا، البتہ ایسے امام کو ایسی جگہوں پر امامت سے اجتناب کرنا چاہیے جہاں اس کی قرأت سے فتنہ کا خدشہ ہو۔

❷ قرأت قرآن میں غلطیاں کرنے والے امام کو فتنہ کے خوف سے مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹانا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ مسور بن مخزمہ رضی اللہ عنہ نے کیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس عمل کی تائید فرمائی۔

❸ صاحبِ عزت آدمی کے مقام ومرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

❹ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انتہائی زیرک، فرض شناس، سمجھدار اور رعایا کے معاملات پر گہری نظر رکھنے والے انسان تھے۔

❺ امراء کو اپنی رعایا کے افراد کے اچھے کاموں پر ان کی تائید کرنی چاہیے۔

بَابُ إِمَامَةِ الْمَفْضُولِ

[68]......مفضول کی امامت کا بیان

[۲۹۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اعْتَزَلَ بِمِنًى فِي قِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَالْحَجَّاجُ بِمِنًى فَصَلَّى مَعَ الْحَجَّاجِ . ❷

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت ابن عمر رضی اللہ عنہ علیحدہ منی میں چلے گئے، جب حجاج منی میں تھا، تو آپ نے حجاج کی امامت میں نماز پڑھی۔

فوائد :...... ❶ قرون خیر میں امامت، خلافت کے لوازم سے تھی، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پورے التزام سے امامت فرماتے رہے، خلفاء بنی امیہ تک یہ دستور رہا لیکن بعد کے خلفاء جہاں خود نااہل تھے وہیں لوگ بھی ان کا اقتدار پسند نہیں کرتے تھے۔

❷ حجاج بن یوسف ایک ظالم وجابر حکمران تھا جس نے بے شمار لوگوں کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا جن میں کبار

---

❶ صحيح اخرجه عبدالرزاق: ٣٨٥٢- والبيهقي ٣/ ٨٩ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٤٨٨).

❷ اخرجه البيهقي: ٣/ ١٢١ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٤٥٠)- والسنن الكبرىٰ: ٣/ ١٢١ .

صحابہ رضی اللہ عنہم اور عظیم المرتبت تابعین عظام رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔

③ حجاج بن یوسف کے پیچھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی کا نماز پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افضل انسان کی غیر افضل کے پیچھے نماز درست ہے۔

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی اور فوت شدہ رکعت کو کھڑے ہو کر مکمل فرمایا۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۲۷٤۔ سنن ابن ماجه، رقم: ١٢٣٦)

[٢٩٨]...... حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يُصَلِّيَانِ خَلْفَ مَرْوَانَ قَالَ: فَقَالَ أَمَا كَانَ يُصَلِّيَانِ إِذَا رَجَعَا إِلَى مَنَازِلِهِمَا؟ فَقَالَ: لا وَاللّٰهِ مَا كَانَا يَزِيدَانِ عَلَى صَلاةِ الأَئِمَّةِ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ . [1]

جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما مروان کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں، حاتم بن اسماعیل نے پوچھا، کیا وہ اپنے گھروں میں آ کر نماز (دوبارہ) نہیں پڑھتے تھے؟ تو جعفر رحمہ اللہ نے کہا، نہیں اللہ کی قسم وہ اماموں کی نماز پر زیادتی نہیں کرتے تھے۔

فوائد:...... ① مروان بن الحکم خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد میں والی مدینہ رہا اور اس کی اقتداء میں سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نمازیں ادا کیں۔

② معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غیر صحابی کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج محسوس نہ کرتے تھے۔

بَابُ إِمَامَةِ الأَعْمَى

[69]...... نابینے آدمی کی امامت کا بیان

[٢٩٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى . فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ؟))فَأَشَارَ

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ عتبان رضی اللہ عنہ بن مالک اور وہ اپنی قوم کے امام تھے اور وہ نابینے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میں نابینا آدمی ہوں اور (بسا اوقات) اندھیرا، بارش اور سیلاب ہوتا ہے تو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ لیجیے تاکہ میں اسے جائے نماز بنالو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور فرمایا: ''آپ کہاں نماز پڑھنا پسند کرو

[1] اخرجه ابن ابی شیبة: ٧٥٥٩۔ والبیهقی: ٣/ ٢٢٢۔ وفی المعرفة السنن والآثار له: ١٥٤١ .

إِلَى مَكَانٍ مِنْ بَيْتٍ ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❶ گے؟ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی۔

[٣٠٠]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ . ❷ محمود بن ربیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نابینا صحابی تھے اور اپنی قوم کو امامت کرواتے۔

فوائد:...... ❶ شرعی عذر کی بنا پر گھر میں نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔

❷ بلاعذر گھر یا دکان وغیرہ میں انفرادی یا باجماعت نماز ادا کرنا درست نہیں، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((ولو أنكم صليتم في بيوتكم كما يصلي هذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم، ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم))

''اگر تم گھروں میں اسی طرح نماز پڑھو جس طرح یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے، اور اگر سنت کو ترک کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

(صحيح مسلم، رقم:٦٥٤)

❸ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے گھر میں نماز کی اجازت دی جب کہ سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی۔ (دیکھئے: صحيح مسلم، رقم: ٦٥٣)

ممکن ہے عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ چلنے پھرنے میں عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ ہوشیار ہوں۔

❹ نابینا امام کی امامت بالکل صحیح اور جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن ام مکتوم کو مدینہ کا والی مقرر کیا اور وہ نابینا ہونے کے باوجود لوگوں کو نماز بھی پڑھایا کرتے تھے۔ (دیکھئے: سنن ابو داؤد، رقم: ٥٩٥)

❺ رسول اللہ ﷺ کے آثار سے تبرک حاصل کرنا صحیح ہے۔ اسی طرح کسی مسجد، مدرسہ وغیرہ کا کسی نیک شخصیت سے افتتاح کروانا بھی درست ہے۔

❻ یہ بھی معلوم ہوا کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ کا مسجد کے لیے وقف ہونا ضروری نہیں۔

---

❶ اخرجه البخاري: الأذان، باب الرخصة في المطر والعلة ان يصلي في رحله: ٦٦٧ ـ ومسلم، المساجد، باب الرخصه في التخلف عن الجماعة لعذر: ٣٣ بعد ح ٦٥٧ .

❷ انظر الحديث السابق .

❼ گھر میں کسی جگہ کو نماز کے لیے مختص کرنا جائز ہے۔

بَابُ إِمَامَةِ الْمَوْلَى

[70]......آزاد کردہ غلام کی امامت کا بیان

[۳۰۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:......

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْتُونَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَعْلَى الْوَادِي هُوَ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَنَاسٌ كَثِيرٌ، فَيَؤُمُّهُمْ أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ، وَأَبُو عَمْرٍو غُلَامُهَا حِينَئِذٍ لَمْ يُعْتَقْ، قَالَ: وَكَانَ إِمَامَ بَنِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُرْوَةَ. [1]

عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ وہ، عبید بن عمیر، مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سارے لوگ وادی کے بالائی حصہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تو انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کا آزاد کردہ غلام ابوعمرو نماز پڑھاتا، ان دنوں ابوعمرو ان کے غلام تھے ابھی آزاد نہیں ہوئے تھے، اور فرمایا، یہ (ابوعمرو) بنی محمد بن ابی بکر اور عروہ رحمہ اللہ کا امام تھا۔

فوائد:...... ❶ جس طرح اندھے کی امامت جائز ہے اسی طرح غلام کی امامت بھی جائز ہے۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے، "باب امامة العبدو المولى" "کہ غلام کی امامت جائز ہے۔" اور فرماتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان انہیں مصحف سے دیکھ کر امامت کرواتا...... اور نابالغ غلام بھی امام بن سکتا ہے۔ اگر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "کہ قوم کو وہ امامت کرائے جو کتاب اللہ کو صحیح پڑھنا جانتا ہو۔" پر پورا اترے، اور غلام کو بغیر کسی (شرعی) سبب کے امامت سے ہٹانا جائز نہیں ہے۔

❸ سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سیدنا سالم رضی اللہ عنہ بھی اولین مہاجرین کے غلام رہے۔

(دیکھئے:بخاری، رقم:٦٩٢)

❹ اسلام نے فضیلت وبرتری کا معیار حسب ونسب نہیں دین رکھا ہے۔

❺ یہ اسلام ہی کا طرۂ امتیاز ہے جس نے ظلم کی چکی میں پسنے والے نسل درنسل غلاموں کو لوگوں کا امام و پیشوا بنادیا ہے۔

❻ غلام اور نابینا کی امامت سے متعلق صحیح احادیث کے خلاف کتب فقہ میں لکھا ہے:

"ویکره تقديم العبد لانه لا يتفرغ للتعلم والاعرابى لان الغالب فيهم الجهل

---

[1] اخرجه البيهقى : ٣/ ٨٨ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٤٨٧)۔ و ابن ابى شيبة: ٦١١٢ .

والفاسق لانه لا یهتم لا مردینه والاعمٰی لانه لا یتوقی النجاسة"

''غلام کو برائے امامت آگے کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ تحصیل علم دین کے لیے فرصت نہیں پاتا، اعرابی کی امامت ان میں جہالت کا غلبہ ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے فاسق کی امامت دینی امور کا اہتمام نہ کرنے کی وجہ سے مکروہ ہے اسی طرح نابینے کی امامت بھی مکروہ ہے کیونکہ وہ نجاست سے نہیں بچ سکتا۔''

(الهدایه کتاب الصلاة، باب الامامة : ۱/ ۱۲۲)

[۳۰۲]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:......

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فِي مَسْجِدٍ بِطَائِفَةِ الْمَدِينَةِ، وَلابْنِ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ أَرْضٌ يَعْمَلُهَا، وَإِمَامُ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ مَوْلًى لَهُ، وَمَسْكَنُ ذَلِكَ الْمَوْلَى وَأَصْحَابِهِ ثَمَّةَ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ لِيَشْهَدَ مَعَهُمُ الصَّلاةَ، فَقَالَ لَهُ الْمَوْلَى صَاحِبُ الْمَسْجِدِ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِكَ مِنِّي، فَصَلَّى الْمَوْلَى. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. [1]

نافع رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ کے قریب ایک مسجد میں اقامت کہی گئی، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس مسجد کے قریب زمین تھی جس میں وہ کھیتی باڑی کرتے، اور اس مسجد کا امام ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام تھا، اس آزاد کردہ غلام اور اس کے ساتھیوں کی رہائش وہاں سے دور تھی، نافع کہتے ہیں جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سنا تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آ گئے، اس مسجد والے آزاد کردہ غلام نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، آئیں آپ ہمیں نماز پڑھائیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنی مسجد میں تو زیادہ حق دار ہے مجھ سے کہ نماز پڑھائے، پھر آزاد کردہ غلام نے نماز پڑھائی۔

فوائد: ...... ❶ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محنت ومزدوری میں عار نہیں سمجھتے تھے۔

❷ دوران کام اگر نماز کا وقت ہوجاتا تو یہ کام کاج کی معروفیت انہیں اقامتِ صلوٰۃ سے غافل نہیں تھی اور وہ اللہ کے اس فرمان: ﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ﴾ (النور : ۳۷) کے مصداق تھے۔

❸ عہدِ صحابہ میں کئی مساجد کے آئمہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آزاد کردہ غلام مقرر ہو چکے تھے۔

❹ مسجد کا مستقل امام زائر کی نسبت امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

❺ اگر مستقل امام کسی آنے والے کو نماز پڑھانے کی دعوت دے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

---

[1] اخرجه عبدالرزاق: ۳۸۵۰۔ والبیهقی: ۳/ ۱۲۶ وفی المعرفة السنن والآثار له (۱۵٤۹).

بَابُ الْمَرْأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ

[71]......عورت کا عورتوں کی امامت کرانے کا بیان

[٣٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ......

يُقَالُ لَهَا: حُجَيْرَةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمَّتْهُنَّ فَقَامَتْ وَسَطًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. [1]

حجیرہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں درمیان میں کھڑے ہو کر امامت کروائی۔

فوائد: ...... ❶ عورت عورتوں کو امامت کروا سکتی ہے، مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔

❷ عورت مرد امام کی طرح علیحدہ آگے تنہا صف میں کھڑی نہ ہوگی بلکہ عورتوں کے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہوگی۔

❸ حدیث میں ہے:

((وكان رسول الله يزورها بيتها وجعل لها مؤذناً يؤذن لها وامرها ان تؤمّ اهل دارها))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات کے لیے ان کے گھر جاتے، آپ نے ان کے لیے ایک مؤذن مقرر فرمایا جو ان کے لیے اذان دیتا اور آپ نے انہیں (ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو) حکم فرمایا: ''وہ اپنے قبیلے کی عورتوں کی امامت فرمائیں'' (سنن ابی داؤد، رقم:٥٩٢)

اس کو ابن الجارود (المنتقیٰ، رقم:٣٣٣) اور ابن خزیمہ (بحواله بلوغ المرام، رقم:٣٣٧) نے صحیح کہا ہے۔

❹ سیدہ ام ورقہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بھی عورتوں کو نماز با جماعت پڑھانا ثابت ہے۔ (دیکھئے: سنن دارقطنی: ١/ ٤٠٤، رقم: ١٤٢٩، مصنف عبد الرزاق: ٣/ ١٤١، رقم: ٥٠٨٦)

❺ کتب فقہ میں لکھا ہے:

''ويكره تحريماً جماعة النساء ولو فى التراويح''

''صرف عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر نماز تراویح ہی کیوں نہ ہو۔''

(الهدايه، كتاب الصلاة، باب الامة: ١/ ١٢٣)

---

[1] صحيحٌ اخرجه البيهى: ٣/ ١٣١ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٥٦٤)۔ وعبدالرزاق: ٥٠٨٢۔ وابن ابى شيبة: ٤٩٥٢۔ والدار قطنى: ١/ ٤٠٥.

بَابُ اخْتِلافِ نِيَّةِ الإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

[72]......امام اور مقتدی کی نیت کے مختلف ہونے کا بیان

[٣٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ الرَّبِيعُ: قِيلَ لِي: هُوَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْطَلِقُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهَا، هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ، وَهِيَ لَهُمْ مَكْتُوبَةٌ الْعِشَاءُ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم والوں کے پاس جا کر انہیں یہی نماز پڑھاتے، یہ نماز معاذ رضی اللہ عنہ کی نفلی ہوتی، جبکہ قوم والوں کی فرض عشاء کی نماز ہوتی۔

[٣٠٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ، وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. ❷

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی (فرضی) نماز پڑھتے، پھر اپنی قوم والوں کے پاس جاتے اور انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے، جبکہ یہ ان کی نفل ہوتی۔

فوائد:...... ❶ فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کی اور نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی امامت کرا سکتا ہے۔

❷ معلوم ہوا سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت فرماتے تو ان کی نماز نفل جب کہ قوم والوں کی فرض نماز ہوئی۔

❸ اگر امام فرض پڑھائے تو اس کے پیچھے مقتدی نفل پڑھ سکتے ہیں۔

(دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ٥٧٥، ٥٧٤)

❹ فقہ حنفی کی معروف کتاب ہدایہ میں لکھا ہے:

---

❶ اخرجه البخاری: الأذان، باب اذا صلی ثم ام قومًا: ٧١١، ٧٠٠۔ ومسلم، الصلاة، باب القرأة فی العشاء: ٤٦٥.

❷ اخرجه ابو داود: الصلاة، باب امامة من صلی بقوم وقد صلی تلك الصلاة: ٥٩٩۔ واحمد: ٣/ ٣٠٢۔ وصححة ابن خزيمة: ١٦٣٣، ١٦٣٤.

"ولا يصلى المفترض خلف المتنفل"

''کہ فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔''

(هدايه، كتاب الصلاة، باب الامامة: ١/ ١٢٧)

بَابُ صَلاةِ الإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ جُلُوسًا

[73]......امام اور مقتدی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

[٣٠٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ". [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے، آپ کا دائیاں پہلو زخمی ہوگیا، آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

فوائد: ...... ❶ اگر مریض امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کیا تندرست مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے؟ اس مسئلہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے، کچھ علماء کہتے ہیں کہ مقتدی بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھیں گے جب کہ بعض علماء نے مذکورہ بالا حدیث کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت "فكان ابوبكر يصلى بصلاة رسول الله والناس يصلون بصلاة أبى بكر" یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ (کھڑے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (جب کہ آپ بیماری کی وجہ سے بیٹھے ہوئے تھے) نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدار میں (کھڑے) نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری، رقم: ٦٨٣۔ مسلم، رقم: ٤١٨) سے منسوخ قرار دیا ہے۔

---

[1] اخرجه البخاري: الأذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به: ٦٨٩۔ ومسلم، الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام: ٤١١.

شیخ البانی رحمہ اللہ نے (التعليقات الرضيه على روضة النديه:١/ ٣٣٥) میں ایک مفصل بحث کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مقتدی بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھیں گے۔ ہمارے استاذ شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث...... "واذ صلىٰ جالسًا فصلُّوا جُلُوسًا اَجْمعون" "اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم تمام بیٹھ کر نماز پڑھو" محکم ہے منسوخ نہیں۔ (سیدنا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا واقعہ ناسخ نہی، دو امام ایک کھڑا اور ایک بیٹھا والی صورت پر محمول ہے کہ ایسی صورت میں صف والے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔ امام ایک ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہے تو صف والے (مقتدی) بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے۔ "فَصَلُّوا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ" (احکام وسائل،٢/ ٢١١)

2 امام کا تقرر اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔

3 گھڑ سواری مسنون ہے۔

4 معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا عالم الغیب یا مختار کل نہیں ہیں۔

[٣٠٧]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّان، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، يَعْنِي: بِمِثْلِهِ. [1]

ایک دوسری سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی (سابقہ حدیث) طرح مروی ہے۔

[٣٠٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا، وَصَلَّى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا)). [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں، میرے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، اور آپ بیمار تھے، آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو

---

1 اخرجه البخاري: الأذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به: ٦٨٨ ـ ومسلم، الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام: ٤١٢.

2 انظر الحديث السابق برقم (٢٠٧)

تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

فوائد :...... ❶ بیماری یا عذر کی بنا پر گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

❷ دوران نماز بوقت ضرورت ہلکا پھلکا اشارہ کیا جا سکتا ہے۔

❸ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۳۰۶

[۳۰۹]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا يُشَيِّعُونَهُ، وَهُوَ مَرِيضٌ، فَصَلَّى جَالِسًا، فَصَلَّوْا خَلْفَهُ جُلُوسًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. ❶

ابو زبیر سے مروی ہے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نکلے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو رخصت کر رہے تھے جبکہ وہ بیمار تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تو انہوں نے بھی ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

بَابُ صَلَاةِ الإِمَامِ قَاعِدًا وَالْمَأْمُومِ قَائِمًا

[74]......امام کا کھڑے ہو کر مقتدیوں کا بیٹھ کر نماز پڑھنا

[۳۱۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَجَاءَ، فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افاقہ محسوس کیا تو آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک جانب بیٹھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت فرمائی جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھڑے ہو کر امامت کروائی۔

---

❶ اسنادة ضعيفٌ: فان ابا الزبير محمد بن مسلم بن تدرس المكي مدلس قد عنعن اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار له (١٤٧١).

❷ اخرجه البخاري: الأذان، باب من قام الى جنب الامام لعلة: ٦٨٣ـ ومسلم، الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما...... الخ: ٤١٨.

فوائد: ...... ❶ امت مسلمہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد میں آنے والوں میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔

❷) مرضِ وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی کا امام مقرر کرنا ان کے خلیفہ بلافصل ہونے کی دلیل ہے۔

❸ امامت کا مستحق وہ ہے جو سب سے بہتر کتاب وسنت کا عالم ہو۔

❹ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۳۰۴

[۳۱۱]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ:......

أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ الصُّبْحَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَبَّرَ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الْخِفَّةِ فَقَامَ يَفْرِجُ الصُّفُوفَ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لا يَلْتَفِتُ إِذَا صَلَّى، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ الْحِسَّ مِنْ وَرَائِهِ عَرَفَ أَنَّهُ لا يَتَقَدَّمُ إِلَى ذَلِكَ الْمَقْعَدِ إِلا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَنَسَ وَرَاءَهُ إِلَى الصَّفِّ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ أَرَاكَ أَصْبَحْتَ صَالِحًا، وَهَذَا يَوْمُ ابْنَةِ فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَهْلِهِ، فَمَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهُ، وَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ الْحُجْرَةِ يُحَذِّرُ النَّاسَ الْفِتَنَ، قَالَ: ((إِنِّي وَاللّٰهِ لا يُمْسِكُ النَّاسُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ إِلا أَنِّي لا أُحِلُّ

عبید بن عمیر اللیثی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کا حکم دیا، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صفوں سے آگے نکل آئے، عبید کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو کسی جانب متوجہ نہیں ہوتے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے کچھ محسوس کیا، اور پہچان لیا کہ اس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں آ سکتا، واپس صف کی طرف پیچھے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی جگہ لوٹا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھ گئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے، حتی کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خیال میں آپ تندرست ہو گئے، اور یہ دن خارجہ کی بیٹی کا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر آ گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر حجرے کے ایک جانب بیٹھ کر لوگوں کو فتنوں سے ڈراتے رہے، آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو نہیں چاہیے کہ ہر بات میں میری طرح عمل کریں کیونکہ میں

إلا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَلا أُحَرِّمُ إِلا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ، اعْمَلا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَإِنِّي لا أُغْنِي عَنْكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)). ❶

اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے، اے فاطمہ! رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اے صفیہ! رسول اللہ (ﷺ) کی پھوپھی جو کچھ اللہ کے ہاں ہے اس کے لیے عمل کرو، بے شک میں تمہارے واسطے اللہ سے کچھ بھی کفایت نہیں کر سکوں گا۔‘‘

[٣١٢]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَجِعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً، فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ، وَهُوَ قَائِمٌ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار تھے تو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، نبی ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ (مسجد میں) تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹھ کر امامت کروائی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو امامت کروائی۔

[٣١٣]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ. ❸

عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے ایک اور سند کے ذریعہ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے اسی معنی میں بغیر اختلاف کے بیان کرتے ہیں۔

[٣١٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ، فَأَتَى

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں نکلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ

---

❶ اسنادہ ضعیفٌ لارسالہ: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار: ١٠٧٩ ـ و ابن سعد فى الطبقات: ٢/ ٢١٥ .

❷ انظر الحديث السابق برقم (٣١٠) .

❸ انظر الحديث السابق برقم: ٣١١ .

أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَاسْتَأْخَرَ أَبُوبَكْرٍ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِصَلاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . ❶

کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ (اپنی جگہ سے) پیچھے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ جس طرح (کھڑے) ہو اسی طرح رہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کر رہے تھے، جبکہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدار کر رہے تھے۔

[٣١٥]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّان ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ......

عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ وَأَوْضَحَ مِنْهُ ، وَقَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا . ❷

عروہ رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کے مثل معنی میں بیان کیا ہے جو اس سے مختلف نہیں اور اس سے زیادہ واضح ہے اور کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

[٣١٦]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ وَفِي سَائِرِ الأُصُولِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ صَلاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى جَانِبِهِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ صِفَةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . ❸

عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں مجھے ثقہ نے خبر دی - گویا ان کی مراد عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں - پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ وہ آپ کے پہلو میں تھے، ہشام بن عروہ عن ابیہ کی مثل۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (٣١٠) ❷ انظر الحديث السابق برقم (٣١٠) .

❸ صحيح من غير هذا الطريق كما تقدم اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ١٤٦٥ .

فوائد: ......دیکھیے فوائد حدیث نمبر ۳۱۰

بَابٌ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

[75]...... جب نماز میں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو مردوں کے لیے سبحان اللہ اور عورتوں کے لیے تالی بجانے کا بیان

[۳۱۷]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَحَانَتْ صَلاةُ الْعَصْرِ، فَأَتَى الْمُؤَذِّنُ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاةِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ، الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ قَالَ: ((مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)). [1]

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے پاس صلح کروانے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ نماز عصر کا وقت ہوگیا، مؤذن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے ہوگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر کثرت سے مارنے لگے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی جانب متوجہ نہیں ہوتے تھے، جب لوگوں نے کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امامت کا اعزاز بخشا، پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے ہو کر نماز پڑھائی، جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں سے فرمایا: ''کیا وجہ ہے میں نے دیکھا کہ تم لوگ کثرت سے تالیاں بجا رہے تھے، اگر نماز میں کوئی مسئلہ درپیش ہو آجائے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔''

---

[1] اخرجه البخاري: الأذان، باب من دخل ليؤم الناس فجاء الامام الأول فتأخر الأول اولم يتأخر جازت صلوٰة: ٦٨٤۔ ومسلم، الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم اذا تأخر الامام...... الخ: ٤٢١ .

[۳۱۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں کے لیے ''سبحان اللہ'' کہنا ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

[۳۱۹]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ، الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا أَبَابَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ))؟ فَقَالَ

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور نماز کا وقت ہوگیا، مؤذن نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے میں اقامت کہوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کردی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ لوگوں سے گزر کر پہلی صف میں آئے، لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا، کہا: اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی جانب توجہ نہ دیتے تھے، جب لوگوں نے متواتر ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا (کہ نماز پڑھاؤ)، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امامت کا اعزاز بخشا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے آپ کو حکم دیا تھا تو آپ اپنی جگہ پر کھڑے کیوں نہ

---

[1] اخرجه البخاري: العمل في الصلاة، باب التصفيق للنساء: ۱۲۰۳۔ ومسلم، الصلاة، باب تسبيح الرجل وتصفيق المرأة اذا نابهما شئى فى الصلوٰة: ۴۲۲.

أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ فَمَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)). قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ، يَعْنِي: الأَصَمَّ. أَخْرَجْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ، وَهُوَ مُعَادٌ إِلا أَنَّهُ مُخْتَلِفُ الأَلْفَاظِ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ وَنُقْصَانٌ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. ❶

رہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ حیثیت نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھا سکے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عجیب بات ہے کہ میں نے دیکھا تم لوگ بکثرت تالیاں بجا رہے ہو؟ جس کو نماز میں کوئی مسئلہ پیش آ جائے وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی، اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

فوائد :...... ❶ مسلمانوں کے مابین اختلاف ہو جائے تو ان میں صلح کرا دینی چاہیے۔

❷ امام حاکم امیر صلح کروانے کے لیے متحاربین (جھگڑنے والوں) کے مقام پر جا سکتا ہے۔

❸ راتب امام اگر نماز کے وقت موجود نہ ہو تو کوئی دوسرا آدمی اس کی جگہ امامت کروا سکتا ہے۔

❹ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مسلم تھا۔

❺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ انتہائی عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرتے تھے۔

❻ بوقت ضرورت نمازی کو اشارہ کیا جا سکتا ہے۔

❼ بندہ حالت نماز میں مقصد کی خاطر ہاتھ بلند کر سکتا ہے۔

❽ نماز میں اللہ کی تسبیح وتحمید کے کلمات کہے جا سکتے ہیں۔

❾ دوران نماز اگر امام کو غلطی لگ جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لیے مرد حضرات ''سبحان اللہ'' کہیں گے جب کہ عورتیں ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ ماریں گی۔ معلوم ہوا ''اللہ اکبر'' کہہ کر امام کو متوجہ کرنا خلاف سنت اور غیر صحیح ہے۔

❿ عورتوں کو بلا ضرورت مردوں کو اپنی آواز نہیں سنانی چاہیے۔

⓫ امام اگر نمازیوں کی کسی غلطی کو دیکھے تو اسے ان کی اصلاح کرنی چاہیے۔

⓬ فرض نمازوں کے بعد تعلیم وتربیت کا سلسلہ کیا جا سکتا ہے۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم: ٣١٧.

⑬ نماز کے بعض مسائل مردون اور عورتوں کے مختلف ہیں، جن میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے۔

⑭ نمازی بوقت ضرورت نقل وحرکت کرسکتا ہے۔

⑮ اس واقعہ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔

⑯ اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ راتب امام کے آ جانے پر عارضی امام کو اس کے لیے جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔

بَابُ حَمْلِ الصَّغِيرِ فِي الصَّلاةِ

[76]...... چھوٹے بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان

[۳۲۰]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ......

عَـنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَـانَ يُـصَـلِّـي وَهُـوَ حَـامِلٌ أُمَـامَةَ بِنْتَ أَبِي الْـعَـاصِ. قَـالَ الشَّـافِعِيُّ: وَثَوْبُ أُمَامَةَ ثَوْبُ صَبِيٍّ. ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھاتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امامہ کے کپڑے، بچے کے کپڑے ہیں۔

[۳۲۱]...... أَخْبَـرَنَـا سُـفْيَـانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ......

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ ابْنَةَ زَيْنَبَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا. ❷

ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض دفعہ) لوگوں کو نماز پڑھاتے اور آپ نے امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوتا، جب سجدہ کرتے تو اس کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

[۳۲۲]...... أَخْبَـرَنَـا مَـالِكُ بْـنُ أَنَـسٍ، عَـنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ......

---

❶ اخـرجه البخاري: الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة: ٥١٦ـ ومسلم، المساجد، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة وان چيابهم محمولة على الطهارة...... الخ: ٥٤٣.

❷ اخـرجـه مسلم: المساجد، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة...... الخ: ٥٤٣ـ والبخاري: الأدب، باب رحمة الوالد و تقبيله ومعانقته: ٥٩٩٦.

عَـنْ أَبِـى قَتَادَةَ الأنْصَارِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ، وَهِيَ ابْنَةُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي . ❶

ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (بعض دفعہ) نماز پڑھتے اور آپ نے امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوتا، اور یہ رسول اللہ ﷺ کی نواسی تھیں، جب سجدہ کرتے تو انہیں رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

فوائد:...... ❶ اُمامہ بنت ابوالعاص رسول اللہ ﷺ کی نواسی، زینب بنتِ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں۔

❷ معلوم ہوا بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

❸ اگر کوئی شرعی عذر ہو تو عمل کثیر سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

بَابُ الْمُحْدِثِ وَالْحَاقِنِ وَالْحَاقِبِ

[77]......محدث اور پیشاب، پاخانہ روکنے والا

[٣٢٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ......

عَـنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ: امْكُثُوا ثُمَّ رَجَعَ عَلَى جِلْدِهِ أَثَرُ الْمَاءِ . ❷

عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نمازوں میں سے کسی نماز میں تکبیر کہی، پھر ہاتھ سے اشارہ کیا ٹھہرو، پھر واپس لوٹے تو آپ کی جلد پر پانی کے اثرات تھے۔

[٣٢٤]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ . ❸

ایک دوسری سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے اسی سابقہ حدیث کے ہم معنی ہیں۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم: ٣٢٠، ٣٢١ .

❷ اسناده ضعيفٌ لارساله: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار: ١٢١٤ ـ والبغوى فى شرح السنة: ٨٥٤ .

❸ اخرجه البخارى: الغسل، باب اذا ذكر فى المسجد أنه جنب يخرج كما هو ولا يتيمم: ٢٧٥، ٦٣٩، ٦٤٠ـ ومسلم، المساجد، باب متى يقوم الناس للصلوٰة: ٦٠٥ .

فوائد: ...... ❶ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے۔

❷ اگر کسی کو مسجد میں یہ بات یاد آ جائے کہ وہ بے وضوء ہے یا اس پر غسل واجب ہے تو وہ تیمّم کرنے کی بجائے غسل یا وضوء کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

❸ اقامت ہو جانے کے بعد بھی کسی علت کے پیش نظر امام یا مقتدی مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

❹ اگر امام مقتدیوں کو اقامت کے بعد کسی سبب سے انتظار کا حکم دے تو مقتدیوں کو راتب امام کا انتظار کرنا چاہیے۔

❺ نبی اکرم ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔

[٣٢٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، يَعْنِي: ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الأَرْقَمِ: أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ يَوْمًا، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلاةِ)). ❶

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو ایک دن نماز پڑھا رہے تھے تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے (کسی کو مصلیٰ امامت پر کھڑا کر کے) پھر واپس آئے تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب تم میں سے کوئی پاخانہ کی حاجت محسوس کرے تو نماز سے پہلے اس سے فراغت حاصل کر لے۔''

[٣٢٦]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ هِشَامٍ، يَعْنِي: ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الأَرْقَمِ: أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَحِبَهُ قَوْمٌ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَأَقَامَ الصَّلاةَ وَقَدَّمَ رَجُلا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، فَلْيَبْدَأْ بِالْغَائِطِ)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. ❷

عبداللہ بن ارقم سے روایت ہے کہ وہ مکہ کی جانب نکلے تو ان کی ایک قوم نے رفاقت اختیار کی، وہ انہیں امامت کرواتے تھے (ایک دفعہ) نماز کھڑی کی اور ایک آدمی کو پکڑ کر آگے کر دیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو تو وہ پہلے پاخانہ سے فارغ ہو۔''

فوائد: ...... ❶ پیشاب، پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز پڑھنا منع ہے۔

---

❶ اخرجه الترمذي: الطهارة، باب ماجاء اذا اقيمت الصلاة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء: ١٤٢۔ وقال "حسن صحيح" و ابو داود، الطهارة، باب ايصلي الرجل وهو حاقن: ٨٨۔ والنسائي، الامامة، باب العذر في ترك الجماعة: ٨٥٣۔ وصححه ابن خزيمة: ٩٣٢، ١٦٥٢۔ والحاكم: ١/ ١٦٨، ٢٥٧.

❷ انظر الحديث السابق برقم (٣٢٥)

❷ پیشاب ، پاخانہ کو روکنا باعث تکلیف ہے، اگر نمازی اسی کیفیت میں نماز پڑھے گا تو یقیناً اس کی توجہ نماز کی طرف نہیں ہو سکے گی، اس لیے ضروری ہے کہ پہلے حاجت سے فارغ ہوتا کہ توجہ اور اطمینان سے نماز پڑھ سکے۔

❸ نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد بھی اگر بندے کو حاجت محسوس ہو تو اسے پہلے حاجت سے فراغت حاصل کرنی چاہیے۔

❹ بوقت ضرورت امام اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے۔

❺ دورانِ سفر بھی نماز با جماعت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ فِي الصَّلاةِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

[78]......نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے سجدوں کا بیان

[٣٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ، وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ. ❶

عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (چار رکعت والی نماز کی) دو رکعتیں پڑھائیں، پھر آپ (قعدہ) کیے بغیر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ نے نماز مکمل کی تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے، لیکن آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے، جبکہ آپ بیٹھے تھے پھر سلام پھیرا۔

[٣٢٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ. ❷

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے آپ بیٹھے نہیں (یعنی تشہد نہ کیا)، جب نماز مکمل کی تو پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

---

❶ اخرجه البخاری: السهو، باب ماجاء فی السهو اذا قام من رکعتی الفریضة: ١٤٤٢ ـ ومسلم، المساجد، باب السهو فی الصلاة والسجود له: ٥٧٠ .

❷ اخرجه البخاری: السهو، باب ماجاء فی السهو اذا قام من رکعتی الفریضة: ١٢٢٥ .

[۳۲۹]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَـلَـمْ يَـجْلِسْ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَـلاتَـهُ وَنَـظَـرْنَـا تَسْلِيمَـهُ كَبَّـرَ، فَسَجَدَ سَـجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ. أَخْرَجَ الْـحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چار رکعات والی نماز کی) ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر کھڑے ہو گئے پہلا قعدہ نہیں کیا، اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب نماز مکمل کی تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے، آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام سے قبل بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کیے۔

فوائد: ...... (1) سجود السہو سے مراد وہ دو سجدے ہیں جو نماز میں بھول کر کمی وبیشی کر دینے کی صورت میں کیے جاتے ہیں۔

(2) معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو سرزد ہوا اور یہ نبوت کے منافی نہیں ہے۔

(3) دوران نماز امام کو سہو کا ہونا یاد آ جائے تو اسے خود بخود ہی سجود السہو کر لینے چاہیں۔

(4) اگر کسی نمازی کو پہلا تشہد بھول جائے تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے ہو جاتی ہے۔

(5) نماز میں کمی ہو جانے کی صورت میں سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کرنا چاہیے۔

(6) ایک طرف سلام پھیر کر، سجدہ کرنا پھر تشہد پڑھنا اور پھر سلام پھیرنا، یہ طریقہ صحیح احادیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت نہیں ہے۔

بَابٌ مِنْهُ: إِتْمَامُ مَا وَقَعَ فِيهِ السَّهْوُ مِنَ الصَّلاةِ وَالسُّجُودُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

[79]...... جو نماز میں بھول ہوئی اس کو مکمل کرنا اور سلام کے بعد سجدوں کا بیان

[۳۳۰]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَـقَالَ: ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلاةَ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُـولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھانے کے بعد واپس مڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالیدین (لمبے ہاتھوں والے) نے کہا: کیا آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے

---

[1] اخرجه البخاري: السهو، باب يكبر في سجدتي السهو: ۱۲۳۰.

وَسَلَّمَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ))، فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. ❶

پوچھا: ''کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہا ہے۔'' لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دوسری دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہی اور پہلے سجدوں جتنا یا ان سے لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا، پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔

[۳۳۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ، قَالَ:......

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقَصُرَتِ الصَّلاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ))؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. فَأَتَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، تو ذوالیدین کھڑے ہوئے اور پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ آپ ﷺ (لوگوں کی طرف) مڑے (تصدیق کے لیے) اور دریافت کیا، کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے باقی نماز مکمل کی پھر دو سجدے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد کیے۔

[۳۳۲]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ، فَنَادَى: يَا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں نبی ﷺ نے عصر کی نماز میں تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور حجرے میں تشریف لے گئے۔ خرباق جو لمبے ہاتھوں والے آدمی تھے کھڑے

---

❶ اخرجه البخاري: السهو، باب من لم يتشهد في سجدتي السهو: ۱۲۲۸۔ ومسلم، المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له: ۵۷۳.

❷ اخرجه مسلم: المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له: ۵۷۳.

رَسُولَ اللّٰهِ ، أَقَصُرَتِ الصَّلاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ ، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ ، فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . [1]

ہوئے اور آواز دی، اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی؟ آپ ﷺ غصے میں چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے، لوگوں سے پوچھا تو آپ کو بتایا گیا (کہ آپ نے تین رکعات پڑھائی ہیں) آپ نے چھوڑی ہوئی رکعت پڑھائی پھر دو سجدے کیے اور (بعد میں) سلام پھیرا۔

فوائد:...... 1 رسول اللہ ﷺ نے عصر کی دو یا تین رکعتیں پڑھا کر سہو ہو جانے پر سلام پھیر دیا، معلوم ہوا آپ ﷺ عالم الغیب نہ تھے اگر آپ کے پاس علم غیب، علم ما کان وما یکون ہوتا نہ تو آپ کو سہو ہوتا اور نہ آپ لوگوں سے تصدیق طلب فرماتے۔

2 اگر نماز میں زیادتی ہو جائے تو سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے۔

3 سہو کی تصدیق ہونے پر اسے تسلیم کر لینا چاہیے۔

4 سلام کے بعد نماز میں کمی وبیشی ہو جانے کی صورت میں اس کی اصلاح کی غرض سے کی جانے والی گفتگو سے نماز باطل نہیں ہوتی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بات چیت کی اور آپ نے ازسرنو نماز پڑھنے کی بجائے پہلے پڑھی ہوئی رکعات کو شمار کیا۔

5 رکعات میں کمی واقع ہونے کی صورت میں رہ جانے والی رکعات پڑھ کر سجدہ سہو کیا جائے گا جب کہ زیادتی کی صورت میں صرف سجدہ سہو ہے۔

6 معلوم ہوا سجدہ سہو کرتے اور اٹھتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہنا چاہیے۔

7 اگر امام بھول جائے تو پھر امام اور مقتدی دونوں پر سجدۂ سہو ہے۔

8 معلوم ہوا شریعت نبی اکرم ﷺ کے قول وفعل دونوں کا نام ہے۔

9 ذوالیدین سیدنا خرباق رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا تھا۔

10 اگر کوئی شخص اپنی خاص جسمانی ساخت کی وجہ سے کسی نام سے مشہور ہو جائے تو اسے اس نام سے پکارنا جائز ہے بشرطیکہ تحقیر لازم نہ آئے۔

بَابُ سُجُودِ التِّلاوَةِ

[80]......تلاوت کے سجدوں کا بیان

[٣٣٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ،

[1] اخرجه مسلم: المساجد، باب السهو فى الصلاة والسجود له: ٥٧٤ .

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِ النَّجْمِ ، فَسَجَدَ وَسَـجَـدَ الـنَّاسُ مَعَهُ ، إِلا رَجُلَيْنِ ، قَالَ: أَرَادَا الشُّهْرَةَ . ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورۃ النجم'' پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دو آدمیوں کے علاوہ سب نے سجدہ کیا فرمایا: ان دونوں نے شہرت چاہی۔

فوائد :...... ❶ سجدۂ تلاوت تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق مشروع ہے تاہم سجود القرآن کی تعداد سے متعلق اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک چودہ ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک پندرہ ہیں۔

❷ سجدۂ تلاوت کو واجب یا فرض کہنا درست نہیں کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سورۃ نجم میں سجدۂ تلاوت کرنے کا ذکر ہے جب کہ صحیح حدیث میں ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((أنّه قرأ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (والنجم) فلم يسجد فيها))

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے اس میں سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔''

(بخاری، رقم:۱۰۷۲، مسلم، رقم: ۵۷۷)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! ہم سجدۂ قرآن کی آیات پڑھتے ہیں۔ جو سجدہ کرے تو اس نے ٹھیک کیا اور جس نے سجدہ نہ کیا اس پر کچھ گناہ نہیں، اسی طرح اس حدیث میں ہے کہ:

((ان الله لم يفرض علينا السجود الاأن نشاء))

''کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر سجدۂ تلاوت فرض نہیں کیا مگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں'' (صحيح بخاری، رقم:۱۰۷۷)

❸ سورۂ نجم میں سجدۂ تلاوت مشروع ہے۔

❹ سجدۂ تلاوت کی آیت سن کر قاری کے ساتھ سامعین کو بھی سجدہ کرنا چاہیے۔

[۳۳٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَـنِ الأَعْـرَجِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَـنْهُ قَرَأَ: وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَسَجَدَ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى . ❷

اعرج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورۃ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ﴾ پڑھی تو اس میں سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو کر دوسری سورت تلاوت کی۔

---

❶ اخرجه البيقهی فی المعرفة السنن والآثار: ۱۱۱۷۔ واحمد: ۲/ ۳۰٤۔ وابن ابی شيبة: ٤۲۵۳ .

❷ اسنادة ضعيفٌ لارساله: فان الاعرج لم يسمع من عمر بن الخطاب ، اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱۰۹٦ ومالك فی المؤطا، الصلوٰة، باب ما جاء فی سجود القرآن .

[٣٣٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْـخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى بِهِمْ بِالْجَابِيَةِ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْحَجِّ، فَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ. [1]

عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں جابیہ مقام پر نماز پڑھائی۔ تو سورۃ حج پڑھی اوراس میں دوسجدے کیے۔

فوائد:...... (1) سورۂ حج میں دوسجدوں سے متعلق مرفوع روایت ضعیف ہے، تاہم بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس پر عمل ثابت ہے جس سے ان کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔

(2) معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر میں بھی انتہائی خشوع وخضوع اور کثرتِ تلاوت کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی فرماتے تھے۔

[٣٣٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ......

عَـنْ أَبِـي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهُ قَرَأَ لَهُمْ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِـنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [2]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے سورۃ "اذا السمـاء انشقت" پڑھی اور اس میں سجدہ کیا، جب فارغ ہوئے تو انہیں بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس میں سجدہ کیا۔

فوائد:...... (1) سورۃ "إذالسمآء انشقت" میں سجدہ کی مشروعیت ثابت ہوئی۔

(2) سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے لیے عملاً کردار ادا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقۂ کار تھا۔

(3) مذکورہ بالا واقعہ نمازِ عشاء کا ہے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ١٠٧٨)

بَابٌ مِنْهُ: الائْتِمَامُ بِالْقَارِئِ فِي السُّجُودِ

[81]......قرآن پڑھنے والے کا سجدوں کا اہتمام کرنا

[٣٣٧]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

---

[1] اخـرجـه البيهقي: ٢/ ٣١٧ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٠٩٩)۔ و ابن ابي شيبة: ٤٢٨٨۔ والدارقطني: ١/ ٤٠٨، ٤٠٩۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٣٩٠.

[2] اخـرجـه البخاري: سجود القرآن، باب سجدة ﴿اذا السماء انشقت﴾ (١٠٧٤۔ ومسلم، المساجد، باب سجود التلاوة: ٥٧٨.

أَسْلَمَ......

عَـنْ عَـطَـاءِ بْـنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلا قَرَأَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَسَـجَـدَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَرَأَ آخَرُ عِنْدَهُ السَّجْدَةَ فَلَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَرَأَ فُلانٌ عِـنْـدَكَ السَّـجْـدَةَ فَسَجَدْتَ، وَقَرَأْتُ عِنْدَكَ السَّجْدَةَ فَـلَـمْ تَسْـجُدْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: ((كُـنْـتَ إِمَـامًا فَلَوْ سَجَدْتَ سَجَدْتُ)). [1]

عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس سجدہ والی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ کے پاس دوسرے نے سجدہ والی آیت پڑھی تو نبی ﷺ نے سجدہ نہ کیا، اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول فلاں آدمی نے آپ کے پاس سجدہ والی آیت پڑھی تو آپ نے سجدہ کیا، اور جب میں نے پڑھی تو آپ نے نہیں کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو امام تھا اگر سجدہ کرتا تو میں بھی سجدہ کرتا۔''

[۳۳۸]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَـارٍ، عَـنْ زَيْـدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ قَرَأَ عِنْدَ رَسُولِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِ النَّجْمِ))فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. [2]

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس سورۃ النجم پڑھی تو آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

فوائد: ......دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۳۳۳

[۳۳۹]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ......

عَـنِ ابْـنِ مَسْـعُـودٍ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لا يَسْـجُـدُ فِي ص، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ. أَخْـرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَالثَّـالِـثَ مِـنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سورۃ (ص) میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور فرماتے یہ تو ایک نبی کی توبہ کا ذکر۔

---

[1] اسـناده ضعيفٌ جداً: لشدة ضـعف شيـخ الشـافـعـي و لارساله: اخرجه البيهقي : / ٣٢٤٢ وفي المعرفة السنن والآثار له ١١١٢٠ ـ و ابو داود في المراسيل: ٧٧ـ و ابن ابي شيبه: ٤٣٦٣ .

[2] اخـرجه البخاري: سجود القرآن، باب من قرأ السجدة ولم يسجد: ١٠٧٢ ، ١٠٧٣ ـ ومسلم، المساجد، باب سجود التلاوة: ٥٧٧ .

مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❶

فوائد: ...... ❶ سورۃ صٓ کے سجدہ سے متعلق سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ صٓ کا سجدہ ان سجود میں سے نہیں جن کا ذکر عزیمت اور تاکید کے ساتھ کیا گیا ہے، البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ (بخاری، رقم: ۱۰۶۹)

❷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اس سورہ میں سجدہ نہ کرنا بھی شاید اسی وجہ سے ہے۔

❸ "انما هي توبة نبيٌّ" یعنی سیدنا داوٗد علیہ السلام کی توبہ واستغفار کی اطلاع وخبر ہے کہ انہوں نے سجدہ کیا، چونکہ نبی علیہ السلام کو ان کی اقتداء کا حکم ہے۔ "فبهداهم اقتده" ''کہ ان کی ہدایت (راہ راست) کی اقتداء کرو۔ (سورۃ الانعام: ۹۰) اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اقتدار کرتے ہوئے سجدہ کیا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب''

بَابُ قَصْرِ الصَّلاةِ فِي السَّفَرِ

[82]......سفر میں نماز کے قصر کا بیان

[۳۴۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لا يَخَافُ إِلا اللّٰهَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ الأَصَمُّ: أَظُنُّهُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان امن کی حالت میں سفر کیا آپ اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی (یعنی قصر کی۔)

[۳۴۱]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لا يَخَافُ إِلا اللّٰهَ تَعَالَى يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان امن کی حالت میں سفر کیا آپ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں

---

❶ اخرجه البيهقى ٢/ ٣١٩ وفى المعرفة السنن والآثار له (١١١٥)۔ وعبدالرزاق: ٥٨٧٣.

❷ اخرجه الترمذى: ابواب السفر، باب ماجاء فى التقصير فى السفر: ٥٤٧۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ"۔ والنسائى، تقصير الصلاة: ١٤٣٦.

❸ انظر الحديث السابق برقم (٣٤٠).

ڈرتے تھے، اور آپ دو رکعت نماز پڑھتے۔

[۳٤۲]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لا يَخَافُ إِلا اللّٰهَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان امن کی حالت میں سفر کیا آپ اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے، اور (اس سفر میں) دو رکعت نماز پڑھتے۔

فوائد: ...... ❶ مغرب کے علاوہ سفر میں ہر نماز دو دو رکعت ادا کرنی مسنون ہے۔

❷ سفر میں پوری نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوران سفر مکمل نماز پڑھی اور آپ علیہ السلام نے ان کی تائید فرمائی۔ (دیکھئے: سنن نسائی، رقم: ١٤٥٧)

❸ قصر نماز میں سنتوں کی ادائیگی بھی نہیں ہے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۱۳۹)

❹ معلوم ہوا قصر نماز کے لیے سفر کا پُر خطر ہونا ضروری نہیں بلکہ پُر امن راستوں پر سفر کے دوران بھی نماز قصر کی جا سکتی ہے۔

[۳٤۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ الْعَصْرَ مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. [2]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھی اور ذی الحلیفہ مقام پر عصر کی نماز دو رکعات (قصر) پڑھی۔

[۳٤٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، يَعْنِي: ابْنَ عُيَيْنَةَ......

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ. [3]

ابن المنکدر سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سابقہ حدیث کی مثل بیان فرماتے۔

[۳٤٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

ایک دوسری سند سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (٣٤٠).

❷ اخرجه البخاری: التقصير، باب يقصر اذا خرج من موصعه: ١٠٨٩، ١٥٤٧ـ ومسلم، سلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها: ٦٩٠.

❸ انظر الحديث السابق برقم (٣٤٣)

أَبِـي قِـلابَةَ ، عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ . مروی ہے۔
أَخْـرَجَ الْـحَـدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي وَالثَّالِثَ
مِـنْ كِتَـابِ اخْتِلافِ الْـحَدِيـثِ وَإِلَـى آخِـرِ
السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ . [1]

فوائد: ...... (1) ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل کی دوری پر واقع ایک مقام کا نام ہے۔
(لغات الحديث:١/ ٤٩١)

(2) معلوم ہوا جب لمبے سفر کا ارادہ ہوتو آبادی سے باہر نکل کر (جب کہ سفر شروع ہو چکا ہو) نماز قصر کی جاسکتی۔

بَابُ مَسَافَةِ مَا لا تُقْصَرُ الصَّلاةُ فِيهِ وَمَا تُقْصَرُ فِيهِ

[83]......اس مسافت کا بیان جس میں نماز قصر ہے اور جس میں نہیں

[٣٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيدَ فَلا يَقْصُرُ الصَّلاةَ . [2]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید سفر کرتے تو وہ (اس سفر میں) نماز قصر نہیں کرتے تھے۔

فوائد: ......ایک برید دوفرسخ یا چارفرسخ کا ہوتا ہے اور فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔
(لغات الحدیث:۱/۱۲۸)

[٣٤٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ: أَتُقْصَرُ الصَّلاةُ إِلَى عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: لا ، وَلَكِنْ إِلَى عُسْفَانَ وَإِلَى جُدَّةَ وَإِلَى الطَّائِفِ . [3]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا، کیا عرفہ تک نماز قصر کی جائے گی؟ فرمایا: نہیں بلکہ عسفان، جدہ اور طائف تک (سفر کی صورت میں) قصر ہوگی۔

[٣٤٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ......

---

[1] اخـرجـه البـخـاري: الـحج ، باب نحر البدن قائمة: ١٧١٥ـ ومسلم: صلاة المسافرين ، باب صلاة المسافرين وقصرها: ٦٩٠ .

[2] اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ١٥٨١ـ ومالك فى المؤطا ، الصلاة ، باب ما يجب فيه قصر الصلوٰة وعبدالرزاق: ٤٢٩٥ .

[3] المصنف لعبد الرزاق : ٢/ ٥٢٤ ، المصنف لابن أبي شيبة : ٢/ ٤٤٥ .

عَـنْ سَـالِـمِ بْـنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَكِـبَ إِلَـى ذَاتِ الـنَّصَبِ ، فَقَصَرَ الصَّلاةَ فِي مَسِيرَةِ ذٰلِكَ . قَـالَ مَـالِكٌ: وَبَيْنَ ذَاتِ النُّصْبِ وَالْمَدِينَةِ أَرْبَعُ بُرُدٍ . ❶

سالم رحمہ اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ''ذات النصب'' کی طرف سفر کیا، اوراس راستے میں نماز قصر کی۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں، مدینہ اور ذات النصب کے درمیان چار برید کا فاصلہ ہے۔

[٣٤٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَـنْ سَـالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلاةَ فِي مَسِيرِهِ ذٰلِكَ . قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ نَحْوٌ مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ . ❷

سالم رحمہ اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دیم (مدینہ کے قریب جگہ کا نام) کی طرف سوار ہوکر گئے، اور اس راستے میں نماز قصر پڑھی۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی مدینہ سے چار برید پر واقع ہے۔

[٣٥٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَـنْ عَـطَـاءِ بْـنِ أَبِـى رَبَـاحٍ ، قَالَ: قُلْتُ لابْنِ عَبَّـاسٍ أَقْـصُـرُ إِلَى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لا ، وَلٰكِنْ إِلَى جُدَّةَ وَعُسْـفَـانَ وَالـطَّائِفِ ، وَإِنْ قَدِمْتَ عَلَى أَهْـلٍ أَوْ مَـاشِيَةٍ فَـأَتِمَّ ، قَـالَ: وَهٰذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ ، وَبِهِ نَأْخُذُ . ❸

عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا میں عرفہ تک قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ جدہ، عسفان، اور طائف تک اور اگر تو خاندان کے ساتھ آئے یا پیدل تو مکمل پڑھ۔ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں، اور یہی قول ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہے اور ہم اسی پر عمل کریں گے۔

[٣٥١]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ أَنَّـهُ قَـالَ: تُقْصَرُ الصَّلاةُ إِلَى عُسْفَانَ وَإِلَى الطَّائِفِ وَإِلَى جُدَّةَ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ مَكَّةَ عَلَى أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَنَحْوٍ مِنْ ذٰلِكَ . ❹

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: عسفان، طائف اور جدہ تک نماز قصر کی جائے گی۔ اور یہ ساری جگہیں مکہ سے چار برد پر ہیں اوراسی طرح اتنی مسافت

---

❶ اخرجه مالكٌ فى المؤطا: الصلوٰة، باب ما يجب فيه قصر الصلوٰة و ابن ابى شيبة: ٨١٣٦۔ والبيهقى: ٣/ ١٣٦ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٥٨٢) .

❷ اخرجه مالك فى المؤطا، الصلوٰة، باب ما يجب فيه قصر الصلوٰة، والبيهقى: ٣/ ١٣٦ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٥٨٣)۔ وعبدالرزاق: (٤٣٠١) .

❸ انظر الحديث السابق برقم: ٣٤٧ .

❹ انظر الحديث السابق برقم: ٣٤٧ .

پر موجود جگہوں میں بھی قصر ہے۔

[٣٥٢]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى ذَاتِ النُّصْبِ فَقَصَرَ الصَّلاةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي، وَالسَّادِسَ وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ذات النصب کی طرف نکلے اور انہوں نے نماز قصر پڑھی۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور یہ چار برد پر ہے۔

فوائد: ...... ❶ مسافت سفر کی تعیین میں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال مروی ہیں، اس مسئلہ کی وضاحت میں بہترین دلیل صحیح مسلم کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث ہے۔ ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین (شرعی) میل یا تین فرسخ کی مسافت کے سفر پر جاتے تو نماز قصر پڑھتے۔ (صحیح مسلم، رقم: ٦٩١)

اس صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہوا مسافت قصر تین فرسخ ہے۔ اور تین فرسخ سے کم مسافت والے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصر نماز ثابت نہیں۔

❷ تین فرسخ، نومیل بنتے ہیں۔ موجودہ دور کے اکثر علماء اہلحدیث کے نزدیک یہ مسافت ۲۴،۳۴ کلومیٹر ہے لہٰذا اتنی مسافت پر نماز قصر جائز ہے۔

❸ بعض حضرات کے نزدیک چار برد (اڑتالیس میل) سے کم مسافت پر قصر جائز نہیں، ان کی دلیل سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ''اے اہل مکہ! چار برید (اڑتالیس میل) سے کم مسافت پر قصر نہ کرو اور چار برید مکہ سے عسفان تک کا درمیان فاصلہ ہے۔'' (سنن دارقطنی: ١/ ٣٨٧، طبرانی کبیر، رقم: ١١١٦٢)

(i) یہ روایت ''عبدالوہاب بن مجاہد بن صبر مکی'' کے متروک ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہے۔ (ii) اس حدیث کا مرفوع ہونا ثابت نہیں بلکہ یہ موقوف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے وضاحت فرمائی ہے۔

(دیکھئے: بلوغ المرام، رقم: ٣٤٩)

بَابٌ: الْقَصْرُ صَدَقَةٌ وَفَضِيلَةُ الْقَصْرِ فِي السَّفَرِ

[84]...... قصر نماز صدقہ ہے اور سفر میں نمازِ قصر کی فضیلت کا بیان

[٣٥٣]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ

[1] انظر الحديث السابق برقم: ٣٤٨.

ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهَ......

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَصْرَ فِي الْخَوْفِ فَأَنَّى الْقَصْرُ فِي غَيْرِ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)). [1]

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے خوف کی حالت میں تو قصر کا ذکر کیا ہے، لیکن خوف کے علاوہ قصر کہاں ہے؟ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اس چیز نے حیرت میں ڈالا جس سے آپ حیران ہیں۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔''

[٣٥٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهَ......

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ١٠١] فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)). [2]

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے عمر بن خطاب سے پوچھا بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم نمازوں کو قصر کرو، اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر ستائیں گے۔'' (النساء: ۱۰۱) اب تو لوگوں کو امن ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر آپ کو ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صدقہ ہے، صدقہ کیا ہے لہٰذا تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔''

فوائد:...... ❶ نماز قصر اللہ کی طرف سے ایک رخصت اور صدقہ وانعام ہے اسے قبول کرنا چاہیے۔

❷ سفر میں قصر نماز افضل ہے۔

❸ آیت ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (النساء: ١٠١) کہ تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنہ کا خدشہ ہو۔'' کا عموم اسی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ قصر خوف کے ساتھ مشروط ہے۔ لیکن احادیث سے وضاحت ہو چکی کہ اب خوف کے

---

[1] اخرجه مسلم: صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها: ٦٨٦.

[2] انظر الحديث السابق برقم (٣٥٣).

علاوہ بھی سفر میں قصر جائز ہے۔

4 اگر مسئلہ میں تردد ہو تو کسی بڑے عالم سے اس کی توضیح کرا لینی چاہیے۔

5 احادیث رسول اللہ ﷺ کے بغیر فہم قرآن ممکن نہیں اور احادیث قرآنی آیات کی بہترین تفسیر ہیں۔

[٣٥٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا سَافَرُوا قَصَرُوا الصَّلاةَ، وَأَفْطَرُوا))أَوْ قَالَ: ((لَمْ يَصُومُوا)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. 1

ابن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے وہ لوگ بہترین ہیں جو جب سفر کریں تو نماز قصر کریں اور روزہ افطار کریں یا فرمایا: ''جو روزہ نہ رکھیں۔''

بَابُ الْقَصْرِ وَالإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ وَالاقْتِصَارِ عَلَى الْفَرِيضَةِ

[85]......سفر میں نماز قصر اور مکمل پڑھنا اور صرف فرضی پر اقتصار کرنے کا بیان

[٣٥٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلاةَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ. 2

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں نماز قصر بھی کی اور مکمل بھی پڑھی۔

[٣٥٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَزِيدَ فِي صَلاةِ الْحَضَرِ، وَأُقِرَّتْ صَلاةُ السَّفَرِ، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ عَائِشَةَ كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلاةَ؟ قَالَ: إِنَّهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: پہلے نماز دو دو رکعتیں فرض کی گئی، حالت اقامت کی نمازوں میں زیادتی کردی گئی اور سفر کی نماز اپنی حالت پر باقی رکھی گئی، زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا تو پھر خود

---

1 اسنادة ضعيفٌ لارساله: وشيخ الشافعي متروكٌ اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ١٥١٤ـ وعبدالرزاق: ٤٤٨٠.

2 اسنادة ضعيفٌ جداً: فان ابراهيم بن محمد وطلحة بن عمرو متروكان اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ١٥١٤ـ والدارقطنى: ٢/ ١٨٩ـ وابن ابى شيبة: ٨١٨٧.

تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ . ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں کیوں پوری پڑھتی تھیں؟ عروہ نے جواب دیا کہ جو تاویل عثمان رضی اللہ عنہ نے کی تھی وہی انہوں نے بھی کر لی۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا ابتداء میں حضر وسفر کی نماز دو دو رکعتیں فرض تھی، بعد میں حضر کی نماز میں مزید دو رکعات کا اضافہ کر دیا گیا جب کہ سفر کی نماز کو اپنی حالت پر رکھا گیا۔

❷ ایک روایت میں ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو حضر میں چار رکعت فرض ہوئیں۔ (دیکھئے: بخاری، رقم:۳۹۳۵)

❸ نماز مغرب سفر میں بھی تین رکعت ہی ادا کی جائے گی۔ (دیکھئے:بخاری، رقم:۱۱۰۹)

❹ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ سفر میں قصر فرض ہے۔ اسے پورا پڑھنا جائز نہیں بعینہٖ جس طرح حضر میں چار رکعات پر اضافہ جائز نہیں، مگر یہ استدلال درست نہیں کیونکہ اس حدیث کی راویہ خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سفر میں پوری نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۳۴۰)

البتہ حالتِ سفر میں قصر کا التزام کرنا اولیٰ ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا التزام فرمایا۔

❺ ''إنها تأولت مَا تَأَوَّل عثمان'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز پڑھنا بہتر جانتی تھیں اور قصر کو رخصت سمجھتی تھیں جب کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں پوری نماز پڑھی تو فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا کہ بہت سے عوام مسلمان جمع ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ نماز کی دوری رکعت سمجھ لیں۔

(بحوالہ کتاب الصلوٰۃ من صحیح بخاری ترجمہ وتشریح مولانا محمد داور راز دہلوی رحمہ اللہ)

[۳۵۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الإِمَامِ بِمِنًى أَرْبَعًا، فَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب منیٰ میں امام کے پیچھے پڑھتے تو چار (فرض) پڑھتے اور جب خود پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فوائد :......معلوم ہوا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے حالت سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے، اور جب علیحدہ

---

❶ اخرجه البخاری: القصر، باب یقصر اذا خرج من موضعه: ۱۰۹۰، ۳۵۰۔ ومسلم، صلاة المسافرین، باب صلاة المسافرین قصرها: ٦٨٥ .

❷ اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار: ۱۵۹٦۔ وما لك فی المؤطا، الصلاة، باب صلوٰة المسافر اذا کان اماماً وراء الامام .

پڑھتے تو قصر کرتے تھے۔ لہٰذا مسافر کو مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھنی چاہیے۔ مسافر کا مقیم امام کے پیچھے قصر کرنا درست نہیں ہے۔

[۳۵۹]...... وبِهَذَا الإِسْنَادِ......

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مَعَ الْفَرِيضَةِ فِـي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلا بَعْدَهَا إِلا مِنْ جَوْفِ الـلَّيْلِ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالثَّـانِىَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ فِى كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سفر میں فرضی نماز کے ساتھ پہلے یا بعد میں کچھ نہیں پڑھتے تھے، مگر یہ کہ تہجد کی نماز۔

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا سفر میں سنتوں کی ادائیگی نہیں ہے۔

❷ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیے تو یہ حضرات (فرض کی) دو رکعات سے زائد (سنن وغیرہ) کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۱۱۰۲)

❸ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں تو مغرب کی سنتیں نہیں ادا کی تھیں۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۱۳۹)

❹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا دورانِ سفر وتر اور نفل نماز پڑھنا بھی ثابت ہے۔
(دیکھئے: بخاری، رقم: ۹۹۹۔ مسلم، رقم: ۷۰۱، ۷۰۰)

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَاتِ فِى السَّفَرِ

[82]...... سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

[۳۶۰]...... حَـدَّثَـنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِى ابْنُ أَبِى يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ كُرَيْبٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَلا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلاةِ رَسُـولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ؟ كَـانَ إِذَا زَالَـتِ الشَّـمْسُ وَهُوَ فِى مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى الزَّوَالِ، فَإِذَا سَافَرَ قَبْلَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر کی نماز کے متعلق نہ بتاؤں؟ آپ گھر میں ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو زوال کے وقت جمع کر لیتے، اور اگر سورج کے

---

[1] اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار: ١٦٢٥ ـ وما لك فى الموطأ، الصلاة، باب صلوٰة النافلة فى السفر بالنهار والليل والصلوٰة على الدابة .

أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ . [1]

زوال سے قبل سفر کرتے تو ظہر کو لیٹ کرتے یہاں تک کہ ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں جمع کر لیتے۔ کریب رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ نے میرے خیال کے مطابق مغرب اور عشاء کے متعلق بھی اسی طرح کہا۔

[٣٦١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ......

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا . [2]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک والے سال (سفر میں) نکلے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کر لیتے۔ فرمایا: ایک دن نماز لیٹ کی پھر نکلے اور ظہر، عصر پڑھی۔ پھر آئے اور بعد میں پھر (سفر کو) نکلے تو مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھی۔

فوائد: ...... (1) دورانِ سفر دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔

(2) دورانِ سفر نمازوں میں تقدیم وتاخیر یعنی ظہر کو عصر کے وقت میں اور مغرب کو عشاء کے وقت میں یا عصر کو ظہر کے وقت اور عشاء کو مغرب کے وقت میں پڑھنا جائز ہے۔

(3) غزوۂ تبوک شام کے عیسائیوں کے خلاف تھا جو مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ غزوہ رجب ۹ ہجری میں ہوا اس میں مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار تھی اس کو غزوۃ العسرۃ (تنگی کی جنگ) بھی کہا جاتا ہے۔

(4) معلوم ہوا خلیفہ بذاتِ خود فوج کی کمانڈ کر سکتا ہے۔

[٣٦٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ الْأَسَدِيِّ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْجَمَّاءِ فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَهِبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ:

اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب الاسدی سے رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''جمار مقام، کی طرف گئے، سورج غروب ہو گیا، ہم

---

[1] اخرجه احمد: ١/ ٣٦٧۔ وقال الشيخ شعيب الارناوؤط: صحيحٌ۔ والدارقطني: ١/ ٣٨٨، ١٤٩۔ والبيهقي في المعرفة السنن والآثار: ١٦٣٨۔ وقال الالباني: حديث صحيحٌ ارواء الغليل: ٣/ ٣٢.

[2] اخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، (٧٠٦).

انْزِلْ فَصَلِّ ، فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الافُقِ ، وَفَحْمَةُ الْـعِشَاءِ نَزَلَ فَصَلَّى ثَلاثًا ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْـعَتَيْـنِ ، ثُـمَّ سَـلَّمَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ . [1]

انہیں یہ کہنے سے ڈر رہے تھے کہ سواریوں سے اتریں تاکہ نماز پڑھ لیں جب آسمان کی سفیدی غائب ہوگئی اور رات کی ابتدائی سیاہی آ گئی، تو وہ سواری سے اترے اور تین رکعات نماز پڑھی پھر سلام پھیرا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا، پھر ہمیں مخاطب کر کے فرمایا: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا۔

فوائد: ...... 1 لوگ (تابعین رحمہ اللہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انتہائی ادب واحترام کرتے تھے۔

2 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی اور زبردست متبع سنت تھے۔

3 ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کو آخری اور عشاء کو اوّل وقت میں ادا کیا۔

[٣٦٣]...... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ ، قَـالَ: كَـانَ الـنَّبِـيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ . [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جب سفر کے لیے جلدی چلنا ہوتا تو آپ مغرب اور عشاء جمع کر لیتے۔

[٣٦٤]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ إِذَا عَـجِلَ بِهِ السَّيْرُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْمَغْرِبِ . [3]

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جب سفر کے لیے جلدی جانا ہوتا تو آپ عشاء اور مغرب جمع کر لیتے۔

[٣٦٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ......

عَـنْ مُـعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو اپنے تبوک کے سفر میں جمع

---

[1] اخرجه النسائی، المواقيت، باب الوقت الذی يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر (٥٨٩)۔ واحمد: ٢/ ١٢۔ والحميدی، رقم: ٦٨٠۔ قال الالبانی حسن، الصحيحة (١٣٧٠).

[2] اخرجه البخاری، التقصير، باب الجمع فی السفر بين المغرب والعشاء، رقم: ١١٠٦۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين فی السفر (٧٠٣).

[3] اخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين فی السفر، رقم: ٧٠٣.

وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي سَفَرِهِ إِلَى تَبُوكَ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . [1]

کرتے تھے۔

فوائد: ......دوران سفر جمع تقدیم وتأخیر جائز ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ فِي الْمَطَرِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلا سَفَرٍ

[87]......بغیر خوف اور سفر کے بارش میں نمازیں جمع کرنے کا بیان

[٣٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلا سَفَرٍ . قَالَ مَالِكٌ: أَرَى ذَلِكَ فِي مَطَرٍ . أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر کی اور مغرب، عشاء کی نمازیں بغیر خوف اور سفر کے جمع کر کے پڑھیں۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ بارش کے اندر تھا۔

فوائد: ...... ❶ بوجہ بارش نمازیں جمع کرنا جائز ہے نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔ کہ جب مدینہ میں حکمران بوجہ بارش مغرب اور عشاء جمع کرتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ جمع کر لیتے تھے۔

(مؤطا امام مالك، كتاب قصر الصلوٰة فى السفر، باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر)

❷ بعض آئمہ نے مذکورہ بالا حدیث سے بوجہ بارش نمازیں جمع کرنے کا استدلال کیا ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب، اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے واضح ہے۔

❸ اس حدیث سے عام حالات میں، بلاضرورت جمع بین الصلاتین کا استدلال درست نہیں، کسی ناگزیر حالت اور

---

[1] انظر الحديث السابق برقم: ٣٦١ .

[2] اخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر (٧٠٥)۔ ومالك فى الموطا، الصلوٰة، باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر .

شدید ضرورت کے وقت زندگی میں کبھی ایک دو بار نمازیں جمع کی جا سکتی ہیں لیکن بلا ضرورت اس کو عادت بنا لینا کسی صورت جائز نہیں۔

بَابُ مُدَّةِ الإِقَامَةِ الَّتِي تُبْطِلُ الْقَصْرَ

[88]......اقامت کی اس مدت کا بیان جس میں قصر ختم ہو جاتی ہے

[٣٦٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ جُلَسَاءَهُ: مَاذَا سَمِعْتُمْ فِي مَقَامِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

عبدالرحمٰن بن حمید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے ہم نشینوں سے پوچھا تم نے مہاجر کے مکہ میں قیام کے بارے میں کیا سنا ہے؟ سائب بن یزید رحمہ اللہ نے کہا مجھے علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کے احکامات ادا کرنے کے بعد مہاجر تین دن قیام کرے گا۔

فوائد:...... 1 معلوم ہوا خیر القرون میں خلفاء بھی علمی مجالس کا انعقاد کرتے تھے۔

2 مہاجرین کو دوبارہ مکہ میں رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہ تھی تا کہ ان کی ہجرت کا ثواب برقرار رہے۔

3 کسی جگہ تین دن قیام کرنا مقیم ہونے کے حکم میں نہیں ہے۔

4 مذکورہ بالا حدیث سے تین دن مدت قصر کا استدلال کیا گیا ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر چار ذوالحجہ کو صبح کے وقت مکہ تشریف لائے اور یوم الترویہ (٨ ذوالحجہ) کو منی کی طرف روانہ ہوئے اور اس دوان چار دن نماز قصر کرتے رہے۔

5 چار دن والی بات زیادہ واضح ہے۔ لہٰذا اگر مسافر کسی مقام پر چار دن یا چار دن سے کم مدت اقامت کا ارادہ بنا کر ٹھہرے تو قصر کرے اور اگر چار روز سے زائد مدتِ اقامت کا ارادہ ہو تو پہنچتے ہی پوری نماز شروع کر دے۔

6 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں) انیس روز قیام کیا، (نماز) دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ (بخاری، رقم: ١٠٨٠)

یہ حکم متردد مسافر سے متعلق ہے۔ کیونکہ وہ مقیم کے حکم میں نہیں ہوتا۔

---

[1] اخرجه البخاری، مناقب الأنصار، باب إقامة المهاجر، بمكة بعد قضاء نسكه (٣٩٣٣)۔ ومسلم، الحج، باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج...... الخ (١٣٥٢).

بَابٌ :فِی صَلاةِ الْخَوْفِ

[89]......نمازِ خوف کا بیان

[٣٦٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ ابْنُ عُلَیَّةَ، أَوْ غَیْرُهُ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَـنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُـصَـلِّی بِالنَّاسِ صَلاةَ الظُّهْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ، فَصَلَّی بِطَائِفَةٍ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرَی فَصَلَّی بِهِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. [1]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بطن نخل (مدینہ کے قریب بستی) مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خوف میں ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا، پھر دوسرا گروہ آیا انہیں بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا۔

فوائد :...... ❶ نماز اتنی اہم عبادت ہے کہ حالتِ جنگ میں بھی اس کی معافی نہیں، تاہم اس صورت میں اس میں تخفیف آ جاتی ہے۔

❷ نمازِ خوف کی متعدد صورتیں احادیث سے ثابت ہیں جن پر حالات کے مطابق حسب ضرورت عمل کیا جائے گا۔

❸ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام نے دونوں گروہوں کو دو دو رکعات پڑھائیں اور آپ کی چار رکعات تھیں۔

[٣٦٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ رُومَانَ......

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ، صَلَّی مَعَ النَّبِیِّ صَـلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلاةَ الْـخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَلَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةً صَلَّتْ مَـعَهُ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّی بِالَّذِینَ مَعَهُ ثُمَّ ثَبَتَ قَـائِـمًـا وَأَتَمُّوا لأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَـاهَ الْـعَـدُوِّ، وَجَـاءَ تِ الـطَّـائِفَةُ الأُخْرَی فَـصَـلَّـی بِهِمُ الرَّکْعَةَ الَّتِی بَقِیَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. [2]

صالح بن خوات رحمہ اللہ نے ایسے شخص سے روایت کیا، جس نے ذات الرقاع کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی۔ (اس شخص نے بیان کیا) کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز کے لیے صف بندی کی اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ کے لیے اس کے روبرو صف بند ہوگیا۔ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ صف باندھ کر کھڑے تھے ایک رکعت پڑھائی اور آپ سیدھے

---

[1] اخرجه النسائی، صلاة الخوف (١٥٥٥)۔ وصححه ابن خزیمة (١٣٥٣).

[2] اخرجه البخاری، المغازی، باب غزوة ذات الرقاع (٤١٢٩)۔ ومسلم، صلاة المسافرین، باب صلاة الخوف (٨٤٢).

کھڑے رہے، انہوں نے اپنے طور پر باقی نماز مکمل کی اور چلے گئے۔ جا کر دشمن کے سامنے صف باندھ لی۔ پھر دوسرا گروہ آیا، آپ نے اسے باقی اپنی ایک رکعت پڑھائی اور بیٹھے رہے، انہوں نے اس دوران اپنی باقی نماز پوری کر لی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

فوائد :...... ❶ مذکورہ حدیث میں صلوٰۃ الخوف کی جو صورت ذکر ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے ہر ایک گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائی اور ایک رکعت انہوں نے اپنے طور پر ادا کی پہلے گروہ نے خود سلام پھیرا جب کہ دوسرے گروہ نے نبی علیہ السلام کے ساتھ سلام پھیرا تھا۔

❷ غزوہ ذات الرقاع ۷ھ کو غزوۂ خیبر کے بعد ہوا۔ "عمن صلی مع النبی ﷺ" سے مراد راجح قول کے مطابق صالح بن خوات کے والد صحابی رسول سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ حدیث نمبر ۳۷۰ کی سند سے واضح ہے اور یہی بات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن مندہ کے حوالہ سے بیان کی ہے۔

(دیکھئے: بلوغ المرا کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف)

[۳۷۰]...... قَالَ: وَأَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ يَذْكُرُ، عَنْ أَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

۳۷۰۔ ایک دوسری سند سے خوات بن جبیر نبی ﷺ سے روایت ہے اسی سابقہ حدیث کے ہم معنی، جو پہلی کے خلاف نہیں۔

فوائد :...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۳۶۹

---

[1] اسناده ضعيف لكن الحديث صحيح انظر الحديث الذى تقدم قبله برقم (۳۶۹)۔ اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۱۸۲۸)۔ وابن خزيمة (۱۳۶۰).

بَابٌ: فِي صَلاةِ أَشَدِّ الْخَوْفِ

[90]......سخت خوف میں نماز کا بیان

[٣٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يُقَدَّمُ الإِمَامُ وَطَائِفَةٌ، ثُمَّ قَصَّ الْحَدِيثَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ: فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رِجَالا وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لا أَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب نماز خوف کا سوال ہوتا تو آپ فرماتے، امام کے ساتھ ایک گروہ پہلے نماز پڑھے گا پھر آگے حدیث (صلاۃ الخوف کی) بیان کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں کہا، اگر خطرہ بہت زیادہ ہوتو چلتے ہوئے اور سواری پر نماز پڑھو، قبلہ رخ ہو کر، اور غیر قبلہ رخ ہو کر (نماز پڑھو۔) امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔

[٣٧٢]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ. ❷

ایک دوسری سند سے سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی سابقہ حدیث کی مثل بیان فرماتے ہیں۔

[٣٧٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِك......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي صَلاةِ الْخَوْفِ بِشَيْءٍ خَالَفْتُمُوهُ فِيهِ، وَمَالِكٌ يَقُولُ: لا أَذْكُرُهُ إِلا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ يَرْوِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَشُكُّ فِيهِ. ❸

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نمازِ خوف کے سلسلہ میں کچھ مختلف بیان کیا ہے اور مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اسے نہیں بیان کرتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی ذئب اس کو زہری سے روایت ہے زہری، سالم سے اور سالم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ جس میں وہ شک نہیں کرتے۔

---

❶ اخرجه البخاری، التفسير، باب قوله فان خفتم فرجالًا أو ركبانًا ...... الخ (٤٥٣٥).

❷ اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٨٣٦)۔ واسناده صحيح.

❸ تقدم تخريجه برقم (٣٧١)

[٣٧٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ صَلاةَ الْخَوْفِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رِجَالا وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةَ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا. ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہتے ہیں میرے خیال میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ نماز خوف کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر خطرہ زیادہ ہو تو پیدل چلتے ہوئے اور سواریوں پر، قبلہ رخ اور غیر قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھو۔

[٣٧٥]...... أَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَشُكَّ أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّهُ مَرْفُوعٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❷

سالم اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کرتے ہیں۔ اور انہیں اس میں شک نہیں ہے کہ یہ ان کے باپ سے مروی ہے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع ہے۔

فوائد :...... ❶ نماز خوف کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ جو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ امام آگے ہوگا ایک گروہ کے ساتھ اور انہیں ایک رکعت پڑھائے گا۔ جب کہ دوسرا گروہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے مابین ہوگا۔ جب پہلا گروہ ایک رکعت پڑھ لے گا تو وہ پیچھے جا کر دوسرے گروہ کی جگہ لے گا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہیں پھیرے گا۔ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ امام کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں گے اور امام دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے گا تو ہر گروہ انفرادی طور پر اپنی اپنی ایک رکعت پوری کرے گا اس طرح ان میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٤٥٣٥)

❷ مسلمانوں کو ہر وقت دفاع کے لیے چاک و چوبند رہنا چاہیے۔

❸ اگر حالت خوف شدید ہو اور معروف طریقے سے نماز کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے سوار و پیادہ نماز کی ادائیگی کی جا سکتی ہے اگرچہ قبلے کی طرح منہ نہ ہو۔

---

❶ تقدم تخريجه (٣٧١)

❷ تقدم تخريجه برقم (٣٧٢)

بَابٌ: فِي صَلاةِ النَّوَافِلِ عَلَى الرَّاحِلَةِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

[91]......سواری کا رخ جس سمت بھی ہو اس پر نفلی نماز پڑھنے کا بیان

[٣٧٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے، اس کا منہ جس طرف بھی ہو جاتا۔

[٣٧٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي النَّوَافِلَ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جبکہ آپ کا چہرہ خیبر کی طرف تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، یعنی نفل نماز۔

[٣٧٨]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ......

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِي كُلِّ جِهَةٍ. ❸

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر ہر سمت میں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

[٣٧٩]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ. ❹

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی انمار میں اپنی اونٹنی پر مشرق کی سمت ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

---

❶ اخرجه البخاری، التقصیر، باب الایماء علی الدابة (١٠٩٦)۔ ومسلم، صلاة المسافرین، باب جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت (٧٠٠).

❷ اخرجه مسلم، صلاة المسافرین، باب جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت (٧٠٠).

❸ اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (٦٦٥)۔ واحمد: ٣/ ٢٩٦، ٣٨٠۔ وصححه ابن خزیمة (١٢٧٠)۔ وابن الجارود (٢٢٨)۔ واخرجه مسلم، المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة ونسخ ما کان من اباهته (٥٤٠)، بألفاظٍ متقاربة.

❹ اخرجه البخاری، المغازی، باب غزوة انمار (٤١٤٠).

[٣٨٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ بَنِي أَنْمَارٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ. [1]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی انمار کے غزوہ میں اپنی اونٹنی پر مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

[٣٨١]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا أَدْرِي أَسَمَّى بَنِي أَنْمَارٍ؟ أَوْ قَالَ: صَلَّى فِي سَفَرٍ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. [2]

ابوزبیر جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سابقہ حدیث کی مثل مرفوع بیان کرتے ہیں البتہ فرمایا، مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے بنی انمار کا نام لیا یا فرمایا سفر میں نماز پڑھی۔

فوائد: ...... (1) سفر کی حالت میں نفلی نماز سواری پر ادا کی جاسکتی ہے۔ فرض نہیں جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر سواری پر نفلی نماز مشرق (غیر قبلہ) کی سمت ادا کرتے اور جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رخ ہو کر پڑھتے۔ (بخاری، رقم: ١٠٩٩ مسلم، رقم: ٧٠٠)

(2) سواری پر نفل نماز پڑھنے کے لیے قبلہ رخ ہو کر نفل شروع کرنے چاہیں جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر جب نفل نماز کا ارادہ فرماتے تو "استقبل بناقته القبلة فكبر" اپنی اونٹنی قبلہ رخ کرتے پھر تکبیر کہتے پھر جس طرف آپ کی سواری آپ کا رخ پھیر دیتی آپ نماز پڑھ لیتے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التطوع على الراحلة، رقم: ١٢٢٥)

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دورانِ سفر سواری پر وتر پڑھنا بھی ثابت ہے۔ دیکھیے: (بخاری، رقم: ١٠٩٥) معلوم ہوا وتر فرض یا واجب نہیں۔

(4) نمازی کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے البتہ یہ فرضیت دو حالتوں میں ساقط ہو جاتی ہے۔ ایک نمازِ خوف کے وقت جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (دیکھیے: حدیث نمبر ٣٧ تا ٣٧٥) اور دوسرا سواری پر نفل نماز کی ادائیگی کے وقت۔

---

[1] انظر الحديث الذى قبله برقم: ٣٧٩.

[2] تقدم تخريجه برقم (٣٧٨)

بَابُ صَلاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ

[92]......رات کی نماز اور وتر کا بیان

[٣٨٢]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُـمْ أَنَّهُ بَـاتَ عِـنْـدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ أُمِّ الْـمُـؤْمِـنِيـنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، فَـاضْـطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْـلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِـقَـلِيـلٍ، أَوْ بَـعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِيَـدِهِ ثُـمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ سُورَةِ آلِ عِـمْـرَانَ، ثُـمَّ قَـامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ، فَـأَحْسَـنَ وُضُـوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقَالَ ابْنُ عَبَّـاسٍ: فَـقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَمَا صَنَعَ ثُمَّ قُمْتُ إِلَـى جَـنْبِـهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُـمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْـعَتَيْـنِ ثُـمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْـطَـجَـعَ حَتَّـى جَـاءَ الْـمُـؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری، فرمایا میں تکیہ کے عرض میں لیٹ گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ اس کے طول میں لیٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے حتی کہ جب آدھی رات کا وقت ہوا یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے چہرے سے نیند کو دور کرنے لگے، پھر آپ نے سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر آپ ایک (کھونٹی پر) لٹکی ہوئی مشک کی طرف گئے اور اس سے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔ پھر میں آپ کے (بائیں) پہلو میں کھڑا ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا، اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے وتر پڑھا اور لیٹ گئے۔ حتیٰ کہ مؤذن آیا تو

❶ اخرجه البخاري، الوضوء، باب التخفيف في الوضوء (١٣٨)، (١٨٣)۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم ودعائه بالليل (٧٦٣).

آپ نے اٹھ کر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھائی۔

فوائد: ...... ❶ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کی اجازت دی کیونکہ وہ ام المومنین کے بھانجے تھے۔

❷ معلوم ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنی خالہ کے گھر رات گزارنے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کا مشاہدہ کرنا تھا۔

❸ بیدار ہونے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے سے نیند کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

❹ نمازِ تہجد کے لیے جاگنے کے بعد سورہ آلِ عمران کی آخری آیات کی تلاوت مسنون ہے۔

❺ تلاوت کے لیے باوضو ہونا ضروری نہیں۔

❻ نیند نواقض الوضو میں سے ہے۔

❼ "صنعت مثل ما صنع" سے معلوم ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما اتباع سنت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے۔

❽ نماز تہجد نفلی نماز ہے اور اس کی باجماعت ادائیگی درست ہے۔

❾ دو آدمی بھی باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

❿ نبی علیہ السلام نے دس رکعات اور ایک وتر (گیارہ رکعات) نمازِ تہجد پڑھی۔

⓫ نماز تہجد سے فارغ ہو کر لیٹنا مسنون ہے۔

⓬ امام کو نماز کے لیے گھر سے بلایا جا سکتا ہے۔

⓭ فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنی چاہئیں۔

⓮ سنت فجر گھر میں پڑھنا مسنون ہے۔

⓯ نوافل کھڑے ہو کر ہی پڑھنے چاہئیں الا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔

[٣٨٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ . ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو گیارہ رکعات نماز پڑھتے، ان میں ایک رکعت وتر ہوتا تھا۔

---

❶ اخرجه البخاری، التهجد، باب طول السجود فی قيام الليل (١١٢٣)، (٩٩٤)۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی ﷺ فی الليل...... الخ (٧٣٦).

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کی نماز گیارہ رکعات ہوتی تھی۔

❷ یہ گیارہ رکعات دو دو کر کے پڑھتے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم: رقم ٧٣٦)

❸ اس حدیث اور دیگر متواتر احادیث سے ایک رکعت وتر کا جواز بالصراحت ثابت ہوتا ہے۔

❹ نبی علیہ السلام کی رمضان وغیرہ رمضان کی نماز گیارہ رکعات ہوتی جیسا کہ (صحیح بخاری: رقم ۲۰۱۳) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

❺ نبی علیہ السلام سے نماز تہجد اور تراویح کا علیحدہ علیحدہ پڑھنا ثابت نہیں، تہجد اور تراویح ایک ہی چیز ہیں۔ مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے بھی یہی بات کہی ہے۔ فرماتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تراویح آٹھ رکعت ہی پڑھی ہے، اور کسی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے رمضان میں تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھی ہوں۔ (العرف الشذی: ١/ ١٦٦)

مزید فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام سے آٹھ رکعتیں صحیح ثابت ہیں اور جو بیس رکعات (تراویح) والی حدیث آپ ﷺ سے مروی ہے وہ ضعیف ہے اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہیں۔ ایضاً

[٣٨٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)). ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہوجانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔''

[٣٨٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)). ❷

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز سے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پھر جب کوئی تم میں سے صبح صادق ہوجانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔

---

❶ اخرجه البخاري، الوتر، باب ماجاء في الوتر (٩٩٠)۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (٧٤٩).

❷ انظر الحديث الذى قبله برقم (٣٨٤)

[٣٨٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. ❶

ایک دوسری سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[٣٨٧]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)). ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر جب کوئی صبح صادق ہوجانے سے ڈرے تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔''

[٣٨٨]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَإِلَى آخِرِ السَّابِعِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❸

ایک دوسری سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد:...... ❶ نماز تہجد کو رات کی نماز کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا وقت عشاء سے کر طلوع فجر تک ہوتا ہے۔

❷ نماز تہجد دو دو رکعت ادا کرنا مسنون ہے۔

❸ ایک رکعت وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً وفعلاً ثابت ہے۔ تاہم تین، پانچ، سات، نو، گیارہ کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

❹ نوافل دو دو کی تعداد میں پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہیں کیونکہ دو پڑھ کر سلام پھیرنے کی صورت میں دورد اور بعد از درود دعائیں زیادہ بار پڑھی جائیں گی جس سے ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

---

❶ تقدم تخريجه برقم (٣٨٤)

❷ اخرجه ابن ماجة، اقامة الصلوات، باب ما جاء فى صلاة الليل ركعتين (١٣٢٠) واحمد: ٢/ ٩۔ وصححه ابن خزيمة (١٠٧٢)۔ وابن الجارود (٢٦٧).

❸ اخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنى مثنى والوتر ركعة من آخر الليل (٧٤٩).

5 مذکورہ روایات میں رات کی نماز دو دو رکعت پڑھنے کا بیان ہے۔ جب کہ سنن ابی داوٗد وغیرہ میں دن اور رات کا ذکر ہے۔ دیکھئے: (سنن ابی داوٗد، کتاب التطوع، باب صلاۃ النہار، رقم الحدیث ۱۲۹۵)

6 طلوع فجر سے قبل نماز وتر پڑھ لینی چاہیے۔

بَابُ أَنْوَاعِ الْوِتْرِ

[93]......وتر کی اقسام کا بیان

[۳۸۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا اور آخری عمر میں آپ کے وتر (عموماً) سحر کے وقت ختم ہوتے۔

فوائد:...... 1 وتر نماز تہجد کے بعد پڑھے جاتے ہیں، رات کے ہر حصے میں وتر پڑھنے سے ہر حصہ میں نماز تہجد کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً آدھی رات کے وقت یا آدھی رات کے بعد نماز تہجد کی ادائیگی فرماتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

(صحيح بخاری، التهجد، باب نام اول الليل واحيا آخرهٗ، رقم الحديث: ۱۱٤٦)

[۳۹۰]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، لا يَجْلِسُ وَلا يُسَلِّمُ إِلا فِي الآخِرَةِ مِنْهُنَّ. [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان رکعات میں صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔

فوائد:...... اس حدیث میں پانچ رکعت وتر کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانچ رکعت وتر اکٹھے پڑھتے تو آخری رکعت پڑھ کر تشہد بیٹھتے اور پھر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو جاتے۔

[۳۹۱]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

---

[1] اخرجه البخاری، الوتر، باب ساعات الوتر (۹۹٦)۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الليل...... الخ (۷٤٥).

[2] اخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الليل...... الخ (۷۳۷).

عَـنِ ابْـنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِی وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ . 1

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

فوائد: ...... مذکورہ حدیث اگر چہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے تاہم سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وتر ایک رکعت پڑھنا ثابت ہے۔(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم:٦٣٥٦)

[٣٩٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَـافِـعٍ ، قَـالَ: كُـنْـتُ مَـعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّـمَـاءُ مُتَغَيِّمَةٌ ، فَخَشِيَ ابْنُ عُمَرَ الصُّبْحَ ، فَـأَوْتَـرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ تَكَشَّفَ الْغَيْمُ ، فَرَأَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ . 2

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں مکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، ابن عمر رضی اللہ عنہ صبح صادق کے طلوع ہونے سے ڈرے تو انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا، پھر بادل چھٹ گئے، اور انہوں نے رات دیکھی تو ایک اور رکعت سے اسے جفت بنالیا۔

فوائد: ...... مذکورہ حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے وتر کو جفت بنا کر دوبارہ نماز پڑھنے کا ذکر ہے جب کہ سنن ابی داؤد میں ہے سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ رمضان میں قیام کیا اور وتر پڑھ لیا پھر اپنی مسجد میں گئے تو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور وتر نہ پڑھا، ایک آدمی کو وتر پڑھانے کا کہا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”لا وتران فی لیلة“ ایک رات میں وتر کی نماز دو دفعہ نہیں ہے۔(سنن ابی داؤد، رقم:١٤٣٩)

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعد از وتر بھی نمازِ تہجد جائز ہے لیکن دو دفعہ وتر پڑھنے جائز نہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ وتر پڑھنے کے بعد وتر کو توڑنے یا نہ توڑنے کے سلسلہ میں اہلِ علم کے اختلاف کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ جن اہلِ علم کا یہ مذہب ہے کہ پہلی رات وتر پڑھ کر سوجانے والا اگر آخری رات قیام کے لیے اٹھ گیا ہے تو اس کے لیے وتر کو توڑنا درست نہیں۔ یہی مذہب زیادہ صحیح اور راجح ہے کیونکہ کئی ایک روایات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد از وتر نماز پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (سنن ترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء لا وتران فی لیلة، رقم الحدیث: ٤٧٠)

واللہ اعلم بالصواب

---

1 اسناده ضعيف لإرساله فان الزهرى لم يدرك سعد بن ابى وقاص: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٣٨٩)۔ وعبدالرزاق (٤٦٤٣)، وابن ابى شيبه (٦٨٠٩)۔ ومالك فى الموطا، كتاب الصلاة، باب صلوٰة النبى صلى الله عليه وسلم فى الوتر.

2 اسنادهٗ صحيحٌ: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٣٩٥)۔ ومالك فى الموطا، كتاب الصلاة، باب صلوٰة النبى صلى الله عليه وسلم فى الوتر.

[٣٩٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ. ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب تین رکعت وتر پڑھتے تو دو پڑھ کر سلام پھیرتے پھر ضرورت سے گفتگو بھی فرماتے۔

فوائد: ...... ❶ اگر تین رکعت وتر پڑھنے کا ارادہ ہوتو پہلے دورکعت پڑھ کرسلام پھیرا جائے پھر ایک رکعت وتر ادا کرنا یہ تین وتر پڑھنے کا افضل طریقہ ہے۔ البتہ تین وتر ایک سلام سے اس طرح پڑھنا کہ دو رکعت کے بعد تشہد نہ پڑھا جائے یہ بھی درست ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب کی طرح تین وتر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(دیکھئے: صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ٢٤٢٠، مستدرك الحاکم: ١/ ٣٠٤)

❸ دوسلام کے ساتھ تین رکعت وتر ادا کرتے وقت دو رکعات پڑھنے کے بعد بوقت ضرورت گفتگو کرنے میں حرج نہیں ہے۔

[٣٩٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ......

أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَصَابَ، أَيْ بُنَيَّ، لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا أَعْلَمَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، هِيَ وَاحِدَةٌ أَوْ خَمْسٌ أَوْ سَبْعٌ، إِلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، الْوِتْرُ مَا شَاءَ. ❷

کریب - ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام - بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر ایک رکعت وتر کے علاوہ کچھ نہ پڑھا۔ کریب رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے درست کہا، اے بیٹے! معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہم میں سے کوئی اس بارے میں زیادہ نہیں جانتا۔ یہ وتر ایک یا پانچ یا سات سے بھی زیادہ ہیں۔ جتنے چاہے کوئی پڑھے۔

فوائد: ...... مذکورہ حدیث اگرچہ سنداً کمزور ہے۔ تاہم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک رکعت وتر پڑھنا صحیح ثابت ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ٣٧٦٤، ٣٧٦٥)

---

❶ اخرجه البخاری، الوتر، باب ماجاء فی الوتر (٩٩١).

❷ اسنادهٗ ضعیفٌ: فان عتبة بن محمد مقبول حیث یتابع ولم یتابع اخرجه البیهقی: ٣/ ٢٤ (٤٤٥٧)۔ وعبدالرزاق (٤٦٤١)۔ ورواهٗ البخاری من غیر هذا الطریق، انظر: صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ذکر معاویة (٣٧٦٤)، (٣٧٦٥).

[٣٩٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ......

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيَّ عَنْ صَلاةِ طَلْحَةَ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ صَلاةِ عُثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لأَغْلِبَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ، فَقُمْتُ فَإِذَا بِرَجُلٍ يَزْحَمُنِي مُتَقَنِّعًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ قَالَ: فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ فَصَلَّى فَإِذَا هُوَ يَسْجُدُ سُجُودَ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا قُلْتُ: هَذِهِ هَوَادِي الْفَجْرِ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ لَمْ يُصَلِّ غَيْرَهَا.[1]

سائب بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عبدالرحمٰن التیمی سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی نماز سے متعلق دریافت کیا، تو عبدالرحمٰن التیمی نے کہا اگر تو چاہے تو میں تجھے عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز سے متعلق بتاؤں۔ فرمایا میں نے کہا ایک جگہ رات کا وقت ہوگیا اچانک میں اٹھا تو ایک آدمی جو سر ڈھانپے ہوئے تھا مجھ سے ٹکرایا، میں نے دیکھا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان سے پیچھے ہوگیا انہوں نے نماز پڑھی، تو وہ قرآن کے سجدے کرتے یہاں تک کہ میں نے کہا: فجر طلوع ہو رہی ہے تو انہوں نے ایک رکعت وتر کے علاوہ کچھ نہ پڑھا۔

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا خیر القرون میں بھی لوگ علماء سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رات کی نماز طویل قیام سے ادا کرتے۔

❸ دورانِ نماز سجدۂ تلاوت مسنون ہے۔

❹ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر طویل قیام سے ادا کیا۔

❺ اگر فجر طلوع ہونے کا وقت قریب ہو تو قیام اللیل کرنے والے کو مطلع کیا جاسکتا ہے۔

[٣٩٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ......

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الْوِتْرُ ثَلاثَةُ أَنْوَاعٍ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يُوتِرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَوْتَرَ، ثُمَّ إِنِ اسْتَيْقَظَ فَشَاءَ أَنْ يَشْفَعَهَا بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ شَاءَ أَوْتَرَ آخِرَ اللَّيْلِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ

حطان بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وتر تین قسم کے ہیں تم میں سے جو رات کے پہلے حصہ میں پڑھنا چاہے وہ پہلے میں پڑھ لے، پھر اگر بیدار ہو تو چاہے تو اس کو ایک رکعت سے جفت بنا کر دو دو رکعتیں پڑھے یہاں تک کہ صبح صادق ہوجائے اور اگر چاہے تو رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے۔

---

[1] اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٣٩١)۔ اسناده صحيح وقد صرح ابن جريج بالسماع عند عبدالرزاق (٤٦٥٣)

فِی كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالسَّادِسَ
وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ، وَهُمَا آخِرُ مَا فِيهِ
وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ
مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [1]

فوائد: ...... 1 نماز وتر عشار کے بعد رات کے کسی بھی حصہ میں ادا کی جاسکتی ہے۔
2 وتر کو توڑ کر جفت بنانا اور پھر نفل نماز ادا کرنا درست نہیں۔ (دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۳۹۲)

بَابٌ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

[94]......قرآنِ مجید کے سات لغات میں نازل ہونے کا بیان

[۳۹۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ایک دفعہ ہشام رضی اللہ عنہ بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس قرأت پر پڑھتے سنا جو اس کے خلاف تھی جو میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ مجھے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قرأت سکھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر غصہ نکالوں، لیکن پھر میں نے ان کو مہلت دی، حتی کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کے گلے میں انہیں کی چادر ڈال کر ان کو گھسیٹتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ میں کہا کہ میں نے انہیں اس قرأت کے خلاف پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''پڑھو!'' تو انہوں نے اسی قرأت میں پڑھا جس میں میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اسی طرح نازل

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۳/ ۳۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۱٤۱٤).

عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)) .❶ ہوئی۔'' پھر مجھے کہا: ''تم پڑھو!'' تو میں نے بھی پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: ''اس طرح بھی قرآن نازل کیا گیا ہے۔ بے شک قرآن سات لغات میں نازل کیا گیا ہے، جو لغت میسر ہو اسی میں پڑھو۔''

فوائد :...... ❶ قرآن مجید عرب کی سات لغات پر اترا ہے جس لغت پر بھی پڑھا جائے درست ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر لفظ میں سات لغات ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عرب کی مشہور سات قبیلوں جیسے لغتِ قریش، لغت بنو تمیم وغیرہ کی لغات کے موافق اترا ہے۔ بعض کے نزدیک ''سبعة احرف'' سے سات مشہور قرأتیں مراد ہیں۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دفاع اسلام کے معاملہ میں انتہائی حساس تھے۔

❸ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انتہائی زیرک اور سمجھدار انسان تھے۔

❹ قرآن کی سات لغات میں قرأت جائز ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ علاقہ کی معروف لغت وقرأت کو اختیار کیا جائے تا کہ عوام الناس غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

[۳۹۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:......

مَا سَمِعْتُ عُمَرَ يَقْرَأُهَا قَطُّ إِلا قَالَ: فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي .❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ ''فامضوا الی ذکر اللّٰہ'' کہ چلو اللہ کے ذکر کی طرف پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ﴿فاسعوا الی ذکر اللہ﴾ (الجمعة : ۹) کو ﴿فامضوا الی ذکر اللہ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

❷ خلفاء راشدین کے عہد میں جب اسلامی حدود وسیع ہوئیں تو لوگ قرآن پڑھنے میں بھی اختلاف کرنے لگے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قریش کی زبان میں قرآن لکھنے کا کہا اور اسی پر سب لوگوں کو جمع کر دیا۔ (بخاری، رقم الحديث، ٤٩٤، ٣٥٠٦)

---

❶ اخرجه البخاري، الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم فى بعض (٢٤١٩)۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب بيان ان القرآن انزل على سبعة أحرف، وبيان معناها (٨١٨).

❷ اسنادهٗ صحيحٌ: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (١٧٧٩)۔ وعبدالرزاق (٥٣٤٨)۔ ومالك فى الموطا.

3

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے مسائل

بَابُ شَاهِدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

[1]......''شاہد'' جمعہ کا دن ہے

[٣٩٩]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ......

عَـنْ نَـافِـعِ بْـنِ جُبَيْـرِ بْـنِ مُطْعِمٍ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَـارٍ، عَـنِ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَـالَ: " شَـاهِـدٌ: يَـوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَشْهُودٌ: يَوْمُ عَرَفَةَ ". ❶

نافع بن جبیر اور عطا بن یسار ﷭ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن ہے۔''

[٤٠٠]...... أَخْبَـرَنَـا إِبْـرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَـدَّثَـنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

ایک دوسری سند میں عطا بن یسار ﷫ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولارساله- اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٦٥٣)- عبدالرزاق في تفسيره (٣٥٦١)، (٣٥٦٢)- والطبري في تفسيره: ٣٠/ ٨٢.

❷ انظر الحديث الذي قبله برقم (٣٩٩)

[٤٠١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ. ❶

ایک اور سند سے ابن مسیّب کے واسطہ سے نبی ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے تاہم ﴿وشاهد ومشهود﴾ (البروج: ۳) کی تفسیر میں اکثر وبیشتر مفسرین کے نزدیک شاہد' سے مراد جمعۃ المبارک اور ''مشہود'' سے مراد ۹ ذوالحجہ (عرفہ) کا دن ہے جہاں لوگ ادائیگی حج کے لیے جمع وحاضر ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ: الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَتِهَا

[2]...... جمعہ کے دن اور اس کی رات میں نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

[٤٠٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:...... حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَأَكْثِرُوا الصَّلاةَ عَلَيَّ)). ❷

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات تو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو!''

[٤٠٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:...... أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَكْثِرُوا الصَّلاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❸

عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔''

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: واخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٦٥٥)۔ والطبري في تفسير: ٣٠/ ٨٢، ٨٣.

❷ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: واخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٨١٣).

❸ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: واخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٨١٤).

بَابُ: مَا هَدَانَا اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

[3]...... جو اللہ نے ہمیں جمعہ کی تعظیم پر ثابت رکھا

[٤٠٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَحْنُ الآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم (دنیا) میں تو آخر میں آنے والے ہیں، لیکن (قیامت کے دن) ہم (جنت میں داخل ہونے میں) سبقت کرنے والے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں بعد میں تو یہ دن (جمعہ) وہ ہے جس کے بارے میں اہل کتاب نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی تعظیم پر ثابت رکھا، لوگ ہمارے پیچھے ہیں، (اس کے بعد) دوسرا دن (ہفتہ) یہود کا اور تیسرا دن (اتوار) نصاریٰ کا۔''

[٤٠٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. إِلا أَنَّهُ قَالَ: بِأَيدِ أَنَّهُمْ. [2]

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے مگر اس میں ''بيد انهم'' کی بجائے ''بايد انهم'' کے الفاظ ہیں۔

[٤٠٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی علیہ السلام سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم آخر میں آنے والے قیامت کے دن سبقت کرنے والے ہیں۔ فرق صرف یہ

---

[1] اخرجه البخاری، الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة، غسل من النساء...... الخ، رقم: ٨٩٦۔ ومسلم، الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة، رقم: ٨٥٥.

[2] اخرجه مسلم، الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة، رقم: ٨٥٥.

مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، يَعْنِي: الْجُمُعَةَ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، وَالنَّاسُ لَنَا تَبَعٌ السَّبْتُ وَالأَحَدُ". أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

ہے کہ یہود ونصاریٰ کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد، پھر یہ (جمعہ) دن جو ان پر فرض کیا گیا، انہوں نے اس میں اختلاف کیا، لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں، ہفتہ (یہود کا) اتوار (نصاریٰ کا)۔''

فوائد :...... (1) امت محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام تمام امم سے اعلیٰ وافضل ہے۔ اسی لیے قیامت کے دن سب سے پہلے اس امت کا حساب وکتاب ہوگا یوں اس امت کے نیک لوگ باقی امتوں سے قبل جنت میں جائیں گے۔

(2) جمعۃ المبارک کا دن باقی ایام سے افضل ہے۔

(3) معلوم ہوا اہل کتاب پر جمعہ فرض کیا گیا لیکن انہوں نے اس کی فرضیت میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان کو ہمارے تابع کر دیا، یہود کے لیے ہفتہ اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن عبادت کا رکھ دیا گیا۔

بَابُ: وُجُوبِ الْجُمُعَةِ

[4]...... جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

[٤٠٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيُّ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلا مِنْ بَنِي وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِلا امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا أَوْ مَمْلُوكًا)). [2]

محمد بن کعب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت، بچے اور غلام کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔''

فوائد :...... (1) مذکورہ روایت اگرچہ ضعیف ہے تاہم نمازِ جمعہ ہر مکلّف پر واجب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا

---

[1] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي لكن الحديث صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار، رقم: ١٦٦٠ - واحمد: ٢/ ٥٠٢.

[2] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي، اخرجه البيهقى: ٣/ ١٧٣ - وفى المعرفة السنن والآثار له (١٦٦٢) - والبغوى فى شرح السنة (١٠٥٦).

الْبَيْعَ﴾ (الجمعة : ۹)

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔''

سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الاربعة: عبدٌ مملوكٌ أو أمرأة اوصبيّ أومريضٌ))

''نماز جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت ادا کرنا حق اور واجب ہے۔ سوائے چار قسم کے لوگوں کے، غلام، عورت، بچہ اور مریض۔''

(سنن ابی داؤد، الصلاة، باب الجمعة للملوك والمرأة، رقم الحديث: ۱۰٦۷)

[٤٠٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: كُلُّ قَرْيَةٍ فِيهَا أَرْبَعُونَ رَجُلا فَعَلَيْهِمُ الْجُمُعَةُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

عبید اللہ رحمہ اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں، ہر وہ بستی جس میں چالیس افراد ہوں ان پر جمعہ فرض ہے۔

فوائد: ...... ❶ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے نمازیوں کی تعداد کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں۔ چونکہ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے کم از کم دو افراد کافی ہیں لہٰذا جمعہ کی جماعت کے لیے بھی دو افراد ہی کافی ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

❷ اسلام نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے کسی خاص جگہ کی قید نہیں لگائی اس کے باوجود بعض الناس کا یہ کہنا کہ ''جمعہ دیہات میں جائز نہیں'' (دیکھئے: هدایه كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة : ۱/ ۱٦۸)

اسلام کی تعلیمات اور صریح احادیث کے خلاف ہے۔

❸ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((ان اول جمعة جمعت بعد جمعة في مسجدرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في مسجد عبدالقيس بجواثیٰ من البحرين))

''کہ اولین جمعہ جو اسلام میں مسجد نبوی کے بعد پڑھا گیا وہ مسجد عبدالقیس میں جواثی نامی گاؤں میں پڑھا

[1] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۱٦۷۰).

گیا جو بحرین کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔''

(بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، رقم:۸۹۲، ۴۳۷۱)

امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا حدیث سے گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہونے کا استدلال کیا ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب سے واضح ہے۔

❹ نماز جمعہ کے لیے مخصوص امام کی شرط لگانا کہ ''نمازِ جمعہ صرف حاکم وقت یا جسے حاکم وقت حکم دے وہی شخص پڑھائے'' درست نہیں ہے کیونکہ اسلام نے ایسی کوئی شرط مقرر نہیں کی۔

بَابُ: الْغُسْلِ وَالطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

[5]...... جمعہ کے لیے غسل اور خوشبو لگانے کا بیان

[۴۰۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ فَاغْتَسِلُوا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)). [1]

ابن السباق سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''اے مسلمانوں کی جماعت! یہ جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید کا دن مقرر کیا ہے لہٰذا (جو جمعہ کے لیے آئے) وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو تو کوئی حرج نہیں کہ وہ اسے استعمال کرے، اور مسواک ضرور کیا کرو۔''

فوائد: ...... مذکورہ روایت اگرچہ مرسل ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہے تاہم جمعہ کے لیے غسل کرنا، خوشبو لگانا اور مسواک کا استعمال مسنون ہے۔ صحیح بخاری میں ہے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بالغ پر جمعہ کا غسل واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔''

(بخاری، رقم:۸۸۰۔ مسلم، رقم: ۸۴۶)

[۴۱۰]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)). [2]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تم میں سے جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى: ۳/ ۲۴۳۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۱۸۰۲)۔ وابن ابى شيبة (۵۰۶۵)۔ ابن ماجة، الصلوٰة، باب ماجاء فى الزينة يوم الجمعة، رقم: ۱۰۹۸۔ وفيه صالح بن ابى الأخضر وهو ضعيف.

[2] اخرجه البخارى، الجمعة، باب الخطبة على المنبر (۹۱۹)۔ ومسلم، الجمعة، باب كتاب الجمعة (۸۴۴).

اسے چاہیے کہ غسل کرے۔"

[٤١١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. [1]

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: جمعہ کا غسل ہر بالغ پر فرض ہے۔

فوائد:...... 1 جمعہ کے دن کے غسل سے مراد نمازِ جمعہ کے لیے غسل ہے۔

2 غسلِ جمعہ کی مشروعیت میں کوئی اختلاف نہیں تاہم وجوب یا عدم وجوب میں اختلاف ہے۔ راجح بات یہی ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث "من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل" "کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا اور بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔" کے تحت رقمطراز ہیں۔ کہ صحابہ اور ان کے بعد اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کو پسند تو کیا ہے لیکن اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ جمعہ کے دن وضوء غسل سے کفایت کر جاتا ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء فی الوضوء یوم الجمعة، رقم: ٤٩٨)

[٤١٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا يَرُوحُونَ بِهَيْئَاتِهِمْ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ. [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں، لوگ محنت مزدوری کرتے، اور وہ اسی حالت میں (مسجد) آ جاتے۔ تو ان سے کہا گیا اگر تم غسل کرلو (تو بہتر ہے۔)

فوائد:...... 1 اس حدیث میں غسل جمعہ کا سبب بیان کیا گیا ہے۔

2 غسل جسمانی تطہیر اور صفائی کا ذریعہ ہے۔

3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محنت و مزدوری کر کے خون پسینے کی کمائی سے کھاتے تھے۔

4 اس حدیث سے غسل جمعہ کے عدم وجوب کا بھی استدلال کیا گیا ہے۔

[٤١٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک

---

[1] صحیح مرفوعًا: اخرجه البخاری، الأذان، باب وضوء الصبيان، ومتى يجب عليهم الغسل والطهور...... الخ (٨٥٨)۔ ومسلم، الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ...... الخ (٨٤٦).

[2] اخرجه البخاری، الجمعة، باب من این تؤتی الجمعة وعلى من تجب؟ (٩٠٢)۔ ومسلم، الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال و بيان ما أمروا به (٨٤٧).

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْوُضُوءَ أَيْضًا! وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْغُسْلِ. ❶

آدمی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا، اور عمر رضی اللہ عنہ خطاب خطبہ دے رہے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون سا وقت ہے؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! میں بازار سے واپس آیا، اذان سنی اور صرف وضو کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو (یعنی وضو پر ہی اقتصار کیا) جبکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔

[٤١٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ، فَقَالَ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ. ❷

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو (عمر رضی اللہ عنہ نے) اس سے کہا: یہ کون سا وقت ہے (آنے کا؟) اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں بازار سے آیا، اذان سنی تو وضوء کے علاوہ کچھ نہ کرسکا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو، جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔

[٤١٥]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ، وَسَمَّى الدَّاخِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ غُسْلٍ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ

سالم اپنے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مالک کے مثل ہی بیان فرماتے ہیں، اور اس جمعہ والے دن (مسجد میں) داخل ہونے والے کا نام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان فرمایا۔

---

❶ اخرجه البخارى، الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة...... الخ (٨٧٨)۔ ومسلم، الجمعة، باب، كتاب الجمعة (٨٤٥).

❷ انظر الحديث الذى قبله برقم (٤١٣)

الْـجُـمُـعَةِ، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِى
مِـنَ اخْتِـلافِ الْـحَدِيثِ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ
الْـوُضُـوءِ وَالسَّـادِسَ وَالسَّـابِـعَ مِنْ كِتَـابِ
الرِّسَالَةِ. [1]

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا جمعہ کے لیے غسل واجب نہیں ہے کیونکہ اگر غسل واجب ہوتا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ صرف وضوء پر اکتفا نہ کرتے اور نہ ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہتے بلکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو غسل کرنے کا حکم صادر فرمادیتے۔

❷ لین دین یا تجارت کے وقت نماز جمعہ کے لیے اذان کی آواز سنائی دے تو آدمی کو فوراً جمعہ کے لیے حاضر ہونا چاہیے۔

❸ نماز جمعہ کے لیے وضوء پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے۔ البتہ غسل افضل ہے۔

❹ بوقتِ مجبوری آدمی امام کے خطبہ جمعہ شروع کرنے کے بعد بھی نماز جمعہ کے لیے مسجد آ سکتا ہے لیکن خطبہ کے آغاز سے قبل آنا باعث فضیلت ہے۔

❺ حاکم وقت اور مسلمانوں کے امراء کو خطبہ جمعہ دینا چاہیے۔

❻ شرعی امور کی ادائیگی میں کوتاہی پر حاکم کو رعایا پر گرفت کرنی چاہیے۔

بَابُ: الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَفَضِيلَةِ الْغُسْلِ وَالتَّبْكِيرِ بِالرَّوَاحِ

[6]...... جمعہ کے لیے پیدل جانے، غسل کی فضیلت، اور مسجد میں جلدی جانے کا بیان

[٤١٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ......

عَـنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَامْشِ عَلَى هِينَتِكَ. [2]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جب تو جمعہ کے لیے نکلے تو عاجزی سے چل۔

[٤١٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِى صَالِحٍ السَّمَّانِ......

عَـنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] اخرجه، مسلم، الجمعة، كتاب الجمعة (٨٤٥).

[2] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعى، واخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٧٨١).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) [1]

''جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر نماز پڑھنے جلدی گیا، تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی، اور جو بعد میں دوسری گھڑی میں گیا تو اس نے ایک گائے کی قربانی دی، اور جو تیسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی، اور جو چوتھے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک مرغی کی قربانی دی، اور جو پانچویں نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک انڈا اللہ کی راہ میں دیا، جب امام خطبہ کے لیے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔''

[٤١٨]...... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ وَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلاةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ)). [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو لکھتے ہیں کہ فلاں پہلے نمبر پر آیا پھر وہ پھر وہ اس کے بعد، جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو رجسٹر لپیٹ لیے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی خطبہ سنتے ہیں، نماز کے لیے پہلے آنے والا ایسے ہی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے، پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے کوئی گائے کی قربانی کرے، پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے کوئی مینڈھے کی قربانی کرے،'' یہاں تک کہ مرغی اور انڈے کا ذکر کیا۔

[٤١٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

---

[1] اخرجه البخاری، الجمعة، باب فضل الجمعة (٨٨١)۔ ومسلم، الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة (٨٥٠).

[2] اخرجه مسلم، الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة (٨٥٠).

عَـنْ أَبِی هُـرَیْرَةَ رَضِـیَ الـلّـهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: ((إِذَا کَـانَ یَـوْمُ الْجُمُعَةِ جَلَسَ عَـلَـی أَبْـوَابِ الْـمَسْـجِدِ وَذَکَرَ الْحَدِیثَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ آگے لمبی حدیث ذکر کی۔

أَخْـرَجَ الثَّـلاثَةَ الأَحَـادِیـثَ مِنْ کِتَابِ إِیجَابِ الْجُمُعَةِ وَالرَّابِعَ مِنْ کِتَابِ الأَمَالِی. [1]

فوائد: ...... (1) جمعہ کے دن غسل جنابت کرنا انتہائی افضل ہے۔

(2) نماز جمعہ کے لیے اول وقت مسجد کی طرف جانا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

(3) اونٹ کی قربانی گائے کی قربانی سے افضل ہے اسی طرح گائے کی قربانی مینڈھے کی قربانی سے افضل ہے۔

(4) خطبۂ جمعہ میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔

(5) معلوم ہوا فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ کر آنے والوں کا اندراج کرتے ہیں جو پہلے آئے اس کا نام پہلے لکھتے ہیں اور جو بعد میں آئے اس کا اندراج بعد میں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو وہ بھی رجسٹر لپیٹ کر خطبہ جمعہ، وعظ ونصیحت سننے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

(6) معلوم ہوا صرف نماز کی ادائیگی کرنے والا جو خطبۂ جمعہ نہیں سنتا وہ حدیث میں مذکورہ فضیلت اور اجروثواب سے محروم رہتا ہے۔

(7) نماز جمعہ کے لیے امام کے منبر پر بیٹھنے سے قبل حاضر ہونا چاہیے۔

بَابٌ: لا یُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

[7]...... جمعہ کے روز کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھانے کا بیان

[۴۲۰]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا یُـقِیـمَنَّ أَحَدُکُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ یَخْلُفُ فِیهِ، وَلَکِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)). [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر خود بیٹھ جائے، لیکن کشادگی

---

[1] انظر الحدیث الذی قبله برقم (۴۱۸)

[2] اخرجه البخاری، الجمعة، باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة...... الخ (۹۱۱)، (۶۲۶۹)۔ ومسلم، السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق الیه (۲۱۷۷).

پیدا کرو اور وسعت پیدا کرو۔''

فوائد: ...... ❶ ایک آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جانا جمعہ کے آداب کے منافی اور غیر اخلاقی عمل ہے۔

❷ اگر مجلس میں وسعت کی گنجائش ہو تو اس میں وسعت پیدا کرنی چاہیے۔

❸ نماز جمعہ کے لیے آنے والے کو جہاں جگہ ملے وہ وہیں بیٹھ جائے۔

❹ بعد میں آنے والے کے لیے اگلی صفوں میں گردنیں پھلانگ کر جانا یا آگے بیٹھے لوگوں کو ان کی جگہ سے اٹھانا انتہائی نامناسب ہے۔

[٤٢١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَـجْـلِسِـهِ يَـوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اپنی جگہ سے اٹھے پھر واپس آجائے تو وہ اس جگہ کا (جس سے اٹھا) زیادہ حقدار ہے۔''

فوائد: ...... ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آکر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

❷ اگر ضروری حاجت کے لیے مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس اسی جگہ آکر بیٹھتا ہے تو وہ گردنیں پھلانگنے کی وعید کے زمرہ میں نہیں آئے گا۔

[٤٢٢]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي......

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَـالَ: ((لا يَعْمَدِ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُقِيمَهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَقْعُدَ فِيهِ)). [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ ارادہ کرے تم میں سے کوئی آدمی دوسرے کی طرف کہ اسے اس کی جگہ سے اٹھائے، پھر اس جگہ پر خود بیٹھ جائے۔''

[٤٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى......

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو جمعہ کے دن

---

[1] اخرجه مسلم، السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به (٢١٧٩).

[2] تقدم تخريجه برقم (٤٢٠)

الْـجُـمُـعَةِ، وَلَـكِـنْ لِيَقُلِ: افْسَحُوا". أَخْرَجَ الأَرْبَـعَةَ الأَحَـادِيــثَ مِـنْ كِتَــابِ إِيجَـابِ الْجُمُعَةِ. ❶

(دورانِ خطبہ اس کی جگہ سے) نہ اٹھائے بلکہ کہے، "کشادگی پیدا کرو۔"

فوائد: ...... دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۴۲۰۔

بَابُ وَقْتِ الأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

[8]...... جمعہ کے لیے اذان کے وقت کا بیان

[٤٢٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَـنِ السَّـائِـبِ بْـنِ يَـزِيدَ: أَنَّ الأَذَانَ كَانَ أَوَّلُـهُ لِـلْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْـدِ رَسُـولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَـكْـرٍ وَعُـمَـرَ، فَـلَـمَّا كَانَ خِلافَةُ عُثْمَانَ كَثُرَ الـنَّـاسُ أَمَـرَ عُـثْـمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَذَانٍ ثَانٍ فَـأَذَّنَ بِهِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، وَكَانَ عَطَاءٌ يُـنْـكِـرُ أَنْ يَكُونَ أَحْدَثَهُ عُثْمَانُ وَيَقُولُ: أَحْدَثَهُ مُـعَـاوِيَةُ، وَالـلّٰـهُ أَعْـلَـمُ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❷

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا۔ لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے دوسری اذان کا حکم دیا، تو یہ اذان کہی، پھر اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔ عطاء رحمہ اللہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ یہ (دوسری اذان والا) کام عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا بلکہ وہ کہتے ہیں، یہ کام معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے کیا۔ اور بہتر علم اللہ ہی کے پاس ہے۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ اور شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے مبارک ادوار میں جمعہ کے لیے ایک ہی اذان ہوتی تھی اور وہ بھی اس وقت جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا۔

❷ دوسری اذان خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد میں شروع ہوئی۔

❸ دوسری اذان کا سبب مدینہ کی آبادی کا زیادہ ہوجانا تھا۔

❹ دوسری اذان مقام زوراء پر مسجد سے باہر بازار میں دلوائی گئی۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۹۱۲)

❺ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو تمام شہروں میں اختیار کرلیا گیا کیونکہ وہ خلیفۂ وقت تھے اور یقیناً خلیفہ کی اقتداء عوام الناس پر فرض ہے۔

---

❶ اخرجه مسلم، السلام، باب تحريم اقامة الإنسان من موضعه المباح الذى سبق اليه (٢١٧٨).

❷ اخرجه البخارى، الجمعة، باب التأذين عند الخطبة (٩١٦)، (٩١٢)، (٩١٣)، (٩١٥).

❻ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جس سبب کی بنا پر بازار میں اذان دلوائی اگر آج بھی ایسی صورتحال ہو تو یہ عمل مباح ہے۔

❼ صرف مسجد میں ہی دو اذانیں کہنا جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں مروج ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے نہ ابوبکر وعمر کی اور نہ ہی عثمان رضی اللہ عنہم کی۔

بَابُ الصَّلاةِ وَالْحَدِيثِ حَتَّى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُونَ وَيَقُومَ الْخَطِيبُ

[9]......نماز پڑھنا، بات چیت کرنا یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جائیں اور خطیب (منبر پر) کھڑا ہو جائے

[٤٢٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ كَانُوا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ حَتَّى إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ وَقَامَ عُمَرُ سَكَتُوا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ. ❶

ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کے دن نوافل پڑھتے، یہاں تک کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لاتے۔ جب امام آ کر منبر پر بیٹھ جاتا تو مؤذن اذان دیتا وہ بیٹھے باتیں کررہے ہوتے یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تو پھر ان میں سے کوئی بھی بات چیت نہ کرتا۔

[٤٢٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:......

حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ ابْنُ أَبِي مَالِكٍ: أَنَّ قُعُودَ الإِمَامِ يَقْطَعُ السُّبْحَةَ، وَأَنَّ كَلامَهُ يَقْطَعُ الْكَلامَ، وَأَنَّهُمْ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ عُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتَّى يَقْضِيَ الْخُطْبَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، وَإِذَا قَامَتِ الصَّلاةُ وَنَزَلَ عُمَرُ تَكَلَّمُوا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❷

ثعلبہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ امام کا خطبہ کے لیے بیٹھ جانا، نماز ختم کر دیتا ہے اور امام کا خطبہ بات چیت سے روک دیتا ہے، اور وہ لوگ جمعہ کے دن باتیں کرتے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ خطبے کے لیے کھڑے ہو جاتے تو پھر ان میں سے کوئی بھی بات نہ کرتا یہاں تک کہ دونوں خطبے ختم ہو جاتے، اور جب نماز کھڑی ہوتی

---

❶ اسناده صحيح، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٦٩٢)۔ ومالك في الموطا، الجمعة، باب ماجاء في الانصات يوم الجمعة والامام يخطب.

❷ صحيح، اخرجه البيهقي: ٣/ ١٩٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٦٩٤)۔ وعبدالرزاق (٥٣٥٢)، وابن ابي شيبة (٥٢٩٦).

اور عمر رضی اللہ عنہ منبر سے اترتے تو وہ بات چیت کرتے۔

فوائد :...... ❶ جمعہ سے قبل پڑھے جانے والے نوافل کی تعداد غیر محدود ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له......"

"کہ جو جمعہ کے دن غسل کر کے جمعہ کے لیے آئے، اور جتنی اس کے مقدر میں ہو نماز پڑھے۔"

(مسلم، كتاب الجمعة باب فضل من استمع وأنصت فى الخطبة، رقم:٨٥٧)

❷ امام کے منبر پر بیٹھنے سے قبل آنے والے جتنے چاہیں نوافل ادا کریں لیکن جب امام خطبہ شروع کر دے تو آنے والا صرف دو رکعات پڑھے گا۔

❸ مساجد میں جائز گفتگو کی جا سکتی ہے۔

❹ خطبۂ جمعہ کے دوران گفتگو منع ہے۔ تاہم امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد ابتدائے خطبہ سے پہلے کلام درست ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے ہوتے اور لوگ باتیں کرتے رہتے۔

بَابُ: الإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ

[10]......خطبہ جمعہ خاموشی سے سننے کا بیان

[٤٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ". [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ساتھی سے کہے کہ "چپ رہ" تو تو نے (خود) ایک لغو (فضول) حرکت کی۔"

[٤٢٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُلْتَ: لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَوْتَ". [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تو نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سے کہا "چپ رہ"، جبکہ جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہے، تو تو نے

---

[1] اخرجه البخاري، الجمعة، باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب (٩٣٤)۔ ومسلم، الجمعة، باب فى الإنصات يوم الجمعة فى الخطبة (٨٥١).

[2] صحيح، اخرجه احمد: ٢/ ٤٨٥۔ والدارمى (١٥٥٦)۔ والبيهقى: ٣/ ٢١٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٧٥١)۔ والبغوى (١٠٨٠).

(خود) لغو حرکت کی ہے۔

[٤٢٩]...... أَخْبَـرَنَـا سُـفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَـنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَـنِ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ إِلا أَنَّهُ قَالَ: لَغَيْتَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: (لَغَيْتَ) لُغَةُ أَبِي هُـرَيْـرَةَ. أَخْـرَجَ الثَّـلاثَةَ الأَحَـادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں لَـغَـوْتَ کی بجائے لَـغَيْـتَ ہے۔ امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لغیت'' یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے۔

فوائد:...... 1 جمعہ کے دونوں خطبوں کے دوران خاموش رہنا چاہیے کیونکہ دوران خطبہ کلام کرنا ممنوع ہے اور یہ لغو حرکت ہے۔

2 دوران خطبہ گفتگو انسان کے اجر وثواب میں نقص اور کمی کا باعث ہے کیونکہ جس حدیث میں نبی علیہ السلام نے جمعہ کو گناہوں کے لیے کفارہ بتایا ہے۔ اس میں جمعہ پڑھنے والے کا یہ وصف ذکر کیا ہے کہ ''ثـم انـصـت حتـی يـفـرغ الإمـام من خطبة'' پھر (جمعہ کے لیے آنے والا) اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ امام اپنے خطبہ سے فارغ نہ ہو جائے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم:٨٥٧)

3 سامعین کو کسی قسم کی گفتگو کی اجازت نہیں البتہ خطیب اور سامع ضرورت کے وقت ایک دوسرے سے مخاطب ہو سکتے ہیں۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ٩٣٢- صحیح مسلم، رق: ٨٩٧)

بَابٌ مِنْهُ: اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَحَظُّ الْمُنْصِتِ الَّذِي لا يَسْمَعُ

[11]...... خطبہ جمعہ کا غور سے سننا اور خاموش رہ کر غور سے نہ سننے والے کا ثواب

[٤٣٠]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ......

عَـنْ مَـالِكِ بْـنِ أَبِي عَامِرٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: فِي خُطْبَتِهِ، قَلَّمَا يَـدَعُ ذَلِكَ إِذَا خَطَبَ: إِذَا قَامَ الإِمَامُ أَنْ يَخْطُبَ يَـوْمَ الْـجُـمُـعَةِ فَـاسْتَـمِـعُـوا وَأَنْصِتُوا، وَإِنَّ لِـلْـمُنْصِتِ الَّذِي لا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ، مِثْلَ مَا

مالک بن ابی عامر سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ جمعہ میں اکثر فرماتے کہ جب امام جمعہ کے دن خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو تم خاموش رہو اور غور سے سنو، اور وہ خاموش رہنے والا جو غور سے نہیں سنتا اس کے لیے بھی خاموش رہ کر غور سے سننے والے جتنا ثواب

[1] اخرجه مسلم، الجمعة، باب في الانصات يوم الجمعة في الخطبة، رقم: ٨٥١.

لِلسَّامِعِ الْمُنْصِتِ، وَإِذَا قَامَتِ الصَّلاةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ، فَإِنَّ إِعْدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلاةِ، ثُمَّ لا يُكَبِّرُ عُثْمَانُ حَتَّى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، فَيُخْبِرُونَهُ بِأَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

ہے۔ اور جب نماز کھڑی ہوجائے تو اپنی صفوں کو برابر کرلیا کرو اور کندھے ساتھ ملالیا کرو، کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے مکمل ہونے سے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیر تحریمہ نہ کہتے جب تک وہ لوگ جنھیں انہوں نے صفوں کی درستگی کی خاطر صفوں میں بھیجا ہوتا، آ کر نہ کہتے کہ صفیں درست ہوچکیں، (جب اطلاع ملتی) پھر تکبیر تحریمہ کہتے۔

فوائد :...... 1 خطبۂ جمعہ خاموش رہ کر توجہ سے سننا چاہیے اگر سننے والا توجہ نہ بھی کرے تو اسے خاموش ضرور رہنا چاہیے۔

2 امام کو گاہے بگاہے لوگوں کو جمعہ سے متعلقہ مسائل بتانے چاہئیں۔

3 امام کی ذمہ داری ہے کہ مقتدیوں کی صفیں درست کروائے۔

4 صفوں کی درستگی نماز کے اتمام سے ہے۔

5 خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار تھے۔

بَابُ: صَلاةِ رَكْعَتَيِ الْمَسْجِدِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

[12]......تحیۃ المسجد پڑھنے کا بیان جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

[٤٣١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لا، قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). [2]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا ''کیا تو نے نماز پڑھی؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھو۔''

---

[1] اخرجه البيهقي: ٣/ ٢٢٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٧٥٥)۔ و عبدالرزاق (٥٣٧٣)۔ ومالك في المؤطا، الجمعة، باب ماجاء في الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب.

[2] اخرجه البخاري، الجمعة، باب من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين (٩٣١)۔ ومسلم، الجمعة، باب التحية والإمام يخطب (٨٧٥).

[٤٣٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ: "وَهُوَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ". ❶

ایک اور سند سے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے اس حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں یہ زیادتی ہے کہ ''وہ (داخل ہونے والے) سلیک العطفانی تھے۔''

فوائد :...... ❶ اگر آدمی لیٹ ہوجائے تو دوران خطبہ جمعہ بھی مسجد میں آ سکتا ہے۔

❷ امام اور سامع بوقت ضرورت دورانِ خطبہ ایک دوسرے سے گفتگو کر سکتے ہیں۔

❸ دورانِ خطبہ آنے والے صرف دو رکعات پڑھے گا۔ اس سے زیادہ پڑھنا درست نہیں۔ ہاں خطبہ شروع ہونے سے پہلے آنے والا جتنی چاہے نفلی نماز پڑھ لے۔

[٤٣٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ عِيَاضٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ جَاءَ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَجَاءَ إِلَيْهِ الأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلاةَ أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ، كَادَ هَؤُلاءِ أَنْ يَفْعَلُوا بِكَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لأَدَعَهَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ))؟ قَالَ: لا، قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، قَالَ: ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا الرَّجُلَ ثَوْبَيْنِ. فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الأُخْرَى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح فرماتے ہیں میں نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ آئے جبکہ مروان کھڑا خطبہ دے رہا تھا تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پولیس والے ان کو بٹھانے کے لیے آئے، تو انہوں نے بیٹھنے سے انکار کردیا یہاں تک کہ دو رکعتیں مکمل پڑھ لیں۔ جب ہم نے نماز مکمل کی تو ہم ان کے پاس آئے۔ ہم نے کہا اے ابوسعید! قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کے ساتھ زیادتی کرتے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اسے کسی اور وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ دے رہے تھے کہ پراگندہ حالت والا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''کیا تو نے (تحیۃ المسجد) پڑھی؟'' اس نے کہا: نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے) فرمایا: ''دو رکعتیں پڑھ۔'' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلائی تو انہوں نے

❶ اخرجه مسلم، الجمعة، باب التحية والإمام يخطب (٨٧٥).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصَلَّيْتَ))؟ قَالَ: لا، قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ يَعْنِي: فَطَرَحَ، يَعْنِي: ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَصَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((خُذْهُ خُذْهُ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انْظُرُوا إِلَى هٰذَا جَاءَ تِلْكَ الْجُمُعَةَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَطَرَحُوا ثِيَابًا فَأَعْطَيْتُهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ أَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ))أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

کپڑے (صدقہ میں) دیے۔ان کپڑوں میں سے رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو دو کپڑے دیئے۔ جب دوسرا جمعہ آیا، وہ آدمی پھر آیا اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ نبی ﷺ نے اسے کہا: ''کیا تو نے نماز پڑھی؟'' اس نے کہا: نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو رکعتیں پڑھو۔'' پھر لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلائی تو اس آدمی نے بھی اپنا ایک کپڑا اتار کر بطورِ صدقہ پھینک دیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے پکارا اور فرمایا: ''اس کو اٹھالے، اس کو اٹھالے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی طرف دیکھو، یہ پچھلے جمعہ کو پراگندہ حالت میں آیا تو میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا، لوگوں نے کپڑے دیے تو میں نے ان میں سے اسے بھی دو کپڑے دے دیئے۔ اور یہ اس جمعہ کو آیا، میں نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا تو اس نے بھی اپنے دو کپڑوں میں سے ایک دے دیا۔''

فوائد: ...... ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنت رسول ﷺ پر سختی سے عمل پیرا ہوتے اور اس کے خلاف کچھ بھی قبول نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ انہیں خطرات کا سامنا کرنا پڑتا۔

② رسول اللہ ﷺ جب کسی حاجت مند کو دیکھتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے لیے تعاون کی اپیل کرتے۔

③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل کھول کر صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔

④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں انتہا درجہ کی خودداری تھی وہ اپنی ضروریات کے باوجود اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔

⑤ رسول اللہ ﷺ کارِ خیر کرنے والوں کی حوصلہ افزائی فرماتے اور جو خود ضرورت مند ہو کر صدقہ کرتا اس کو اچھے انداز سے واپس کر دیتے تھے۔

---

[1] اخرجه الترمذی، الجمعة، باب ماجاء فی الركعتين اذا جاء الرجل والإمام يخطب (٥١١)۔ وقال: حسن صحيحٌ۔ والنسائی، الجمعة، باب حث الامام على الصدقة يوم الجمعة فى خطبته (١٤٠٩)۔ وابوداود (١١١٦)۔ وابن ماجة (١١١٣).

بَابُ :تَحْوِيلِ النَّاعِسِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

[13]...... اونگھنے والے کا جگہ بدلنا، چھینکنے والے کو جواب دینا جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

[٤٣٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لِلرَّجُلِ إِذَا نَعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ: أَنْ يَتَحَوَّلَ مِنْهُ . [1]

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک آدمی کو جب جمعہ کے دن اونگھ آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ اپنی جگہ بدل لے۔

فوائد :...... (1) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جب تم میں سے کسی کو اونگھ آنے لگے اور وہ مسجد میں ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی جگہ تبدیل کر کے کسی اور جگہ بیٹھ جائے۔'' (سنن ابی داؤد، رقم: ۱۱۱۹۔ سنن ترمذی، رقم:۵۲۶، وقال: حسن صحیح)

(2) معلوم ہوا دوران خطبہ جگہ کا تبدیل کرنا جائز ہے اور یہ اونگھ یا نیند دور کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

[٤٣٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ......

عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَشَمِّتْهُ)) . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ . [2]

حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جمعہ کے روز کسی آدمی کو چھینک آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو جواب دے۔''

فوائد :...... مذکورہ روایت اگرچہ ضعیف ہے تاہم دوران خطبہ سلام کا جواب دینا، جسے چھینک آئے اسے جواب دینا اسی طرح نبی علیہ السلام کا نام آنے پر درود پڑھنا، بوقت ضرورت امام سے مخاطب ہونا، امام کے کسی سوال کا جواب دینا وغیرہ انصات کے منافی نہیں ہے۔ اسی کو مختلف آئمہ وعلماء نے اختیار کیا ہے۔ (دیکھئے: المحلی لابن حزم: ۳/ ۲۶۸، تحفة الاحوذی:۳/ ۵۹)

بَابُ :الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَا قُرِئَ فِيهَا وَالاعْتِمَادِ عَلَى الْعَصَا

[14]...... جمعہ کے روز خطبہ، اور اس میں کیا پڑھا جائے اور لاٹھی پر ٹیک لگانے کا بیان

[٤٣٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

---

[1] اخرجه ابن ابی شيبة ، رقم: ٥٢٤٨ـ والبيهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٧٩٤)ـ وقال "الموقوف اصح" وفی الكبرىٰ له: ٣/ ٣٣٨ـ وقال "ولا يثبت رفع هذا الحديث والمشهور عن ابن عمر . "

[2] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعی ولإرساله ، اخرجه البيهقی: ٣/ ٢٢٣ـ وفی المعرفة السنن والآثار (١٧٦٣) .

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ قَائِمًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ. ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز دو خطبے کھڑے ہو کر دیتے اور ان کے درمیان بیٹھ کر فصل کرتے تھے۔

[٤٣٧]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد: ...... ❶ جمعہ کے دو خطبے ہیں، تین نہیں۔

❷ خطبہ کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے بلا عذر بیٹھ کر خطبہ دینا درست نہیں۔

❸ دونوں خطبوں کے درمیان فرق کرنے کے لیے مختصر سا بیٹھنا چاہیے۔

❹ مسنون خطبوں سے پہلے بیٹھ کر وعظ و نصیحت کرنا خلاف سنت ہے۔

[٤٣٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْءَمَةِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْطُبُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ قِيَامًا يَفْصِلُونَ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ حَتَّى جَلَسَ مُعَاوِيَةُ فِي الْخُطْبَةِ الأُولَى فَخَطَبَ جَالِسًا، وَخَطَبَ فِي الثَّانِيَةِ قَائِمًا. ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے دیتے تھے اور ان دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فرق کرتے، یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلا خطبہ بیٹھ کر دیا اور دوسرا خطبہ کھڑے ہو کر۔

[٤٣٩]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ خُبَيْبِ

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي، لكن المتن صحيح من طريق آخر، وانظر الحديث الآتى، اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٧٠٥)۔ والبغوى (١٠٧٣).

❷ صحيح من غير هذا الطريق، اخرجه البخارى، الجمعة، باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة (٩٢٨)، (٩٢٠)۔ ومسلم، الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة (٨٦١).

❸ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعى، اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٧٠٩).

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ......

عَـنْ أُمِّ هِشَـامٍ بِـنْـتِ حَـارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ: أَنَّهَا سَـمِـعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِـ قَـافٍ وَهُـوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِنَّهَـا لَمْ تَحْفَظْهَا إِلا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِكَثْرَةِ مَا كَـانَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ. [1]

امّ ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے جمعہ کے روز منبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ق پڑھتے ہوئے سنا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت سے منبر پر جمعہ کے روز اس کو پڑھنے کی وجہ سے یاد کرلیا۔

[٤٤٠]...... أَخْبَـرَنَـا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ......

عَـنْ أُمِّ هِشَـامٍ بِـنْـتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ مِثْلَهُ. قَـالَ إِبْـرَاهِيمُ: وَلا أَعْلَمُنِي إِلا سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ يَقْرَأُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ. قَالَ إِبْـرَاهِيـمُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يَقْرَأُهَا، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضٍ عَلَى الْمَدِينَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ. [2]

ایک اور سند سے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا سے اس سابقہ حدیث کی طرح ہی مروی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے شیخ ابراہیم نے فرمایا: مجھے اس کا اس وقت پتا چلا جب میں نے ابوبکر بن حزم کو سنا کہ وہ منبر پر پڑھتے تھے۔ ابراہیم نے کہا: جب محمد بن ابوبکر مدینہ میں قاضی تھے تو میں نے انہیں اس (سورۃ ق) کو منبر پر پڑھتے سنا۔

فوائد:...... ❶ خطبے سے مقصود ومطلوب سامعین کو وعظ وتذکیر کرنا ہے۔ قرآنی آیات کے بغیر اچھا وعظ نہیں ہوسکتا لہٰذا بکثرت قرآن پڑھنا اور مختلف سورتوں کو موضوع سخن بنانا مسنون عمل ہے۔

❷ سورۂ ق کو موضوع بنا کر وعظ کرنا کہ سامعین کو حساب وکتاب کی شدت یاد دلائی جائے اور انہیں سابقہ امم پر ان کی خطاؤں کی وجہ سے آنے والے عذابوں کا ذکر کیا جائے تاکہ لوگ ان کے انجام سے غافل نہ رہیں مستحب ہے۔

❸ معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ ق کی خطبۂ جمعہ میں بکثرت تلاوت فرماتے تھے۔

❹ خیر القرون کے لوگ اتباع سنت کے جذبۂ صادقہ سے سرشار تھے اللہ ہمیں بھی ہر معاملے میں اتباع نبوی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

[1] صحيح من غير هذا الطريق، اخرجه مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (٨٧٢)، (٨٧٣).

[2] انظر الحديث الذى قبله برقم (٤٣٩)

[٤٤١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ......

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ [التكوير: ١] حَتَّى بَلَغَ: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ﴾ [التكوير: ١٤] ثُمَّ يَقْطَعُ السُّورَةَ. ❶

حسین بن محمد بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر سورۃ التکویر ﴿اذا الشمس كورت﴾ سے لے کر "علمت نفس ما احضرت" تک پڑھ کر سورۃ ختم کر دیتے۔

[٤٤٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ......

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ بِذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ. ❷

عروہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منبر پر پڑھا۔

[٤٤٣]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى عَصًا إِذَا خَطَبَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا اعْتِمَادًا. أَخْرَجَ الثَّمَانِيَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❸

ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو لاٹھی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے؟ عطاء نے کہا، ہاں۔ آپ اس پر اچھی طرح ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت اگرچہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم خطبہ جمعہ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی یا کمان کا سہارا لے کر کھڑا ہونا ثابت ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ١٠٩٦)

بَابُ خُطَبِ

[15]......خطبہ کا بیان

[٤٤٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

---

❶ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٧٣٣)۔ وفي الكبرىٰ له: ٣/ ٢١١.

❷ انظر الحديث الذى قبله برقم (٤٤١)

❸ اسناده ضعيفٌ لإساله، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٧٢٦)۔ وعبدالرزاق (٥٢٤٦)۔ واخرجه احمد: ٣/ ٣١٤۔ موصولا بلفظ "وهو متكئٌ على قوس."

إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ: ((إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنَسْتَنْصِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى حَتَّى يَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللّٰهِ)). [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا تو پڑھا: ''بے شک سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور اس سے ہدایت طلب کرتے ہیں، اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ اور ہم اپنی جانوں کی برائیوں سے اس کی پناہ میں آتے ہیں، اور اپنے برے اعمال سے، جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرنے والا، اور جسے وہ راستے سے ہٹا دے اس کے لیے کوئی بھی رہبر نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا، جس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا یہاں تک کہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

فوائد:...... 1 اس خطبہ کو خطبہ حاجت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اہم موقع پر خطاب کے وقت خطبہ حاجت پڑھتے تھے۔

2 اہم امور کا آغاز اللہ کی تعریف وثنا سے کرنا مسنون ہے۔

3 ہر کام میں اللہ سے مدد کی درخواست کرنا توحید کا تقاضا ہے۔

4 انسان کو نفس برائی پر آمادہ کرتا اور ابھارتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾ (يوسف: ٥٣)

''کہ بے شک نفس برائی پر ابھارنے والا ہے مگر یہ کہ میرا رب اپنا رحم فرمائے۔''

نفس کی شرارتوں سے اللہ کی رحمت سے ہی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

5 ہدایت اور گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے لہٰذا اسی سے ہدایت کا مطالبہ اور گمراہی سے محفوظ رہنے کا سوال کرنا چاہیے۔

---

[1] صحيح من غير هذا الطريق، اخرجه مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة (٨٦٨).

6 رسول اللہ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ''نور من نور اللہ'' ہونے کا عقیدہ باطل اور گمراہ کن ہے۔

7 رشد وہدایت کی اساس اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری ہے، اس سے انحراف گمراہی وضلالت ہے۔

[٤٤٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي عَمْرٌو: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: " أَلا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلا وَإِنَّ الآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ، فَأَلا وَاعْلَمُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُعْرَضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨] . [1]

عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا تو اپنے خطبہ میں فرمایا: ''خبردار دنیا ایک پیشکش ہے جس سے اچھے اور برے کھاتے ہیں، خبردار بے شک آخرت سچا وعدہ ہے جس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ خبردار! نیکی (اپنے) تمام (اجزاء کے ساتھ) جنت میں ہے، اور برائی ساری کی ساری جہنم میں ہے۔ خبردار! تم جان لو اور تم اللہ کے ہاں ایک اندازے پر ہو، اور تم یقین رکھو کہ تم اپنے اعمال پر پیش کیے جاؤ گے۔'' جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (بھی) دیکھ لے گا۔

[٤٤٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ......

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، مَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اسْكُتْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور کہا، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خاموش ہوجا، تو برا خطیب ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے (خطبہ پڑھا اور) فرمایا: ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے

---

[1] اسناده ضعيف جدًا لضعف شيخ الشافعي، ولا عضاله: اخرجه البيهقي: ٣/ ٢١٦ وفى المعرفة السنن والآثار له (١٧٤٢).

وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى، وَلا تَقُلْ: مَنْ يَعْصِهِمَا". أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❶

ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، پھر اس آدمی سے کہا اس طرح نہ کہہ کہ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔''

فوائد: ...... ❶ نبی علیہ السلام نے اللہ اور اس کے رسول کو ایک ہی ضمیر تثنیہ سے ذکر کرنا پسند نہیں فرمایا بلکہ ایسا کرنے والے کو سختی سے ڈانٹا ہے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے اور اس میں برابری کا شبہ ہوسکتا ہے۔

❷ غلطی کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ کی جاسکتی ہے۔

❸ غلطی کرنے والے کی اصلاح کرنا طریقۂ نبوی ہے۔

❹ موجودہ دور میں ''اللہ نبی وارث'' اور ''اللہ اور اس کے رسول حوالے'' وغیرہ جیسے کلمات بولنے اور لکھنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔ کہ نبی علیہ السلام کی تعلیمات واضح ہونے کے باوجود وہ کس ڈگر پر چل رہے ہیں۔

بَابُ: وَقْتِ صَلاةِ الْجُمُعَةِ

[16]...... جمعہ کی نماز کے وقت کا بیان

[٤٤٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ......

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا فَاءَ الْفَيْءُ قَدْرَ ذِرَاعٍ أَوْ نَحْوَهُ. ❷

مطلب بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سایہ (زوال کے بعد) ایک ہاتھ کے برابر ہوجاتا۔

[٤٤٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاذٌ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَهُمْ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ وَالْفَيْءُ فِي الْحِجْرِ، فَقَالَ: لا تُصَلُّوا حَتَّى تَفِيءَ الْكَعْبَةُ مِنْ وَجْهِهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❸

یوسف بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو مکہ والے جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے جبکہ سائے حجروں میں تھے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ کعبہ کے سامنے سایہ آجائے۔

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم: ٨٧٠.

❷ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار، رقم: ١٦٨٤.

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (١٦٨٥)۔ وعبدالرزاق (٥٢١٤)۔ وابن ابى شيبة (٥١٤١).

فوائد: ......نماز جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے کیونکہ یہ ظہر کا بدل ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایسے وقت میں جمعہ پڑھا کر فارغ ہوتے کہ سورج ڈھل چکا ہوتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپسی پر دیواروں کا اتنا سایہ بھی نہ پاتے کہ بیٹھ کر آرام کر سکیں یعنی یا تو سایہ ہوتا ہی نہیں تھا یا بہت کم ہوتا تھا۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم:٤١٢٨، صحیح مسلم: رقم:٨٦٠)

بَابُ: مَا قُرِئَ فِي رَكْعَتَيِ الْجُمُعَةِ

[17]...... جمعہ کی نماز کی قرأت کا بیان

[٤٤٩]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کی دو رکعتوں میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھیں۔

[٤٥٠]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا. ❷

عبید اللہ بن رافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نمازِ جمعہ میں سورۃ جمعہ اور "اذا جاء ك المنافقون" پڑھیں۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نے وہی دو سورتیں پڑھی ہیں جنہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز میں پڑھا کرتے تھے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی ان دونوں کی قرأت کرتے تھے۔

[٤٥١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ......

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ: سَبِّحِ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ میں "سبح اسم ربك الاعلی" اور "هل

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولكن يغنى عنه الحديث الآتي۔ اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (١٧١٣).

❷ اخرجه مسلم، الجمعة، باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة (٨٧٧).

اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ . [1] أتاك حديث الغاشية" کی تلاوت کرتے تھے۔

[٤٥٢]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ . [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز جمعہ میں) سورۃ جمعہ کے بعد سورۃ منافقون پڑھی۔

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ یا سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون یا سورۃ الغاشیہ کی تلاوت مسنون ہے۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کردہ قرأت کو معمول بنانا آپ علیہ السلام سے محبت کی نشانی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کی قرأت کو اختیار کرتے اور آج اہلحدیث بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو اختیار کیے ہوئے ہیں۔ والحمد للّٰہ علی ذلک

[٤٥٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [3]

عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن قیس رحمہ اللہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ کے بعد کون سی سورۃ پڑھتے تھے؟ تو نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ "هل اٰتاك حديث الغاشيه" پڑھتے تھے۔

---

[1] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي، لكن الحديث صحيح: اخرجه، ابوداود، الصلاة، باب ما يقرأ به فى الجمعة، رقم: ١١٢٥ ـ والنسائي، الجمعة، باب القرأة فى صلاة الجمعة (١٤٢٣) ـ واحمد: ٥/ ١٤، ١٣ ـ وصححه ابن خزيمة (١٨٤٧).

[2] انظر الحديث السابق برقم (٤٥٠)

[3] اخرجه مسلم، الجمعة، باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة (٨٧٨).

بَابُ: قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة: ١١] وَمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

[18]......اللہ کے فرمان ''اور جب وہ تجارت دیکھیں یا کوئی تماشا تو اس کی طرف آپ کو کھڑا چھوڑ کر دوڑ جاتے ہیں'' کی تفسیر اور جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑا اس کا بیان

[٤٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَكَانَتْ لَهُ سُوقٌ، يُقَالُ لَهَا: الْبَطْحَاءُ، كَانَتْ بَنُو سُلَيْمٍ يَجْلِبُونَ إِلَيْهَا الْخَيْلَ وَالإِبِلَ وَالْغَنَمَ وَالسَّمْنَ، فَقَدِمُوا فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَتَرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُمْ لَهْوٌ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ ضَرَبُوا بِالْكَبَرِ فَعَيَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى بِذَلِكَ فَقَالَ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة: ١١]. [1]

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک بازار جس کا نام ''بطحاء'' تھا، بنوسلیم قبیلہ کے لوگ اپنے گھوڑے، اونٹ، گائیں اور گھی اس میں لا کر بیچتے تھے۔ وہ جمعہ کے لیے آئے تو لوگ اس بازار میں نکل آئے، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہی چھوڑ دیا، جب ان میں سے کوئی انصار سے شادی کرتا تو وہ طبلہ بجاتے تھے یہ ان کے لیے کھیل تماشا تھا، تو اللہ نے انہیں اس کی عار دلاتے ہوئے فرمایا: ''اور جب وہ تجارت دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو آپ کو کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔''

[٤٥٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لا يُمْحَى وَلا يُبَدَّلُ)). وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ: ((ثَلاثًا)) [2]

ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بغیر ضرورت کے جمعہ چھوڑ دیا وہ اللہ کے ہاں ایک ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا گیا، جس کتاب کا لکھا ہوا نہ تو مٹ سکتا ہے اور نہ ہی بدلتا ہے۔'' بعض روایات

---

[1] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي، ولا عضاله و ورد موصولا من حديث جابر اخرجه البخاري (٩٣٦)، مسلم (٨٦٣).

[2] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٨٠٩).

میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین دفعہ فرمائے۔

[٤٥٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ......

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لا يَتْرُكُ أَحَدٌ الْجُمُعَةَ ثَلاثًا تَهَاوُنًا بِهَا إِلا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ: ((ثَلاثًا)). [1]

ابوالجعد الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلسل تین جمعہ سستی سے چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔'' امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے آپ نے یہ الفاظ تین دفعہ ارشاد فرمائے۔

فوائد:...... (1) بلاعذر جمعہ چھوڑنا گناہ ہے۔

(2) گناہوں کے انسان پر انتہائی مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث میں تین جمعہ سستی کرتے ہوئے چھوڑنے والے کے متعلق ہے کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان نیکی اور خیر کی توفیق سے محروم ہو جائے جو یقیناً بہت بڑی بدنصیبی اور محرومی ہے۔

[٤٥٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ:......

سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ: لا يَتْرُكُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْجُمُعَةَ ثَلاثًا تَهَاوُنًا لا يَشْهَدُهَا إِلا كُتِبَ مِنَ الْغَافِلِينَ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [2]

عمرو بن امیہ فرماتے ہیں، جو مسلمان آدمی تین جمعہ سستی سے مسلسل چھوڑ دے کہ وہ جمعہ پڑھنے نہ آیا تو وہ غافلوں میں سے لکھ دیا گیا۔

بَابُ: تَرْكِ الْجُمُعَةِ لِلْعُذْرِ

[19]...... عذر کی وجہ سے جمعہ چھوڑنے کا بیان

[٤٥٨]...... حَدَّثَنَا الأَصَمُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

---

[1] صحيح من غير هذا الطريق، اخرجه الترمذى، الجمعة، باب ماجاء فى ترك الجمعة من غير عذر (٥٠٠)، وقال "حسن"۔ وابوداود، الصلاة، باب التشديد فى ترك الجمعة (١٠٥٢)۔ وصححه ابن خزيمة (١٨٥٧)، (١٨٥٨).

[2] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعى، اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٨٨١).

عَـنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: أَبْصَرَ عُـمَـرُ بْـنُ الْـخَطَّابِ رَجُلا عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ، فَسَـمِـعَـهُ يَـقُـولُ: لَوْلا أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: اخْرُجْ، فَإِنَّ الْجُمُعَةَ لا تَحْبِسُ عَنْ سَفَرٍ . [1]

اسود بن قیس اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مسافر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر آج جمعہ کا دن نہ ہوتا تو میں سفر کو نکل جاتا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر پہ نکل جاؤ کہ جمعہ آدمی کو سفر سے نہیں روکتا۔

[٤٥٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَـنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَـالَ: دُعِـيَ عَبْـدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وَهُـوَ يَـمُوتُ وَابْنُ عُمَرَ يَسْتَجِمُّ لِلْجُمُعَةِ فَأَتَاهُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ . [2]

اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سعید بن زید کے فوت ہونے پر (جنازہ کے لیے) بلایا گیا۔ جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے لیے غسل فرما رہے تھے۔ آپ جنازہ کے لیے گئے اور جمعہ چھوڑ دیا۔

فوائد:...... ❶ شرعی عذر کی بنا پر جمعہ چھوڑا جا سکتا ہے۔

❷ مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔

❸ مسافر، مریض، عورت اور غلام پر اگرچہ جمعہ فرض نہیں لیکن اگر یہ جمعہ پڑھ لیں تو درست ہے۔ اسی طرح مسافر کی امامت میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی بھی صحیح ہے۔

❹ جمعہ کے روز سفر کرنا درست ہے۔

❺ جمعہ کی تیاری کر لینے کے بعد بھی اگر کوئی عذر لاحق ہو تو جمعہ چھوڑا جا سکتا ہے۔

[٤٦٠]...... وَأُخْبِـرْتُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَـنْ نَـافِـعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ. أَخْـرَجَ الثَّـلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الأَمَالِي، وَهِيَ أَوَّلُ مَا فِيهِ . [3]

ایک دوسری سند سے نافع رحمہ اللہ کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح یا اس کے ہم معنی روایت مروی ہیں۔

---

[1] صـحيـح: اخـرجـه البيهقي: ٣/ ١٨٧، ١٨٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٦٧٧)۔ وعبدالرزاق (٥٥٣٧)۔ وابن ابي شيبة (٥١٠٦).

[2] صحيح: اخرجه البيهقي ٣/ ١٨٥ وفي المعرفة السنن والآثار له (١٦٨٠).

[3] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخاري، المغازي، باب فضل من شهد بدرًا (٣٩٠٠).

بَابُ فَضِيلَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

[20]...... جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

[٤٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَزْهَرِ مُعَاوِيَةُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ:......

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: أُتِيَ جِبْرَئِيلُ بِمِرْآةٍ بَيْضَاءَ فِيهَا وَكْتَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا هَذَا؟))قَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ فُضِّلْتَ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتَكَ، فَالنَّاسُ لَكُمْ فِيهَا تَبَعٌ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَلَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، وَفِيهَا سَاعَةٌ لا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلا اسْتُجِيبَ لَهُ وَهُوَ عِنْدَنَا يَوْمُ الْمَزِيدِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا جِبْرَئِيلُ مَا يَوْمُ الْمَزِيدِ؟))قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ اتَّخَذَ فِي الْفِرْدَوْسِ وَادِيًا أَفْيَحَ فِيهِ كُثُبُ مِسْكٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَنْزَلَ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْ مَلائِكَتِهِ وَحَوْلَهُ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا مَقَاعِدُ لِلنَّبِيِّينَ وَحَفَّ تِلْكَ الْمَنَابِرَ بِمَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ، عَلَيْهَا الشُّهَدَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ فَجَلَسُوا مِنْ وَرَائِهِمْ عَلَى تِلْكَ الْكُثُبِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُمْ: أَنَا رَبُّكُمْ قَدْ صَدَقْتُكُمْ وَعْدِي فَسَلُونِي أُعْطِكُمْ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا نَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ، فَيَقُولُ: قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ، وَلَكُمْ عَلَى مَا تَمَنَّيْتُمْ وَلَدَيَّ مَزِيدٌ فَهُمْ يُحِبُّونَ يَوْمَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سفید شیشہ لے کر آئے جس میں ایک نقطہ برابر جگہ نمودار تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' تو جبریل نے کہا۔ یہ جمعہ ہے جس کے ذریعے آپ کو اور آپ کی امت کو فضیلت سے نوازا گیا ہے۔ اور لوگ یہود ونصاریٰ اس میں تمہارے پیچھے ہیں۔ اور تمہارے لیے اس میں بھلائی ہے۔ اس جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مومن بندہ جو بھی دعائے خیر کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ اور یہ دن ہمارے ہاں ''یوم المزید'' ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جبریل یہ ''یوم المزید'' کیا ہے؟'' جبریل نے کہا آپ کے رب نے جنت میں ایک وسیع وادی بنائی ہے جس میں کستوری کے ٹیلے ہیں، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جتنے فرشتوں کو چاہتے ہیں نیچے اتارتے ہیں۔ اور اس وادی کے اردگرد نور کے منبر ہیں۔ جن پر انبیاء علیہم السلام کے لیے نشستیں ہیں۔ ان منبروں کو سونے کے منبروں نے جو یاقوت اور زبرجد سے مزین کیے گئے ہیں ڈھانپا ہوا ہے۔ ان ٹیلوں کے پیچھے ان پر شہید اور صدیقین بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں اور میں نے تم سے کیا وعدہ سچ کر دکھایا ہے، اب مجھ سے مانگو میں تمہیں

الْجُمُعَةِ لِمَا يُعْطِيهِمْ فِيهِ رَبُّهُمْ مِنَ الْخَيْرِ، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي اسْتَوَى رَبُّكُمْ عَلَى الْعَرْشِ فِيهِ، وَفِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. ❶

عطا کروں گا۔ تو وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم تیری رضا کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے راضی ہوگیا، اور تمہارے لیے وہ ہے جس کی تم خواہش کرو، اور میری طرف سے اور بھی بہت کچھ، تو وہ جمعہ کے دن کو اپنے رب کی طرف سے ملنے والی خیر کی وجہ سے پسند کریں گے۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا، اور اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔

[٤٦٢]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْجَعْدِ......

عَنْ أَنَسٍ شِبْهًا بِهِ وَزَادَ عَلَيْهِ: ((وَلَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ، مَنْ دَعَا فِيهِ بِخَيْرٍ هُوَ لَهُ قِسْمٌ أُعْطِيهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قِسْمٌ دُخِرَ لَهُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُ)). وَزَادَ فِيهِ أَيْضًا: الدُّنْيَا. ❷

ایک دوسری سند سے انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کی طرح ہی مروی ہے البتہ اس میں اضافہ ہے کہ ''اور تمہارے لیے اس دن میں خیر ہے، جس نے اس میں خیر کی دعا کی اور وہ خیر اس کے لیے تقسیم ہو چکی ہوئی تو وہ فوراً دے دی گئی۔ اگر تقسیم نہیں ہوئی تو اس کے بدلے ذخیرہ کر لی گئی جو اس سے بہتر ہے۔

[٤٦٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلا مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنَا عَنِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِيهِ خَمْسُ خِلالٍ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ إِلَى

شرحبیل بن سعد اپنے باپ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جمعہ کے متعلق بتلایئے کہ اس میں کتنی خیر ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں پانچ خوبیاں ہیں: اس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا، اسی دن آدم علیہ السلام فوت

---

❶ اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي، ولضعف موسى بن عبيدة: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٨٢١)، (١٨٢٢)۔ وابن ابى شيبة (٥٥١٧)۔ والطبرانى فى الأوسط (٦٧١٧).

❷ انظر الحديث الذى قبله برقم: (٤٦١)

الأَرْضِ ، وَفِيـهِ تَـوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لا يَسْـأَلُ الْـعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلا آتَاهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ مَـأْثَـمًا أَوْ قَطِيعَةَ رَحِمٍ ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ فَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلا سَمَاءٍ وَلا أَرْضٍ وَلا جَبَلٍ إِلا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ". ❶

ہوئے، اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے تو اس کو جو مانگے دے دیتے ہیں۔ اور اسی دن قیامت آئے گی، ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین اور پہاڑ سارے جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

[٤٦٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَـقَـالَ: " فِيـهِ سَـاعَةٌ لا يُوَافِقُهَا إِنْسَانٌ مُسْلِمٌ ، وَهُـوَ قَـائِـمٌ يُصَلِّي ، يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلا أَعْطَاهُ إِيَّـاهُ، وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا . ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے، جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دے دیتے ہیں'' ہاتھ کے اشارہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔

فوائد:...... ❶ جمعہ کے دن ایک خاص وقت قبولیت دعا کا ہے۔ اس وقت کی تعیین کے بارے میں احادیث کے مختلف ہونے کی وجہ سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس وقت کی تعیین سے متعلق چند احادیث درج ذیل ہیں۔

(i) اس گھڑی کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے تک ہے۔ (صحیح مسلم، رقم: ٨٥٣)

(ii) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے اس گھڑی کو عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔

(سنن ابن داؤد، رقم: ١٠٤٨)

(iii) سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے وہ گھڑی دن کی آخری گھڑی ہے۔

(سنن ابن ماجه، رقم:١١٣٩)

ان احادیث کی روشنی میں یہی بات واضح ہوتی ہے کہ اس گھڑی کے متلاشی کو نمازِ جمعہ سے لے کر دن کے آخر تک ذکر واذکار اور دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس صورت میں ضرور وہ گھڑی کسی نہ کسی ساعت میں اسے حاصل ہوجائے گی۔

---

❶ اسـنـاده ضـعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي ولضعف عبدالله بن محمد بن عقيل اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٨٢٠)۔ واحمد: ٥/ ٢٨٤ .

❷ اخـرجه البخاري، الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة (٩٣٥)۔ ومسلم، الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة (٨٥٢).

[٤٦٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلا وَهِيَ مُسِيخَةٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ، إِلا الْجِنَّ وَالإِنْسَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَكُونُ آخِرَ سَاعَةٍ؟ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي))، وَتِلْكَ سَاعَةٌ لا يُصَلَّى فِيهَا؟ وَقَالَ ابْنُ سَلامٍ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلاةَ فَهُوَ فِي صَلاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ؟))قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن وہ زمین پر بھیجے گئے اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت آئے گی۔ جنوں اور انسانوں کے علاوہ کائنات کا ہر جانور صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک جمعہ کے دن قیامت کے لیے کان لگائے رہتا ہے (صور کی آواز سننے کے لیے) اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ اللہ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتے ہیں۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں؛ یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا یہ آخری گھڑی کیسے ہوسکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں سامنا کرتا اس کا کوئی مسلمان بندہ حالت نماز میں'' اور آخری گھڑی (بعد از عصر کا وقت) میں تو نماز نہیں پڑھی جاتی؟ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں کہ ''جو اپنی جگہ پر بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوجائے؟'' کہتے ہیں میں نے کہا: ہاں۔ تو فرمایا: یہی وہ گھڑی (وقت) ہے۔

---

❶ اخرجه الترمذی، الجمعة، باب ماجاء فی الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة (٤٩١) وقال "حسن صحیح."۔ وابوداود، الصلاة، باب فضل یوم الجمعة، ولیلة الجمعة (١٠٤٦)۔ والنسائی، الجمعة، باب ذکر الساعة التی یستجاب فیها الدعاء یوم الجمعة (١٤٣١)۔ وصححه ابن خزیمة (١٧٨٣).

فوائد: ...... ❶ جمعہ کا دن سب سے افضل دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا گیا اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور پھر اسی دن ان کی وفات بھی ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔

❷ جن وانس کے سوا تمام چوپائے جمعہ کے دن قیام قیامت کے ڈر سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔

❸ ظہور قیامت کا عمل طلوع آفتاب سے پہلے شروع ہوگا۔

❹ اللہ رب العزت اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتے ہیں۔ تاہم قبولیت دعا کی مختلف نوعیتیں ہوسکتی ہیں۔

❺ قبولیت دعا کی مختلف گھڑیوں میں سے ایک گھڑی جمعۃ المبارک کی آخری ساعت میں ہے۔

❻ نماز کا انتظار کرنے والا نماز پڑھنے والے کی مانند ہے۔

❼ حدیث بھی وحی ہے نبی علیہ السلام نے علم وحی کی بنا پر ہی قیامت کے امور اور سابقہ امم کے حالات واقعات کی نشاندہی کی ہے کیونکہ عالم الغیب صرف ذات باری تعالیٰ ہے۔

❽ حدیث حجت شرعی ہے اور بعض احادیث بعض کی توضیح کرتی ہیں۔

❾ معترض کو شرعی دلائل سے مطمئن کرنا چاہیے۔

❿ شرعی دلائل کو تسلیم کرنا ہی کامل ایمان کی علامت ہے۔

[٤٦٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ...... عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَيِّدُ الأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)). ❶

ابن المسیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔''

[٤٦٧]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ:...... أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ سَعِيدٌ قَالَ: أَحَبُّ الأَيَّامِ إِلَيَّ أَنْ أَمُوتَ فِيهِ ضُحَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ. أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. ❷

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری وفات جمعہ کے دن چاشت کے وقت ہو۔

---

❶ اسناده ضعيف، جدًا لضعف شيخ الشافعي، ولإساله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٨٢٣)۔ وابن ابي شيبة (٥٥٠٨).

❷ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي في المعرفة، السنن والآثار (١٨٢٤).

بَابُ: وَضْعِ الْمِنبَرِ وَحَنِينِ الْجِذْعِ

[21]......منبر کے رکھنے اور کھجور کے تنے کے رونے کا بیان

[٤٦٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ......

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا، وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِذْعِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَسْمَعُ النَّاسُ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). وَصُنِعَ لَهُ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ، هِيَ اللَّاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ مَوَاضِعَهُ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَيَخْطُبَ عَلَيْهِ، فَمَرَّ إِلَيْهِ، فَلَمَّا جَاوَزَ ذَلِكَ الْجِذْعَ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ، وَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا. [1]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں جب مسجد کھجور کے پتوں کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر نماز پڑھتے، اور اسی تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے منبر نہ بنا دیں کہ آپ جمعہ کے دن اس پر کھڑے ہوں اور لوگ آپ کا خطبہ سنیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' جب یہ منبر بنا تو اس پر تین سیڑھیاں تھیں، اور اس کو اس جگہ رکھا گیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہی گئی کہ آپ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمائیں۔ جب آپ اس تنے کے پاس سے گزرے جس کے قریب خطبہ دیتے تھے تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا حتیٰ کہ شدت غم سے اس کی آواز پھٹ گئی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تنے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ منبر سے اترے اور اس تنے کو دلاسہ دیا، پھر منبر پر تشریف لے آئے۔ جب مسجد گرائی گئی تو یہ تنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور یہ انہیں کے گھر رہا یہاں تک کہ بوسیدہ ہو گیا، اور اسے دیمک نے کھا لیا اور یہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

---

[1] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولضعف عبدالله بن محمد بن عقيل: اخرجه ابن ماجة، الصلوٰة، باب ماجاء في بدء شأن المنبر (١٤١٤)، واحمد: ٥/ ١٣٧ ـ والدارمي (٣٦).

[٤٦٩]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ......

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ. [1]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو مسجد کے ستونوں میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے، جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو یہ ستون بے چین ہوگیا جیسے اونٹنی کا چھوٹا بچہ بے چین ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ مسجد والوں نے اس کی بے چینی کو سنا، حتی کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس کو دلاسہ دیا (پیار کیا۔)

فوائد: ...... 1 عہد نبوی میں مسجد نبوی کے ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ انہی میں سے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

2 رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں اس تنے کا رونا ایک معجزہ ہے۔

3 خطبہ منبر پر کھڑے ہوکر دینا مسنون ہے۔

4 لکڑی کا کام کرنا اور اس پیشہ کو اختیار کرنا جائز و درست ہے۔

5 بظاہر بے جان نظر آنے والی اشیاء بھی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتی تھیں۔

6 رسول اللہ ﷺ سے منسوب اشیاء کو بطور تبرک پاس رکھنا درست ہے بشرطیکہ نسبت کی صحت کا یقین ہو۔

[٤٧٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ لَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَعِدَ عَلَيْهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ صَعِدَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى ثُمَّ سَجَدَ. أَخْرَجَ

ابوحازم سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ کا منبر کس چیز سے بنا ہوا تھا؟ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زندہ لوگوں میں سے مجھ سے بڑھ کر یہ کوئی بھی نہیں جانتا، وہ غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا۔ فلاں عورت کے آزاد کردہ فلاں غلام نے بنایا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر نیچے

---

[1] اخرجه البخاری، الجمعة، باب الخطبة على المنبر (٩١٨)، (٢٠٩٥).

الْـحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ . [1]

اُترے اور سجدہ کیا، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر نیچے اتر کر سجدہ کیا۔

فوائد:...... 1 نبی علیہ السلام نے منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو باجماعت نماز پڑھائی تھی۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ۳۷۷ و مسلم، رقم: ٥٤٤)

2 تعلیم وتعلیم کے لیے منبر پر استعمال مباح ہے۔

3 نماز باجماعت میں اگر امام مقتدیوں سے بلندی پر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

4 دورانِ نماز ایک دو قدم آگے پیچھے ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

5 نبی علیہ السلام منبر سے الٹے پاؤں اس لیے اترے تا کہ آپ کا چہرہ مبارک قبلہ رخ رہے۔

6 نماز اور اسی طرح دیگر امور میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا ارفرض وضروری ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الجمعة، باب الخطبة على المنبر (٩١٧)۔ ومسلم، المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين فی الصلاة وأنه لا كراهة ذلك...... الخ (٥٤٤).

4

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالأَضَاحِي وَالاسْتِسْقَاءِ

عیدین، قربانی اور استسقاء کے مسائل

بَابُ: الْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ

[1]......عید الفطر وہ ہے جس دن تم روزہ افطار کرتے ہو، اور اضحیٰ وہ ہے جس دن تم قربانیاں کرتے ہو

[٤٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَالأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ، وَهُوَ أَوَّلُ حَدِيثٍ فِيهِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عید الفطر وہ ہے جس دن تم روزہ چھوڑتے ہو، اور عید الاضحیٰ کے دن تم قربانیاں کرتے ہو۔

فوائد:...... ❶ عیدین کے روز روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

❷ عیدین میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ عید الفطر میں مسلمان روزوں سے فارغ ہوتے ہیں جب کہ عید الاضحیٰ کے دنوں میں قربانی کرتے اور اس کا گوشت کھاتے ہیں۔

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه الترمذی، الصوم، باب ماجاء فی الفطر والأضحى متى يكون (٨٠٢)۔ وقال: "حسنٌ صحيحٌ."

3 اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی مناتے تھے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا، ہم عہد جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ان اللّٰہ قد أبدلکم بھما خیراً منھما: یوم الاضحیٰ ویوم الفطر))

''کہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کے بدلے میں تمہیں بہتر دن عطا فرمائے ہیں اور وہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ہیں۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ باب صلاۃ العیدین، رقم: ۱۱۳٤)

3 شریعت میں عیدوں کی تعداد صرف دو ہے۔ باقی سب خودساختہ ہیں۔

بَابُ غُسْلِ الْعِيدِ وَالزِّينَةِ

[2]......عید کے دن نہانے اور زینت اختیار کرنے کا بیان

[٤٧٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الأَسْلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ......

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْعِيدِ. [1]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عید کے دن غسل کرتے تھے۔

فوائد: ......(۱) عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن غسل سے متعلق مرفوع روایات میں اگرچہ ضعف پایا جاتا ہے تاہم نمازِ عید کے لیے جانے سے قبل غسل کرنا مستحب ہے۔ مختلف آثارِ صحابہ سے اس کی تائید ہوتی ہے جیسا کہ اتباع سنت کے سلسلہ میں والہانہ جذبہ رکھنے والے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق مروی ہے: "أنہ کان یغتسل یوم الفطر قبل ان یغدوالی المصلی" ''وہ عیدالفطر کے روز عیدگاہ جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔''

(مؤطاامام مالك، کتاب العیدین، باب العمل فی غسل العیدین)

[٤٧٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حِبَرَةٍ فِي كُلِّ عِيدٍ. [2]

جعفر بن محمد اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر عید کو دھاری دار یمنی چادر پہنتے تھے۔

فوائد: ...... 1 عیدین کے موقع پر اچھا لباس زیب تن کرنا اور زیب و زینت اختیار کرنا مسنون و ماثور ہے۔

---

[1] اسنادہ ضعیف، لضعف شیخ الشافعی: اخرجہ البیھقی فی المعرفۃ السنن والآثار (١٨٦٤).

[2] اسنادہ ضعیف، لضعف شیخ الشافعی، اخرجہ البیھقی: ٣/ ٢٨٠۔ وفی المعرفۃ السنن والآثار لہ (١٨٧٥)۔ وعبدالرزاق (٥٨٥٨).

❷ مذکورہ حدیث میں ہے نبی علیہ السلام عیدین کے موقع پر دھاری دار چادریں پہنتے معجم الاوسط للطبرانی میں ہے ان کا رنگ سرخ تھا۔

(دیکھئے: معجم الاوسط للطبرانی: ۷/ ۳۱۷ وقال الهيثمی "رجاله ثقاتٌ، مجمع الزوائد: ۷/ ۴۳۱)

❸ صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے "باب فی العیدین والتجمل فیهما" قائم کرکے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ عیدین کے روز جائز لباس کے ساتھ آرائش کرنی جائز ہے۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى وَوَقْتِهِ وَالرُّجُوعِ وَالتَّكْبِيرِ

[3]......عیدگاہ کی طرف نکلنے، عید کے وقت، عیدگاہ سے واپس آنے، اور تکبیرات کا بیان

[۴۷۴]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ......

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْدُو يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى مِنَ الطَّرِيقِ الأَعْظَمِ، فَإِذَا رَجَعَ رَجَعَ مِنَ الطَّرِيقِ الأُخْرَى عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ. [1]

مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن صبح کو عیدگاہ کی طرف ایک بڑے راستے سے جاتے، اور جب واپس آتے تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب سے دوسرے راستے سے واپس آتے۔

فوائد:...... مذکورہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن مسئلہ درست ہے جیسا کہ دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ عید پڑھنے کے لیے عیدگاہ جانے والا واپسی پر راستہ تبدیل کرکے آئے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((کان النبی ﷺ اذا کان یوم عید خالف الطریق))

''جب عید کا دن ہوتا تو نبی کریم ﷺ ایک راستے سے جاتے اور واپسی پر راستہ تبدیل کرکے آتے۔''

(صحیح بخاری، کتاب العیدین باب من خالف الطریق اذا رجع یوم عید، رقم: ۹۸۶)

[۴۷۵]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنَ الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَسَلَكَ عَلَى التَّمَّارِينَ مِنْ أَسْفَلِ السُّوقِ،

عبدالرحمٰن التیمی اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا نبی ﷺ عید کے روز عیدگاہ سے واپس آئے۔ تو آپ بازار کے نیچے سے کھجوریں بیچنے والوں کے پاس سے گزرے۔ حتی کہ جب آپ مسجد الاعرج کے پاس

---

[1] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعی ولإرساله: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (۱۹۳۸).

حَتَّـى إِذَا كَـانَ عِـنْدَ مَسْجِدِ الأَعْرَجِ الَّذِي عِنْدَ مَـوْضِـعِ الْبِرْكَةِ الَّتِي بِالسُّوقِ قَامَ وَاسْتَقْبَلَ فَجَّ أَسْلَمَ فَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ . ❶

آئے جو بازار میں کچے تالاب کے پاس تھی۔ آپ ﷺ پاؤں کشادہ کرکے، قبلہ رخ ہوکر قبیلہ سلم کے پاس کھڑے ہوگئے آپ نے دعا کی پھر واپس تشریف لے آئے۔

[٤٧٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلانَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب عید کے روز عیدگاہ کی طرف نکلتے تو بلند آواز سے تکبیرات کہتے۔

[٤٧٧]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْـفِـطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَيُكَبِّرُ بِالْمُصَلَّى حَتَّـى إِذَا جَـلَـسَ الإِمَـامُ تَرَكَ التَّكْبِيرَ . أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ . ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف صبح کو اس وقت جاتے جب سورج طلوع ہوجاتا، وہ عیدگاہ میں تکبیرات کہتے یہاں تک کہ جب امام بیٹھ جاتے تو تکبیرات ختم کردیتے۔

فوائد: ...... ❶ عیدگاہ تکبیرات کہنا مسنون ہے۔ صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ عنہن بھی تکبیرات عید کہتی تھیں جیسا کہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتے ہیں:

((کـنـا نـؤمران نخرج یوم العید حتی نخرج البکر من خذرها حتی نخرج الحیض فیـکـنّ خـلف الناس فیکبرن بتکبیرهم ویدعون بدعائهم یرجون برکة ذلك الیوم وطهرته))

''ہمیں عید کے دن عیدگاہ میں جانے کا حکم دیا جاتا تھا حتی کہ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ میں باہر آتیں اور یہ سب مردوں کے پیچھے رہتیں جب مرد تکبیرات کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی دعا کرتیں اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر ایام منی واذا غدا الی العرفة، رقم: ٩٧١)

❷ جمہور علماء کے نزدیک عید الفطر کے دن گھر سے نکلنے سے لے کر خطبۂ عید شروع ہونے تک اور عید الاضحیٰ کے موقع پر یوم عرفہ سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیرات کہنی چاہیں۔ (دیکھئے: تمامه المنة: ٣٤٦ص)

---

❶ اسناده ضعیف، لضعف شیخ الشافعی: اخرجه البیهقی: ٣/ ٣٠٩۔ وفی المعرفة السنن ولآثار له (١٩٣٩).

❷ صحیح من غیر هذا الطریق: اخرجه البیهقی: ٣/ ٢٧٨۔ ٢٧٩۔ وابن ابی شیبة (٥٦١٩)۔ والحاکم: ١/ ٢٩٨.

❸ اسنادهٗ ضعیف: لضعف شیخ الشافعی اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٨٧٠).

3 نمازِ عید کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد سے لے کر زوال آفتاب تک ہے۔

بَابُ: وَقْتِ الصَّلاةِ وَالإِطْعَامِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجَبَّانِ

[4]......نماز کا وقت اور صحراء کی طرف نکلنے سے پہلے کھانے کا بیان

[٤٧٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ: ((أَنْ عَجِّلِ الأَضَاحِيَ وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ)). [1]

ابوحویرث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا وہ نجران کے مقام پر تھے، فرمایا: ''عید الاضحیٰ جلدی اور عید الفطر لیٹ پڑھو اور لوگوں کو وعظ ونصیحت بھی کرو۔''

[٤٧٩]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطْعَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجَبَّانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَأْمُرُ بِهِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. [2]

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن صحراء (عید گاہ) کی طرف نکلنے سے پہلے کچھ کھاتے اور کھانے کا حکم بھی دیتے تھے۔

فوائد:...... اگرچہ مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم بیان شدہ مسئلہ درست ہے، عید الفطر کی ادائیگی کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا اور عید الاضحیٰ کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا مسنون ہے۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((أن رسول الله ﷺ كان لايخرج يوم الفطر حتى يأكل وكان لايأكل يوم النحر حتى يرجع))

''رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے۔ اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔'' (سنن ابن ماجه، ابواب ماجاء فى الصيام، باب فى الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج، رقم: ١٧٥٦ - سنن ترمذى رقم: ٥٤٢)

رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے لیے نکلنے سے قبل طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے۔

(دیکھئے: صحيح بخاری: رقم: ٩٥٣)

---

[1] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعى ولإرساله: اخرجه البيهقى: ٣/ ٢٨٢ - وفى المعرفة السنن والآثار له (١٨٧٨).

[2] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعى لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٨٨٧).

بَابُ :تَرْكِ الصَّلاةِ قَبْلَ صَلاةِ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى

[5]......عید گاہ میں نماز عید سے قبل اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

[٤٨٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ بِالْمُصَلَّى لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلا بَعْدَهَا شَيْئًا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النِّسَاءِ فَخَطَبَهُنَّ قَائِمًا، وَأَمَرَ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَتَصَدَّقْنَ بِالْقُرْطِ وَأَشْبَاهِهِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے دن عید گاہ میں نماز پڑھی نہ پہلے کچھ نماز پڑھی نہ بعد میں، پھر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور صدقہ کا حکم دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، عورتوں نے اپنی بالیاں وغیرہ صدقہ کیں۔

فوائد:...... (1) عید گاہ میں نمازِ عید سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت یا نفل نماز نہیں ہے۔

(2) خطبۂ عید نماز کی ادائیگی کے بعد ہے۔

(3) خطبۂ عید بھی کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔

(4) عورتوں کو علیحدہ سے وعظ ونصیحت کرنا درست ہے۔

(5) عید کے موقع پر حاضرین کو صدقہ وخیرات کی ترغیب دلانا مسنون ہے۔

(6) عورتیں اپنے مال وزر سے صدقہ وخیرات کر سکتی ہے۔

(7) نماز عید کی ادائیگی کے لیے عورتوں کا عید گاہ میں جانا درست ہے۔

[٤٨١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ غَدَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ وَلا بَعْدَهُ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ صبح کے وقت عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف گئے، پھر اپنے گھر واپس آئے اور نہ بعد میں نماز پڑھی اور نہ ہی پہلے

---

[1] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخارى، العيدين، باب الخطبة بعد العيد (٩٦٤)۔ ومسلم، العيدين، باب صلاة العيدين (٨٨٤).

[2] صحيح من غير هذا الطريق اخرجه الترمذى، الجمعة، باب ما جاء لا صلاة قبل العيدين ولا بعدها (٥٣٨) وقال "حسنٌ صحيحٌ"

(نفلی) نماز ادا کی۔

فوائد: ...... دیکھئے فوائد کے لیے حدیث نمبر ۴۸۰

[٤٨٢]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ......

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ وَلا بَعْدَهُ. ❶

عبدالملک بن کعب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔

[٤٨٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ......

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى لا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى، وَإِذَا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا فِيهِ. ❷

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن مسجد میں (نماز فجر کے بعد) نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ عید گاہ آتے، اور جب عید گاہ سے واپس لوٹتے تو مسجد کے پاس سے گزرتے اور اس میں نماز پڑھتے۔

[٤٨٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاةِ وَلا بَعْدَهَا. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ، وَالْخَامِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. ❸

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عید الفطر کے دن نہ نماز عید سے پہلے کوئی نماز پڑھتے اور نہ بعد میں۔

فوائد: ......فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر ۴۸۰۔

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٩٢٨)۔ والطبراني في الكبير: ١٩/ ٣٢٥، ٣٢٦، ٣٢٧.

❷ اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي ولضعف عبدالله بن محمد بن عقيل: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٩٣٠).

❸ اسناده صحيحٌ، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٩٣١) ومالكٌ في الموطأ، العيدين، باب ترك الصلوٰة قبل العيدين وبعدهما.

بَابُ: التَّكْبِيرِ فِي صَلاةِ الْعِيدَيْنِ وَالاسْتِسْقَاءِ وَالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

[6]......استسقاء اور عیدین کی نمازوں میں (زائد) تکبیرات کہنے اور نماز کو خطبہ سے پہلے ادا کرنے کا بیان

[٤٨٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا، وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ. [1]

جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابوبکر، اور عمر رضی اللہ عنہما نے نماز عیدین اور استسقاء میں سات اور پانچ تکبیرات کہیں، اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھی، اور ان میں بلند آواز سے قرأت کی۔

[٤٨٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ. [2]

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نماز عیدین، اور استسقاء میں سات اور پانچ تکبیرات کہیں اور بلند آواز سے قرأت کی۔

[٤٨٧]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَمَرَا مَرْوَانَ أَنْ يُكَبِّرَ فِي صَلاةِ الْعِيدَيْنِ سَبْعًا وَخَمْسًا. [3]

عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوایوب انصاری اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے مروان کو حکم دیا کہ وہ نماز عیدین کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہے۔

[٤٨٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ الأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ،

ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نمازِ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا، تو آپ نے پہلی رکعت

---

[1] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي ولإعضاله: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (١٨٩٨).

[2] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي، ولإنقطاع بين محمد الباقر وعلى بن ابى طالب: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (١٨٩٨)۔ وعبدالرزاق (٥٦٧٨)۔ وابن ابى شيبة (٥٧٠٠).

[3] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (١٨٩٩).

وَفِی الآخِرَةِ خَمْسَ تَکْبِیرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . ❶ میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

فوائد :...... ❶ نمازِ عید کی پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیریں کہنا اور دوسری میں قرأت سے قبل پانچ تکبیریں کہنا مسنون ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((التکبیر فی الفطر سبع فی الاولی وخمس فی الاخرة والقراءة بعدهما کلیتهما))

''نمازِ عید الفطر میں تکبیریں پہلی رکعت میں سات ہیں اور دوسری میں پانچ اور قرآءت ان دونوں کے بعد ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التکبیر فی العیدین، رقم:۱۱۵۱۔ سنن ابن ماجه، رقم:۱۲۷۸)

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنے اعمال بجالاتے اللہ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

❸ نمازِ عید میں چونکہ تمام تکبیرات رکوع سے قبل ہیں لہٰذا ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے گا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((ویرفعهما فی کل تکبیرة یکبر ها قبل الرکوع حتی تنقضی صلاته))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے جو آپ رکوع سے پہلے کہتے تھے۔''

(دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ۷۲۲۔ المنتقیٰ لابن الجارود، رقم: ۱۷۸)

[۴۸۹]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ . ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور اضحیٰ کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

[۴۹۰]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ رَبَاحٍ، يَقُولُ:......

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۱۹۰۰)۔ وابن ابي شيبة (۵۷۰۳)، وعبدالرزاق (۵۶۸۰)، (۵۶۸۲).

❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخاری، العيدين، باب الخروج الی المصلی بغير منبر (۹۵۶)۔ ومسلم، العيدين، باب صلاة العيدين (۸۸۹).

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ هَكَذَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالشَّيْءَ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔ پھر لوگوں کو خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ شاید عورتوں نے آواز نہیں سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے ان کو وعظ ونصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا، اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے سے اس طرح کہہ رہے تھے (یعنی اس میں ڈالو) تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور دیگر اشیاء (انگوٹھیاں وغیرہ) صدقہ میں دیں۔

[٤٩١]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے قبل پڑھتے تھے۔

[٤٩٢]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ مِثْلَهُ. [3]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے سابقہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

فوائد:...... (1) نبی علیہ السلام نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔ آپ علیہ السلام کے بعد خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی پر عمل پیرا رہے اور آج الحمد اللہ اصحاب الحدیث اسی طریقہ پر ہیں۔ لہٰذا جو لوگ نماز سے قبل وعظ ونصیحت کی غرض سے تقاریر کرتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیے۔

(2) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے فوائد حدیث نمبر ۴۸۰

[٤٩٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ......

---

[1] اخرجه البخاری، العلم، باب عظة الامام النساء وتعليمهن (٩٨)۔ ومسلم، العيدين، باب صلاة العيدين (٨٨٤).

[2] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه احمد: ٢/ ٣٩، ١٠٨۔ والطبرانی فی الكبير: ١٢/ ٢١١ (١٣٢٠٨).

[3] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخاری، العيدين، باب الخطبة بعد العيد (٩٦٣)۔ ومسلم، العيدين، باب صلاة العيدين (٨٨٨).

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَمَا يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. [1]

ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت اگرچہ اس سند سے ضعیف ہے تاہم ضرورت کے وقت سواری پر خطبہ دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام نے حج کے موقع پر یوم النحر کو خطبہ ارشاد فرمایا۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ٦٨ و صحیح مسلم، رقم: ١٦٧٩)

[٤٩٤]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَبْدَءُونَ بِالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ، فَقَدَّمَ مُعَاوِيَةُ الْخُطْبَةَ. [2]

عبد اللہ بن یزید الخطمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم خطبہ سے پہلے نماز عید کی ادائیگی فرماتے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ حکومت آیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ پہلے کر دیا۔

[٤٩٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَجْلانِ......

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ مَرْوَانُ وَإِلَى رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، فَمَشَى بِنَا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى فَذَهَبَ لِيَصْعَدَ فَجَبَذْتُهُ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، تُرِكَ الَّذِي تَعْلَمُ، فَقَالَ: أَبُو سَعِيدٍ: فَهَتَفْتُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لا تَأْتُونَ إِلا شَرًّا مِنْهُ. أَخْرَجَ الْعَشَرَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. [3]

عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میری طرف اور ایک آدمی کی طرف جس کا انہوں نے نام لیا مروان نے ایک آدمی بھیجا۔ مروان ہمارے ساتھ عید گاہ پہنچا، وہ منبر پر چڑھنے لگا تو میں نے اسے پیچھے کھینچ لیا، تو اس نے کہا اے ابوسعید جس چیز کا آپ کو علم ہے اس کو آج چھوڑ دیا گیا ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا، اللہ کی قسم تم اس کے بدلے برا (طریقہ) لائے ہو۔

فوائد: ...... (1) مذکورہ روایت اگرچہ اس سند سے ضعیف ہے لیکن صحیح بخاری میں یہ حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ سے

---

[1] اسنادہ ضعیف لضعف شيخ الشافعی و لإرساله: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٩١٧).

[2] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعی، اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٩١٠).

[3] اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعی، اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٩١١)۔ وعبدالرزاق (٥٦٤٨).

اسی طرح مروی ہے بیان فرماتے ہیں۔ نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عیدگاہ کی طرف نکلتے تو سب سے پہلے نمازِ (عید) ادا کرتے پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے جب کہ لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے۔ آپ علیہ السلام انہیں وعظ ونصیحت فرماتے اور انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے، اور مجاہدین کا کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اسے الگ کرتے، اگر کوئی اور بات کہنا ہوتی تو وہ کہتے پھر واپس تشریف لے آتے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ اسی حالت پر قائم رہے حتیٰ کہ میں مدینہ کے گورنر مروان کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لیے نکلا جب ہم عیدگاہ آئے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک منبر ہے جسے کثیر بن صلت نے بنایا تھا۔ مروان نے جاتے ہی نماز سے قبل منبر پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا، لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا۔ اور اس نے نماز سے قبل خطبہ دیا تو میں نے اسے کہا، اللہ کی قسم! تم نے (نبی علیہ السلام کی سنت کو) بدل ڈالا ہے۔ مروان نے کہا، اے ابوسعید! اب وہ زمانہ گزر گیا ہے جس کو تم جانتے ہو، تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! جس زمانہ کو میں جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جسے میں نہیں جانتا، پھر مروان نے کہا، لوگ ہمارے لیے (آج کے عہد میں) نماز کے بعد (خطبہ سننے کی غرض سے) نہیں بیٹھتے اس لیے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کو کر دیا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، رقم:۹۵٦)

❷ معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خلافِ سنت امور کا سختی سے نوٹس لیتے تھے۔ (۳) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام کی سنت سے بے پناہ محبت تھی۔

بَابُ: مَا قُرِئَ فِي صَلاتَيِ الأَضْحَى وَالْفِطْرِ

[7]......عید الفطر اور الاضحیٰ کی قرأت کا بیان

[٤٩٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ. ❶

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نمازوں میں کیا پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ق والقرآن المجید اور واقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے۔

[٤٩٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ......

٤٩٦ـ اخرجه مسلم، العيدين، باب ما يقرأ فى صلاة العيدين (٨٩١).

عَـنْ عُبَيْـدِ اللّـٰـهِ بْـنِ عَبْـدِ اللّـٰهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْـخَـطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَـاذَا كَـانَ يَـقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاةِ الأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَـقْـرَأُ بِ ق وَالْـقُـرْآنِ الْمَجِيدِ، وَاقْتَـرَبَـتِ السَّـاعَةُ. أَخْـرَجَ الأَوَّلَ مِـنْ كِتَـابِ الْعِيدَيْنِ، وَالثَّانِيَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور فطر کی نمازوں میں کیا پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ق والقرآن المجید اور واقتربت الساعة پڑھتے تھے۔

فوائد: ...... 1 نمازِ عیدین میں ''سورۂ ق'' اور ''سورۃ القمر'' کی تلاوت مسنون ہے۔

2 ان دوسورتوں کے علاوہ عیدین کی نماز میں ''سورۂ الاعلیٰ'' اور ''سورۂ الغاشیۃ'' کی تلاوت کرنا بھی درست ہے جیسا کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور نمازِ جمعہ میں ﴿سبح اسم ربك الاعلیٰ﴾ اور ﴿هل اتك حديث الغاشيه﴾ کی تلاوت فرماتے۔

(صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة، رقم :٨٧٨)

بَابُ:الاعْتِمَادِ عَلَى الْعَنَزَةِ فِي الْخُطْبَةِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ

[8]...... برچھی پر ٹیک لگانے اور دوخطبوں کے درمیان بیٹھ کر فرق کرنے کا بیان

[٤٩٨]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي لَيْثٌ......

عَـنْ عَـطَـاءٍ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّـٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ كَـانَ إِذَا خَـطَـبَ يَـعْـتَـمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا. [2]

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو برچھی پر اچھی طرح ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم خطیب کا خطبے میں لاٹھی یا کمان وغیرہ کا سہارا لینا درست ہے۔

(دیکھئے فوائد حدیث نمبر۴۴۳)

[٤٩٩]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ

---

[1] انظر الحديث الذى قبله برقم (٤٩٦)

[2] اسـنـاده ضـعيف، لـضـعف شيخ الشافعى، ولضعف ليث بن ابى سليم ولإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٩٢٤).

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يَخْطُبَ الإِمَامُ فِي الْعِيدَيْنِ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. 1

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان فرماتے ہیں سنت طریقہ یہ ہے کہ امام نماز عیدین میں دو خطبے دے اور ان میں بیٹھ کر فرق کرے۔

فوائد : ......جن روایات میں عید کے دوخطبوں کا ذکر ہے ان میں سے کوئی بھی روایت درجۂ احتجاج کو نہیں پہنچتی، گزشتہ تمام احادیث جن میں خطبۂ عید کا ذکر ہے وہ سب صرف ایک خطبہ پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ اَلْـخُـطْبَة، خَـطَبَ، يَخْطُبُ، کے الفاظ ایک خطبہ پر تو دلالت کرتے ہیں لیکن دوخطبوں کے لیے کوئی واضح صحیح دلیل ہونی چاہیے جو کہ نہیں ہے۔ لہٰذا عیدین کا ایک ہی خطبہ مسنون ہے۔

بَابُ: اجْتِمَاعِ الْعِيدِ وَالْجُمُعَةِ وَإِقَامَةِ الْعِيدِ فِي الْفِتْنَةِ

[9]......عید اور جمعہ کا ایک دن آ جانا اور نمازِ عید کو فتنے میں پڑھنے کا بیان

[٥٠٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ......

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ فَلْيَجْلِسْ فِي غَيْرِ حَرَجٍ)). 2

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ اور عید اکٹھے (ایک ہی دن) آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع آبادی والوں سے فرمایا: ''ان دونوں میں سے کسی سے بغیر کسی عذر کے (گھر) بیٹھنا چاہے تو اس کو اجازت ہے۔

[٥٠١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّهُ

ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں عید کی نماز پڑھنے کے لیے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ آیا، آپ نے نماز پڑھائی

---

1 المعرفة للبيهقي (٣/ ٤٩)، المصنف لعبد الرزاق (٣/ ٢٩٠)

2 اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي ولإرساله، اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٩٥٥)۔ عبدالرزاق (٥٧٢٩).

قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ۔ [1]

پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی آ گئی ہیں، اور جو کوئی مدینہ کے اطراف میں بالائی آبادی کے رہنے والوں میں سے جمعہ کا انتظار کرنا چاہتا ہے وہ اس کا انتظار کرے، اور جو کوئی واپس جانا چاہتا ہے چلا جائے میری طرف سے اجازت ہے۔

فوائد :...... ① عید کے دن جمعہ آ جائے تو جمعہ کی رخصت ہے عہد نبوی میں جمعہ اور عید دونوں ایک ہی دن اکٹھے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے نماز عید پڑھائی اور جمعہ کے متعلق فرمایا: "من شاء ان یصلی فلیصل" جو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ لے۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ۱۰۷۰)

② سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عہدِ نبوی کے اسی واقعہ کے پیش نظر نماز عید کے بعد جمعہ پڑھنے والوں کو اختیار دیا کہ اگر پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں نہیں پڑھنا چاہتے تو ان سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہے۔

③ اگر کوئی جمعہ پڑھتا ہے تو یہ افضل وبہتر ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((قد اجتمع فی یومکم هذا عیدان فمن شاء اجزأه من الجمعة وإنا مجمعون))

"تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں جو چاہے اسے (نمازِ عید) ہی نماز جمعہ سے کفایت کر جائے گی لیکن ہم جمعہ پڑھیں گے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب اذا وافق یوم الجمعة یوم عید، رقم: ۱۰۷۰۔ صحیح ابوداؤد، رقم: ۹۴۸)

④ مقتدیوں کے ساتھ اگر امام بھی نماز جمعہ چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے عہد میں جمعہ اور عید کے اکٹھے آنے پر صرف نماز عید پڑھانے پر اکتفا کیا، جب ان کا یہ عمل ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کیا گیا تو انہوں نے تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: "أصحاب السنة" انہوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔

(سنن ابن داؤد، رقم: ۱۰۷۱)

⑤ عید کے دن جمعہ کی رخصت ہے ظہر کی نہیں لہٰذا نمازِ ظہر ہر صورت پڑھی جائے گی کیونکہ شریعت نے دن، رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور جمعہ نہ پڑھنے کی صورت میں پانچویں نماز ظہر بنے گی۔ لہٰذا جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بروز جمعہ عید آنے کی صورت میں جمعہ کی رخصت ہے اور ظہر پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں وہ غلطی پر ہیں۔

⑥ عید اور جمعہ کا ایک ہی روز آ جانا باعثِ برکت ہے اس کو منحوس سمجھنا جہالت ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الأشربة، باب ما یؤکل من لحوم الأضاحی وما یتزود منها (۵۵۷۲)، (۵۵۷۱)۔ ومسلم، الصیام، باب تحریم صوم یومی العیدین (۱۱۳۷).

[٥٠٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ إِيجَابِ الْجُمُعَةِ. [1]

ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عید کے لیے حاضر ہوا جبکہ عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے۔

فوائد:......معلوم ہوا حاکمِ وقت یا راتب امام اگر کسی وجہ سے نمازِ عید کے لیے حاضر نہ ہو سکے تو حاضرین میں سے کسی فرد کا نماز پڑھانا اور خطبہ دینا درست ہے۔

بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ وَالْأُضْحِيَةِ

[10]...... جو قربانی کرنا چاہتا ہے (اس سے متعلقہ احکام) اور قربانی کا بیان

[٥٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّنَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا)). [2]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عشرہ ذی الحج داخل ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور جلد (ناخن) نہ کاٹے۔

فوائد:...... جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں اپنے ناخن اور بال نہیں اتارنے چاہیں۔ جس کو قربانی کی استطاعت نہیں ہے۔ اگر وہ قربانی کا اجر حاصل کرنا چاہتا ہے تو بال اور ناخن عید کے دن اتارے اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر مجھے دودھ کے جانور کے سوا کوئی جانور میسر نہ ہو تو کیا میں اسی کی قربانی کر دوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: ''لا، ولكن تأخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فتلك تمام اضحتيك عند الله'' ''نہیں بلکہ اپنے بال کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو، اور زیرِ ناف بالوں کی صفائی کر لو، تو یہ تمہارے لیے اللہ کے ہاں کامل قربانی ہو گی۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی ایجاب الاضاحی، رقم: ٢٧٨٩)

---

[1] انظر الحديث الذى قبله برقم (٥٠١)

[2] اخرجه مسلم، الأضاحى، باب نهى من دخل عليه عشر ذى الحجة...... الخ (١٩٧٧).

[٥٠٤]...... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ......

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ . ❶

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔

فوائد: ...... ❶ نبی علیہ السلام کی معیشت بقدر ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود آپ بڑے اہتمام سے قربانی کا بندوبست فرماتے۔

❷ قربانی کے موقع پر اللہ کے قرب اور خوشنودی کا حصول جانوروں کے قربان کرنے سے ہی ممکن ہے اور صاحب استطاعت لوگوں سے یہی شریعت کا مطلوب ومقصود ہے لہٰذا جانور کی قیمت صدقہ کرنا قطعاً قربانی کا بدل نہیں ہوسکتا اور یہ نظریہ باطل ومردود ہے۔

❸ قربانی ہر گھرانے کے لیے مشروع ہے۔ اور ایک قربانی ایک خاندان کی طرف سے کافی ہے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں ایک آدمی اپنے اور گھر والوں کی طرف سے ایک بکری ذبح کرتا تھا۔ (سنن ترمذی، كتاب الأضاحی، باب ما جاء أن الشاة الواحدة تجزئ عن اهل البيت، رقم:١٥٠٥، وقال حسنٌ صحيح، سنن ابن ماجه، رقم:٣١٤٧)

❹ اگر آدمی ایک سے زائد قربانی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

❺ قربانی عیدگاہ میں کرنا افضل ہے۔ (دیکھئے: صحيح بخاری: رقم ٥٥٥٢)

[٥٠٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ . ❷

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں ہم نے حدیبیہ کے مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانیاں کیں، اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کی اور گائے کی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی۔

[٥٠٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقامِ حدیبیہ پر قربانی کی، اونٹ کی

---

❶ اخرجه البخاری، الأضاحی، باب اضحية النبی صلی اللہ علیہ وسلم بكبشين أقرنين ويذكر سمينين (٥٥٥٣)، (٥٥٥٤)۔ ومسلم، الأضاحی، باب استحباب استحسان الضحية وذبحها...... الخ (١٩٦٦).

❷ اخرجه مسلم، الحج، باب جواز الاشتراك فی الهدی، واجزاء البدنه والبقرة...... الخ (١٣١٨).

سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي . [1]

قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی۔

فوائد: ...... (۱) معلوم ہوا اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات صحابۂ کرام شریک ہوئے۔ (۲) اونٹ کی قربانی میں دس افراد بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، قربانی کا وقت آیا تو اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمی شریک ہوئے۔ (سنن ابن ماجه، ابواب الاضاحی، باب عن كم تجزى البدنة والبقرة؟ رقم: ۳۱۳۱۔ سنن ترمذی، رقم:۹۰۵)

اس حدیث میں ہے اونٹ کی قربانی میں دس صحابہ شریک ہوئے جب کہ بالا احادیث میں سات کا ذکر ہے تو ایسی تمام روایات کے متعلق بعض اہل علم کا کہنا یہ ہے کہ حج کے موقع پر قربانی کرنے والے افراد ایک اونٹ میں سات ہی شریک ہوں گے جب کہ عام قربانی میں دس بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اہل علم اس کو اللہ کی طرف سے رخصت قرار دیتے ہیں کہ اونٹ کی قربانی میں دس یا سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب) (۳) اگر کسی کو استطاعت ہو تو اکیلا آدمی بھی اونٹ یا گائے کی قربانی کرسکتا ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک گائے قربان کی،

(سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب فی هدی البقر، رقم: ۱۷۵، سنن ابن ماجه: رقم:۳۱۳۵)

(۴) احادیث میں اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی جنس سے قربانی ثابت ہے۔ لہٰذا انہیں اجناس سے ہی قربانی کرنی چاہیے۔ (۵) اگر کسی وجہ سے آدمی حرم مکہ نہ جاسکے تو جہاں اسے روک دیا جائے وہیں قربانی کردینی چاہیے۔ (۶) حدیبیہ کا واقعہ ۶ ھ میں ہوا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ النُّسُكِ بَعْدَ ثَلاثٍ

[11]......قربانی کا گوشت تین دن بعد کھانا ممنوع ہے

[۵۰۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ......

عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَحْمَ نُسُكِهِ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اپنی قربانی کا

---

[1] انظر الذى قبله برقم (۵۰۵).

بَعْدَ ثَلاثٍ)) . ❶

گوشت تین دن کے بعد نہ کھائے۔''

[٥٠٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَـنْ أَبِـي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيـدَ مَـعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَحْمَ نُسُكِهِ بَـعْـدَ ثَـلاثٍ . أَخْـرَجَ الْـحَـدِيثَيْنِ مِنْ كِتَـابِ الرِّسَالَةِ . ❷

ابوعبید- ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام- سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے موقع پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا تو میں نے آپ کوفرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی بھی اپنی قربانی کا گوشت تین دن کے بعد نہ کھائے۔

فوائد: ...... تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ کھانے کا حکم منسوخ ہے۔

بَابُ مُوجِبِ النَّهْيِ وَإِبَاحَةِ الْأَكْلِ وَالادِّخَارِ وَالصَّدَقَةِ

[12]...... ممانعت کے سبب گوشت کھانے ، ذخیرہ کرنے اور صدقہ کرنے کا بیان

[٥٠٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِـدِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰهِ ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِـعَمْرَةَ فَـقَـالَـتْ: صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَـا تَـقُولُ: دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَـادِيَةِ حَضْرَةَ الأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ادَّخِرُوا لِثَلاثٍ ، وَتَـصَـدَّقُـوا بِمَا بَقِيَ)) . قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيـلَ: يَـا رَسُـولَ الـلّٰـهِ ، لَقَدْ كَانَ النَّاسُ

عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا۔
عبد اللہ بن ابی بکر کہتے ہیں میں نے یہ بات عمرہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا عبد اللہ بن واقد نے درست کہا۔ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیہاتیوں میں سے کچھ لوگ قربانی کے موقع پر (مدینہ) آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین دن کے لیے ذخیرہ کرو اور باقی صدقہ کردو۔''
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد کہا گیا اے اللہ کے

---

❶ اخرجه البخاری، الأضاحی، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحی وما يتزود منها (٥٥٧٣)۔ ومسلم، الأضاحی، باب بيان ما كان من النهی عن أكل لحوم الأضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام...... الخ (١٩٦٩) .

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقی: ٩/ ٢٩٠ ، وفی المعرفة السنن والآثار له (٥٦٧٧) .

يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ يُجْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الأَسْقِيَةَ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا ذَاكَ؟))أَوْ كَمَا قَالَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نُهِيتُ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ حَضْرَةَ الأَضْحَى، فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا)) . [1]

رسول لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ حاصل کرتے تھے، اس کی چربی جمع کرتے، اور اس سے مشکیزے بناتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اب کیا ہوا؟'' یا آپ نے اسی طرح کہا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ کچھ لوگ باہر سے قربانی کے موقع پر آئے تھے، اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ بھی کرو۔''

فوائد :...... 1 قربانی کا گوشت خود کھانا، صدقہ کرنا، اور ذخیرہ کرنا درست ہے۔

2 تین دن سے زائد قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے اور اگر کسی علاقہ میں فقراء ومساکین کی کثرت ہو تو وہاں ذخیرہ کرنے سے صدقہ کرنا افضل وبہتر ہے۔

3 قرآن کی طرح احادیث میں بھی نسخ موجود ہے۔ اور یہ احکامِ شرع میں تخفیف وغیرہ کے لیے ہے۔

4 امام اور حاکم کو لوگوں کے حالات کے مطابق انہیں شرعی احکام کی تلقین کرنی چاہیے۔

5 بات تصدیق یا تحقیق کی غرض سے دوسروں سے بیان کی جاسکتی ہے۔

6 گوشت اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء حسبِ ضرورت ذخیرہ کی جاسکتی ہیں۔

[٥١٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا)) . [2]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا، پھر بعد میں فرمایا: ''تم کھاؤ، زادِ راہ بناؤ اور ذخیرہ کرو۔''

---

[1] اخرجه مسلم، الأضاحی، باب بیان ما کان من النهی عن أكل لحوم الأضاحی بعد ثلاث...... الخ (١٩٧١) .

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب وما یؤكل من البدن وما یتصدق (١٧١٩)۔ ومسلم، الأضاحی، باب بیان ما کان من النهی عن اكل لحوم الأضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام...... الخ (١٩٧٢) .

[٥١١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ:......

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّا لَنَذْبَحُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ضَحَايَانَا، ثُمَّ نَتَزَوَّدُ بَقِيَّتَهَا إِلَى الْبَصْرَةِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم اللہ کی توفیق سے جتنے ہوسکتے جانور ذبح کرتے پھر باقی بچے ہوں کو بصرہ کی طرف لے جاتے۔

فوائد :...... ❶ قربانی کے گوشت کوتوشہ کے طور پر رکھنا جائز ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے۔

❷ یہ حدیث بھی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت والی حدیث کی ناسخ ہے۔

❸ انسان کو زادِ راہ لے کر گھر نکلنا چاہیے تاکہ دورانِ سفر پیش آنے والے حالات کا مقابلہ کر سکے۔

❹ قربانی کا گوشت ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا درست ہے۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلاسْتِسْقَاءِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَتَحْوِيلِ الرِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ

[13]......نمازِ استسقاء کے لیے عیدگاہ جانے، قبلہ رخ ہونے، چادر کو الٹنے اور نماز دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

[٥١٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُخْبِرُ......

عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ❷

عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نمازِ استسقاء نکلے، آپ نے قبلہ رخ ہوکر اپنی چادر پلٹی، اور دو رکعتیں نماز پڑھی۔

فوائد :...... ❶ بارش کی طلب کے لیے نمازِ استسقاء ادا کرنا مسنون ہے۔

❷ نمازِ استسقاء کھلے میدان عیدگاہ وغیرہ میں ادا کرنی چاہیے۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٥٦٨٤)۔ وابن ابى شيبة (١٥٤٩١).

❷ اخرجه البخارى، الاستسقاء، باب تحويل الرداء فى الاستسقاء (١٠١٢)، (١٠٠٥)۔ ومسلم، الاستسقاء، باب صلاة الاستسقاء (٨٩٤).

3 چادر پلٹنے سے مقصود یہ ہے کہ اے اللہ! ہمارے حالات تبدیل کر اور ہم پر بارش نازل فرما۔
4 چادر قبلہ رخ ہو کر پلٹنی چاہیے۔
5 نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں جہری قرأت سے ہیں۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم:١٠٢٥، صحیح مسلم، رقم:٨٩٤)

[٥١٣]...... أَخْبَرَنِی مَنْ لا أَتَّهِمُ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْءَمَةِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَی بِالْمُصَلَّی فَصَلَّی رَكْعَتَیْنِ. 1

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں نمازِ استسقاء دو رکعات پڑھی۔

[٥١٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِیمٍ، یَقُولُ:......

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ الْمَازِنِیَّ، یَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْمُصَلَّی فَاسْتَسْقَی، فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِینَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. 2

عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے عیدگاہ کی طرف گئے، جب قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر الٹی۔

فوائد: ...... دیکھئے حدیث نمبر ۵۱۲

[٥١٥]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ......

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیمٍ، قَالَ: اسْتَسْقَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ خَمِیصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ، فَأَرَادَ أَنْ یَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَیَجْعَلَهَا أَعْلاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَیْهِ قَلَبَهَا عَلَی عَاتِقِهِ. 3

عباد بن تمیم رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء پڑھی اور آپ پر بھاری سیاہ چادر تھی، آپ نے اس کو نیچے سے پکڑ کر اوپر کرنے کی کوشش کی، جب بوجھل ہوگئی تو آپ نے اپنے

---

1 اسناده ضعيف لابهام من لا يتهمه الشافعي: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠٠١)۔ وابن ابي شيبة (٨٣٣٦).

2 اخرجه مسلم، الاستسقاء، باب صلاة الاستسقاء (٨٩٤).

3 اخرجه ابوداود، الاستسقاء، باب جمّاع ابواب صلاة الاستسقاء وتفريعها (١١٦٤)۔ والنسائي، الاستسقاء، باب الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج (١٥٠٨) موصولاً۔ وصححه ابن خزيمة (١٤١٥).

کندھوں پر ہی اسے الٹ دیا۔

فوائد :...... ❶ چادر پلٹنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ چادر کا دایاں بائیں ہاتھ سے اور بایاں کنارہ دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اوپر کو لے آئیں۔

❷ سیاہ رنگ کی چادر کا استعمال درست ہے۔

❸ رسول اللہ ﷺ مشکل کشا نہیں ہیں۔

[٥١٦]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُوَيْمِرٍ الأَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيدَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِمْ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ شَاءَ صَاحِبُكُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ وَلَكِنَّهُ لا يُحِبُّ ذَلِكَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ الْيَهُودِيِّ، فَقَالَ: ((أَوَ قَالَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنِّي لأَسْتَنْصِرُ بِالسَّنَّةِ عَلَى أَهْلِ نَجْدٍ، وَإِنِّي لأَرَى السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَيْنِ فَأَكْرَهُهَا، مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ كَذَا أَسْتَسْقِي لَكُمْ)). قَالَ: فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ غَدَا النَّاسُ فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتَّى أُمْطِرُوا مَا شَاءُوا. قَالَ: فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمُعَةً. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ سخت قحط سالی کا شکار ہوگئے، ایک یہودی ان کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: اگر تمہارا ساتھی (محمد ﷺ) چاہے تو تم پر جتنی تم چاہو بارش نازل ہو، لیکن وہ یہ پسند نہیں کرتے کہ تم پر بارش برسے۔ نبی ﷺ کو یہودی کی بات بتلائی گئی تو آپ نے فرمایا: ''کیا اس نے یہ بات کہی ہے؟'' صحابہ نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس قحط میں اہل نجد کے لیے مدد طلب کروں گا، اور میں دیکھتا ہوں کہ بادل ''عین'' سے نکلنے والے ہیں، جنھیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ فلاں دن تم سے وعدہ رہا میں تمہارے لیے بارش طلب کروں گا۔'' فرمایا: جب وہ دن آیا تو لوگ صبح ہی اکٹھے ہوگئے، ابھی علیحدہ نہ ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی پھر ایک ہفتہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔

[٥١٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی،

---

[1] اسناده ضعيف، لابهام من لا يتهمه الشافعي: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠١٢).

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ. قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. [1]

مویشی ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے، اللہ سے (بارش کے لیے) دعا کیجیے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مسلسل بارش ہوئی۔ پھر یہی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: ''اے اللہ کے رسول! گھر گر گئے، راستے ختم ہوگئے، مویشی تباہ ہوگئے، (پانی کی کثرت کی وجہ سے)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دعا کی: ''اے اللہ! بارش پہاڑوں کی چوٹیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں میں، اور باغوں میں برسا۔'' (دعا کے نتیجہ میں) بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے۔

فوائد:...... ❶ نمازِ استسقاء پڑھے بغیر بارش کے لیے دعا کرنا بھی درست ہے۔

❷ نیک اور متقی شخص سے دعا کروانا جائز ہے۔

❸ خطبۂ جمعہ کے دوران بارش کے لیے دعا کرنا جائز ہے۔

❹ دورانِ خطبۂ جمعہ امام سے ضرورت کی گفتگو کی جاسکتی ہے۔

❺ خطبۂ جمعہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے۔ (صحیح بخاری، رقم:۹۳۲)

❻ استسقاء کے لیے نبی علیہ السلام سے الٹے ہاتھوں سے دعا کرنا ثابت ہے۔ (صحیح مسلم، رقم: ۸۹۶)

❼ مسجد میں، منبر پر اور قبلہ کی طرف رخ کیے بغیر استسقاء درست ہے۔

❽ جس طرح طلب بارش کے لیے دعا کی جاسکتی ہے اسی طرح اگر بارش کی وجہ سے نقصان ہو تو بارش کے رکنے کی بھی دعا کرنا جائز ہے۔

❾ نبی علیہ السلام کی دعا کا فوراً قبول ہونا علاماتِ نبوت میں سے ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الاستسقاء، باب من اكتفى بصلاة الجمعة في الاستسقاء (١٠١٦)، (١٠١٧)۔ ومسلم، الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء (٨٩٧).

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَطَرِ وَأَلَّا يُشِيرَ إِلَى الْبَرْقِ

[14]...... بارش کے وقت کیا کہا جائے اور آسمان بجلی کی طرف اشارہ نہ کرنے کا بیان

[٥١٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ......

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَطَرِ: ((اللّٰهُمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ، وَلَا سُقْيَا عَذَابٍ وَلَا بَلَاءٍ وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ، اللّٰهُمَّ عَلَى الظِّرَابِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)). [1]

مطلب بن حطب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بارش کے نزول کے وقت دعا فرماتے: ''اے اللہ رحمت والی بارش، نہ عذاب والی، نہ آزمائش والی، نہ گھر گرانے والی، اور نہ ہی غرق کرنے والی بارش برسا، اے اللہ پہاڑوں پر اور باغوں میں، اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا ہم پر نہ برسا۔''

[٥١٩]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا فِي السَّمَاءِ يَعْنِي: السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ)). فَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنْ مُطِرَتْ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ سُقْيًا نَافِعًا)). [2]

عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب آسمان میں بادل دیکھتے تو سب کام چھوڑ کر قبلہ رخ ہو کر دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو اس میں ہے۔ اگر بادل چھٹ جاتے تو اللہ کی تعریف کرتے اور اگر بارش برستی تو فرماتے: ''اے اللہ اس بارش کو نفع والی بنادے۔''

فوائد: ...... (1) بارش رحمتِ باری تعالیٰ ہے لیکن اسی بارش سے اللہ رب العزت نے بعض سابق اقوام کو ہلاک بھی کیا اس لیے بارش کا موسم دیکھ کر رحمتِ الٰہی کی امید کے ساتھ ساتھ اس کے باعثِ عذاب بننے سے اللہ کی پناہ بھی طلب کرنی چاہیے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ ہر قسم کے کام کاج چھوڑ کر سب سے پہلے اس کے شر سے پناہ طلب کرتے۔

(2) بادلوں کا بغیر برسے چلے جانا اس اعتبار سے اللہ کا انعام ہے کہ ان کے عذاب ہونے کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

(3) بارش بسا اوقات انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اس لیے اللہ سے بارش کے نفع مند ہونے کا سوال کرنا چاہیے۔

---

[1] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي ولارساله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠١٤).

[2] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الأدب، باب ما يقول اذا هاجت الريح (٥٠٩٩)۔ والنسائي، الاستسقاء، باب القول عند المطر (١٥٢٤)۔ وابن ماجة (٣٨٨٩).

[٥٢٠]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: أَخْبَرَنِی خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ......

عَـنِ الْـمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَرَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ رَعَدَتْ، عُـرِفَ ذَلِكَ فِـى وَجْهِـهِ، فَـإِذَا أُمْطِرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ. ❶

مطلب بن حنطب سے روایت ہے جب آسمان میں بجلی چمکتی یا گرجتی تو اس کے اثرات نبی ﷺ کے چہرہ پر پہچانے جاتے، جب بارش برس جاتی تو (خوف) کے اثرات دور ہوجاتے۔

[٥٢١]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُوَيْمِرٍ الأَسْلَمِیُّ......

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْبَرْقَ أَوِ الْـوَدْقَ فَـلا يُشِيرُ إِلَيْهِ، وَلْيَصِفْ وَلْيَنْعَتْ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. ❷

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آسمانی بجلی دیکھے یا بارش دیکھے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے، بلکہ کثرت سے اوصاف بیان کرے۔

بَابُ إِيمَانِ مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ

[15]......اس انسان کے ایمان کا بیان جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش برسی

[٥٢٢]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ......

عَـنْ زَيْـدِ بْـنِ خَـالِـدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الـصُّبْـحِ بِـالْـحُـدَيْبِيَةِ فِى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَـلْ تَـدْرُونَ مَـاذَا قَـالَ رَبُّكُمْ؟))قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُـولُـهُ أَعْـلَـمُ، قَـالَ: "أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِى مُـؤْمِـنٌ بِى وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ الـلّٰـهِ وَبِـرَحْـمَتِـهِ، فَـذَلِكَ مُـؤْمِنٌ بِی وَكَافِرٌ

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہوچکی تھی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا؟'' لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ نے فرمایا) صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرا انکار کیا،

❶ اسناده ضعيف لابهام من لا يتهمه الشافعي ولارساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٢٦).

❷ اسناده ضعيف لضعف، من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٣٤)۔ وعبدلرزاق (٤٩١٧).

بِـالْـكَـوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا أَوْ نَوْءِ كَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ". ❶

جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش برسی وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستاروں (پر ایمان) کا منکر ہے، اور جس نے یہ کہا کہ فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسی، تو یہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔''

فوائد :...... ❶ اللہ کے فضل ورحمت سے نزول بارش کا عقیدہ رکھنا ہی ایمان ہے۔

❷ تاروں کی تاثیر کا عقیدہ کفریہ ہے۔

❸ طالبعلم کو بات ذہن نشین کرانے کے لیے استفہامیہ انداز اختیار کرنا درست ہے۔

❹ نماز سے فارغ ہوکر امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، درس وغیرہ دینا درست ہے۔

❺ انسان کو نفع ونقصان کا من عنداللہ ہونے کا اعتقاد رکھنا چاہیے۔

❻ جس طرح تاروں کی تاثیر کا عقیدہ درست نہیں اسی طرح نجومی اور کاہن لوگوں کے پاس جانا بھی ممنوع ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من اتی عرّافا فسأله عن شئ لم تقبل له صلاة اربعين ليلة))

''جو آدمی کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکهانة، واتیان الکهان، رقم:۲۲۳۰)

[۵۲۳]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّاسَ مُطِرُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَا عَلَيْهِمْ قَالَ: ((مَا عَلَى الأَرْضِ بُقْعَةٌ إِلا وَقَدْ مُطِرَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ)). ❷

عبد اللہ بن ابی بکر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ایک رات لوگوں پر بارش برسی جب نبی ﷺ نے صبح کی تو ان کے پاس آ کر فرمایا: ''آج کی رات ہر جگہ پوری زمین پر بارش برسی ہے۔''

---

❶ اخرجه البخاری، الأذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم (۸۴۶)۔ ومسلم، الایمان، باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء (۷۱).

❷ اسناده ضعیف لابهام من لا یتهمه الشافعی وللإنقطاع بین ابی بکر بن عمرو بن حزم والنبی ﷺ: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (۲۰۳۸).

[٥٢٤]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو......

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلا نَهَارٍ إِلا وَالسَّمَاءُ يُمْطَرُ فِيهَا يُصَرِّفُهُ اللّٰهُ حَيْثُ يَشَاءُ)). ❶

مطلب بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کی ہر گھڑی میں آسمان سے بارش برستی ہے۔ اللہ اس (بارش) کو جہاں چاہتے ہیں پھیر دیتے ہیں۔

[٥٢٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتَحْمِلُ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَمُرُّ فِي السَّحَابِ، حَتَّى تَدِرَّ كَمَا تَدِرُّ اللِّقْحَةُ ثُمَّ تُمْطِرُ. ❷

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہواؤں کو بھیجتے ہیں تو وہ آسمان سے پانی لاتی ہیں، پھر بادلوں سے گزرتی ہیں تو اس طرح (پانی سے) بھر جاتی ہیں جیسے حاملہ اونٹنی دودھ سے بھری ہوتی ہے پھر بارش برسائی جاتی ہے۔

[٥٢٦]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُوشِكُ أَنْ تُمْطَرَ الْمَدِينَةُ مَطَرًا لا تُكِنُّ أَهْلَهَا الْبُيُوتُ وَلا يُكِنُّهُمْ إِلا مَظَالُّ الشَّعَرِ)). ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ مدینہ میں ایسی بارش ہو کہ اس کے باسیوں کے گھروں کی کوئی چھت نہ بچے گی اور انہیں صرف بالوں کے سائے چھپائیں۔

[٥٢٧]...... أَخْبَرَنِي مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُصِيبُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مَطَرٌ لا

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ پر ایک ایسی بارش برسے گی کہ اس کے

---

❶ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد ولإرساله: واخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٣٧).

❷ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٨)۔ والطبرانى فى الكبير: ٩/ ٢٢٣ (٨٠٩٠)۔ والطبرى فى التفسير: ١٤/ ٢٠.

❸ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٢).

يُكِنُّ أَهْلَهَا بَيْتٌ مِنْ مَدَرٍ)) . ❶ باسیوں کے کسی بھی گھر کی مٹی کی چھت نہیں بچے گی۔''

[٥٢٨]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ......

عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُوشِكُ الْمَدِينَةَ أَنْ يُصِيبَهَا مَطَرٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لا تُكِنُّ أَهْلَهَا بَيْتٌ مِنْ مَدَرٍ . ❷

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں، قریب ہے کہ مدینہ میں چالیس رات تک مسلسل بارش برسے کہ اس سے مدینہ والوں کی کوئی بھی مٹی کی چھت نہ بچ سکے۔

[٥٢٩]...... أَخْبَرَنِي مَنْ لا أَتَّهِمُ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ......

عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ كَعْبًا قَالَ لَهُ وَهُوَ يَعْمَلُ رَبَدًا بِمَكَّةَ: اشْدُدْهُ وَأَوْثِقْ ، فَإِنَّا نَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ السُّيُولَ سَتَعْظُمُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ . ❸

صالح بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کعب رضی اللہ عنہ نے اسے کہا جبکہ وہ مکہ میں پانی کا بند مٹی سے بناتے تھے۔ اس کو سخت اور مضبوط کر، ہم کتابوں میں پاتے ہیں کہ آخری زمانے میں تلواریں بڑی ہو جائیں گی۔''

[٥٣٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ مَكَّةَ مَرَّةً سَيْلٌ طَبَقَ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ . ❹

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ان سے ان کے دادا نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مکہ میں سیلاب آیا جس سے دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ (پانی سے) بھر گئی۔

[٥٣١]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ السَّنَةُ بِأَنْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قحط سالی یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ برسے، بلکہ قحط

---

❶ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد ولإرساله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٣) .

❷ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٦) .

❸ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٤) .

❹ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٥) .

لا تُـمْـطَـرُوا، وَلَـكِنِ السَّنَةُ بِأَنْ تُمْطَرُوا، ثُمَّ تُـمْـطَـرُوا، وَلا تُنْبِتُ الأَرْضُ شَيْئًا)). أَخْرَجَ الْعَشَرَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. ❶

سالی یہ ہے کہ تم پر بکثرت بارش کا نزول ہو اور زمین (سیم والی ہونے کی وجہ سے) کچھ پیدا ہی نہ کرے۔

فوائد: ...... ❶ اللہ کی زمین پر بسنے والی مخلوقات کے لیے بارش کا نزول انتہائی ضروری اور مفید ہے۔ کیونکہ بارشوں کا نہ ہونا قحط کا باعث بنتا ہے۔لیکن اگر بارشیں سیلاب کی صورت اختیار کر جائیں جس سے جمع شدہ غلہ ضائع ہو جائے اور فصلیں تباہ ہو جائیں تو پھر لوگوں کو شدید ترین قحط کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

❷ بارش بعض دفعہ نقصان دہ اور غیر نافع ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نفع والی بارش کا سوال کرتے تھے۔

بَابٌ: أُسْكِنْتُ أَقَلَّ الأَرْضِ مَطَرًا وَنُصِرْتُ بِالصَّبَا

[16]...... میں کم بارش والی زمین پر ٹھہرایا گیا اور پوربی ہوا سے میری مدد کی گئی

[٥٣٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ:......

أَخْبَـرَنِـي يَزِيدُ أَوْ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُسْكِنْتُ أَقَلَّ الأَرْضِ مَطَرًا، وَهِيَ بَيْنَ عَيْنَيِ السَّمَاءِ، عَيْنِ الشَّامِ وَعَيْنِ الْيَمَنِ)). ❷

یزید یا نوفل بن عبداللہ الہاشمی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کم بارش والی زمین پر ٹھہرایا گیا ہے اور یہ آسمان کے دو چشموں کے درمیان ہے۔ ''شام'' کے چشمہ اور ''یمن'' کے چشمہ کے درمیان۔''

[٥٣٣]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الأَسْوَدِ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قَالَ: ((الْمَدِينَةُ بَيْنَ عَيْنَيِ السَّمَاءِ، عَيْنٍ بِالشَّامِ وَعَيْنٍ بِالْيَمَنِ، وَهِيَ أَقَلُّ الأَرْضِ مَطَرًا)). ❸

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ آسمان کے دو چشموں کے درمیان ہے، ایک شام کا چشمہ اور دوسرا یمن کا چشمہ اور یہ کم بارش والی زمین ہے۔''

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، الفتن، باب فى سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة (٢٩٠٤).

❷ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعى وهو ابراهيم بن محمد ولإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٤١).

❸ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعى وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٠).

[٥٣٤]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَكَانَتْ عَذَابًا عَلَى مَنْ قَبْلِي)). أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. ❶

محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری مشرقی ہوا سے مدد کی گئی ہے اور یہ ہوا پہلے لوگوں کے لیے عذاب (لاتی) تھی۔''

فوائد:...... ❶ مذکورہ روایت سنداً انتہائی کمزور ہے۔لیکن یہ بات درست ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صبا ہوا کے ذریعے مدد کی گئی جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نصرت بالصبا و اهلكت عادٌ بالدبور))

''مجھ کو پوربی ہوا کے ذریعے مدد ملی اور قوم عاد دبور کے ذریعہ ہلاک کی گئی۔''

(بخاری، رقم:١٠٣٥، مسلم، رقم:٩٠٠)

❷ مشرق سے آنے والی ہوا کو''صبا'' اور مغرب سے آنے والی ہوا کو''دبور'' کہتے ہیں۔

❸ غزوۂ خندق کے موقع پر جب کفار کے تمام قبائل بارہ ہزار کا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو اللہ نے مشرق کی طرف سے زور دار ہوا بھیجی جس سے ان کے خیمے اکھڑ گئے، سازو سامان بکھر گیا بالآخر کفار پریشان ہوکر بھاگ کھڑے ہوئے۔

بَابٌ: لا تَسُبُّوا الرِّيَاحَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

[17]...... ہوا کو برا نہ کہو اور اللہ سے اس میں موجود خیر کا سوال کرو، اور اس میں موجود شر سے اللہ کی پناہ مانگو

[٥٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا تَسُبُّوا الرِّيحَ وَعُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا)). ❷

صفوان بن سلیم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو گالی برا بھلا نہ کہو اور اس میں موجود شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

---

❶ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٤٧).

❷ اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد ولإرساله: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٣٠).

[٥٣٦]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ رِيحٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ حَاجٌّ، فَاشْتَدَّتْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا بَلَغَكُمْ فِي الرِّيحِ؟ فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهِ شَيْئًا، فَبَلَغَنِي الَّذِي سَأَلَ عُمَرُ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الرِّيحِ، فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي حَتَّى أَدْرَكْتُ عُمَرَ، وَكُنْتُ فِي مُؤَخَّرِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أُخْبِرْتُ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے راستے میں لوگوں کو ہوا نے آلیا اور عمر رضی اللہ عنہ حج کرنے جا رہے تھے۔ ہوا تیز ہوگئی، اپنے اردگرد والوں سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تمہیں ہوا کے بارے میں (نبی ﷺ سے) کچھ حکم پہنچا ہے؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے اس کی اطلاع ملی جو ہوا کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا۔ میں نے اپنی اونٹنی دوڑائی یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا، حالانکہ میں لوگوں کے آخر میں تھا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ہوا کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے۔ ''ہوا اللہ کے امر سے ہے جو رحمت اور عذاب دونوں لاتی ہے، اس کو برا بھلا نہ کہو، اللہ سے اس میں موجود خیر کا سوال کرو، اور اللہ سے اس میں موجود شر سے پناہ مانگو۔''

فوائد:...... ❶ صحابہ کرام ہر معاملہ میں شرعی رہنمائی کے متلاشی رہتے تھے۔

❷ یہ ضروری نہیں کہ ایک عالم تمام مسائل پر دسترس رکھتا ہو۔

❸ حاکم اور افضل آدمی لاعلمی کی بنا پر دوسروں سے بات پوچھ سکتا ہے۔

❹ اگر مسئلہ کا علم نہ ہو تو خاموشی بہترین چیز ہے۔

❺ صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے امور خیر کا وافر حصہ عطا کر رکھا تھا۔

❻ ہوا رحمت بھی ہے۔ لہٰذا ہوا کو برا بھلا کہنا درست نہیں ہے۔

❼ بسا اوقات تیز ہوا اور آندھی طوفان بن کر تباہی کا باعث بھی بن جاتی ہے ایسے موقع پر خیر و عافیت کا سوال کرنا اور اس کے شر سے پناہ طلب کرنا مسنون ہے رسول اللہ ﷺ ایسے موقع پر ان الفاظ سے دعا کرتے:

---

[1] اخرجه ابوداود، الأدب، باب ما يقول اذا هاجت الريح (٥٠٩٧)۔ وابن ماجة، الأدب، باب النهى عن سب الريح (٣٧٢٧)۔ وصححه ابن حبان (١٩٨٩)۔ والحاكم: ٤/ ٢٨٥۔ ووافقه الذهبى.

"اللهم انی اسألك خير ها وخير مافيها، وخير ما ارسلت به واعوذبك من شرها وشرّ مافيها وشر ما ارسلت به"

(صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم...... رقم:۸۹۹)

[۵۳۷]...... أَخْبَرَنَا مَنْ لا أَتَّهِمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلاءُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلا جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلا تَجْعَلْهَا رِيحًا)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا﴾ [القمر: ۱۹]، و ﴿أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ﴾ [الذاريات: ٤١] قَالَ: ﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ [الحجر: ٢٢]، و ﴿يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ﴾ [الروم: ٤٦]. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ جب بھی تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور پڑھتے: "اے اللہ! اس کو رحمت بنا، عذاب نہ بنا، یا اللہ! اس کو راحت والی بنا اسے آندھی نہ بنا۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی کتاب میں ہے "اور ہم نے ان پر تند وتیز مسلسل چلنے والی ہوا بھیجی۔" (القمر:۱۹) اور "ہم نے ان پر خیر وبرکت سے خالی آندھی بھیجی۔" (الذاریات: ۴۱) "اور ہم بوجھل ہوائیں بھیجتے ہیں۔" (الحجر:۲۲) "اور خوشخبریاں دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔" (الروم:۴۶)

[1] اسناده ضعيف لضعف من لا يتهمه الشافعي وهو ابراهيم بن محمد: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۲۰۲۹)۔ وابو يعلى (۲٤٥٦).

5

كِتَابُ الْكُسُوفِ

گرہن کے مسائل

[٥٣٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ، وَإِلَى الصَّلاةِ)). [1]

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی وفات ہوئی اس دن سورج گرہن لگا، لوگوں نے کہا: سورج گرہن ابراہیم کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا، جب تم یہ (گرہن) دیکھو تو اللہ کے ذکر اور نماز کی طرف جلدی کرو۔''

فوائد: ...... (1) سورج یا چاند کو گرہن لگنے پر پڑھی جانے والی نماز کو کسوف یا خسوف کہتے ہیں۔ بعض اہل لغت کے نزدیک سورج گرہن کے لیے کسوف اور چاند گرہن کے لیے خسوف کا لفظ استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الکسوف، باب لا تنكسف الشمس لموت احد ولا لحياته (١٠٥٧)، (٣٢٠٤)۔ ومسلم، الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعه" (٩١١).

❷ سورج اور چاند اللہ کی عظیم مخلوقات میں سے ہیں۔ ان کے گہنا جانے کا تعلق کسی کی موت وحیات سے نہیں ہے۔

❸ اہل جاہلیت کا نظریہ تھا کہ گرہن اس وقت لگتا ہے جب کوئی بڑا آدمی پیدا ہو یا کوئی بڑا آدمی وفات پائے رسول اللہ ﷺ نے جہاں دیگر جاہلی توہمات کی تردید کی وہاں اس باطل نظریہ کا بھی سختی سے رد فرما دیا۔

❹ روزِ قیامت چاند اور سورج بے نور ہو جائیں گے دنیا میں ان کا گہنا جانا ہمیں آخرت کی فکر دلاتا ہے لہٰذا ایسے موقع پر عجز وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے اللہ کی طرف رغبت کرنا، اپنے گناہوں کی بخشش مانگنا، صدقہ وخیرات کرنا اور طویل نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

❺ چاند سورج اللہ کے حکم کے پابند اور اس کے سامنے بے بس ہیں جو مجبور ولاچار اور مامور ہو الہ ومعبود نہیں ہوسکتا چاند اور سورج کا بے نور ہو جانا ان کی پوجا کرنے والے مشرکین کو دعوت فکر دیتا ہے۔

❻ عوام میں موجود جاہلانہ، ہندوانہ اور مشرکانہ عقائد ونظریات کی سختی سے تردید کرنا اہل علم کا فریضہ ہے۔

[٥٣٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلاتَهُ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ)). ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں، سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی ﷺ نے نماز پڑھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ کی نماز دو رکعتیں تھی اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے پھر لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا، اور جب تم ان کی یہ حالت دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرو۔''

[٥٤٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. ❷

عروہ سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔

[٥٤١]...... وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خُسِفَتِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ سورج

---

❶ اخرجه البخاری، الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة (١٠٥٢)۔ ومسلم، الكسوف، باب ما عرض على النبی ﷺ فی صلاة الكسوف من امر الجنة والنار (٩٠٧).

❷ اخرجه البخاری، الكسوف، باب الصدقة فی الكسوف (١٠٤٤)۔ ومسلم، الكسوف، باب صلاة الكسوف (٩٠١).

الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَكَتْ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❶

گرہن لگا تو نبی ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھی اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

[٥٤٢]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❷

کثیر بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن میں دو رکعتیں نماز پڑھی، اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

فوائد:...... ❶ جب گرہن لگ جائے تو اللہ کے ذکر، نماز کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔ اور جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے نماز و ذکر میں مشغول رہنا چاہیے۔

❷ اکثر و بیشتر احادیث میں اس نماز کے سلسلہ میں وارد طریقہ کار یہ ہے کہ دو رکعت نماز اس طرح ادا کی جائے کہ ہر رکعت میں دو رکوع ہوں، پہلے رکوع سے پہلے اور بعد میں لمبا قیام کیا جائے پھر دوسرے رکوع کے بعد سجدہ ہو اور پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی جائے۔

❸ نماز کسوف با جماعت ادا کرنی چاہیے۔

❹ نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا اور لوگوں کو وعظ و تذکیر کرنا مسنون ہے۔

❺ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عورتیں بھی نماز کسوف پڑھتی تھیں۔

(دیکھیے: بخاری، رقم: ١٠٥٣، ومسلم، رقم: ٩٠٥)

[٥٤٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، قَالَ:......

سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صِفَةِ زَمْزَمَ سِتَّ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. ❸

طاووس بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن لگ گیا ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

---

❶ اخرجه البخاری، الكسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی الكسوف، رقم: ١٠٤٩، ١٠٥٠۔ ومسلم، الكسوف، باب ذكر عذاب القبر فی الكسوف، رقم: ٩٠٣.

❷ اخرجه مسلم، الكسوف، باب صلاة الكسوف (٩٠٢).

❸ اسناده صحيح، اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (١٩٨٧)۔ وعبدالرزاق (٤٩٣٤)۔ وابن ابی شيبة (٨٣٠٧).

فوائد: ...... رسول اللہ ﷺ سے نماز کسوف کی ہر رکعت میں تین اور چار رکوع بھی منقول ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں عہد رسالت میں سورج کو گرہن لگا تو "فقام النبی ﷺ فصل بالناس ستّ رکعات بأربع سجداتٍ" "آپ علیہ السلام نے (دو رکعات میں) چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔" (صحیح مسلم، رقم:۹۰۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے نبی علیہ السلام نے چار رکوع کے ساتھ نماز کسوف کی ایک رکعت پڑھائی پھر سجدہ کیا اور پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھائی۔ (صحیح مسلم، رقم: ۹۰۹)

[٥٤٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَوَصَفَتْ صَلَاتَهُ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی نماز کا طریقہ بیان کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

[٥٤٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❷

ایک دوسری سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

[٥٤٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ......

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ❸

ابوموسیٰ الاشعری بھی نبی ﷺ سے اسی طرح بیان فرماتے ہیں۔

[٥٤٧]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ......

عَنْ عَمْرٍو أَوْ صَفْوَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى ظَهْرِ زَمْزَمَ لِخُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❹

عبد اللہ بن صفوان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دو رکعتیں سورج اور چاند گرہن کی صورت میں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے۔

---

❶ تقدم تخريجه برقم (٥٤١)

❷ انظر الحديث السابق برقم (٥٤٠)

❸ صحيح من غير هذا الطريق، اخرجه البخاری، الكسوف، باب الذكر فی الكسوف (١٠٥٩)، ومسلم، الكسوف، باب الذكر النداء بصلاة الكسوف...... الخ (٩١٢).

❹ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعی، اخرجه البيهقی: ٣/ ٣٢٨، ٣٤٢ وفی المعرفة السنن والآثار (١٩٧٧).

[٥٤٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ......

عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْقَمَرَ كُسِفَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي. وَقَالَ: إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا خَاسِفًا فَلْيَكُنْ فَزَعُكُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى. [1]

حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ چاند گرہن ہوگیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ میں تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نکلے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر سوار ہوکر خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بے شک میں نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پڑھتے تھے۔ اور کہا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا، جب تم ان میں گرہن دیکھو تو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔

فوائد: ......دیکھئے فوائد حدیث نمبر (۵۴۲)

[٥٤٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلا، قَالَ: نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے لمبا قیام کیا، فرمایا: سورہ بقرہ کی تلاوت کے برابر، فرمایا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے تو قیام بھی لمبا کیا لیکن پہلے قیام سے کم، پھر لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم، پھر لمبا رکوع کیا، پہلے رکوع سے کم۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم، پھر لمبا رکوع کیا مگر پہلے

---

[1] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي، والحسن البصري مدلس وعنعن: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٩٩٢).

رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ . فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ)) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ فِي مَقَامِكَ شَيْئًا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَأَنَّكَ تَكَعْكَعْتَ . قَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ أَوْ أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) ، قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((بِكُفْرِهِنَّ)) ، قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: " يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ". [1]

رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا۔ پھر آخر کار سلام پھیر دیا تو (اس دوران) سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو گرہن نہ کسی کی موت سے لگتا ہے اور نہ ہی زندگی سے، جب تم ان کو (گرہن میں) دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) آپ اپنی جگہ سے آگے بڑھے اور پھر پیچھے ہٹے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھی یا مجھے دکھائی گئی، اور اس کا خوشہ توڑنا چاہا تھا، اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے، اور میں نے جہنم دیکھی یا مجھے دکھائی گئی۔ اور میں نے اس سے بھیانک منظر نہیں دیکھا، میں نے دیکھا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے اے اللہ کے رسول (ﷺ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے کفر (انکار) کی وجہ سے۔'' کہا گیا کیا اللہ کا کفر (انکار) کرتی ہیں؟ فرمایا: ''شوہر کی ناشکری اور احسان فراموشی کی وجہ سے زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو، لیکن کبھی اگر کوئی خلافِ مزاج بات آ گئی تو فوراً کہے گی، میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔''

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ نے نمازِ کسوف طویل قیام اور لمبے رکوع سے پڑھائی لیکن ہر قیام اور رکوع پہلے قیام اور رکوع سے کم لمبا ہوتا اور آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔

❷ نماز میں معمولی حرکات و سکنات نماز کو باطل نہیں کرتیں۔

❸ نبی علیہ السلام کو جنت و جہنم کا دکھایا جانا علامات نبوت میں سے ہے۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٥٣٩)

❹ جنت کی نعمتیں دائمی اور ابدی ہیں۔

❺ عام عورتوں میں جہالت، ناسمجھی، اور خاوندوں کی ناشکری بکثرت ہوتی ہے اس لیے ان کی اکثریت جہنم میں جائے گی اور پھر دنیا میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اس وجہ سے بھی الا ماشاء اللہ۔

❻ خاوند کی نافرمانی ایسا کفر ہرگز نہیں جو کسی عورت کو دائرہ اسلام سے خارج کردے بلکہ اس میں زجر اور توبیخ کا پہلو پایا جاتا ہے۔

❼ اس حدیث میں مذکور عورتوں کی صفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان کو ان سے معاشرت اختیار کرنی چاہیں۔

❽ عورتوں پر خاوندوں کی شکرگزاری فرض ہے۔

❾ نمازِ کسوف میں قرأت جہراً ہے۔ (بخاری، رقم: ۱۰۶۵۔ مسلم، رقم: ۹۰۱)

❿ نماز کسوف کے لیے اذان وقامت نہیں تاہم "الصلاة جامعة" کے الفاظ کے ساتھ منادی درست ہے۔

(دیکھیے: بخاری، رقم: ۱۰۶۶۔ مسلم، رقم: ۹۱۰)

⓫ کسوف کے موقع پر نماز کے علاوہ صدقہ کرنا، تکبیر کہنا اور دعائیں کرنا بھی مسنون ہے۔

(بخاری، رقم: ۱۰۴٤۔ مسلم، رقم: ۹۰۱)

[۵۵۰]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ......

عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ الْقَمَرَ كُسِفَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَقَالَ: إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا خَاسِفًا فَلْيَكُنْ فَزَعُكُمْ إِلَى اللّٰهِ. [1]

حسن بصری رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ چاند گرہن ہوگیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ میں تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نکلے اور ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہر رکعت میں دو رکوع کیے پھر سوار ہو کر ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: بے شک میں نے اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھا، اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا، جب تم ان میں کچھ بھی گرہن دیکھو تو تمہیں اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔

[1] انظر الحديث السابق برقم (٥٤٨)

[٥٥١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَصَفَتْ صَلاتَهُ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ سورج کو گرہن ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، انہوں نے بیان کیا کہ آپ کی نماز دو رکعتیں تھی اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے۔

[٥٥٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. [2]

ایک دوسری سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

[٥٥٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَإِلَى آخِرِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسَ عَشَرَ مِنْ كِتَابِ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ وَالْقَسَامَةِ وَالْكُسُوفِ. [3]

ایک اور سند سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد:...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۵۴۲۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٥٤١)

[2] انظر الحديث السابق برقم (٥٤٠)

[3] انظر الحديث السابق برقم (٥٤٦)

6

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کے مسائل

بَابُ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

[1]......میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

[٥٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ:......

أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْمَضَ أَبَا سَلَمَةَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [1]

قبیصہ بن ذویب بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی (وفات کے بعد) آنکھیں بند کردیں۔

فوائد:......اس حدیث سے ثابت ہوا میت کی آنکھیں روح نکلنے کے بعد بند کرنا مشروع ہے۔

بَابُ الْبُكَاءِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَبَعْدَهُ وَالنَّهْيِ عَنْهُ إِذَا مَاتَ وَأَنَّ الْكَافِرَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

[2]......موت سے پہلے اور بعد میں رونا، مرنے کے بعد اس سے رک جانا، اور بے شک کافر کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے

[٥٥٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ......

---

[1] ثبت موصولا من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، الجنائز، باب فی اغماض المیت ولدعاء له، اذا حضر (٩٢٠).

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عَتِيكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَـوَجَـدَهُ قَـدْ غُـلِـبَ، فَـصَـاحَ بِـهِ فَلَمْ يُجِبْـهُ فَـاسْتَـرْجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ، فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَـكَيْـنَ، فَـجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسْكِتُهُنَّ. فَقَالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَعْهُنَّ فَـإِذَا وَجَـبَ فَـلا تَبْـكِيَـنَّ بَـاكِيَةٌ))، قَالَ: وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ)). [1]

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہیں بے ہوش پایا آپ نے انہیں زور سے آواز دی۔ لیکن انہوں نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور فرمایا: اے ابوربیع! تیرے معاملے میں ہم مغلوب ہیں (اللہ کا فیصلہ غالب آچکا ہے) عورتوں نے چیخ وپکار سے رونا شروع کردیا۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ ان کو خاموش کروانے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کو چھوڑ دے جب واجب ہوجائے تو پھر کوئی بھی رونے والی نہ روئے۔ ابن عتیک رحمہ اللہ نے کہا کیا واجب ہوا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)!؟ آپ نے فرمایا جب وہ فوت ہوجائیں۔

فوائد: ...... ❶ مریض کی عیادت کرنا باعث ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر فرض چھ حقوق میں ایک عیادت المریض بھی ذکر کیا ہے۔ (بخاری، رقم: ۱۷۴۰۔ مسلم، رقم: ۷۱۶۲)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

❷ مصیبت اور صدمہ یا کسی کے فوت ہونے پر "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھنا مسنون ہے۔ اور یہی اللہ رب العزت نے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۶ میں اہل ایمان کا وصف بیان کیا ہے۔

❸ میت پر جذعہ وفزع کرنے کی بجائے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

[۵۵۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ عَمْرَةَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْـمَيِّـتَ لَيُـعَـذَّبُ بِبُـكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ عَـائِشَةُ: أَمَـا إِنَّـهُ لَـمْ يَكْذِبْ، وَلَكِنَّهُ أَخْطَأَ أَوْ

عمرہ سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان کے ہاں یہ بات کہی گئی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ

[1] اخرجه ابوداود، الجنائز، باب فی فضل من مات بالطاعون (۳۱۱۱)۔ والنسائی، الجنائز، باب النهی عن البكاء علی المیت (۱۸۴۷)۔ وصححه ابن حبان (۱۶۱۶)۔ والحاکم: ۱/ ۳۵۲، ۳۵۳۔ ووافقه الذهبی.

نَسِيَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ وَهِيَ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)). [1]

نہیں کہا، مگر ان سے بھول چوک ہوگئی۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت پر گزرے تو لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو اس پر روتے ہیں، جبکہ اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

[٥٥٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، فَجِئْنَا نَشْهَدُهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي جَالِسٌ بَيْنَهُمَا جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَيَّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَاذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبِ؟ فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ. قَالَ: ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْتُ صُهَيْبًا يَبْكِي وَيَقُولُ: وَا أُخَيَّاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا مکہ میں انتقال ہوا تو ہم ان کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے آئے۔ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے۔ فرمایا: میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا تو دوسرے صاحب آئے اور وہ میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے کہا کیا تم انہیں رونے سے منع نہیں کرتے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ نہیں بولا) پھر حدیث بیان کی اور کہا میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹ رہا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیداء میں پہنچے تو وہاں چند سوار درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جاؤ دیکھو یہ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو بتلایا تو انہوں نے فرمایا: جاؤ ان کو بلا لاؤ۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے کہا چلو امیر المومنین بلاتے ہیں۔ پھر

---

[1] اخرجه البخاري، الجنائز، باب قول النبي ﷺ "يعذب الميت ببعض بكاء...... الخ (١٢٨٩)۔ ومسلم، الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (٩٣٢).

عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَـلَيْـهِ)) . قَـالَ: فَـلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ ، لا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: إِنَّ الْـمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَـلَيْـهِ ، وَلَـكِـنَّ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْـلِـهِ عَـلَيْـهِ))فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿وَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ [الأنعام: ١٦٤] . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَـنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ: ((وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى)) . قَالَ: ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَالثَّانِي وَالثَّـالِـثَ مِـنَ الْـجُـزْءِ الثَّـانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . ❶

جب عمر رضی اللہ عنہ کو (شہادت کے وقت) زخم لگا تو میں نے سنا وہ روتے ہوئے کہہ رہے ہیں، ہائے میرے بھائی، ہائے میرے ساتھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے صہیب! کیا آپ مجھ پر روتے ہیں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میت پر اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد میں نے اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے کہا: اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نہیں کہا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے زیادہ کر دیتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کو قرآن کافی ہے ''کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں۔'' (فاطر: ۱۸) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس دلیل پر فرمایا: ''اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔'' (النجم: ۴۳) ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کچھ جواب نہیں دیا۔

فوائد: ...... ❶ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ان احادیث کی سید الفقہاء امام بخاری رحمہ اللہ نے یوں وضاحت فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں۔ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (یہ اس وقت ہے) جب رونا پیٹنا، ماتم کرنا میت کے خاندان کی رسم ہو (اور اس نے منع نہ کیا ہو) کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ ﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے

❶ اخرجه البخاری، الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "يعذب الميت ببعض اهله...... الخ (١٢٨٦)، (١٢٨٧)، ١٢٨٨ـ ومسلم، الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه (٩٢٧)، (٩٢٨)، (٩٢٩).

بچاؤ، (التحریم:٦) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری سے متعلق سوال ہوگا'' اور اگر یہ رونا پیٹنا اور ماتم کرنا اس کے خاندان کی رسم نہ ہو اور پھر کوئی اچانک رونے لگ جائے تو پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس آیت ﴿وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَ اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ﴾ (فاطر : ١٨) ''کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا، اور اگر کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے تو بھی وہ اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' سے استدلال درست ہے اور اسی طرح نوحہ کیے بغیر رونا جائز ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب دنیا میں کوئی ناحق خون ہوتا ہے تو آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس خون کا وبال ضرور پڑتا ہے کیونکہ ناحق خون کرنے کی بنیاد اسی نے ڈالی۔'' (صحیح بخاری، قبل الحدیث : ١٢٨٤)

❷ میت کو نوحہ کر کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اس کی صورت وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ لہٰذا انسان کو اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ گھر والوں کی اصلاح سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ غفلت تباہ کن ثابت ہو۔

❸ علماء حق میں اختلاف ہوسکتا ہے تاہم دوسروں سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے اچھے انداز سے دلائل کے ساتھ اختلاف کرنا ہی اسلام کا تقاضا ہے اس اختلاف کو ہوا دینا، انا کا مسئلہ بنا لینا اور امت کو تقسیم در تقسیم کرتے جانا قطعاً درست نہیں۔

❹ کسی کی وفات پر اس کے عزیز و اقارب اور ورثا سے تعزیت کے لیے جانا درست ہے۔

❺ اگر کسی گھر میں کوئی غیر شرعی کام نظر آئے تو گھر کے سربراہ کی وساطت سے اہل خانہ کو منع کرنا چاہیے۔

❻ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مرض الموت میں بھی معروف کا حکم دیتے اور منکر سے لوگوں کو منع کرتے رہے۔

❼ اسلام نوحہ و ماتم کرنا، چہرہ پیٹنا، کپڑے پھاڑنا ممنوع قرار دیتا ہے۔ عزیز و اقارب یا کسی بھی تعلق والے انسان کی موت پر غم قدرتی امر ہے اسلام نہ صرف اس کے اظہار کی اجازت دیتا ہے بلکہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے خود رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کئی ایسے واقعات پیش آئے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

❽ معلوم ہوا عذاب قبر برحق ہے اور یہ یہود و نصاریٰ کفار کو بھی ہوتا ہے۔

❾ رسول اللہ ﷺ کو یہودیہ کے عذاب قبر کی اطلاع کا ہونا من جانب اللہ ہے کیونکہ آپ علیہ السلام عالم الغیب نہیں تھے۔

❿ شریعت کا ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَيِّتِ
[3]......میت کے غسل کا بیان

[٥٥٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا ، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ)) . [1]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کے غسل کے وقت ان سے کہا: ”اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ دے سکتی ہو، اور غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو، اور آخر میں کافور یا کچھ کافور کا استعمال کرنا۔“

فوائد: ...... (1) عورت کو عورتیں اور مرد فوت ہو جائے تو اسے مرد غسل دیں گے۔

(2) زندہ افراد پر مسلمان میت کو غسل دینا فرض ہے۔

(3) میت کو کم از کم تین بار اگر ضرورت محسوس ہو تو پانچ بار یا اس سے زائد بار طاق عدد میں غسل دیا جا سکتا ہے۔

(4) غسل کے پانی میں بیری کے پتوں کو ابال لینا چاہیے۔ اور آخری بار میت پر پانی بہاتے ہوئے کافور وغیرہ کا ملا لینا بھی مسنون ہے۔

[٥٥٩]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ......

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا ثَلاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا . [2]

ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بالوں کو گوندھا، تین چوٹیاں بنائیں، ایک پیشانی کی طرف کے بالوں کی اور دو ادھر ادھر کے بالوں کی، اور ان کو پیچھے ڈال دیا۔

فوائد: ......معلوم ہوا عورت کے بال غسل کے وقت کھول کر اچھی طرح دھونے چاہیں پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے پشت پر ڈال دینا چاہیے۔

[٥٦٠]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

---

[1] اخرجه البخاری ، الجنائز ، باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر (١٢٥٣)۔ ومسلم ، الجنائز ، باب غسل الميت (٩٣٩) .

[2] اخرجه البخاری ، الجنائز ، باب يلقى شعر المرأة خلفها (١٢٦٣)۔ مسلم ، الجنائز ، باب غسل الميت (٩٣٩) .

عَـنْ أَبِی جَعْفَرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ ثَلاثًا. ❶

ابوجعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین دفعہ غسل دیا گیا۔

[٥٦١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ. ❷

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا۔

فوائد: ...... ❶ میت کو غسل دیتے وقت پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

❷ معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ کو بھی غسل دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عام لوگوں کی طرح آپ کے کپڑے نہیں اتارے بلکہ آپ کو پہنے ہوئے لباس میں ہی غسل دیا۔

[٥٦٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور ان پر نمازِ جنازہ بھی پڑھی گئی۔

فوائد: ...... میت کو غسل دینا میسر کپڑوں میں سے اچھا کفن پہنانا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا زندوں پر فرض ہے اور یہ دنیا سے جانے والے کا آخری حق ہے جس کی احسن انداز سے ادائیگی کرنی چاہیے۔

[٥٦٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَـنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوِ اسْتَقْبَلْنَا مِـنْ أَمْـرِنَـا مَـا اسْتَـدْبَرْنَا مَا غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلا نِسَاؤُهُ. ❹

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں، اگر پہلے سے ہم کو یہ خیال آتا جو بعد میں آیا تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی عورتوں کے علاوہ اور کوئی نہ غسل دیتا۔

---

❶ اسناده ضعيف لإبهام، شيخ الشافعی، وابن جريج مدلس وعنعن ولإرساله: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (٢٠٦٨).

❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الجنائز، باب فی ستر الميت عند غسله (٣١٤١)۔ وابن ماجة، الجنائز، باب ماجاء فی غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها (١٤٦٤)۔ وصححه ابن حبان (٢١٥٦)، (٢١٥٧)۔ وابن الجارود (٥١٧)۔ والحاكم: ٣/ ٥٩، ٦٠ ووافقه الذهبی.

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار، رقم: ٢١٠٢۔ وعبدالرزاق، رقم: ٦٥٧٧۔ وابن ابی شيبة (١١٩٦٩).

❹ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الجنائز، باب فی ستر الميت عند غسله (٣١٤١)۔ وابن ماجة، الجنائز، باب ماجاء فی غسل الرجل امرأته...... الخ (١٤٦٤)۔ وصححه ابن حبان (٢١٥٦)، (٢١٥٧)۔ وابن الجارود (٥١٧)، والحاكم: ٣/ ٥٩، ٦٠۔ ووافقه الذهبی.

فوائد :...... خاوند بیوی کا باہمی تعلق ایسا ہے جو کسی اور رشتے کا نہیں اس لیے میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دینے کے زیادہ مستحق ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((لومت قبلی لغسلتك))

''اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں تجھے غسل دوگا۔''

(سنن ابن ماجه، رقم: ١٤٦٥۔ صحيح ابن ماجة، رقم: ١١٩٧)

اور پھر مذکورہ حدیث سے یہ واضح ہے کہ اگر پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خیال آ جاتا تو نبی علیہ السلام کو ازواج مطہرات ہی غسل دیتیں۔ لہٰذا جو لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ خاوند بیوی مرنے کے بعد ایک دوسرے کو غسل دینا تو درکنار ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے وہ غلطی پر ہیں۔

[٥٦٤]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ......

عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَتْ أَنْ تُغَسِّلَهَا إِذَا مَاتَتْ هِيَ وَعَلِيٌّ فَغَسَّلَتْهَا هِيَ وَعَلِيٌّ. أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. ❶

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی کہ جب وہ فوت ہوجائے تو اسے علی رضی اللہ عنہ غسل دیں، (جب وہ فوت ہوئیں) تو ان کو علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔

فوائد :...... ❶ مذکورہ روایت کی صحت سے متعلق اختلاف ہے۔ بعض علماءِ اہل حدیث نے اس کو حسن کہا تاہم روایت میں بیان شدہ مسئلہ صحیح و درست ہے جیسا کہ دیگر احادیث اس کے ثبوت کے لیے موجود ہیں۔

(۲) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی زوجہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

(دیکھئے: مؤطا امام مالك، الجنائز، باب غسل الميت، سنن الكبرى للبيقهي: ٣/ ٣٩٧)

بَابٌ: فِي الْكَفَنِ
[4]...... کفن کا بیان

[٥٦٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٠٧٥)۔ والدارقطني: ٢/ ٧٩۔ وعبدالرزاق (٦١٢٢)۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ٣/ ٣٩٦، ٣٩٧.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلا عِمَامَةٌ . ❶ سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ۔

فوائد :...... ❶ میت کو تین کپڑوں میں کفن دینا مستحسن ہے۔

❷ رسول اللہ ﷺ کو جن تین چادروں میں کفن دیا گیا اس میں قمیص اور عمامہ نہ تھے۔

❸ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ انہیں یمن کے بنے ہوئے سحولیہ کے تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین رقم : ۱۳۸۷)

[۵٦٦]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)) . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ ، وَالثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے کپڑوں میں سے بہترین سفید کپڑے ہیں، تمہارے زندے اس سفید کپڑے کو پہنیں اور تم اپنے مرنے والوں کو ان میں کفن دو۔

فوائد :...... ❶ رسول اللہ ﷺ کو سفید لباس پسند اور محبوب تھا اسی لیے آپ نے اس کی تعریف کی اور اسے بہترین قرار دیا۔ گو آپ سے رنگ دار لباس پہننا بھی ثابت ہے۔

❷ مرنے والوں کو سفید لباس میں کفن دینا بہتر ہے تاہم رنگ دار کپڑا بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

(سنن ابی داؤد ، رقم الحدیث: ۳۱۵۰)

بَابُ غَسْلِ الْمُحْرِمِ وَتَكْفِينِهِ

[5]......احرام والے کے غسل اور کفن کا بیان

[۵٦٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، يَقُولُ:......

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے

---

❶ اخرجه البخاری، الجنائز، باب الکفن بلا عمامة (۱۲۷۳)۔ ومسلم، الجنائز، باب فی کفن المیت (۹٤۱).

❷ اخرجه ابوداود، الطب، باب فی الکحل (۳۸۷۸)۔ والترمذی، الجنائز، باب ماجاء ما یستحب من الأکفان (۹۹٤)۔ وقال "حسنٌ صحیح" وابن ماجة، الجنائز، باب ماجاء فیما یستحب من الکفن (۱٤۷۲)۔ وصححه ابن حبان (۱٤۳۹)، (۱٤٤۱).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ)) . [1]

ساتھ تھے کہ ایک شخص (میدانِ عرفہ میں) اپنی سواری سے گر پڑا، وہ کچلا گیا اور فوت ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔''

فوائد: ...... 1 حالت احرام میں مرد حضرات اپنا سر ننگا رکھتے ہیں اور احرام کے کپڑے بھی دو ہی ہوتے ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ نے محرم کو دو کپڑوں میں دفنانے اور اس کا سر نہ ڈھانپنے کا حکم دیا۔

2 معلوم ہوا عام میت کا کفن کے ساتھ سر ڈھانپا جائے گا۔

3 حالت احرام میں فوت ہونے والے شخص کو بھی غسل دیا جائے گا۔

4 امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اس حدیث میں پانچ احکام ہیں: (i) ایسی میّت کو دو ہی کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔ (ii) تمام غسلوں میں بیری کے پتے استعمال کیے جائیں۔ (iii) اس کا سر نہ ڈھانپا جائے۔ (iv) اسے خوشبو نہ لگائی جائے۔ (v) اور کفن اس کے اپنے مال سے لیا جائے۔

(سنن ابی داؤد، الجنائز ، باب کیف یصنع بالمحرم اذا مات؟، بعد الحدیث : ۳۲۳۸)

[٥٦٨]...... قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَرْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تَمَسُّوهُ طِيبًا ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)) . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے چہرے کو ڈھانپو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور نہ اسے خوشبو لگاؤ کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔''

فوائد: ...... 1 حالت احرام میں موت کا آنا خاتمۂ خیر کی دلیل اور بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔ کہ محرم کا عمل قیامت تک جاری ہے گا حتی کہ اسے روزِ قیامت اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

2 چونکہ محرم افراد کے لیے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے اس لیے حالت احرام میں فوت ہونے والے کو برخلاف عام میت کے خوشبو لگانا جائز نہیں۔

[٥٦٩]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ......

---

[1] اخرجه البخاری، جزاء الصید، باب المحرم یموت بعرفة...... الخ (١٨٤٩)، (١٢٦٨)۔ ومسلم، الحج، باب ما یفعل بالمحرم اذا مات (١٢٠٦).

[2] صحیح الا ان زیادة "وخمروا وجهه" شاذة: اخرجه البیهقی: ٣/ ٣٩٣، ٥/ ٥٤۔ واحمد: ١/ ٢٢١ .

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ . أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ . [1]

ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں فوت ہونے والے کے ساتھ) اسی طرح کیا۔

بَابُ الشَّهِيدِ

[6]......شہید کا بیان

[٥٧٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَثَبَّتَهُ مَعْمَرٌ......

عَنِ ابْنِ أَبِي الصُّعَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ: ((شَهِدْتُ عَلَى هٰؤُلَاءِ فَزَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ وَكُلُومِهِمْ)) . [2]

ابن ابی الصعیر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء پر نظر ڈالی اور فرمایا: ''میں ان پر گواہ ہوں، ان کو ان کے خونوں اور زخموں میں ڈھانپ دو۔''

فوائد:...... (1) شہداءِ احد کے حق میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی ان کی عظمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

(2) شہید معرکہ کو اس کے جنگی لباس میں ہی دفنا دیا جائے گا نہ اس کے لیے غسل ہے اور نہ ہی علیحدہ سے کفن کی ضرورت ہے۔

[٥٧١]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ . [3]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء کا نہ جنازہ پڑھا اور نہ انہیں غسل دیا۔

[٥٧٢]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ احد

---

[1] اسناده ضعيف جدًّا فإن ابن جريج مدلس وقد عنعن ومنقطع لان الزهرى لم يدرك عهد عثمان: اخرجه البيهقى: ٣/ ٣٩٣، ٣٩٤ .

[2] صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٠٩٤)۔ واحمد: ٨/ ٤٣١۔ وعبدالرزاق (٦٦٣٣)۔ وسعيد بن منصور (٢٥٨٤) .

[3] اخرجه البخارى، الجنائز، باب الصلاة على الشهيد (١٣٤٣)، (١٣٤٦) .

يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ . ❶

کے شہداء کی نمازِ جنازہ پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا۔

فوائد: ......(۱) معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے نہ شہداء احد کی نمازِ جنازہ پڑھی اور نہ ان کے غسل کا حکم فرمایا۔ (۲) مذکورہ روایت ان لوگوں کی دلیل ہے جو شہید کی نمازِ جنازہ کے قائل نہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہداءِ کی نماز جنازہ بھی ثابت ہے۔ دیکھئے: (بخاری، رقم:٤٠٤٢، سنن نسائی: رقم:١٩٥٥)

دراصل اس مسئلہ میں وسعت ہے۔ شہید معرکہ کی نماز جنازہ فرض نہیں اگر کوئی پڑھ لے تو اجر وثواب ہے لیکن اس کو اشتہار بازی اور دنیاوی اغراض ومقاصد کا ذریعہ بنا لینا کسی صورت بھی جائز نہیں۔

بَابُ حَمْلِ السَّرِيرِ

[7]...... چارپائی اٹھانے کا بیان

[٥٧٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: رَأَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ أُمِّهِ فَلَمْ يُفَارِقْهُ حَتَّى وَضَعَهُ . ❷

عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں ہم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی ماں کی چارپائی کو اس کے دو پائیوں کے درمیان سے اٹھائے ہوئے تھے اور آپ اس کے ساتھ رہے حتیٰ کہ اس کو رکھ دیا گیا۔

[٥٧٤]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ: أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فِي جِنَازَةِ رَافِعٍ قَائِمًا بَيْنَ قَائِمَتَيِ السَّرِيرِ . ❸

یوسف بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رافع رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں چارپائی کے دو پاؤں کے درمیان کھڑا دیکھا۔

[٥٧٥]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا......

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الجنائز، باب فى الشهيد يغسّل؟ (٣١٣٥)۔ والحاكم: ١/ ٣٦٥، ٣٦٦۔ وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبى.

❷ اسناده ضعيف لجهالة شيخ الشافعى ولضعف اسحاق بن يحيى بن طلحة: اخرجه البيهقى: ٤/ ٢٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار (٢١٠٧)۔ وابن المنذر فى الأوسط: ٥/ ٣٧٦.

❸ اسناده ضعيف لجهالة شيخ الشافعى، وابن جريج مدلس وقد عنعن: اخرجه البيهقى: ٤/ ٢٠ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢١٠٨)۔ وابن ابى شيبة (١١١٨٢).

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَـا هُـرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَىْ سَرِيرِ سَعْدِ بْنِ أَبِى وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ . ❶

۵۷۵۔عبداللہ بن ثابت اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی چارپائی کو دولکڑیوں کے درمیان سے اٹھائے ہوئے تھے۔

[٥٧٦]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ أَبِى عَوْنٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ ، قَـالَ: رَأَيْـتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَحْمِلُ بَيْنَ عَـمُـودَىْ سَـرِيـرِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ . أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ . ❷

ابوعون کہتے ہیں میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی چارپائی کو دولکڑیوں کے درمیان سے اٹھائے ہوئے تھے۔

فوائد:...... اس باب کی تمام روایات ضعیف اور ناقابل حجت ہیں اسی طرح کسی بھی صحیح حدیث سے جنازے کو کندھا دینے کا ثواب نہیں ملتا، لیکن جنازے میں شرکت کرنا اس کے ساتھ چلنا مسنون عمل ہے۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی علیہ السلام، ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے ساتھ چلتے تھے۔

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجنَازَةِ

[8]...... جنازہ کے آگے چلنے کا بیان

[٥٧٧]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـىُّ رَضِـىَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَغَيْرُهُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ: أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَـكْـرٍ وَعُـمَـرَ وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ . ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے چلتے تھے۔

[٥٧٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

عَـنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُـمَـرَ بْـنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْدُمُ

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ

---

❶ اسـنـاده ضـعيف لجهالة شيخ الشافعي: واخرجه البيهقي: ٤/ ٢٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار (٢١٠٩)۔ وابن المنذر فى الأوسط: ٥/ ٣٧٦ .

❷ اسناده ضعيف لجهالة شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٤/ ٢٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢١١٠) .

❸ صـحيـح: اخـرجه ابوداود، الجنائز، باب المشى امام الخبازة (٣١٧٩)۔ والترمذى، الجنائز، باب ماجاء فى المشى امام الجنازة (١٠٠٧)، (١٠٠٨) .

النَّاسَ أَمَامَ جِنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ . ❶

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں لوگوں کو جنازہ سے آگے چلا رہے تھے۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا نبی علیہ السلام، ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے چلتے تھے اور میّت کے آگے چلنے میں اس کی قطعاً بے ادبی نہیں ہے۔

❷ جنازے کے آگے اور پیچھے چلنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پیچھے چلنا بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "واتبعوا الجنائز" اور جنازوں کے پیچھے چلو' (الادب المفرد للبخاری، ۷۵ص، مسند احمد ۳/ ۲۷)

[۵۷۹]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ، فَتَقَدَّمَا فَجَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ، فَلَمَّا حَاذَتْ بِهِمَا قَامَا . أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ . ❷

عبید- سائب کے آزاد کردہ غلام- بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہ دونوں جنازہ کے آگے چلتے، آگے جا کر بیٹھ جاتے اور باتیں کرتے، جب جنازہ قریب آجاتا تو دونوں کھڑے ہو جاتے۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجِنَازَةِ

[9]...... جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

[۵۸۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ، فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)) . ❸

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ (اور کھڑے رہو) یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔''

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢١١٩)۔ وعبدالرزاق (٦٢٦٠)۔ ومالك في الموطا، الجنائز، باب المشى امام الجنازة.

❷ اسناده ضعيف فان عبيد امولى السائب مقبول حيث يتابع ولم يتابع: اخرجه البيهقي: ٤/ ٢٤۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢١٢٠).

❸ اخرجه البخاري، الجنائز، باب القيام للجنازة (١٣٠٧)۔ ومسلم، الجنائز، باب القيام للجنازة (٩٥٨).

[٥٨١]...... أَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ، عَـنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ......

عَـنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ. ❶

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازوں کے لیے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھ گئے۔

[٥٨٢]...... أَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ، عَـنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ......

عَـنْ عَـلِـيِّ بْـنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ. ❷

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازوں کے لیے کھڑے ہوجاتے پھر بعد میں آپ بیٹھ گئے۔

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونے والا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

❷ قرآن کی طرح احادیث میں بھی نسخ موجود ہے۔

[٥٨٣]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَـنْ مُـحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ أَوْ شَبِيهًـا بِهَـذَا، وَقَـالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرْنَا بِالْقِيَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَأُمِرْنَا بِـالْـجُـلُـوسِ. أَخْـرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَـابِ اخْتِـلافِ الْـحَـدِيـثِ، وَالثَّـالِـثَ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. ❸

علقمہ بیان فرماتے ہیں کہ (جنازہ کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں بھی کھڑا ہونے کا حکم دیا، پھر بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ

[10]......نماز جنازہ کا بیان

[٥٨٤]...... أَخْبَـرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

---

❶ اخرجه مسلم، الجنائز، باب نسخ القيام للجنازة (٩٦٢). ❷ انظر الحديث الذى قبله برقم (٥٨١)

❸ اسـنـاده ضـعيف لضعف شيخ الشافعى: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢١٢٨)۔ واحمد: ١/ ٨٢۔ وابويعلى (٢٧٣).

مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ......

عَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى الْمَيِّتِ أَرْبَعًا، وَقَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى. ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی۔

[٥٨٥]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى عَلَى الْجِنَازَةِ. ❷

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[٥٨٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى جِنَازَةٍ، فَـقَـرَأَ بِـفَـاتِـحَةِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: سُنَّةٌ وَحَقٌّ. ❸

طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: سنت اور حق ہے۔

[٥٨٧]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ......

عَـنْ سَـعِيـدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّـاسٍ يَـجْهَرُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجِنَازَةِ، يَقُولُ: إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ. ❹

سعید بن ابی سعید فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جنازہ پر سورۃ فاتحہ بلند آواز میں پڑھتے اور بعد میں کہتے، میں نے یہ عمل اس لیے کیا تاکہ تم جان لو یہ مسنون ہے۔

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا جنازہ ایک نماز ہے اس لیے دیگر نمازوں کی طرح اس میں بھی سورۂ فاتحہ کی قرأت امام وماٴموم دونوں کے لیے ضروری ہے۔

❷ نماز جنازہ میں جہراً قرأت مسنون ہے، سری قرأت کرنا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"السنة فی الصلاة علی الجنازة ان یقرأ فی التكبيرة الاولىٰ بأم القراٰن مخافتةً ثم

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه الطحاوى فى شرح المعانى: ١/ ٤٩٤.

❷ اسناده ضعيف، لضعف شيخ الشافعى: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢١٥٢).

❸ اخرجه البخارى، الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة (١٣٣٥).

❹ اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢١٤٧)۔ وابن ابى شيبة (١١٤٠٠)۔ وصححه الحاكم: ١/ ٣٥٨۔ واخرجه النسائى، الجنائز، باب الدعاء (١٩٨٩)۔ من غير هذا الطريق.

يكبر ثلاثاً والتسليم عند الآخرة"

''نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد آہستہ آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھی جائے پھر تین تکبیریں کہی جائیں اور آخری تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔''

(سنن نسائی ، كتاب الجنائز ، باب الدعاء ، رقم:۱۹۹۱)

[۵۸۸]...... أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الإِمَامُ، ثُمَّ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجِنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ لا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ، ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ. [1]

ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے اسے خبر دی کہ نمازِ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر آہستہ اپنے دل میں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے، پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور اخلاص سے میت کے لیے دعا کرے باقی تکبیرات میں، اور ان میں کچھ بھی قرأت نہ کرے، پھر آہستہ سے دل میں ہی سلام پھیر لے۔

[۵۸۹]...... أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ الْفِهْرِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ. [2]

ایک دوسری سند سے ضحاک بن قیس کے واسطہ سے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی بات کی طرح مروی ہے۔

فوائد: ...... (1) مذکورہ حدیث میں نماز جنازہ کے لیے چار تکبیرات کا ذکر ہے، نبی علیہ السلام سے پانچ تکبیرات بھی ثابت ہیں، ایک دفعہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

"كان رسول الله ﷺ يكبرها"

---

[1] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابن ابى شيبة (۱۱۳۷۹)۔ وعبدالرزاق (٦٤٢٨)۔ وصححه الحاكم: ١/ ٣٦٠۔ وابن الجارود (٥٤٠).

[2] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه النسائى، الجنائز، باب الدعاء (١٩٩٢)۔ والبيهقى: ٤/ ٤٠۔ وصححه الحاكم: ١/ ٣٦٠.

''رسول اللہ ﷺ یہ (پانچ) تکبیریں بھی کہا کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاةُ علی القبر، رقم:۹۵۷)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نو تک تکبیرات بھی مروی ہیں لیکن اکثر اہل علم محدثین نے چار تکبیرات کو ہی اختیار کیا ہے۔

2 نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد فاتحہ، دوسری کے بعد نماز والا درود اور باقی تکبیرات میں میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا اور پھر آخر میں سلام پھیر کی نماز سے فارغ ہونا ہی مسنون طریقہ ہے۔

3 نماز جنازہ سری پڑھنا بھی درست ہے۔

[۵۹۰]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يُقْرَأَ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. [1]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔

فوائد: ...... دیکھیے فوائد حدیث نمبر ۵۸۹۔

[۵۹۱]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، يَعْنِي: الْوَاقِدِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ عَلَى الْجِنَازَةِ. [2]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جنازہ پر ہر تکبیر کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

فوائد: ...... 1 نمازِ جنازہ کی تکبیرات کے وقت رفع الیدین کرنا مرفوعاً بھی صحیح ثابت ہے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے۔

(کتاب العلل للدارقطنی، رقم: ۲۹۰۸)

2 نمازِ جنازہ کی تکبیرات کے وقت رفع الیدین کرنا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ قیس بن ابی حازم، نافع بن جبیر، عمر بن عبدالعزیز، مکحول، وہب بن منبہ اور زہری رحمہم اللہ جیسے کبار علماء ومحدثین سے بھی ثابت ہے۔

(دیکھئے: جزء رفع الیدین للبخاری، رقم: ۱۱۲، ۱۱٤، ۱۱۸)

3 سیّدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مرفوع روایات جن میں نماز جنازہ کے وقت صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کا ذکر ہے وہ پایا ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔ واللہ اعلم بالصواب

[۵۹۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

---

[1] صحیح من غیر هذا الطریق: اخرجه النسائی، الجنائز، باب الدعاء (۱۹۹۱).

[2] اخرجه البخاری، تعلیقًا، الجنائز، باب سنة الصلاة علی الجنازة، قبل الحدیث (۱۳۲۲)۔ وابن ابی شیبة (۱۱۳۸)، (۱۱۳۸۸)۔ والبیهقی: ٤/ ٤٤۔ وصححه ابن حجر فی التلخیص الحبیر ۸۵۷.

عَـنْ نَـافِـعٍ ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ . ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں سلام بھی پھیرتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ روایت میں سلام پھیرنے کا ذکر ہے مگر ایک یا دو طرف کا ذکر نہیں تو اس سلسلہ میں جو بات ثابت ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف سلام پھیرنا بھی صحیح ہے اور دونوں طرف بھی، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام نے ایک جنازہ پر چار تکبیریں کہیں اور ایک طرف سلام پھیرا۔

(سنن دارقطني، رقم: ١٩١ - مستدرك حاكم : ١/ ٣٦٠)

امام حاکم رحمہ اللہ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن ابی اوفی اور سیدنا ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے صحیح روایات سے ثابت ہے کہ وہ جنازہ پر ایک سلام پھیرا کرتے ہیں۔

❷ نماز جنازہ میں دونوں جانب سلام پھیرنے کی دلیل سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے فرماتے ہیں۔ تین کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ نمازِ جنازہ پر عام نماز کی طرح سلام پھیرا جائے۔ (سنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٤٣ - وقال الهيثمي رواهٔ الطبراني في الكبير ورجاله ثقات مجمع الزوائد : ٣/ ٣٤)

❸ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

(دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ٩٩٦، سنن ترمذی، ٢٩٥ وقال حسنٌ صحيحٌ)

[٥٩٣]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ لا وَقْتَ وَلا عَـدَدَ . أَخْرَجَ التِّسْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَـائِـزِ وَالْعَاشِرَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْـدِ الـلّٰـهِ مِـمَّـا لَـمْ يَسْـمَـعِ الـرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ . ❷

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں نہ وقت متعین ہے اور نہ (تکبیرات کی) تعداد۔

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ٤٤ - وفي المعرفة السنن والآثار له (٢١٥٦) - وعبدالرزاق (٦٤٤٩)، (٦٤٥٠) - وابن ابی شیبة (١١٤٩١) .

❷ صحيح موقوفًا: اخرجه ابن ابی شیبة (١١٤٥٠) - وعبدالرزاق (٦٤٠٣) .

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

[11]......قبر پر نمازِ جنازہ کا بیان

[٥٩٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ مِسْكِينَةٍ تُوُفِّيَتْ مِنَ اللَّيْلِ. [1]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسکین عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی، جو رات کو فوت ہوگئی تھی۔

[٥٩٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ:......

أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا. قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرْضَى وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا))، فَخَرَجَ بِجِنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا، فَقَالَ: ((أَلَمْ آمُرُكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا؟))فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ لَيْلًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [2]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ ایک مسکین عورت بیمار پڑ گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کے متعلق بتایا گیا، امامہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ آپ بیمار کی تیمار داری کرتے اور ان کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب یہ عورت فوت ہوجائے تو مجھے بھی اس کی اطلاع کرنا۔'' لوگ اس کے جنازے کو رات کے وقت لے کر نکلے تو انہوں نے ناپسند جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کریں۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ مجھے بھی بتانا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے رات کے وقت آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کی قبر پر لوگوں نے صفیں بنائیں آپ نے نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات کہیں۔

---

[1] صحیح: اخرجه النسائی، الجنائز، باب الصلاة علی الجنازة باللیل (١٩٧١)۔ اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (٢١٦٠)۔ وعبدالرزاق (٦٣٩٤).

[2] انظر الحدیث الذی قبله برقم (٥٩٤)

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا دفن کرنے کے بعد میت کی قبر پر بھی نماز جنازہ جائز ہے۔ اگر چہ تدفین سے پہلے اس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہو۔

❷ نبی علیہ السلام بیماروں کی عیادت فرماتے اور ان کی خیرت دریافت کیا کرتے تھے۔

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کا بہت زیادہ ادب واحترام کرتے تھے۔

❹ نبی علیہ السلام کو علم غیب نہیں تھا۔

❺ نماز جنازہ کی با جماعت ادائیگی مسنون ہے۔

❻ نماز جنازہ کے لیے صفوں کا طاق ہونا ضروری نہیں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نجاشی کی نماز جنازہ پر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب فی التکبیر علی الجنازة، رقم: ٩٥٢)

❼ نبی علیہ السلام کو فقراء ومساکین سے خاص لگاؤ تھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْغَائِبِ

[12]...... غائبانہ نمازِ جنازہ کا بیان

[٥٩٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر اسی روز دی جس دن وہ فوت ہوا، پھر آپ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جگہ گئے اور لوگوں کے ساتھ با جماعت چار تکبیرات کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔

[٥٩٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر اسی روز دی جس دن وہ فوت ہوا پھر آپ نماز پڑھنے کی جگہ لوگوں کے ساتھ گئے، اور لوگوں کے ساتھ با جماعت نماز پڑھی اور (جنازہ

---

❶ اخرجه البخاری، الجنائز، باب الرجل ينعى إلى اهل الميت بنفسه (١٢٤٥)۔ ومسلم، الجنائز، باب في التكبير على الجنازة (٩٥١).

❷ انظر الحديث السابق برقم: (٥٩٦)

کی نماز میں) چار تکبیریں کہیں۔

[۵۹۸]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا. أَخْرَجَ الْأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (کی نماز جنازہ) پر چار تکبیریں کہیں۔

فوائد:...... (1) غائبانہ نماز جنازہ درست ہے۔

(2) وفات کا اعلان کرنا جائز ہے۔

(3) آبادی سے باہر جنازہ گاہ میں نماز جنازہ ادا کرنی چاہیے لیکن بوقت ضرورت مسجد میں بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا فرمائی۔

(مسلم كتاب الجنائز باب الصلاة على الجنازة فى المسجد، رقم: ۹۷۳)

بَابُ الدَّفْنِ

[13]...... دفن کا بیان

[۵۹۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَّ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ. [2]

عمران بن موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر کی جانب سے قبر میں اتارا گیا۔

[۶۰۰]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ. [3]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر کی جانب سے قبر مبارک میں اتارا گیا۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم: (۵۹۶)

[2] اسناده ضعيف لانقطاعه: اخرجه البيهقى: ٤/ ٥٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢١٧٦).

[3] اسناده ضعيف لجهالة الثقة وعمر بن عطاء ضعيف: اخرجه البيهقى: ٤/ ٥٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢١٧٧)

فوائد: ...... صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ میت کو پائینتی کی طرف سے قبر میں اتارنا چاہیے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے ایک میت کو قبر کی پائنتی کی جانب سے اندر اتارا اور فرمایا "هذا من السنة" یہ سنت طریقہ ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب کیف یدخل المیت قبرہ، رقم:۳۲۱۱)

[۶۰۱]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثَا عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا. [1]

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت سنداً سخت کمزور ہے لیکن مسئلہ درست ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "'' کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میت پر جنازہ پڑھا پھر اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کے سر کی طرف سے اس پر (مٹی کی) تین لپیں ڈالیں۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی حثوالتراب فی القبر، رقم: ۱۵۶۵)

[۶۰۲]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَشَّ عَلَى قَبْرِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ، وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ، وَالْحَصْبَاءُ لا تَثْبُتُ إِلا عَلَى قَبْرٍ مُسَطَّحٍ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [2]

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا، اور اس پر کنکریاں رکھیں، اور کنکریاں صرف برابر قبر پر ہی رک سکتی ہیں۔

بَابُ التَّعْزِيَةِ وَالطَّعَامِ لآلِ الْمَيِّتِ

[14]......تعزیت، میت کے گھر والوں کے کھانے کا بیان

[۶۰۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے ان کے دادا سے مروی ہے انہوں نے کہا، جب رسول اللہ ﷺ فوت

---

[1] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۲۱۸۰).

[2] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي، ولإرساله: اخرجه البيهقى: ۳/ ۴۱۱۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۲۱۸۱)۔ وابوداود فى المراسيل (۴۲۰).

وَسَلَّمَ وَجَاءَ تِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا قَائِلا يَقُولُ: وَإِنَّ فِى اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ. ❶

ہوئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی طرف سے ہر مصیبت میں تعزیت کرنے والے ہوتے ہیں، اور ہر ہلاک ہونے والے کے خلفاء ہوتے ہیں، اور ہر فوت ہوجانے والے سے وراثت پانے والے ہوتے ہیں، اللہ کے لیے اعتماد پیدا کرو، اور اسی سے امید رکھو، اصل مصیبت والا تو وہ ہے جسے ثواب سے محروم کردیا گیا۔

[٦٠٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اجْعَلُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ هُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ أَوْ مَا يَشْغَلُهُمْ))، شَكَّ سُفْيَانُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. ❷

عبداللہ بن جعفر بیان فرماتے ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان کے پاس ایک ایسی خبر آئی ہے جس نے ان کو مشغول کردیا یا جو ان کو مشغول کردے گی۔ راوی سفیان کو شک گزرا ہے۔

فوائد: ...... ❶ رومی سلطنت کے خلاف ۸ھ میں غزوۂ موتہ ہوا اس میں تین عظیم صحابی اور کمانڈر سیدنا زید بن حارثہ، سیدنا جعفر بن ابی طالب اور سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم یکے بعد دیگرے شہید ہوئے بالآخر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی اور اس قدر حکمت ودانائی سے کام لیا کہ عیسائیوں کو پسپائی پر مجبور بھی کیا اور مسلمانوں کو سلامتی سے واپس بھی لے آئے۔

❷ میت کے اقرباء اور ہمسائیوں کا فرض ہے کہ میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کریں کیونکہ صدمے نے انہیں کھانے پینے سے بے نیاز کررکھا ہوتا ہے۔

❸ نمازِ جناز میں شریک ہونے والوں کے لیے کھانا پکانا، انہیں کھانے پر مجبور کرنا اور پھر دعوتِ عام کی منادی کرنا

---

❶ اسناده ضعيف جدًا، فان القاسم بن عبدالله بن عمر متروك: اخرجه البيهقى: ٤/ ٦٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢١٨٨).

❷ اخرجه ابوداود، الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل البيت (٣١٢٢)۔ والترمذى، الجنائز، باب ماجاء فى الطعام يصنع لأهل الميت (٩٩٨) وقال "حسن صحيح" وابن ماجة، الجنائز، باب ماجاء فى الطعام يبعث الى اهل الميت (١٦١٠)۔ وصححه الحاكم: ١/ ٣٧٢۔ ووافقه الذهبى.

درست نہیں البتہ دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے میت کے رشتہ داروں کو کھانا کھلانا جن کے لیے فوری واپسی ممکن نہیں، درست ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَتَعَلُّقِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ بِدِينِهِ

[15]......قبروں کی زیارت، مومن کی جان کے قرض سے لٹکنے کا بیان

[٦٠٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا)). [1]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم کو قبروں کی زیارت سے روکتا تھا اب تم ان کی زیارت کرو اور غلط بات نہ کرو۔''

فوائد :...... 1 معلوم ہوا پہلے قبروں کی زیارت ممنوع تھی بعد میں اجازت دے دی گئی لہٰذا اب قبروں کی زیارت مشروع ہے۔

2 خواتین بھی قبروں کی زیارت کو جاسکتی ہیں بشرطیکہ کثرت کے ساتھ نہ جائیں۔

3 ایک حدیث میں زیارتِ قبور کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''فانها تذكر الآخرة'' یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ (مسلم، رقم: ٩٧٧) گویا قبروں کی زیارت انسان کو دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے لیکن افسوس آج مسلمانوں نے قبروں پر محلات نما مزار بنا کر ان پر میلوں ٹھیلوں کا انعقاد کیا اور قبروں کو ذریعہ تجارت بنا ڈالا۔

4 انسان جہاں رہائش پذیر ہو اسی علاقے کے قبرستان کی زیارت کرے مگر اس مقصد کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر کرنا جائز نہیں۔

5 احادیث میں زیارت قبور کے آداب بیان ہوئے ہیں یعنی قبرستان میں داخل ہوتے ہوئے دعا پڑھنا، مسلمان مُردوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا، لیکن وہاں جا کر نوافل پڑھنا، قرآن کی تلاوت کرنا صاحب قبر کے واسطے، وسیلے سے دعا کرنا، یا براہ راست اس کے سامنے حاجات پیش کرنا، اسی طرح قبروں پر نیاز بانٹنا، محفل سماع کا انعقاد کرنا، چراغاں کرنا، پھول اور چادریں چڑھانا سب کام غیر شرعی اور ممنوع ہیں۔

6 قبروں پر جا کر باطل کلام کرنا یعنی نوحہ وغیرہ پڑھنا، شرعی آداب کی خلاف ورزی کرنا قطعاً جائز نہیں۔

---

[1] اخرجه مسلم، الجنائز، باب استئذان النبي صلی اللہ علیہ وسلم ربه في زيارة قبر امه (٩٧٧)۔ والنسائي، الجنائز، باب زيارة القبور (٢٠٣٥)۔ عن بريدة.

[٦٠٦]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ، أَظُنُّهُ عَنْ أَبِيهِ...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا نفس اس کے قرض کے ساتھ لٹکا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے (قرض کی) ادائیگی کر دی جائے۔''

فوائد :...... 1 میت کے ترکہ میں سے سب سے پہلے قرض کی ادائیگی ہونی چاہیے۔

2 اگر وارث قرض ادا نہ کریں تو میت کے ذمہ اس کی ادائیگی باقی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے روزِ قیامت اس کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

3 مالی حقوق میں نیابت درست ہے لہٰذا میت کی طرف سے کوئی بھی شخص قرض ادا کرسکتا ہے۔

4 بعد از وفات میت کو جن چیزوں کا فائدہ ہوتا ہے ان میں سے اس کے قرض کی ادائیگی بھی ہے۔

5 حقوق العباد کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

6 ادائیگی کی نیت سے قرض لینا جائز ہے۔ لیکن اگر قرض لے کر ادائیگی کرنا مقصود نہ ہو تو یہ عمل انتہائی قبیح اور باعث ہلاکت ہے۔

---

[1] اخرجه الترمذی، الجنائز، باب ماجاء ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه (١٠٧٩)۔ وقال: "حسن" وابن ماجة، الصدقات، باب التشديد فى الدين (٢٤١٣).

7

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کے مسائل

بَابُ وُجُوبِ الصَّوْمِ بِالرُّؤْيَةِ

[1]...... رؤیت ہلال سے روزے کے واجب ہونے کا بیان

[٦٠٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)). وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَصُومُ قَبْلَ الْهِلَالِ بِيَوْمٍ، قِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: يَتَقَدَّمُهُ، قَالَ: نَعَمْ. أَخْرَجَهُ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو، اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو، اگر ابر ہو تو اندازے سے کام لو۔''

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پہلی رات کے چاند سے ایک دن قبل ہی روزہ رکھتے۔ ابراہیم بن سعد سے پوچھا گیا کیا وہ اس (رمضان) کا استقبال کرتے تو انہوں نے کہا، ہاں۔

---

[1] اخرجه البخاری، الصوم، باب هل يقال: رمضان، أو شهر رمضان؟ ومن رأى كلّه واسعًا (١٩٠٠)۔ ومسلم، الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، والفطر لرؤية الهلال...... الخ (١٠٨٠).

فوائد: ...... ❶ رمضان المبارک کے روزے شروع کرنے اور عید الفطر منانے کے لیے رویت ہلال ضروری ہے۔

❷ بادل ہونے کی صورت میں انداز کرنے کا مطلب تیس دن پورے کرنا ہے۔ جیسے کہ آگے آئے گا۔

❸ اسلامی مہینوں کا آغاز چاند نظر آنے سے ہوتا ہے۔

❹ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔

❺ عید کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

❻ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان سے قبل ایک روزہ رکھا ممکن ہے۔ یہ ان کی عادت کے مطابق روزہ ہو جو اتفاقاً اس روز واقع ہوگیا ہو اور ایسا روزہ درست ہے۔ (دیکھئے: حدیث نمبر ٦١٠، ٦٠٩)

بَابُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ وَلا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلا يَوْمَيْنِ

[2]......اگر آسمان ابر آلود ہو جائے تو تیس کی گنتی پوری کرو، رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو

[٦٠٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلالَ، وَلا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ)). ❶

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، جب تک پہلی رات کا چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو، اور جب تک شوال کا چاند نہ دیکھ لو تو افطار نہ کرو، اور اگر آسمان ابر آلود ہو جائے تو تیس کی گنتی مکمل کرلو۔''

فوائد: ...... ❶ اسلامی مہینہ انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے۔

❷ مشکوک دن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

❸ کیلنڈر مرتب کرنے والے اگرچہ پوری کوشش کرتے ہیں مگر شرعی امور کی بجا آوری کے لیے خاص طور پر رمضان اور عیدین کے موقع پر محض ان کی تحریروں پر اعتماد نہیں کیا جائے گا بلکہ رویتِ ہلال ضروری ہے۔

❹ ہر علاقے کے لوگ اپنا اپنا چاند دیکھیں گے یہ ضروری نہیں کہ ساری دنیا میں ایک ہی دن رمضان کا آغاز ہو یا عید منائی جائے۔

---

❶ اخرجه البخاری، الصوم، باب قول النبی ﷺ "اذا رأيتم الهلال...... الخ (١٩٠٧)۔ ومسلم، الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، والفطر لرؤية الهلال...... الخ (١٠٨٠).

[٦٠٩]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلا يَوْمَيْنِ إِلا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلاثِينَ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر یہ کہ وہ دن اس دن کے موافق آ جائے جس میں تم میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے، (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو، اگر ابر ہو جائے تو تیس دن پورے کرلو۔''

[٦١٠]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا تَقَدَّمُوا بَيْنَ يَدَيْ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلا يَوْمَيْنِ إِلا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)). [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم رمضان سے پہلے ایک دو دن روزے نہ رکھو سوائے اس شخص کے جو پہلے سے وہ روزہ رکھتا چلا آ رہا ہو تو وہ ان دنوں میں بھی روزہ رکھ لے۔

فوائد: ......معلوم ہوا استقبال رمضان کے لیے روزے رکھنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی آدمی معمول کے مطابق سوموار اور جمعرات کے مسنون روزے رکھتا ہو اور سوموار یا جمعرات کے روز ۲۹ یا ۳۰ شعبان ہو تو ایسی صورت میں روزہ رکھنے میں حرج نہیں ہے۔

[٦١١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ)). أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو (رمضان کا) مہینہ شرو ہونے سے پہلے ہی روزے شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم روزے نہ رکھو حتی کہ تم

---

[1] اخرجه الترمذی، الصوم، باب ماجاء لا تقدموا الشهر بصوم (٦٨٤)۔ وقال "حسن صحيح"۔ واحمد: ٢/ ٤٣٨۔ والبيهقی: ٤/ ٢٠٧.

[2] اخرجه البخاری، الصوم، باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (١٩١٤)۔ ومسلم، الصيام، باب "لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين" (١٠٨٢).

الـصِّيَامِ وَإِلَى آخِرِ الرَّابعِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . ❶

رمضان کا چاند دیکھ اور روزے افطار نہ کرو حتی کہ تم (شوال کا) چاند دیکھ لو۔

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلالِ

[3]......پہلی رات کے چاند کو دیکھنے پر گواہی کا بیان

[٦١٢]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ......

عَـنْ أُمِّـهِ ابْنَةِ حُسَيْنٍ: أَنَّ رَجُلا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَى رُؤْيَةِ هِلالِ رَمَضَانَ، فَصَامَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَمَـرَ الـنَّـاسَ أَنْ يَصُومُوا . وَقَالَ: أَصُومُ يَوْمًا مِـنْ شَـعْبَـانَ أَحَـبُّ إِلَـيَّ مِنْ أَنْ أُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَـضَـانَ . وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدُ: لا يَجُوزُ عَلَى رَمَـضَـانَ إِلا شَـاهِـدَانِ . أَخْـرَجَـهُ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ . ❷

فاطمہ بنت حسین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کی پہلی رات کے چاند کو دیکھنے کی گواہی دی، تو انہوں نے روزہ رکھا اور میرے خیال کے مطابق انہوں نے کہا کہ لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: ''میں شعبان کے ایک دن کا روزہ رکھوں یہ بات مجھے رمضان کے ایک دن کے روزے کو چھوڑنے سے زیادہ پسند ہے۔'' امام شافعی رحمہ اللہ نے بعد میں فرمایا: رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے دو آدمیوں کی چاند دیکھنے کی شہادت ضروری ہے۔

فوائد:...... ❶ مذکورہ واقعہ اگرچہ سنداً کمزور ہے تاہم رؤیت ہلال کے سلسلہ میں ایک عادل شخص کی شہادت کافی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((تراءى الناس الهلال فأخبرت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أني رأيته فصام وامر الناس بصيامه))

''لوگوں نے رمضان کا چاند دیکھنا چاہا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی شهادة الواحد علی رؤية هلال رمضان، رقم: ٢٣٤٢)

---

❶ اخـرجـه الـنسائی، الصيام، ذكر الاختلاف علی عمرو بن دينار فی حديث ابن عباس فيه (٢١٢٧)۔ والبيهقی: ٤/ ٢٠٧۔ واحمد: ١/ ٢٢١، ٣٦٧۔ وصححه ابن الجارود (٣٧٥).

❷ فـی اسـنـاده مـقـالٌ من اجل محمد بن عبدالله بن عمرو بن عثمان: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار، رقم: ٢٤٥٨۔ والدارقطنی: ٢/ ١٧٠.

علاوہ ازیں خبر واحد کی حجیت کے تمام دلائل بھی اسی بات کے مؤید ہیں کہ رؤیتِ ہلال کے سلسلہ میں ایک عادل شخص کی شہادت کافی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اس مسئلہ میں رقمطراز ہیں کہ اکثر وبیشتر اہل علم محدثین کا یہی کہنا ہے کہ روزہ کے لیے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ اور یہی بات عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد رحمہ اللہ اور اہل کوفہ سے منقول ہے۔(سنن ترمذی تحت الحدیث : رقم:٦٩١)

معلوم ہوا امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک قول ایک عادل شخص کی گواہی کے کافی ہونے کا بھی منقول ہے۔

بَابُ وَقْتِ الْفِطْرِ

[4]......افطاری کے وقت کا بیان

[٦١٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَـنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَـانَ كَـانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ إِلَـى الـلَّيْلِ الأَسْوَدِ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلاةِ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. [1]

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما جب رات کی سیاہی دیکھتے تو مغرب کی نماز پڑھتے، اور پھر نماز کے بعد افطاری کرتے، یہ رمضان کی بات ہے۔

[٦١٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ......

عَـنْ سَهْـلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَزَالُ النَّاسُ بِـخَيْـرٍ، مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ. [2]

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک لوگ بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔''

فوائد :...... ❶ غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کا وقت ہوجاتا ہے۔ سورج کے غروب ہوجانے کے بعد احتیاط کے طور پر لیٹ افطار کرنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

❷ اس حدیث میں بوقتِ افطار کھانے پینے کی حرص کا بیان نہیں بلکہ اللہ کے حکم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں جلدی کا حکم ہے کیونکہ کتاب وسنت کی اتباع میں ہی خیر ہے۔

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٤/ ٢٣٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٥٠٦)۔ وعبدالرزاق (٧٥٨٨).

[2] اخرجه البخاري، الصوم، باب تعجيل الأفطار (١٩٥٧)۔ ومسلم، الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه و استحباب تأخيره وتعجيل الفطر (١٠٩٨).

❸ سنن ابی داؤد میں ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا یزال الدین ظاھراً ماعجل الناس الفطر لأنّ الیھود والنصاریٰ یؤخرون))

''دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاری تاخیر سے افطار کرتے ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب مایستحب من تعجیل الفطر، رقم: ۲۳۵۳)

یہود ونصاری احکام الٰہیہ میں افراط وتفریط کا شکار ہوئے، اس لیے مسلمانوں کو ان کی مخالفت کا حکم دیا گیا اور مطالبہ یہ کیا گیا کہ شریعت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو کیونکہ ان حدود سے آگے بڑھنا دنیا وآخرت کے خسارے کا باعث ہے۔

❹ معلوم ہوا شیعہ حضرات کا روزہ کھولنے کے لیے تاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنا غلط ہے بلکہ یہ تأخیر یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے۔

❺ اتباع نبوی غلبۂ دین کا باعث ہے اور اسی میں خیر ہے، جب سے مسلمانوں نے سنت پر عمل ترک کیا فتنوں میں پڑ گئے اور دن بدن تنزل کا شکار ہوتے گئے۔

بَابُ وَقْتِ السَّحُورِ

[5]......سحری کے وقت کا بیان

[٦١٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ...... عَـنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَـالَ: ((إِنَّ بِـلالا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّـى يُـنَـادِيَ ابْـنُ أُمِّ مَـكْتُومٍ))، وَكَانَ رَجُلا أَعْـمَـى لا يُـنَـادِي حَتَّـى يُقَـالَ لَـهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ. [1]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال کچھ رات باقی ہوتی ہے تو اذان دیتے ہیں، جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دیں تو تم کھاتے پیتے رہو''، ابن ام مکتوم نابینے آدمی تھے، اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے یہ نہ کہا جاتا کہ تو نے صبح کر دی، تو نے صبح کر دی۔''

[٦١٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَـنْ سَـالِـمٍ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ: ((إِنَّ بِلالا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا

سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال کچھ رات باقی ہوتی ہے تو اذان دیتے ہیں، تم

[1] اخرجه البخاری، الاذان، باب اذان الاعمٰی اذا کان له من یخبرهٗ (٦١٧)۔ ومسلم، الصیام، باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر...... الخ (١٠٩٢).

وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ))، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [1]

کھاؤ، پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔'' اور یہ نابینے آدمی تھے اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک انہیں کہا نہ جاتا کہ آپ نے صبح کردی، آپ نے صبح کردی۔''

فوائد:...... (1) معلوم ہوا صبح کی اذان سے پہلے رات یعنی سحری یا تہجد کی اذان مسنون ہے۔

(2) نابینا مؤذن رکھنا درست ہے بشرطیکہ لوگ اسے اذان کا وقت بتلا دیں۔

(3) روزہ داروں کو روزہ رکھنے اور کھولنے کے اوقات سے مطلع کرنے کا مسنون طریقہ اذان ہے۔

بَابُ الإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

[6]......سفر میں روزہ افطار کرنے کا بیان

[٦١٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي سَفَرِهِ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَامُوا حِينَ صُمْتَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ وَفِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ وَأَمَرَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَحْسِبُوا، فَلَمَّا حَبَسُوا وَلَحِقَ مَنْ وَرَاءَهُ رَفَعَ الإِنَاءَ إِلَى فِيهِ فَشَرِبَ. فِي حَدِيثِهِمَا أَوْ حَدِيثِ غَيْرِهِمَا وَذَلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ. [2]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینے میں مکہ کی طرف نکلے تو روزہ رکھا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ نہ رکھیں، آپ سے کہا گیا، جب آپ نے روزہ رکھا تو لوگوں نے بھی روزہ رکھا، آپ نے ایک پانی کا برتن منگوایا، اس کو اپنے ہاتھ پر رکھا اور سامنے والوں کو روزہ افطار کرنے کا کہا، جب انہوں نے روزہ افطار کرلیا اور ان کے ساتھ والے بھی افطار کر چکے تو آپ نے برتن اٹھا کر اپنے منہ کو لگایا اور پانی پیا۔ ان دونوں کی حدیث یا ان کے علاوہ کسی اور کی حدیث میں ہے کہ یہ عصر کے بعد کی بات ہے۔

[٦١٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله لكن المتن صحيح انظر الحديث الذى قبله برقم (٦١٥) اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٥٣٨).

[2] اخرجه مسلم، الصيام، باب جواز الصوم والفطر فى شهر رمضان للمسافر فى غير معصية...... الخ (١١١٤).

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى كَانَ بِكُرَاعِ الْغَمِيمِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ رَفَعَ إِنَاءً فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَدْرَكَهُ مَنْ وَرَاءَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ . [1]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے حتی کہ جب کراع الغمیم مقام پر پہنچے، تو آپ روزے سے تھے۔ پھر آپ نے ایک پانی کا برتن بلند کیا اور اس کو اپنے ہاتھ پر رکھا جبکہ آپ اونٹنی پر تھے، آپ کے آگے پیچھے والوں نے روزہ افطار کیا پھر آپ نے پانی پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

فوائد: ...... (1) سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں طرح جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:'

((إن شئت فصم وان شئت فأ فطر))

''اگر تم چاہوں تو روزہ رکھواگر تم چاہوتو افطار کرو۔'' (بخاری، رقم:۱۹۴۳۔ مسلم، رقم:۱۱۲۱)

(2) اگر دورانِ سفر حالتِ روزہ میں مشکل پیش آئے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ اگر رمضان کے روزوں میں سے کوئی روزہ افطار کیا تو بعد میں اس کی قضا دینا ضروری ہے۔

(3) ۹ھ رمضان المبارک میں مکہ فتح ہوا۔ (۴) ''کراع الغمیم'' مکہ اور مدینہ کے درمیان بیر عسفان کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ''کراع'' لمبے پتھریلے میدان کا نام ہے جسے پنڈلی سے تشبیہ دی گئی ہے اور غمیم ایک وادی ہے۔

(لغات الحديث:٤/ ٤٠)

[٦١٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالأَحْدَثِ فَالأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال رمضان میں نکلے، آپ نے روزہ رکھا حتی کہ کدید مقام پر پہنچ گئے، تو آپ نے افطار کر دیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ افطار کر دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات کو لیتے تھے۔

---

[1] صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٥١٥)۔ والحميدى (١٢٨٩) .

[2] اخرجه البخارى، الصوم، باب اذا صام اياما من رمضان ثم سافر (١٩٤٤)۔ ومسلم، الصيام، باب جواز الصوم والفطر فى شهر رمضان للمسافر...... الخ (١١١٣) .

فوائد: ...... ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر وقت اتباع نبوی کے لیے مستعد رہتے۔

❷ صحابہ کرام نبی علیہ السلام کے امور میں سے آخری امر کو لیتے تھے پھر اسی پر عمل پیرا ہوتے۔

❸ ''کدید'' امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں عسفان اور قدید کے درمیان ایک تلاب کا نام ''کدید'' ہے۔

(بخاری، رقم:١٩٤٤)

[٦٢٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ......

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ، وَقَالَ: ((تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ))، وَصَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ صَامُوا حِينَ صُمْتَ، فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَدِيدِ دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ. ❶

ابوبکر بن عبدالرحمٰن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال سفر میں لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''اپنے دشمن کے مقابلہ میں قوت پیدا کرو۔'' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا، ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں جس صحابی نے مجھے بیان کیا اس نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مقام پر دیکھا کہ آپ پیاس یا گرمی کی شدت کی وجہ سے سر پر پانی ڈال رہے تھے، آپ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے ایک گروہ نے اس وقت روزہ رکھا جب آپ نے روزہ رکھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرید مقام پر پہنچے تو آپ نے پیالہ منگوایا اور اس سے پانی پیا، تو لوگوں نے بھی روزہ افطار کر دیا۔

فوائد: ...... ❶ مجاہدین کے لیے روزہ افطار کرنا افضل ہے۔

❷ روزہ دار پیاس اور گرمی کی شدت کم کرنے کے لیے اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے۔

❸ معلوم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا لیکن خود افطار نہ کیا تو بعض صحابہ نے بھی روزہ افطار نہ کیا پھر جب آپ کو یہ اطلاع دی گئی تو آپ نے پیالہ منگوا کر اس سے پیا تو سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کی پیروی میں روزہ افطار کر دیا۔

---

❶ اخرجه ابوداود، الصيام، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبالغ فى الاستنشاق (٢٣٦٥)۔ واحمد: ٣/ ٤٧٥، ٥/ ٣٧٦۔ والبيهقى: ٤/ ٢٤٢۔ وصححه الحاكم: ١/ ٤٣٢.

[٦٢١]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ، فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ: ((أُولَئِكَ الْعُصَاةُ)). [1]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے، آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا حتی کہ کراع الغمیم مقام پر پہنچ گئے، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہوا تھا، آپ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ مشکل ہوگیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا، آپ نے پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے بعض نے روزہ افطار کردیا بعض نے روزہ رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی کہ بعض لوگ روزے سے ہیں آپ نے فرمایا: ''یہ نافرمان ہیں۔''

فوائد:...... 1 اگر دوران سفر روزہ رکھنے میں مشکل پیش آ رہی ہوتو افطار کرنا افضل ہے۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی پیروی نہ کرنا، نافرمانی ہے۔اس سے ہر حال میں اجتناب کرنا ضروری ہے۔

[٦٢٢]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَفِي حَدِيثِ الثِّقَةِ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا، وَقَالَ: ((تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ))، فَقِيلَ: إِنَّ النَّاسَ أَبَوْا أَنْ يُفْطِرُوا حِينَ صُمْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [2]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے، اور لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''اپنے دشمن کے مقابلہ میں قوت بناؤ۔'' آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ افطار کرنے سے انکار کردیا جب آپ نے روزہ رکھا، آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس سے پانی پیا۔ پھر آگے حدیث لمبی بیان کیا۔

فوائد:...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ٦١٧، ٦٢٠

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٦١٧)

[2] انظر الحديث السابق برقم (٦١٧)

بَابٌ مِنْهُ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

[7]......سفر میں روزہ رکھنا اچھا کام نہیں

[٦٢٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:......

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى إِذْ هُوَ بِجَمَاعَةٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ؟)). قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)). [1]

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت چلتے، اچانک آپ نے درخت کے سائے تلے ایک جماعت دیکھی تو پوچھا: ''یہ جماعت کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا، روزہ دار ہے، جس کو روزے نے مشکل میں ڈال دیا ہے یا اسی کے مثل بات کہی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

[٦٢٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ......

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ الْبِرُّ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [2]

کعب بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر میں روزے رکھنا اچھا عمل نہیں ہے۔''

فوائد: ...... (1) جو شخص دوران سفر روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی راجح اور افضل ہے۔
(2) دین میں آسانی ہے مشقت نہیں اس لیے شریعت کی عطا کردہ رخصتوں کو قبول کرنا چاہیے۔

بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

[8]......سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں اختیار کا بیان

[٦٢٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

---

[1] اخرجه البخاری، الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیه...... الخ (١٩٤٦)۔ ومسلم، الصيام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر...... الخ (١١١٥).

[2] اخرجه ابن ماجة، الصيام، باب ماجاء فی الإفطار فی السفر (١٦٦٤)۔ والنسائی، الصيام، باب ما يكره الصيام فی السفر (٢٢٥٧)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٠١٦)۔ والحاكم: ١/ ٤٣٣.

أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)). [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمز بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ بکثرت روزے رکھتے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو روزہ رکھ اگر چاہے تو روزہ نہ رکھ۔''

فوائد: ......معلوم ہوا سفر میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا مسافر کے حالات پر موقوف ہے شریعت نے اسے اس معاملہ میں صاحب اختیار بنایا ہے اگر وہ آسانی سے روزہ رکھ سکتا ہو تو ٹھیک ہے بصورت دیگر افطار بہتر ہے۔

[٦٢٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. [2]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا، روزہ دار نے پر اور روزہ نہ رکھنے والے نے روزہ دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کی۔

[٦٢٧]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ. [3]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہم میں سے بعض روزے سے تھے اور بعض بغیر روزے کے۔ تو روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے نے روزہ دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کی۔

فوائد: ...... (1) سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں جائز ہیں۔

(2) اگر دو کاموں کا شریعت میں جواز موجود ہو تو ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الصوم، باب الصوم فی السفر و الافطار (١٩٤٣)۔ ومسلم، الصیام، باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر (١١٢١).

[2] اخرجه البخاری، الصوم، باب لم یعب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعضهم بعضًا فی الصوم والإفطار (١٩٤٧).

[3] صحیح: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (٢٥١٩)۔ وانظر الحدیث الذی قبله برقم (٦٢٦)

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

[9]...... یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان

[٦٢٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس محرم کو روزہ رکھتے اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ عاشورہ سے مراد محرم الحرام کی دسویں تاریخ ہے۔ شروع اسلام میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا، جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت ختم کردی گئی۔ اب عاشورہ کا روزہ مسنون ہے۔

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم الحرام کا روزہ رکھا اور ۹ محرم کے روزہ کا ارادہ فرمایا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لئن بقيت إلىٰ قابل لأ صو من التاسع))

''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ضرور نو محرم کا روزہ رکھوں گا۔'' (صحيح مسلم، رقم: ١١٣٤)

لیکن آئندہ سال اس دن کے آنے سے قبل ہی آپ علیہ السلام وفات پا گئے۔

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((أحتسب على الله ان يكفر السنة التى قبله))

''مجھے اللہ سے امید ہے اس کے ذریعے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

(صحيح مسلم، رقم:١١٦٦)

[٦٢٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ عاشوراء کے دن زمانہ جاہلیت میں قریش روزہ رکھا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، تو بھی اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی

---

[1] صحيح: اخرجه ابن ماجة، الصيام، باب صيام يوم عاشوراء (١٧٣٣)۔ والدارمى (١٧٦٧)۔ والبيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٥٨٥).

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ ، وَتَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ . [1]

اس دن روزہ کا حکم دیا، جب رمضان کی فرضیت ہوئی تو یہ (رمضان کے) روزے فرضی تھے اور آپ نے اس (یوم عاشوراء کے روزہ) کو چھوڑ دیا، اور فرمایا: ''جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے روزہ نہ رکھے۔''

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا اہل جاہلیت بھی یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

❷ سیدنا ابن عباس بیان فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ جب یہودیوں سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا اس دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کوفرعون پر غلبہ دیا تھا۔ اور ہم اس کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔ (یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نحن اولیٰ بموسیٰ منکم))

''ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔''

پھر آپ نے اس دن کے روزہ کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب مناقب، الانصار، باب اتیان الیهود النبی ﷺ حین قدم المدینة، رقم:٣٩٤٣)

معلوم ہوا مدینہ کے یہودی بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس کا ان کے نزدیک ایک خاص سبب تھا پھر نبی علیہ السلام نے بھی صحابہ کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

❸ شروع میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر رمضان المبارک کی فرضیت کے بعد اس کی فرضیت اٹھالی گی۔

❹ شکر کے طور پر عبادت کرنا پہلی امتوں میں بھی مشروع تھی اور ہماری شریعت میں بھی جائز ہے۔

[٦٣٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قَبْضَةً مِنْ شَعَرٍ يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ

حمید بن عبدالرحمٰن روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے عاشوراء کے دن سنا جبکہ آپ منبر رسول ﷺ پر تشریف فرما تھے اور آپ نے اپنی آستین سے بالوں کی ایک مٹھی نکالی اور آپ کہہ رہے تھے۔ اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ اس قسم کے کاموں سے منع کرتے اور فرماتے، ''بے شک بنی اسرائیل اس وقت

---

[1] اخرجه البخاری، الصوم، باب صوم یوم عاشوراء (٢٠٠٢).

اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ يَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ)) . ❶

ہلاک ہوگئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیے۔'' پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی دن کے متعلق سنا آپ نے فرمایا: ''میں آج کے دن روزہ سے ہوں جو تم میں سے چاہے روزہ رکھے۔''

[٦٣١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ: ((لَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ ، فَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ)) . ❷

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے جس سال انہوں نے حج کیا سنا جبکہ وہ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے، اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آج کے دن یوم عاشوراء کے متعلق سنا: ''اس کا روزہ اللہ نے تم پر فرض نہیں کیا، البتہ میں روزے سے ہوں، تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔''

فوائد :...... ❶ عاشورہ کا روزہ رکھنا مسنون اور افضل ہے۔ لیکن فرض یا واجب نہیں۔

❷ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو تعلیمات رسول ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔

❸ علماء کو کتاب وسنت کی ترویج کے لیے ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیے۔

❹ حاکم وقت کو چاہیے کہ علماء کو اشاعت دین کی ترغیب دے۔

❺ اتباع نبوی میں حکمران صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم بھی اہم امور کی نشاندہی کے موقع پر منبر کا استعمال کرتے رہے۔ افسوس آج مسلمانوں کے حکمران منبر ومحراب سے کوسوں دور چلے گئے جس کی وجہ سے وہ ایسے مسائل میں الجھے کہ بقول شاعر ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔

❻ عورتوں کا غیر شرعی طریقے اختیار کر کے زیب وزینت اختیار کرنا ممنوع ہے۔

❼ جس طرح مردوں کے لیے یہود ونصاری کی مشابہت جائز نہیں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی یہود ونصاری کی مشابہت ممنوع ہے۔

❽ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں پہلا حج ۴۴ھ میں جب کہ آخری حج ۵۴ھ میں ادا کیا۔

---

❶ اخرجه مسلم، الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (١١٢٩) .

❷ اخرجه البخاری، الصوم، باب صوم يوم عاشوراء (٢٠٠٣)۔ ومسلم، الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (١١٢٩)

[٦٣٢]...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّان، عَنِ اللَّيْثِ، يَعْنِي: ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کے روزہ کا ذکر کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاہلیت والے اس دن روزہ رکھتے تھے، تم میں سے جو کوئی پسند کرتا ہے کہ اس دن روزہ رکھے وہ رکھ لے اور جو ناپسند کرتا ہے وہ چھوڑ دے۔''

فوائد: ......دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۶۲۹

[٦٣٣]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ:......

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى صِيَامَهُ عَلَى الأَيَّامِ إِلا هَذَا الْيَوْمَ، يَعْنِي: يَوْمَ عَاشُورَاءَ. أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومِ عاشوراء کے علاوہ کسی اور دن خاص طور پر ارادہ فرما کر روزہ رکھتے ہوں۔

فوائد: ......معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے روزے کا خاص اہتمام فرماتے تاہم آپ نے اس دن کے روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں امت کو اختیار دیا ہے جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔

بَابُ الإِفْطَارِ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ

[10]......نفلی روزے کو افطار کرنے کا بیان

[٦٣٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى......

عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّا خَبَّأْنَا لَكَ حَيْسًا،

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے کہا ہم نے آپ کے لیے حیس رکھا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] اخرجه البخاری، التفسير، باب ﴿يايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب...... الخ﴾ (٤٥٠١)۔ ومسلم، الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (١١٢٦).

[2] اخرجه البخاری، الصوم، باب صوم يوم عاشوراء (٢٠٠٦)۔ ومسلم، الصيام، باب صوم يوم عاشوراء (١١٣٢)

فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّی كُنْتُ أُرِیدُ الصَّوْمَ وَلَكِنْ قَرِّبِیهِ)). [1]

''میں روزے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن تم قریب کرو۔'' (لاؤ کھا لیتے ہیں۔)

[٦٣٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِینَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّا خَبَّأْنَا لَكَ حَیْسًا، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّی كُنْتُ أُرِیدُ الصَّوْمَ وَلَكِنْ قَرِّبِیهِ)). [2]

مومنوں کی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، میں نے کہا ہم نے آپ کے لیے حیس رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا: ''میں روزے کا ارادہ رکھتا تھا، لیکن قریب کرو۔''

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا نفلی روزہ انسان جب چاہے افطار کرسکتا ہے۔

❷ ''حَیْسٌ'' اس کھانے کو کہتے ہیں جو کھجور گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔ (لغات الحدیث ١٠/ ٥٤٢)

[٦٣٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ......

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الْحَدِیثَ الَّذِی رَوَیْتُ عَنْ حَفْصَةَ، وَعَائِشَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا أَصْبَحَتَا صَائِمَتَیْنِ فَأُهْدِیَ لَهُمَا شَیْءٌ، فَأَفْطَرَتَا، فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((صُومَا یَوْمًا مَكَانَهُ)). قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ؟ فَقَالَ: لا إِنَّمَا أَخْبَرَنِیهِ رَجُلٌ بِبَابِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ أَوْ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ. [3]

سیّدہ حفصہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتی ہیں کہ ان دونوں (حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما) نے صبح اس حالت میں کی کہ دونوں روزہ سے تھیں۔ دن کے وقت ان دونوں کو کوئی چیز ہدیہ کی گئی تو ان دونوں نے روزہ افطار کیا اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں کسی دوسرے دن آج کے روزہ کی قضا کرو۔''

ابن جریج کہتے ہیں میں نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے کہا کیا آپ نے یہ بات عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے سنی؟ تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ مجھے یہ بات عبدالملک بن مروان کے

---

[1] اخرجه مسلم، الصیام، باب جواز صوم النافلة بنیة من النهار قبل الزوال...... الخ (١١٥٤).

[2] انظر الحدیث السابق برقم: (٦٣٤)

[3] حدیث ضعیف لا نقطاعه بین الزهری وعائشه اخرجه مالك فی الموطا الصیام، باب قضاء التطوع: والنسائی فی الكبری (٩٨)، (٩٧)، (٣٢٩٦)۔ والبیهقی، ٤/ ٢٧٩.

دروازے پر کھڑے ایک آدمی نے یا عبدالملک بن مروان کی مجلس سے ایک آدمی نے بتلائی ہے۔

فوائد: ......(ا) نفلی روزہ کی قضا واجب نہیں اگر کوئی قضا دینا چاہے تو مستحب ہے۔

[٦٣٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِی رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُفْطِرَ الإِنْسَانُ فِی صِيَامِ التَّطَوُّعِ، وَيَضْرِبُ لِذَلِكَ أَمْثَالا: رَجُلٌ طَافَ سَبْعًا وَلَمْ يُوَفِّهِ فَلَهُ مَا احْتَسَبَ، أَوْ صَلَّى رَكْعَةً وَلَمْ يُصَلِّ أُخْرَى فَلَهُ أَجْرُ مَا احْتَسَبَ. [1]

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی انسان نفلی روزہ افطار کر دے اور اس کے لیے مثالیں بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے سات چکر کاٹے اور اسے پورا نہیں کیا تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنی اس نے نیت کی، یا کسی نے ایک رکعت پڑھی دوسری نہیں پڑھی، تو اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنی اس نے ثواب کی نیت کی۔

[٦٣٨]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لا يَرَى بِالإِفْطَارِ فِی صِيَامِ التَّطَوُّعِ بَأْسًا. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. [2]

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزے کو افطار کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

فوائد: ...... (1) نفلی روزہ پورہ کرنا باعث ثواب ہے لیکن افطار کر دینا بھی جائز ہے۔

(2) مسئلہ کی وضاحت کے لیے اس سے ملتی جلتی صورتیں بیان کرنا اور مثالیں دے کر بات سمجھانا درست ہے۔

بَابُ الاسْتِمْرَارِ عَلَى الصِّيَامِ مَعَ وُجُودِ الطَّعَامِ

[11]...... کھانے کی موجودگی کے باوجود نفلی روزے پر قائم رہنے کا بیان

[٦٣٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، عَنْ أَيُّوبَ......

---

[1] اسناده صحيح وعنعنة ابن جريج عن عطاء مقبولة: اخرجه البيهقی: ٤/ ٢٧٧ـ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٥٦٥)ـ وعبدالرزاق (٧٧٦٧).

[2] اسناده صحيح بالذی قبله: اخرجه البيهقی: ٤/ ٢٧٧ـ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٥٦٦)، وعبدالرزاق (٧٧٦٩)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: أَنَّ أَبَاهُ دَعَا نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَأَتَاهُ فِيهِمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فَبَارَكَ وَانْصَرَفَ. ❶

محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت کو ولیمہ کی دعوت دی، صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لائے ان میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے برکت کی دعا دی اور واپس چلے گئے۔

[٦٤٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ: دَعَا أَبِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَأَتَاهُ وَجَلَسَ وَوُضِعَ الطَّعَامُ، فَمَدَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَدَهُ، وَقَالَ: خُذُوا بِسْمِ اللّٰهِ، وَقَبَضَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدَهُ، وَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ. ❷

عبداللہ بن ابی یزید بیان فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دعوت کی، وہ آئے اور بیٹھ گئے اور کھانا لگا دیا گیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور فرمایا، اللہ کے نام سے لو (کھاؤ)، اور پھر عبداللہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: میں روزہ سے ہوں۔

[٦٤١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَبَا طَلْحَةَ، وَجَمَاعَةٌ مَعَهُ فَأَكَلُوا عِنْدَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ وَلِيمَةٍ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ. ❸

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی، انہوں نے ان کے ہاں کھانا کھایا، اور یہ ولیمہ کے علاوہ دعوت تھی۔

فوائد: ...... ❶ نفلی روزہ میں روزہ دار مختار ہے چاہے تو کھانا سامنے ہوتے ہوئے بھی نہ کھائے اور روزہ مکمل کر لے چاہے تو کھانا طلب کر کے کھالے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

❷ نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دعوتِ ولیمہ اور دیگر کھانے کی دعوتوں میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔

---

❶ اسناده منقطع لأن ابن سيرين يحكى قصة وليمة أبيه بإمه ولم يك اذ ذاك قد خلق: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٤٣٣٧)۔ وعبدالرزاق (١٩٦٦٥).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٢٦٣۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٣٣٨)۔ وابن ابى شيبة (٩٤٤١).

❸ اخرجه البخارى، الصلاة، باب من دعى لطعام فى المسجد و من اجاب منه (٤٢٢)، (٣٥٧٨)۔ ومسلم، الاشربة، باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك...... الخ (٢٠٤٠).

3 دعوتِ ولیمہ کے علاوہ بھی دوست احباب اور نیک افراد کو کھانے پر بلانا مستحسن ہے۔

4 دعوتِ دینے والے کی دعوت کو قبول کرنا اور کھانے میں شرکت کرنا مسنون ہے۔

5 کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھانا اور کھلانے والے کے لیے برکت کی دعا کرنا دعوت کے آداب سے ہے۔

6 شرعی عذر کی بنا پر بعض دعوتوں کو رد کرنا درست ہے۔

(دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم: ٣٧٥٥۔ سنن ابن ماجه : رقم: ٣٣٦٠)

بَابُ جَوَازِ نِيَّةِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ

[12]......آدھا دن گزرنے کے بعد نفلی روزے کی نیت کے جائز ہونے کا بیان

[٦٤٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ حِينَ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ أَوْ قَبْلَهُ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟ فَيَجِدُهُ أَوْ لا يَجِدُهُ فَيَقُولُ: لأَصُومَنَّ هَذَا الْيَوْمَ فَيَصُومُهُ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا وَبَلَغَ ذَلِكَ الْحِينَ وَهُوَ مُفْطِرٌ. [1]

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے گھر والوں کے پاس اس وقت تشریف لاتے جب آدھا دن گزر جاتا یا اس سے (کچھ دیر) پہلے۔ اور فرماتے، کیا صبح کا کھانا ہے؟ اگر ہوتا یا نہ ہوتا تو کہتے، میں آج کے دن روزہ رکھوں گا پھر وہ روزہ رکھتے، اگر روزہ سے نہ ہوتے اور اس وقت تشریف لاتے تو بغیر روزہ کے ہی رہتے۔

[٦٤٣]...... قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:......

أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، وَبَلَغَنَا: أَنَّهُ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ مُفْطِرًا حَتَّى الضُّحَى أَوْ بَعْدَهُ، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ وَجَدَ غَدَاءً أَوْ لَمْ يَجِدْهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ. [2]

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اطلاع ملی کہ وہ اسی طرح کرتے تھے کہ جب وہ بغیر روزہ کے صبح کرتے یہاں تک کہ چاشت یا اس کے بعد اور شاید کہ انہوں نے صبح کا کھانا پایا نہ پایا۔

فوائد :...... 1 فرض روزوں میں فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

---

[1] اسناده صحيح وعنعنة ابن جريج عن عطاء مقبولة: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٤٤٢)۔ وعبدالرزاق (٧٧٧٦)۔ وابن ابى شيبة (٩١٠٦)، (٩١٠٩).

[2] اسناده صحيح وهو موصول بالسند السابق: اخرجه البيهقى: ٤/ ٢٠٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٤٤٢)۔ وعبدالرزاق (٧٧٧٦)۔ وابن ابى شيبة (٩١٠٦)، (٩١٠٩).

((من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلاصیام له))

''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب النیة فی الصوم، رقم:٢٤٥٤۔ صحیح ابوداؤد: رقم: ٢١٤٣)

نیت دل کے عزم وارادہ کا نام ہے۔ روزوں کی نیت کے الفاظ سے متعلق نبی علیہ السلام سے کچھ بھی ثابت نہیں۔

❷ نفلی روزوں میں نیت میں تاخیر جائز ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے، ہم نے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فانّی اذن صَائِم))

''تب میں روزہ سے ہوں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز صوم النافلة بنیة من النهار--- رقم: ١١٥٤)

بَابُ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ

[13]......آدمی کا روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا

[٦٤٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ...... عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَجُلا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا، فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ، فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَرَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا، وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَرَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا بَالُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ))؟ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: ((أَلا

عطاء بن ابی یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے روزہ کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لیا، تو اس سے اسے کافی پریشانی لاحق ہوگئی۔ اس نے اپنی بیوی کو بھیجا کہ وہ اس کے متعلق دریافت کرے۔ اس عورت نے مومنوں کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے ہیں، اس عورت نے واپس آ کر اپنے خاوند کو بتایا تو اس بات نے اسے اور پریشان کردیا، اس آدمی نے کہا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں کیونکہ اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے جائز قرار دیتا ہے، وہ عورت دوبارہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ہاں تشریف فرما پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس عورت کو کیا مسئلہ ہے؟'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتلایا تو

أَخْبَرْتِيهَا أَنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ!)) . فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا، وَقَالَ: لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ . فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ)) . [1]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا آپ نے اسے بتایا نہیں کہ میں یہ کام کرتا ہوں؟'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اسے بتلا دیا یہ اپنے خاوند کے پاس گئی تو وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا، اور اس نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی طرح نہیں ہیں کیونکہ اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ غصہ میں آ گئے اور آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں تم سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، اور اللہ کی حدود کو جاننے والا ہوں۔''

[٦٤٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَضْحَكُ . [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض بیویوں کا روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے، پھر وہ ہنس پڑتی۔

فوائد :...... (1) روزہ دار کا حالتِ روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ بوسہ لینے والے کو فتنہ میں پڑنے کا خدشہ نہ ہو اور اسے اپنے آپ پر قابو ہو۔

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اگر لاعلمی میں کوئی ایسا کام ہو جاتا جس کے متعلق انہیں شرعی حکم معلوم نہ ہوتا تو بے چین ہو جاتے تا آنکہ شرعی حکم معلوم ہو جاتا ہے۔

(3) رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور حدود اللہ کا علم رکھنے والے تھے۔

(4) رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہ تھا۔

(5) رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج خاص کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ پیار تھا۔

[٦٤٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے دار کے بوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٤٩٢)۔ والطحاوى: ٢/ ٩٤ .

[2] اخرجه البخارى، الصوم، باب القبلة للصائم (١٩٢٨)۔ ومسلم، الصيام، باب بيان أن القبلة فى الصوم ليست محرمة على من لم تحرك الشهوة (١١٠٦) .

لِلشَّابِّ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ . [1]

آپ نے بوڑھے کے لیے رخصت دی اور نوجوان کے لیے اس کو ناپسند کیا۔

فوائد: ...... (1) سیدنا ابن عباس نے بوڑھے آدمی کو اپنے نفس پر کنٹرول کی وجہ سے اجازت دی جب کہ عموماً نوجوان آدمی کے لیے نفس پر قابو پانا مشکل ہے اس لیے نوجوانوں کے متعلق اس بات کو ناپسند فرمایا۔

(2) حالتِ روزہ میں بیوی سے جماع بالاتفاق حرام ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ بھی لازم آتا ہے۔

بَابُ: الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

[14]...... روزہ دار صبح کرے جبکہ وہ جنبی ہو

[٦٤٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَسْمَعُ: إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ ثُمَّ أَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ)) . فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي)) . [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور وہ سن رہی تھیں، میں صبح کرتا ہوں اور میں جنبی ہوتا ہوں اور میرا روزے کا بھی ارادہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی صبح کو اٹھتا ہوں اور جنبی ہوتا ہوں، اور میرا روزے کا بھی ارادہ ہوتا ہے۔ میں پہلے غسل کرتا ہوں پھر اس دن کا روزہ رکھتا ہوں۔'' اس آدمی نے کہا آپ اور ہم برابر نہیں ہیں اس لیے کہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کو جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔''

[٦٤٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ......

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه مالك فى الموطا، الصيام، باب ماجاء فى التشديد فى القبلة للصائم، والبيهقى: ٤/ ٢٣٢۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٥٠٠)۔ وعبدالرزاق (٧٤١٨).

[2] اخرجه مسلم، الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب (١١١٠).

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَا: أَنَّ رَجُلا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَـلَـى الْبَـابِ وَأَنَـا أَسْمَعُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ)). [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جبکہ وہ دروازے پر کھڑا تھا میں سن رہی تھی، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میرا روزے کا بھی ارادہ ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں بھی حالت جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزہ کا بھی ارادہ رکھتا ہوں، میں پہلے غسل کرتا ہوں، اور پھر اس دن کا روزہ رکھتا ہوں۔

فوائد: ...... 1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہونے کے باوجود احکام شرع سے مبرا نہیں تھے تو آج کل کے یہ صاحبزادے، پیرزادے اور دیگر پیر وفقیر کیسے بری ہو سکتے ہیں۔

2 حالت جنابت میں صبح کرنے والا نہا کر اور بغیر نہائے روزہ رکھ سکتا ہے بعد میں نہا کر نماز فجر ادا کرے۔

3 غسل فرض ہونے کے بعد فوراً نہانا ضروری نہیں ہے۔

4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہونے کے باوجود ہم جیسے نہیں بلکہ آپ افضل البشر اور اللہ کے محبوب رسول ہیں۔

5 نبی علیہ السلام گناہوں سے پاک تھے۔

6 اعمال وافعال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ضروری ہے سوائے استثنائی صورتوں کے۔

[٦٤٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ:......

أَنَّـهُ سَـمِـعَ أَبَـا بَـكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: كُـنْـتُ أَنَـا وَأَبِي عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ أَصْبَحَ جُـنُبًـا أَفْـطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ. فَقَالَ مَرْوَانُ: أَقْسَـمْـتُ عَـلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمَّـيِ الْـمُـؤْمِـنِينَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَـنْهَـا فَـلْتَسْـأَلَنَّهُمَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَـذَهَـبَ عَبْـدُ الـرَّحْـمَـنِ، وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَـلْـنَـا عَـلَـى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَلَّمَ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ مدینہ کے گورنر مروان بن حکم کے پاس تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں، جس نے حالت جنابت میں صبح کی وہ اس دن روزہ چھوڑ دے۔ مروان نے کہا اے عبدالرحمٰن! میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ تو مومنوں کی ماں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس جا اور ان دونوں سے اس کے متعلق ضرور پوچھ۔ ابوبکر کہتے ہیں، عبدالرحمٰن گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا حتی کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، عبدالرحمٰن نے انہیں

[1] انظر الحديث السابق برقم (٦٤٧)

عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُكِرَ لَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لا وَاللّٰهِ يَا عَائِشَةُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلامٍ، ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا مَرْوَانَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا قَالَتَا فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ مَرْوَانُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي بِالْبَابِ فَلْتَأْتِ أَبَا هُرَيْرَةَ فَلْتُخْبِرْهُ بِذَلِكَ. فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لا عِلْمَ لِي بِذَلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ. ❶

سلام کیا اور کہا اے ام المومنین ہم مروان کے پاس تھے کہ ہمارے سامنے ذکر ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے حالت جنابت میں صبح کی وہ اس دن روزہ افطار کرے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! بات اس طرح نہیں جس طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہی، کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اعراض کرے گا؟ عبدالرحمٰن نے کہا، اللہ کی قسم بالکل نہیں اے عائشہ! تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتی ہوں کہ آپ کو جماع کی وجہ سے نہ کہ احتلام کی وجہ حالت جنابت میں صبح ہوتی، پھر آپ اس روز روزہ رکھتے، ابوبکر کہتے ہیں ہم نکلے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے۔ ان سے بھی اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے وہی بات کہی جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی تھی۔ ابوبکر کہتے ہیں ہم نکلے یہاں تک کہ مروان کے پاس آئے۔ عبدالرحمٰن نے وہی بات (اسے) بتلائی جو ان دونوں (ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہی تھی تو مروان نے کہا: اے ابومحمد میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ضرور دروازے پر کھڑی سواری پر سوار ہو کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائے گا اور انہیں اس کے متعلق بتائے گا۔ ابوبکر کہتے ہیں عبدالرحمٰن سوار ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ سوار ہوگیا، حتی کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، عبدالرحمٰن نے ان کے ساتھ کچھ دیر (اردگرد کی) باتیں کیں پھر یہ ماجرہ ان سے کہا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے تو اس کا کچھ علم نہیں ایک بتانے والے نے ایسا ہی بتایا تھا۔''

---

❶ اخرجه البخاری، الصوم، باب الصائم، يصبح جنبًا (١٩٢٥)، (١٩٢٦)۔ ومسلم، الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب (١١٠٩).

فوائد: ...... ❶ علماء کا امراء کے ہاں جا کر علمی مذاکرات کرنا درست ہے۔

❷ اگر کسی مسئلہ میں شک پیدا ہو جائے تو اپنے سے بڑے عالم کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

❸ وہ مسائل جن میں صحابیات کو صحابہ کی نسبت زیادہ معلومات ہیں صحابیات رضی اللہ عنہن کی مرویات کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات پر ترجیح ہوگی۔ اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

❹ بات میں تاکید پیدا کرنے کے لیے قسم اٹھانا یا دینا درست ہے تاہم بات بات پر قسم کفار غیر مستحسن ہے۔

❺ مسائل کی تحقیق کرنا، حق کی جستجو اور حق پر عمل کرنا اسی طرح حق کی دعوت دینا مستحسن عمل ہے۔

❻ ہر معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرنی چاہیے۔

❼ خلافِ شرع بات کا اچھے انداز سے رد کرنا چاہیے۔

❽ اگر آدمی حالتِ جنات میں روزے کی ابتداء کرے پھر بروقت غسل کر کے نماز ادا کرے تو کوئی حرج نہیں۔

❾ اس حدیث سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے جنہوں نے حق کا اعتراف فرما کر اس کی طرف رجوع فرمایا۔

❿ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو خبر دینے والے سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ۱۹۷۵، ۱۹۷۶)

[٦٥٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عن أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ يَوْمَهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی، اور آپ جنبی ہوتے، پھر غسل فرماتے اور اس دن کا روزہ رکھتے۔

فوائد: ...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۶۴۸

[1] اخرجه البخاری، الصوم، باب اغتسال الصائم (۱۹۳۰)۔ ومسلم، الصیام، باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب (۱۱۰۹).

بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ مِنْ جِمَاعٍ وَكَفَّارَتِهِ وَإِفْطَارِ مَنْ خَافَتْ عَلَى وَلَدِهَا

[15]......جس نے رمضان میں جماع سے روزہ توڑ دیا، اور اس کا کفارہ، اور اس عورت کے روزہ نہ رکھنے کا بیان جو بچے کے متعلق خوفزدہ ہو

[٦٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلا أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، فَقَالَ: إِنِّي لا أَجِدُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ بِعَرَقِ تَمْرٍ، فَقَالَ: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحَدٌ أَحْوَجَ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ ثُمَّ قَالَ: ((كُلْهُ)). قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَكَانَ فِطْرُهُ بِجِمَاعٍ. [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں (جماع سے) روزہ توڑ دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک گردن آزاد کرنے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔ اس آدمی نے کہا، میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا تھیلا پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے لو اور صدقہ کردو۔'' اس آدمی نے کہا، مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت نظر آئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اچھا جاؤ اور کھاؤ۔'' امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس کا روزہ جماع کرنے کی وجہ سے ٹوٹا تھا۔

[٦٥٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتِفُ شَعْرَهُ، وَيَضْرِبُ نَحْرَهُ، وَيَقُولُ: هَلَكَ الأَبْعَدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي

سعید بن میسّب فرماتے ہیں ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، وہ اپنے بال نوچ رہا تھا، اور اپنے سینے کو پیٹ رہا تھا، اور کہہ رہا تھا دوری نے ہلاک کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' اس نے کہا میں نے رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع

---

[1] اخرجه البخاری، الصوم، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیء فتصدق علیه فلیکفر (١٩٣٦)، (١٩٣٧)۔ ومسلم، الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع فی نهار رمضان على الصائم، ووجوب الكفارة...... الخ (١١١١).

رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَعْتِقَ رَقَبَةً))؟ قَالَ: لا . قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُهْدِيَ بَدَنَةً))؟ قَالَ: لا . قَالَ: ((فَاجْلِسْ)) . قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ: "خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ". قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ مِنِّي، قَالَ: ((فَكُلْهُ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا أَصَبْتَ)) . قَالَ عَطَاءٌ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: كَمْ فِي ذَلِكَ الْعَرَقِ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا إِلَى عِشْرِينَ . [1]

کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو اونٹ کی قربانی ی طاقت رکھتا ہے؟'' اس نے کہا، نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا، ''بیٹھ جا۔'' سعید بن میّب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا تھیلا پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''اسے لے لو اور صدقہ کردو۔'' اس آدمی نے کہا، میں اپنے آپ سے بڑھ کر کسی کو محتاج نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کو کھاؤ، اس (جماع والے) دن کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھو۔'' عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سعید بن میّب رحمہ اللہ سے پوچھا اس تھیلے میں کتنی کھجوریں تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پندرہ سے بیس صاع کے درمیان تھیں۔

فوائد:...... ❶ رمضان میں بیوی کے ساتھ حالتِ روزہ میں مباشرت (جماع) کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم آتا ہے۔

❷ جماع کرنے سے تین کفارات میں سے ایک کی ادائیگی ضروری ہے۔ اوّلاً گردن آزاد کرنا اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور کفارے کے ساتھ روزے کی قضا بھی دینی ہوگی۔

❸ کفارہ ادا کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

❹ جو شخص کسی طرح بھی کفارہ ادا نہ کر سکے اس سے کفارہ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

❺ جو شخص اپنی غلطی پر شرمندہ ہو اسے مزید عار دلانے کی بجائے اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیے۔

❻ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے لیے انتہائی مشفق و مہربان تھے۔

❼ اگر کسی مفلس پر غلطی کی وجہ سے کفارہ لازم ہو جائے تو دیگر مسلمانوں کو اس کی مدد کرنا چاہیے۔

---

[1] صحیح ثبت موصولًا من طریق ابن المسیب: اخرجه ابن ماجة، الصیام، باب ماجاء فی کفارة من افطر یومًا من رمضان (١٦٧١)۔ وانظر الحدیث السابق برقم (٦٥١).

8 اگر کسی آدمی سے ایسا گناہ سرزد ہو جس پر حد نہیں اور وہ توبہ کے ارادہ سے امام یا حاکم کے پاس آ جائے تو امام اور حاکم کو اس کی تشفی فرمانی چاہیے۔

9 نبی کریم انتہائی اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ اعرابی کی غلطی اور محتاجی دیکھ کر غصہ کرنے کی بجائے مسکرا دیئے۔

[٦٥٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلَى وَلَدِهَا، قَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ جب اسے بچے کا خدشہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو گندم کا ایک مد کھلا دے۔

فوائد:...... 1 حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی کے لیے روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ان اللہ عزوجل وضع عن المسافر شطر الصلاۃ وعن المسافر والحامل والمرضع الصوم))

''اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کردی ہے اور مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون سے روزہ ساقط کردیا ہے۔'' (سنن ابن ماجه، ابواب ماجاء الصيام، باب ماجاء فى الافطار للحامل والمرضع، رقم: ١٦٦٧ـ سنن ابى داؤد: رقم: ٢٣٠٨)

2 مسافر کے لیے تو صرف قضا واجب ہے لیکن حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے متعلق علماء کی مختلف اراء ہیں بعض کے نزدیک صرف فدیہ ہے، بعض کے نزدیک فدیہ اور قضا دونوں ہیں جب کہ بعض کے نزدیک نہ فدیہ ہے اور نہ ہی قضا ہے راجح بات یہی ہے کہ وہ مریض کے حکم میں ہے اور اس پر وضع حمل اور دودھ پلانے سے فراغت کے بعد قضا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابٌ: فِي الْحِجَامَةِ

[16]......سینگی کا بیان

[٦٥٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ

[1] صحيح اخرجه البيهقى: ٤/ ٢٣٠ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٤٨٨)

أَبِی قِلابَةَ ، عَنِ الأَشْعَثِ......

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْفَتْحِ ، فَرَأَى رَجُلا يَحْتَجِمُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِی: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)) . [1]

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے زمانے میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے سنگی لگوائی ہوئی ہے جبکہ رمضان کے اٹھارہ دن گزر چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرمایا: ''سنگی لگانے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ توڑ دیا۔''

فوائد: ......سینگی ایک طریقہ، علاج ہے جس میں خاص طریقے سے پچھ لگا کر خون نکالا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص حالتِ روزہ میں سینگی لگائے یا لگوائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بعض علماء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ بعض کے نزدیک سینگی سے روزہ متاثر نہیں ہوتا جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ جن احادیث میں روزہ ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں اور اس شخص کے لیے سینگی مکروہ ضرور ہے جسے کمزوری لاحق ہو۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا:

((أکنتم تکرهون الحجامة للصائم قال لا ، الآ من اجل الضعف))

''کیا آپ لوگ روزہ دار کے لیے سینگی مکروہ جانتے ہیں؟ تو انہوں نے جواباً کہا، نہیں البتہ کمزوری کے خیال سے'' (حالتِ روزہ میں سینگی لگوانا اچھا نہیں سمجھتے)

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الحجامة والقی للصائم، رقم:۱۹۴۰)

[٦٥٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِی زِيَادٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ مُحْرِمًا صَائِمًا . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں روزہ سے سنگی لگوائی۔

فوائد: ......معلوم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ روزہ اور حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔

[٦٥٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

---

[1] اخرجه ابوداود، الصيام، باب فی الصائم يحتجم (٢٣٦٩)۔ وابن ماجة، الصيام، باب ماجاء فی الحجامة للصائم (١٦٨١)۔ وصححه الحاكم: ١/ ٤٢٨ ، ٤٢٩ .

[2] صحيح غير هذا الطريق، اخرجه البخاری، الصوم، باب الحجامة والقیئ للصائم (١٩٣٨)، (١٩٣٩) .

صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ[1]

کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ (پہلے) روزے کی حالت میں سنگی لگواتے پھر بعد میں چھوڑ دی۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے روزہ کی حالت میں سینگی لگوا لیتے تھے بعد میں اس عمل کو ترک کر دیا۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فكان يحتجم بالليل" ''(کہ دن کو ترک کر کے) رات کو سینگی لگوا لیتے تھے۔''(بخاری، قبل الحدیث، رقم: ۱۹۳۸)

❸ مزید فوائد کے لیے دیکھئے حدیث نمبر: ۶۵۴۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ

[17]......روزوں کی قضاء کا بیان

[۶۵۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ...... عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْخَطْبُ يَسِيرٌ.[2]

خالد بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں بادلوں والے دن روزہ افطار کر دیا، انہوں نے سمجھا شاید شام ہوگئی اور سورج غروب ہوگیا، ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے امیر المومنین! سورج طلوع ہو چکا، (یعنی ابھی غروب نہیں ہوا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مقدمہ آسان ہے۔

فوائد: ...... ❶ کہ ابر آلود ہونے کی بنا پر اگر آدمی اندازے سے روزہ افطار کر لے اور اسے بعد میں معلوم ہو کہ ابھی تو سورج غروب نہیں ہوا تو وہ اس دن کے روزہ کی بعد میں قضا دے گا۔

❷ الخطب یسیرٌ یعنی یہ مقدمہ آسان ہے مشکل نہیں بعد میں صرف ایک روز قضا کا رکھ لیں گے۔

❸ خبر واحد حجت ہے۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه مالك فى الموطا، الصيام، باب حجامة الصائم: والبيهقى: ٤/ ٢٦٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٢٥٤٥ .

[2] اسناده صحيح: اخرجه مالك فى الموطا، الصيام، باب ماجاء فى قضاء رمضان والكفارات: والبيهقى: ٤/ ٢١٧۔ وفى المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٢٤٧٣ .

[٦٥٨]...... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ:......

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَمَنْ تَقَيَّأَ وَهُوَ صَائِمٌ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلا قَضَاءَ عَلَيْهِ . [1]

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جس نے روزہ کی حالت میں خود قے کی اس پر قضا واجب ہے۔ اور جس کو آپ ہی آپ قے آ جائے (یعنی ارادتاً نہ کرے) تو اس پر روزے کی قضا لازم نہیں۔

[٦٥٩]...... وَبِهَذَا أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ . [2]

اور اسی طرح ہمیں مالک رحمہ اللہ نے نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

فوائد: ......اگر روزہ دار کو خود قے آ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر وہ قصداً قے کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ نفلی ہو فرضی تاہم فرضی روزے کی قضا لازم ہوگی۔

[٦٦٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَصُومُهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ وَالثَّالِثَ سَنَدًا بِلا مَتْنٍ مِنْ كِتَابِ الصِّيَامِ ، وَالرَّابِعَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . [3]

ابوسلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے فرمایا: مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضاء ہوتی مجھے شعبان سے پہلے ان کو رکھنے کی استطاعت نہ ہوتی۔ (یعنی شعبان میں قضاء دیتی۔)

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا رمضان کے روزوں کی تاخیر سے قضا بھی درست ہے لیکن اگر استطاعت ہو تو جلدی قضا دینا بہتر ہے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَارِعُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (آلِ عمران:١٣٣)

''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو''

(2) رمضان کے روزوں کی قضا کے طریقہ کار کے سلسلہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تعلیقاً

---

[1] انظر الحديث الذى بعده برقم (٦٥٩)

[2] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ٢١٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٢٤٧٥ .

[3] اخرجه البخارى، الصوم، باب متى يقضى قضاء رمضان (١٩٥٠)۔ ومسلم، الصيام، باب جواز تأخير قضاء رمضان مالم...... الخ (١١٤٦) .

نقل کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لا بأس ان يفرق لقول الله"فعدة من ايام اخر))

''کہ ان روزوں کو متفرق دنوں میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا حکم صرف دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنے کا ہے۔'' (بخاری ، قبل الحديث رقم : ۱۹۵)

3 عذرِ شرعی کی بنا پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا سال بھر میں کسی وقت بھی دی جاسکتی ہے شعبان میں قضا دینا ضروری نہیں۔

8

كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کے مسائل

بَابُ مَا فُرِضَ مِنْ صَدَقَةٍ وَعُقُولٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ

[1]......زکوٰۃ اور دیتوں میں سے جو بھی فرض ہوا ہے اس پر وحی اتری ہے

[٦٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُسٍ: عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ مِنَ الْعُقُولِ نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَمَا فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعُقُولِ وَالصَّدَقَةِ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ. [1]

ابن جریج بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن طاووس نے کہا کہ میرے باپ کے پاس ایک کتاب ہے جس میں ان دیتوں کا ذکر ہے جس پر وحی نازل ہوئی۔ اور جو بھی رسول اللہ ﷺ نے دیتوں اور زکوٰۃ سے فرض کیا ہے اس پر وحی نازل ہوئی ہے۔

[٦٦٢]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ عِنْدَهُ كِتَابًا مِنَ الْعُقُولِ نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَمَا فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدَقَةٍ وَعُقُولٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَقِيلَ: لَمْ يَسُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ

طاؤس سے روایت ہے کہ اس کے پاس ان ایک دیتوں سے متعلق کتاب ہے جن پر وحی نازل ہوئی ہے۔ اور جو بھی رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فرض کیا یا دیت فرض کی اس پر وحی نازل ہوئی۔ اور کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

[1] مرسل: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٢٤)۔ وعبدالرزاق (١٧٢٠١).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ إِلا بِوَحْيٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُتْلَى وَمِنْهُ مَا يَكُونُ وَحْيًا إِلَى رَسُولِهِ فَيَسْتَنُّ بِهِ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ إِبْطَالِ الاسْتِحْسَانِ . ❶

نے کبھی بھی کوئی عمل اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کیا، ایک تو وحی وہ ہے جس کی تلاوت ہوتی ہے اور دوسری وحی وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوتی اور آپ اس پر عمل کرتے۔

فوائد :...... رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اقدس سے نکلنے والے الفاظ وحی ہوتے تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىo﴾ (النجم: ٣، ٤)

''اور وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے، وہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات قرآنی احکامات کی توضیح وتفسیر تھے اور آپ علیہ السلام نے جو بھی فرمایا، کیا یا کرنے کا حکم دیا سب من جانب اللہ ہے۔

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

[2]...... صدقۂ فطر کا بیان

[٦٦٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد، غلام، مرد اور عورت پر مسلمانوں میں سے فرض قرار دیا۔

فوائد :...... ❶ زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے قرآن وحدیث میں اس کی فرضیت کو بڑے واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس سے مال پاک ہوتا ہے اور صاحب مال کو بخل کی رزالت اور گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ شریعت نے جانوروں، سونے چاندی، نقدی، زمین کی پیداوار اور مال تجارت سے زکوٰۃ کا تقاضا کیا ہے۔ اس کے علاوہ ماہِ رمضان کے اختتام پر نمازِ عید کی ادائیگی سے قبل فطرانہ (صدقہ فطر) کو بھی فرض کیا گیا ہے۔ یہ روزمرہ کی خوراک میں سے ایک صاع ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

---

❶ مرسل: انظر الحديث السابق برقم: (٦٦١)

❷ اخرجه البخاری، زكوٰة، باب صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين (١٥٠٤)۔ ومسلم، الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (٩٨٤).

❷ حدیث کے الفاظ "من المسلمین" اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ صدقہ فطر صرف مسلمانوں کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

❸ بہتر یہی ہے کہ صدقۂ فطر احادیث میں مذکورہ اجناس سے ادا کیا جائے لیکن اگر مجبوری ہو تو قیمت دینا بھی درست ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے "بَـابْ الـعرض فی الزکاة" میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ فرض زکوٰۃ میں بدل جائز ہے۔ (دیکھئے: صحیح بخاری کتاب الزکاة باب العرض فی الزکاة)

❹ جدید اوزان کے مطابق ایک صاع اڑھائی کلو گرام کے قریب بنتا ہے۔ (۵) صدقہ فطر غلام آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے سب پر فرض ہے۔

[٦٦٤]...... أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى مِمَّنْ تُمَوِّنُونَ. ❶

جعفر بن محمد اپنے باپ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن افراد میں سے جن کی تم کفالت کرتے ہو ہر آزاد، غلام، مرد اور عورت پر صدقہ فطر فرض کیا ہے۔

[٦٦٥]...... أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ:......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم فطر کی زکوٰۃ کھانے کا ایک صاع، یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع نکالا کرتے تھے۔

[٦٦٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکوٰۃ لوگوں پر کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کی۔

---

❶ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٦١۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٤٠٢)

❷ اخرجه البخاري، الزكاة، باب صدقة الفطر صاعا من طعام (١٥٠٦)۔ ومسلم، الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير (٩٨٥).

❸ انظر الحديث السابق برقم (٦٦٣)

[٦٦٧]...... أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ:......

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم فطر کی زکوٰۃ ایک صاع کھانے سے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع کشمش سے یا ایک صاع پنیر نکالا کرتے تھے۔

فوائد: ......دیکھئے فوائد حدیث نمبر ٦٦٣

[٦٦٨]...... أَنْبَأَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، يَقُولُ:......

إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَخَطَبَ النَّاسَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ النَّاسَ بِهِ أَنْ قَالَ: إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ. قَالَ الأَصَمُّ: وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هَذِهِ الأَخْبَارَ كُلَّهَا وَإِنْ كَانَتْ مُعَادَةَ الأَسَانِيدِ؛ لأَنَّهَا بِلَفْظٍ آخَرَ وَفِيهَا زِيَادَةٌ وَنُقْصَانٌ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع کھانے سے یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کھجوروں یا ایک صاع جو سے صدقۂ فطر دیا کرتے تھے۔ ہم ہمیشہ یہ دیتے رہے حتیٰ کہ معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کے لیے آئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور جو لوگوں سے کلام کیا اس میں سے یہ بھی فرمایا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہے، پھر لوگوں نے اس طریقہ کو لے لیا۔

اصم کہتے ہیں میں نے یہ تمام باتیں اس لیے بیان کیں، اگرچہ ان میں سندوں کا اعادہ ہے کہ یہ آخری الفاظ کے ساتھ ہیں اور ان میں زیادتی ونقصان دونوں کا ذکر ہے۔

فوائد: ...... ❶ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ شام کے علاقے کی دو مد (آدھا صاع) گندم کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں لہٰذا آدھا صاع گندم فطرانہ کافی ہے۔ جب کہ زمانہ نبوی میں کھانے کی ہر جنس سے صحابہ

❶ انظر الحديث السابق برقم (٦٦٥)

❷ اخرجه مسلم، الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير (٩٨٥).

کرام رضی اللہ عنہم ایک صاع فطرانہ ادا کرتے۔

❷ اس حدیث کے راوی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فأمّا انا فلا ازال اخرجه كما كنت اخرجه ابداً ماعشت))

''میں جب تک زندہ رہا ہمیشہ اسی طرح (پورا صاع) نکالتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نکالتا تھا۔'' (صحيح مسلم، رقم:٩٨٥)

معلوم ہوا سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے اتفاق نہیں کیا اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے اتفاق نہیں کیا تھا۔ (دیکھئے: صحيح بخاری، رقم: ١٥٠٧، وصحيح مسلم، رقم: ٩٨٤) لہٰذا جو بات عہدِ نبوی میں رائج رہی اور جس پر صحابہ عمل پیرا ہے وہی راجح ہے یعنی صدقہ فطر ایک صاع ہی ادا کیا جائے گا۔

[٦٦٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لا يُخْرِجُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلا التَّمْرَ إِلا مَرَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ أَخْرَجَ شَعِيرًا. ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فطر کی زکوٰۃ کھجور سے نکالتے صرف ایک دفعہ انہوں نے جو سے نکالی۔

فوائد: ......معلوم ہوا متبع سنت رجل صالح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صدقہ فطر کھجور کی جنس سے ادا فرماتے تھے۔

[٦٧٠]...... حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ:......

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ الأَشْرِبَةِ. ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم صدقۂ فطر کھانے سے ایک صاع، جو سے ایک صاع، کھجوروں سے ایک صاع، کشمش سے ایک صاع اور پنیر سے ایک صاع نکالتے تھے۔

فوائد: ......دیکھئے فوائد حدیث نمبر ٦٦٣

---

❶ اخرجه البخاری، الزكاة، باب صدقة الفطر على الحر والمملوك (١٥١١).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٦٦٥)

بَابُ صَرْفِ زَكَاةِ الْفِطْرِ

[3]......صدقۂ فطر کے مصرف کا بیان

[٦٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تَجْتَمِعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاثَةٍ. [1]

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقۂ فطر جمع کرنے والے کے پاس عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے بھیج دیتے تھے

[٦٧٢]...... وَبِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تَجْتَمِعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاثَةٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّانِي فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [2]

اسی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ صدقۂ فطر جمع کرنے والے کے پاس دو یا تین دن پہلے بھیج دیتے تھے۔

فوائد: ...... (1) فطرانہ صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صدقات کے آٹھ مصارف بیان فرمائے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبه: ٦٠)

’’بے شک صدقات فقراء مساکین وصول کرنے والوں، تالیف قلب گردنیں آزاد کرانے، مقروضوں، اللہ کی راہ اور مسافروں کے لیے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔‘‘

(2) اسلامی حکومت میں بیت المال بنیادی حیثیت رکھتا ہے جس میں زکوٰۃ وصدقات کے علاوہ دیگر اموال بھی جمع کیے جاتے ہیں اور پھر بیت المال سے عام مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے لہٰذا بیت المال کی موجودگی میں اپنے صدقات وخیرات اور دیگر عطیات کا مصرف خود تلاش کرنے کی بجائے بیت المال میں جمع کرانا اولیٰ ہے۔

(3) صدقۂ فطر نماز عید کی ادائیگی سے پہلے ادا کرنا ہوگا کیونکہ اس کی مشروعیت میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ غریب و مسکین بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔اگر کوئی آدمی عید کے بعد ادا کرتا ہے تو وہ صدقۂ فطر نہ ہوگا بلکہ عام صدقہ

[1] اسناده صحیح: اخرجه البیهقی: ٤/ ١١٢۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٤٢٠)۔ ومالك فی الموطا الزكاة، باب وقت ارسال زكوة الفطر.

[2] انظر الحديث السابق برقم (٦٧١)

تصور کیا جائے گا۔

بَابُ أَخْذِ الزَّكَاةِ وَصَرْفِهَا

[4]......زکوٰۃ لینے اور اس کے مصارف کا بیان

[٦٧٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ: ((فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ)). [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تو ان سے کہا ''اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ ان پر صدقہ ہے، جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں میں لوٹا دیا جائے گا۔

فوائد:...... ❶ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ۱۰ھ میں حجۃ الوداع سے قبل یمن کی طرف گورنر بنا کر بھیجا گیا۔ یمن کے ایک حصے کے گورنر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جب کہ دوسرے حصے کے گورنر سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔

(صحیح بخاری، رقم:٤٣٤١، ٤٣٤٢)

❷ کلمۂ توحید کے اقرار کے بعد عبادات میں نماز اور زکوٰۃ کا نمبر آتا ہے۔

❸ معلوم ہوا تبلیغ دین میں تدریج ہے۔

❹ دعوت وتبلیغ کے لیے حکمت عملی انتہائی ضروری ہے۔

❺ زکوٰۃ صاحب نصاب مالدار آدمی پر فرض ہے۔

❻ جس جگہ سے زکوٰۃ وصول کی جائے اسی جگہ کے فقیر مسلمانوں میں تقسیم کی جائے اگر مال وہاں کے مسلمانوں کی ضروریات سے زائد ہو تو اسے دوسرے شہروں میں منتقل کرنا جائز ہے۔

❼ زکوٰۃ کے مصارف آٹھ ہیں جن کا سورۃ توبہ کی آیت نمبر ساٹھ میں ذکر موجود ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۶۷۲۔

❽ اسلامی حکومت کے زکوٰۃ لینے والے کارندوں سے تعاون کرنا اخلاقی اور ایمانی فرض ہے اور اُن کا صاحبِ نصاب مکلّف آدمی سے زکوٰۃ کا تقاضا کرنا درست ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الزکاة، باب اخذ الصدقة من الاغنیاء وترد فی الفقراء حیث کانوا (١٤٩٦)۔ ومسلم، الإیمان، باب الدعاء الی الشهادتین وشرائع الاسلام (١٩).

9 مسلمان اسلامی حکومت کو زکوۃ دیتے ہیں جبکہ غیر مسلموں سے زکوۃ کا متبادل ٹیکس لیا جاتا ہے اسے ''جزیہ'' کہتے ہیں۔

[٦٧٤]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ، اللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا، وَتَرُدَّهَا فِي فُقَرَائِنَا؟ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ نَعَمْ)). [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے صدقہ لے کر اسے ہمارے محتاجوں میں لوٹا دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ گواہ ہے، ہاں (ایسا ہی ہے)۔''

فوائد:...... 1 حدیث وحی الٰہی ہے اور یہ بھی اسی طرح حجت ہے جس طرح قرآن حجت ہے۔

2 زکوۃ وصدقات اغنیاء سے لے کر فقراء میں تقسیم کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

3 اللہ کو گواہ بنا کر بات کرنا درست ہے۔

4 اللہ کی قسم دے کر سوال کرنا جائز ہے۔

5 یہ سائل سیدنا ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ تھے جو قبیلہ بنی سعد بن بکر سے تعلق رکھتے تھے اور اپنی قوم کے نمائندے بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے تھے۔ (بخاری، رقم:٦٣)

6 معلوم ہوا کسی عالم کے پاس سفر کر کے جانا اور اس سے مسائل کی تحقیق کرنا مستحسن ہے۔

[٦٧٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ......

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلالِيِّ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ((نُؤَدِّيهَا)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [2]

قبیصہ رضی اللہ عنہ بن مخارق الہلالی کہتے ہیں میں نے ایک ضمانت اٹھالی۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہم اس کو ادا کریں گے۔''

---

[1] اخرجه البخاری، العلم، باب القرأة والعرض على المحدث (٦٣)۔ ومسلم، الايمان، باب السؤال من اركان الإسلام (١٢).

[2] اخرجه مسلم، الزكاة، باب من تحل له المسألة (١٠٤٤).

فوائد: ......اگر کوئی شخص فتنہ وشر کے خاتمہ کے لیے کسی فریق کی طرف سے رقم یا دیت ادا کرنے کی ذمہ داری اٹھالے اور پھر اسے وہ رقم ادا کرنا پڑ جائے تو ایسے شخص کے لیے زکوٰۃ کے مال سے وہ رقم ادا کرنا اور دوسروں لوگوں سے تعاون کی اپیل کرنا، سوال کرنا جائز ہے۔ یہی صورت اس حدیث میں بھی بیان ہوئی ہے۔ سیدنا قبیصہ رضی اللہ عنہ نے ضمانت اٹھائی اور انہیں چٹی پڑ گئی تو انہوں نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا، آپ علیہ السلام نے انہیں تعاون کی یقین دہانی فرمادی۔

[٦٧٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، يَعْنِي: ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ: أَنَّ رَجُلَيْنِ أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَصَعَّدَ فِيهِمَا وَصَوَّبَ، وَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا وَلا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ، وَلا لِذِي قُوَّةٍ مُكْتَسِبٍ)). [1]

عبداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے انہیں بتایا کہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے مال سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اوپر سے نیچے تک دیکھا، اور فرمایا: ''اگر تم چاہو (تو میں دے دیتا ہوں) مگر صدقہ میں نہ مالدار کا حصہ ہے اور نہ ہی طاقتور کما لینے والے کا۔''

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا مالدار، طاقتور اور محنت مزدوری کر سکنے والے شخص کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔

2 زکوٰۃ کے مال میں تندرست وتوانا آدمی کا کوئی حق نہیں۔

3 دعوتِ دین میں لوگوں کے ضمیر کو جگانا اور انہیں مناسب طریقے سے سمجھانا اچھی بات ہے، نبی علیہ السلام نے سائلین کو نظر بھر کر دیکھا اور پھر فرمایا: تم جیسے لوگوں کے لیے اس مال میں کوئی حق نہیں لیکن اگر تم ناحق لینا چاہو تو تمہاری صوابدید ہے۔

[٦٧٧]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزَّكَاةِ. فَقَالَ: أَعْطِهَا أَنْتَ، فَقُلْتُ: أَلَمْ يَكُنِ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ، قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي لا أَرَى أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَى السُّلْطَانِ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ أَدَبِ الْقَاضِي،

اسامہ بن زید اللیثی سے روایت ہے کہ اس نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تو خود دے دے۔ اسامہ کہتے ہیں میں نے کہا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ نہیں کہتے تھے کہ بادشاہ کے ہاں پہنچا دو، انہوں نے کہا، ہاں۔ لیکن میرے خیال میں اسے بادشاہ تک پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

---

[1] صحیح: اخرجه ابوداود، الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى (١٦٣٣)۔ والنسائى، الزكاة، باب مسألة القوى المكتسب (٢٥٩٩).

وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ . ❶

فوائد: ...... مال زکوٰۃ بیت المال میں جمع کرانا چاہیے، لیکن اگر بیت المال کا قیام نہ ہوتو بامر مجبوری آدمی اس فریضہ کو خود بھی مستحقین تک پہنچا سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ قِتَالِ مَانِعِ الصَّدَقَةِ

[5]......صدقہ (زکوٰۃ) نہ دینے والوں سے قتال کا بیان

[٦٧٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَـنْ أَبِـى هُـرَيْـرَةَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لأَبِـى بَـكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَنْ مَنَعَ الصَّدَقَةَ: أَلَيْـسَ قَـدْ قَـالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ: " لا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لا إِلَـهَ إِلا الـلّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّى دِمَاءَ هُـمْ وَأَمْـوَالَهُـمْ إِلا بِـحَـقِّهَـا وَحِسَابُهُمْ عَلَى الـلّٰـهِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَذَا مِنْ حَقِّهَا يَعْنِى مَنْعَهُمُ الصَّدَقَةَ . ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے متعلق کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں کہ "میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دیں۔ جب وہ یہ کہہ دیں تو میری طرف سے ان کے خون، ان کا مال محفوظ ہوجائے گا۔ سوائے اس کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ) اوران کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس کے حق سے ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ سے انکار کردیا ہے۔

[٦٧٩]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِى سَلَمَةَ......

عَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا أَزَالُ أُقَاتِلُ الـنَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوا لا إِلَـهَ إِلا الـلّٰـهُ فَـقَـدْ عَـصَمُوا مِنِّى دِمَـاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . قَالَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہہ دیتے۔ جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا، تو میری طرف سے ان کا جان و مال محفوظ ہوگیا۔ سوائے اس کے حق کے (یعنی قصاص

❶ فى اسناده مقال من اجل أسامة بن زيد الليثى، اخرجه البيهقى: ٤/ ١١٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٤١٨)

❷ اخرجه البخارى، الزكاة، باب وجوب الزكاة (١٣٩٩)، (١٤٠٠)۔ ومسلم، الايمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا...... الخ (٢٠).

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَذَا مِنْ حَقِّهَا لَوْ مَنَعُونِي عِقَالا مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ. [1]

وغیرہ کی صورتیں) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اسی کے حق سے ہے، اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی رسی بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں اس کے لیے ان سے لڑوں گا۔

[٦٨٠]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَذَا الْقَوْلَ أَوْ مَعْنَاهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. [2]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ یا اس کے ہم معنی بات کہی۔

فوائد: ...... (1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کا ارادہ فرمایا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس معاملہ میں تردد ہوا لیکن بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اتفاق کر لیا یوں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فہم وفراست اور عزم صمیم سے اسلام کو ایک بڑے فتنے سے بچا لیا ورنہ اسلامی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

(2) جس طرح توحید ورسالت کے منکرین سے قتال اور جہاد ضروری ہے اسی طرح نماز اور زکوۃ کے منکرین سے بھی جہاد وقتال ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی بات کا حکم تھا۔ (دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ٢٥)

(3) کوئی شخص صرف کلمہ کے اقرار سے مسلمان نہیں بن جاتا جب تک دیگر ارکان اسلام کی وقت آنے پر پابندی نہ کرے۔

(4) کلمہ کا اقرار مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے لیکن مسلمان رہنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

(5) دین میں تفقہ کے اعتبار سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی فرق تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے فائق تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حقیقت کا اظہار فرماتے جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فہم وفراست کو دیکھ کر کہا "وکان

---

[1] اخرجه البخاری، الجهاد والسير، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الإسلام والنبوة...... الخ (٢٩٤٦)۔ ومسلم، الايمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا...... الخ (٢١).

[2] صحيح: اخرجه البيهقی فی المعرفة السنن والآثار (٥٠٢٧)۔ واحمد: ١/ ٤٧.

ابوبکر اعلمنا" اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بڑے عالم تھے۔

(صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ، رقم : ۲۳۸۲)

❻ "حسابهم علی الله" سے مراد یہ ہے کہ جس نے زبان سے ایمان کا اقرار کیا اس کو مومن سمجھیں گے اور اس کے مال و جان پر حملہ نہیں کریں گے، اس کے دل میں ایمان ہے یا نہیں اس سے ہمیں غرض نہیں۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ لا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ

[6]......اس انسان کے گناہ کا بیان جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے

[٦٨١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَامِعَ بْنَ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ، سَمِعَا أَبَا وَائِلٍ يُخْبِرُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ، وَهُوَ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُطَوِّقَهُ فِي عُنُقِهِ)). ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [آل عمران: ١٨٠]. ❶

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: "جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا، قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی، آدمی اس سے بھاگے اور وہ اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کی گردن میں طوق کی طرح پہنا دیا جائے گا۔ پھر ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ "عنقریب قیامت کے دن یہ اپنی بخل کی اشیاء سے طوق ڈال دیے جائیں گے۔" (آلِ عمران: ۱۸۰)

[٦٨٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ لا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمْكِنَهُ يَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جس کے پاس مال ہے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی۔ جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے

❶ اخرجه الترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران (٣٠١٢)۔ وقال "حسن صحیح" وابن ماجه، الزکاة، باب ماجاء فی منع الزکاة (١٧٨٤)۔ وصححه ابن خزیمة (٢٢٥٦).

❷ صحیح موقوفًا وقد صح مرفوعًا: اخرجه البخاری، الزکاة، باب اثم مانع الزکاة (١٤٠٣).

اسے ڈھونڈے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور کہے گا، میں تیرا خزانہ ہوں۔

[٦٨٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ لا يُـؤَدِّي زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَـهُ زَبِيبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمْكِنَهُ يَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں جس کے پاس مال ہے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دے دی جائے گی جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے اسے تلاش کرے گا، حتی کہ اسے پالے گا اور کہے گا میں تیر اخزانہ ہوں۔

فوائد: ...... ❶ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنا سنگین جرم ہے جس کی پاداش میں انسان کو روزِ قیامت ہولناک عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

❷ صاحب نصاب پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

❸ رسول اللہ کے فرامین قرآن مجید کی بہترین تشریح وتفسیر ہیں۔

❹ گنجے سانپ سے مراد انتہائی زہریلا سانپ ہے۔

❺ معلوم ہوا سانپ انسان کی طرف لپکے گا اور اسے کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں لہٰذا زکوٰۃ نہ دینے والوں کو دنیا کے معمولی فائدے کی بجائے آخرت میں ہونے والے بہت بڑے نقصان کی طرف غور کرنا چاہیے۔

بَابٌ: فِي الْكَنْزِ

[7]......خزانے کا بیان

[٦٨٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْـنَ عُـمَـرَ وَهُـوَ يَسْـأَلُ عَـنِ الْكَنْزِ، فَقَالَ: هُوَ الْمَالُ الَّذِي لا تُؤَدُّوا مِنْهُ الزَّكَاةَ. [2]

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ سے "کنز" کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ مال ہے جس کی تم زکوٰۃ نہ دو۔

[٦٨٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ......

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٦٨٢).

[2] صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ٨٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٢١٣).

عَـنْ نَـافِـعٍ: أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كُلُّ مَالٍ تُؤَدَّى زَكَـاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَإِنْ كَانَ مَدْفُونًا، وَكُلُّ مَالٍ لا تُـؤَدَّى زَكَاتُهُ فَهُوَ كَنْزٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَدْفُونًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ہر وہ مال جس کی تو زکوٰۃ ادا کرے وہ خزانہ نہیں اگر چہ دفن شدہ ہی ہو، اور ہر وہ مال جس کی تو زکوٰۃ نہیں دیتا وہ خزانہ ہے اگر چہ دفن نہ بھی ہو۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وعید ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ﴾ (التوبه: ۳۴) اس مال سے متعلق ہے۔ جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی۔

(۲) مال کو جمع کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کا حق یعنی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَالْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ

[8]...... پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرنا، خرچ کرنے والے اور کنجوسی کرنے والے کا بیان

[٦٨٦]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَـا الْـقَـاسِـمِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((وَالَّـذِي نَـفْسِـي بِيَـدِهِ مَـا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِـصَـدَقَةٍ مِـنْ كَسْـبٍ طَيِّبٍ، وَلا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلا طَيِّبًا، وَلا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ، إِلا طَيِّبٌ إِلا كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُـرَبِّـي أَحَـدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهَا لَمِثْلُ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَنَّ الـلّٰـهَ هُـوَ يَـقْبَـلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ [التوبة: ١٠٤]. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے، ''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص حلال کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی (کے صدقہ) کو ہی قبول فرماتے ہیں اور اللہ کی طرف صرف حلال کمائی کا صدقہ ہی جاتا ہے۔ یہ اسی طرح جیسے کوئی (اللہ) رحمان کے ہاتھ میں رکھتا ہے، پھر وہ (اللہ) اس میں صدقہ کرنے والے کے لیے اضافہ کرتا ہے، جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ قیامت

❶ صحيح موقوفًا: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٢١٢)۔ وفى الكبرى له: ٤/ ٨٣۔ وعبدالرزاق (١٨٤٠)، (١٨٤١)، (١٨٤٢)۔ وابن ابى شيبة (١٠٥١٩).

❷ اخرجه البخارى، الزكاة، باب الصدقة، من كسب طيب لقوله ﴿ويربى الصدقات...... الخ﴾ (١٤١٠)۔ ومسلم، الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها (١٠١٤).

کے دن اس کے لیے بہت بڑے پہاڑ کے برابر ہو کر آئے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول کرتا ہے۔'' (التوبہ:۱۰۴)

فوائد: ...... 1 حلال کمائی سے صدقہ وخیرات کرنا عظیم نیکی ہے۔

2 اللہ کے ہاں وہی صدقہ قبول ہوتا ہے جو حلال کمائی سے ہو کیونکہ حرام کمائی سے کیا ہوا صدقہ اللہ قبول نہیں فرماتے۔

3 قرآن اور صحیح احادیث میں اللہ رب العزت کے لیے ید ہاتھ، وجہ (چہرہ)، ساق (پنڈلی)، جسے جو الفاظ وارد ہیں، اہل حدیث ان کو ان کے ظاہری معنی پر محمول کرتے اور ان پر بلا چوں چراں ایمان لاتے ہیں نہ ان کو مخلوقات سے تشبیہ دیتے ہیں نہ ان کی تاویل کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی کیفیات بیان کرتے ہیں۔

4 حصولِ رضائے الٰہی کے لیے اخلاص کے ساتھ دی ہوئی تھوڑی سے چیز بھی بہت بڑے اجر کا باعث بن جاتی ہے۔

5 احادیث قرآنِ مجید کی بہترین تفسیر ہیں۔

[٦٨٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ ثِيَابَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تَأْخُذَ بِعُنُقِهِ أَوْ تَرْقُوَتِهِ فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ دینے والے اور کنجوس انسان کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہیں جو چھاتی سے لے کر ہنسلی تک ہیں۔ جب خرچ کرنے والا (سخی) خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کرتا اس کو چھپا لیتا ہے یا وہ (جسم سے) تجاوز کر جاتا ہے حتی کہ اس کے کپڑوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور چلنے میں اس کا نشان مٹتا جاتا ہے، اور جب کنجوس خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ (کرتا) تنگ ہو جاتا ہے، اور ہر حلقہ

[1] اخرجه البخاري، الزكاة، باب مثل البخيل والمتصدق (١٤٤٣)۔ ومسلم، الزكاة، باب مثل المنفق والبخيل (١٠٢١).

اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے، حتی کہ وہ اس کی گردن یا گلے کو (بھی دبالیتا ہے) بخیل اس کو کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن وہ کشادہ نہیں ہو پاتا۔

[٦٨٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلا أَنَّهُ قَالَ: ((فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلا تَتَوَسَّعُ)). أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. [1]

ایک دوسری سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں الفاظ یہ ہیں: ''کہ وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کر نہیں پاتا۔''

فوائد: ...... (1) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اچھی صفت ہے قرآن وحدیث میں فرضی زکوٰۃ کے علاوہ نفلی زکوٰۃ کی بھی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ صدقہ نہ کرنے والے، مال کو جمع رکھنے والے انسان کو بخیل کہا گیا ہے۔

(2) مثالوں کے ساتھ مسائل اور شرعی احکام کو سمجھانا مسنون ہے۔

(3) معلوم ہوا صدقہ کرنے سے انسان کا دل کشادہ ہوتا ہے۔ جب کہ بخل سے تنگ دلی پیدا ہوتی ہے۔

(4) مال کا بخل انسان میں حرص، لالچ بخل خودغرضی اور سنگ دلی پیدا کرتا ہے جب کہ مال خرچ کرنے سے انسان میں ایثار وقربانی، غمخواری، اور غرباء سے محبت جنم لیتی ہے۔

بَابُ رِضَى الْمُصَدِّقِ

[9]......صدقہ لینے والے کی رضا کا بیان

[٦٨٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلا عَنْ رِضًى)). [2]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمہارے پاس سے خوش ہوکر جائے۔''

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٦٨٧)

[2] اخرجه مسلم، الزكاة، باب ارضاء السعاة، رقم: ٩٨٩ـ والترمذى، الزكاة، باب ماجاء فى رضا المصدق، رقم: ٦٤٧ـ ٦٤٨.

فوائد :...... ❶ حکومت زکوٰۃ کی وصولی کے لیے عامل مقرر کرسکتی ہے۔
❷ جب عامل شرعی واجب کا تقاضا کرے تو اسے راضی کرنا ضروری ہے۔
❸ حکومتی عاملوں سے حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔
❹ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عادل اور منصف عامل مقرر کرے تاکہ لوگ ان کے ظلم سے محفوظ رہیں۔

[٦٩٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلانِ مِنْ أَشْجَعَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَ يَأْتِيهِمْ مُصَدِّقًا فَيَقُولُ لِرَبِّ الْمَالِ: أَخْرِجْ إِلَيَّ صَدَقَةَ مَالِكَ، فَلا يَقُودُ إِلَيْهِ شَاةً فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ إِلا قَبِلَهَا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❶

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں کہ مجھے اشجع قبیلہ کے دو آدمیوں نے بتایا کہ محمد بن سلمہ انصاری ان کے پاس زکوٰۃ لینے آتے تو وہ مال کے مالک سے کہتے زکوٰۃ کا مال لاؤ، جب بھی کوئی بکری جس کا حق پورا کرنا ضروری ہوتا لائی جاتی تو وہ اسے قبول فرما لیتے۔

بَابُ وَقْتِ وُجُوبِ الزَّكَاةِ وَقَبُولِ قَوْلِ الْمُصَدِّقِ

[10]......زکوٰۃ کے واجب ہونے کے وقت اور زکوٰۃ لینے والے کی بات ماننے کا بیان

[٦٩١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......
عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. ❷

نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں جب تک کہ ایک سال نہ گزر جائے۔

فوائد :...... ❶ سونا، چاندی، اموالِ تجارت، نقدی اور مویشیوں وغیرہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے جہاں نصاب ضروری ہے وہاں ایک سال کا گزر جانا بھی شرط ہے۔
❷ زمین کی پیداوار پھل اور فصلوں وغیرہ میں پھل کے پکنے اور فصل کے کاٹنے کی شرط ہے چاہے زمین سال میں ایک بار، دو بار یا تین بار ہی پیداوار دے۔ ہر دفعہ عشر یا نصف العشر کی ادائیگی ہوگی بشرطیکہ پیداوار نصاب کو پہنچے۔
❸ وقت (سال گزرنے) سے پہلے زکوٰۃ دینا بھی درست ہے جیسا کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

❶ اسناده لضعف لابهام من اخبر مهد بن يحيي: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٥٨، ١٠٢.

❷ اسناده صحيح: اخرجه الترمذي، الزكاة، باب ماجاء لازكاة على المال...... الخ (٦٣٢)۔ ومالك في المؤطا، الزكاة، باب الزكاة في العين من الذهب والورق والبيهقي: ٤/ ١٠٣، ١٠٤، ١٠٩۔ والدارقطني: ٢/ ٩٢.

دریافت کیا کہ کیا صدقہ (زکوٰۃ) اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا ہوسکتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے انہیں اس کی رخصت دے دی۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی تعجیل الزکاۃ، رقم: ١٦٢٤۔ المنتقٰی لابن الجارود، رقم: ٣٦٠)

[٦٩٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: هَذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ، فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتَّى تَخْلُصَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّونَ مِنْهَا الزَّكَاةَ. [1]

سائب بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے؛ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے، جس پر قرض ہے وہ ادائیگی کردے یہاں تک کہ تمہارا خالص مال رہ جائے پھر تم اس سے زکوٰۃ ادا کرو۔

فوائد:...... (1) ”شهر زكاتكم“ کے تعین میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے رجب کا مہینہ ہے جب کہ بعض نے محرم اور بعض نے رمضان مراد لیا۔

علامہ وحید الزمان نے اس سے رمضان المبارک مراد لیا ہے۔ (مؤطا امام مالك مترجم باب الزكاة فى الدّين) راجح بات یہی ہے کہ جب سال مکمل ہوجائے تو زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔ کسی بھی صحیح حدیث سے زکوٰۃ کے مہینہ کی تخصیص ثابت نہیں ہے۔

(2) معلوم ہوا ادائیگی زکوٰۃ سے قبل صاحبِ نصاب کو قرض ادا کرنا چاہیے تاکہ اس کے پاس خالص مال بچ جائے اور اس کے حساب سے زکوٰۃ وصول پائے۔

[٦٩٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ قُدَامَةَ......

عَنْ أَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ إِذَا جِئْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَقْبِضُ مِنْهُ عَطَائِي، سَأَلَنِي: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ؟ فَإِنْ قُلْتُ: نَعَمْ. أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذَلِكَ الْمَالِ، فَإِنْ قُلْتُ: لا. دَفَعَ إِلَيَّ عَطَائِي. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. [2]

قدامہ کہتے ہیں جب میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی تنخواہ وصول کرنے کے لیے آتا تو وہ مجھ سے پوچھتے، کیا تیرے پاس موجود مال پر زکوٰۃ واجب ہے؟ اگر میں ہاں کہتا تو میری تنخواہ سے زکوٰۃ وصول فرما لیتے اور اگر میں ناں کہتا تو میری تنخواہ مجھے دے دیتے۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ١٤٨۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٣٦٩)۔ وعبدالرزاق (٧٠٨٦)۔ وابن ابى شيبة (١٠٥٥).

[2] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٢٧٦)۔ وعبدالرزاق (٧٠٢٩).

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا اگر عمال پر زکوٰۃ واجب ہوتی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس کو ان کی تنخواہ سے کاٹ کر باقی رقم انہیں لوٹا دیتے۔

❷ حاکم وقت خود بھی زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے۔

❸ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے خلافت کا مربوط اور مثالی نظم ونسق قائم کیا۔

بَابُ صَدَقَةِ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالرِّقَةِ

[11]......اونٹ، بکری اور چاندی کی زکاۃ کا بیان

[٦٩٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ أَنَسٍ أَوْ أَنَّ فُلانَ ابْنَ أَنَسٍ، الشَّافِعِيُّ يَشُكُّ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: هَذِهِ الصَّدَقَةُ، ثُمَّ تُرِكَتِ الْغَنَمُ وَغَيْرُهَا، وَكَرِهَهَا النَّاسُ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا فَمَنْ سُئِلَهَا عَلَى وَجْهِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلا يُعْطِهِ. فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاثِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: یہ ہے وہ صدقہ (زکوٰۃ کا نصاب) ہے پھر بکریوں اور ان کے علاوہ کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا گیا، اور لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یہ زکوٰۃ کا وہ فریضہ ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا۔ اس لیے جو شخص مومنوں سے اس کے مطابق زکوٰۃ مانگے تو انہیں دے دینی چاہیے، اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دے، چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ پر ایک بکری دینی ہوگی۔ اگر اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے تو پچیس سے پینتیس تک، ایک برس کی مادہ اونٹنی، اگر ایک برس کی مادہ اونٹنی نہیں تو دو برس کا جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو نر اونٹ واجب ہے۔ جب اونٹوں کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے تو چھتیس سے پینتالیس تک دو برس کی مادہ واجب ہوگی، جب تعداد چھیالیس تک جائے تو چھیالیس سے ساٹھ

وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ. وَإِنْ تَبَايَنَتْ أَسْنَانُ الإِبِلِ فِي فَرِيضَةِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا عَلَيْهِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتْ عَلَيْهِ الْحِقَّةُ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. [1]

تک تین برس کی جفتی کے قابل اونٹنی واجب ہے اور جب تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے تو اکسٹھ سے پچھتر تک چار برس کی مادہ واجب ہوگی، جب تعداد چھہتر تک پہنچ جائے تو چھہتر سے نوے تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں واجب ہوں گی، اور جب تعداد اکیانوے تک پہنچ جائے تو اکیانوے سے ایک سو بیس تک جفتی کے قابل دو اونٹنیاں واجب ہوں گی اور جب تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہوجائے تو ہر چالیس پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس پر تین برس کی اونٹنی واجب ہوگی۔

اگر اونٹوں کی عمریں صدقہ کے فرض میں علیحدہ علیحدہ ہوں تو جس کے اونٹوں کی تعداد جذعہ کے صدقہ کو پہنچ جائے اور اس کے پاس جذعہ نہیں بلکہ حقہ ہے تو اس سے زکوٰۃ میں حقہ کے ساتھ دو بکریاں بھی لے لی جائیں۔ اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو ورنہ بیس درہم لے لیے جائیں۔ اور اگر کسی پر زکوٰۃ میں حقہ واجب ہو اور اس کے پاس حقہ نہیں بلکہ جذعہ ہے تو اس سے جذعہ لے کر صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں زکوٰۃ دینے والے کو دے دے۔

فوائد: ...... (1) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو اس وقت دی جب انہیں بحرین کی طرف زکوٰۃ کی وصولی پر عامل بنا کر بھیجا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ١٤٥٤)

(2) فریضۂ زکوٰۃ کی اس تفصیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی بھی وضاحت ہوتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے: ﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤) ''کہ ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے ان کی طرف نازل شدہ امور کی وضاحت فرمائیں۔''

(3) مکتوبات کا آغاز ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے کرنا مسنون و مأثور ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الزكاة، باب العرض فی الزكاة (١٤٤٨)، (١٤٥٤).

❹ سنن ابی داؤد میں ہے اس مکتوب پر رسول اللہ ﷺ کی مہر بھی تھی۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد، رقم:١٥٦٧)
جس سے معلوم ہوتا ہے احادیث کی تدوین عہدِ رسالت میں شروع ہوچکی تھی۔

❺ اگر حکومتِ وقت مال پر عائد ہونے والے شرعی حقوق کا مطالبہ کرے تو احسن انداز سے اس کی ادائیگی ضروری ہے اگر حکومت ایسے امور سے غافل ہو تو انفرادی طور پر مسلمانوں کا خود انہیں ادا کرنا فرض ہے۔

❻ عاملین کے جائز مطالبات پورے اور ناجائز مطالبات پورے نہیں کرنے چاہیں۔

❼ نصاب سے کم مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

❽ اونٹ کی زکوٰۃ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۵ سے ۹	ایک بکری
۱۰ سے ۱۴ تک	دو بکریاں
۱۵ سے ۱۹ تک	تین بکریاں
۲۰ سے ۲۴ تک	چار بکریاں
۲۵ سے ۳۵ تک	ایک بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی)
۳۶ سے ۴۵ تک	بنت لبون (دو سال کی اونٹنی)
۴۶ سے ۶۰ تک	حقہ (تین سال کی اونٹنی)
۶۱ سے ۷۵ تک	جذعہ (چار سال کی اونٹنی)
۷۶ سے ۹۰ تک	دو بنت لبون
۹۱ سے ۱۲۰	دو حقے

اگر تعداد ۱۲۰ سے بڑھ جائے تو پھر ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور اور ہر پچاس میں ایک حقہ زکوٰۃ ہوگی۔

❾ اگر ریوڑ میں مطلوبہ عمر کی مؤنث نہ ہو تو اس سے بڑی یا چھوٹی بھی وصول کی جاسکتی ہے لیکن ایسی صورت میں دو بکریاں یا ان کی قیمت کا بھی تبادلہ ہوگا تاکہ فرض کی ادائیگی بھی ہوجائے اور کسی ظلم بھی نہ ہو۔

❿ زکوٰۃ میں صرف اونٹنیاں ہی وصول کیا جاتی ہیں اور ابن لبون (دو سالہ نر) بنتِ مخاض (ایک سالہ اونٹ) کی عدم دستیابی پر لیا جاتا ہے۔

[٦٩٥]...... أَخْبَرَنِی عَدَدٌ ثِقَاتٌ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَى هَذَا لا يُخَالِفُهُ، إِلا أَنِّي أَحْفَظُ فِيهِ: وَلا يُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا لا أَحْفَظُ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا عَلَيْهِ قَالَ: وَأَحْسَبُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ كِتَابَ الصَّدَقَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ هَذَا الْمَعْنَى كَمَا وَصَفْتُ. [1]

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی بیان فرماتے ہیں، مگر میں نے اس میں یہ یاد کیا ہے کہ زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم نہیں دے گا مجھے یہ یاد نہیں کہ اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو۔ اور میرا خیال ہے کہ حماد کی سند سے مروی حدیث جو انس رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں انہوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول صدقہ کی کتاب مجھے دی، پھر یہی معنی ذکر کیے جس طرح کہ میں نے بیان کیا۔

[٦٩٦]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ هَذَا كِتَابُ الصَّدَقَاتِ فِيهِ: فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ فَدُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاثِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى سِتِّينَ حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ جَذَعَةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى تِسْعِينَ ابْنَتَا لَبُونٍ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ، فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ. وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى ثَلاثِ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ صدقوں (کی تفصیل) کی کتاب ہے اور اس میں ہے کہ ہر چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ایک بکری ہے اور ہر پانچ پر ایک بکری اور اس سے اوپر پینتیس تک ایک برس کی اونٹنی واجب ہے۔ اگر ایک برس کی اونٹنی نہیں تو وہ دو برس کا اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اس سے اوپر پینتالیس تک دو برس کی وہ اونٹنی ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اس سے اوپر ساٹھ تک تین برس کی وہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ اور اس سے اوپر پچھتّر تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ اور اس سے اوپر نوے کی تعداد تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں ہیں۔ اور اس سے اوپر ایک سو بیس کی تعداد تک تین برس کی وہ دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ اور جب تعداد اس سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس پر تین برس کی اونٹنی واجب ہوگی۔ اور (جنگل یا

[1] اخرجه البخاري، الزكاة، باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده (١٤٥٣).

مِـائَةٍ ثَـلاثُ شِيَاهٍ ، فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَفِى كُلِّ مِـائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ . وَلا يُخْرَجُ فِى الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ ، وَلا ذَاتُ عُـوَارٍ ، وَلا تَيْـسٌ إِلا مَـا شَـاءَ الْـمُـصَـدِّقُ ، وَلا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلا يُفَرَّقُ بَيْـنَ مُـجْتَـمِـعٍ خَشْيَةَ الـصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَـلِيـطَيْـنِ فَـإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ ، وَفِـى الـرِّقَةِ رُبْـعُ الْعُشْرِ إِذَا بَلَغَتْ رِقَةُ أَحَدِهِمْ خَـمْـسَ أَوَاقٍ . هَـذِهِ نُسْـخَةُ كِتَـابِ عُمَرَ بْنِ الْـخَـطَّـابِ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَـنْهُ الَّتِى كَانَ يَأْخُذُ عَلَيْهَا . قَالَ الشَّافِعِيُّ: بِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ . [1]

میدان وغیرہ میں) چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ جب ان کی تعداد چالیس سے ایک سو بیس تک ہے تو اس میں ایک بکری واجب ہے۔ اس سے اوپر دوسو تک دو بکریاں ہیں اور اس سے اوپر تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں، اور جب تعداد اس سے زیادہ ہوجائے تو ہر سو پر ایک بکری واجب ہوگی اور زکوٰۃ میں بوڑھی، عیب والی، اور نر نہ دی جائے مگر یہ کہ صدقہ لینے والا مناسب سمجھے تو لے لے۔ اور زکوٰۃ (کی زیادتی) کے خوف سے جدا جدا مال کو یکجا اور یکجا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے۔ اور جب دو شریک ہوں تو وہ اپنا اپنا حساب برابر کرلیں، اور جب چاندی پانچ اوقیہ تک پہنچ جائے تو اس میں ربع العشر (اڑھائی فیصد/ چالیسواں حصہ) زکوٰۃ واجب ہے۔

یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کتاب کے اس نسخہ کی عبارت ہے جس کے مطابق وہ لوگوں سے زکوٰۃ لیتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم اس سارے کو لیں گے (یعنی ہمارا یہ مذہب ہے۔)

فوائد: ...... 1 اونٹوں کی زکوٰۃ کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۶۹۴۔

2 "سـائـمة الغنم" سے مراد وہ بکریاں ہیں جن کی زندگی کا انحصار جنگلوں میں چرنے پر ہے اور وہ گھر میں بہت کم چارہ کھاتی ہیں۔

3 بکریوں کی زکوٰۃ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۴۰ سے ۱۲۰ تک	ایک بکری
۱۲۱ سے ۲۰۰ تک	دو بکریاں
۲۰۱ سے ۳۰۰ تک	تین بکریاں

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ٨٧ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٢٢٥) .

اگر تعداد ۳۰۰ سے تجاوز کر جائے تو پھر ہر سو پر ایک بکری زکوۃ لازم ہوگی۔ اور اگر بکریوں کی تعداد ۴۰ سے کم ہو تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔

❹ زکوۃ میں بوڑھا، بھینگا، اور عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح بکریوں پر جفتی کے لیے مخصوص بکرا بھی مالک کی مرضی کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

❺ زکوۃ ادا کرنے کے ڈر سے متفرق جانوروں کو اکٹھا کرنا اور ایک ریوڑ کے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کرنا بھی جائز نہیں۔ مثلاً چالیس بکریوں میں اگر دو شریک ہیں تو وہ زکوۃ سے بچتے ہوئے اپنی اپنی بکریاں علیحدہ علیحدہ کرلیں یا اسی طرح دو آدمیوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکوۃ ہے اور وہ اپنی بکریاں اکٹھی کرلیں اور دونوں مل کر صرف ایک بکری زکوۃ دیں یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔

❻ ایک ریوڑ میں شریک افراد برابری کے ساتھ زکوۃ میں حصہ دار ہوں گے مثلاً زید اور عمر کا چالیس بکریوں کا ریوڑ ہے اور عامل زید کی بکری لے گیا تو عمر کو اس کی آدھی قیمت دینا ہوگی۔

❼ چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ (دوسو درہم، ساڑھے باون تولہ) ہے۔

❽ جب چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے تو اس پر سال گزرنے کے بعد چالیسواں حصہ زکوۃ ہے۔

❾ زکوۃ کی ادائیگی کرتے ہوئے ردی یا گھٹیا مال دینے کی بجائے عمدہ سے عمدہ چیز دینا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ﴾ (البقرة : ٢٦٧)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے اس سے خرچ کرو۔ ان میں سے ردی چیزوں کے خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو جنہیں تم خود لینے والے نہیں الا کہ آنکھیں بند کرلو۔''

[٦٩٧]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لا أَدْرِي أَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ أَمْ لا؟ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ مِثْلَ هَذَا الْمَعْنَى لا يُخَالِفُهُ، وَلا

سالم رحمہ اللہ بن عبداللہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ سفیان بن حسین کے واسطہ سے حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی یا نہیں؟ اونٹوں کی زکوۃ میں انہیں معانی کی طرح مروی ہے جو اس کے خلاف

أَعْلَمُهُ، بَلْ لا أَشُكُّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلا أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِجَمِيعِ الْحَدِيثِ فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ وَالْخُلَطَاءِ وَالرِّقَةِ هَكَذَا إِلا أَنِّي لا أَحْفَظُ إِلا الإِبِلَ فِي حَدِيثِهِ. ❶

نہیں، اور میں نہیں جانتا بلکہ اگر اللہ نے چاہا تو مجھے کوئی شک نہیں مگر یہ کہ انہوں نے مجھے ساری حدیث بکریوں، آپس میں شرکاء اور چاندی کے متعلق اسی طرح بیان کی۔ مگر یہ کہ میں ان کی حدیث میں صرف اونٹوں کا یاد رکھ سکا۔

[٦٩٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ:......

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى الطَّائِفِ وَمَخَالِيفِهَا، فَخَرَجَ مُصَدِّقًا فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمُ الْغَذِيَّ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُمْ، فَقَالُوا لَهُ: إِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَيْنَا بِالْغَذِيِّ فَخُذْهُ مِنَّا، فَأَمْسَكَ حَتَّى لَقِيَ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: اعْلَمْ أَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَظْلِمُهُمْ تَعْتَدُّ عَلَيْهِمْ بِالْغَذِيِّ وَلا تَأْخُذُهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمْ بِالْغَذِيِّ حَتَّى بِالسَّخْلَةِ يَرُوحُ بِهَا الرَّاعِي عَلَى يَدِهِ وَقُلْ لَهُمْ: لا آخُذُ مِنْكُمُ الرُّبَّى وَلا الْمَاخِضَ، وَلا ذَاتَ الدَّرِّ، وَلا الشَّاةَ الأَكُولَةَ وَلا فَحْلَ الْغَنَمِ، وَخُذِ الْعَنَاقَ وَالْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ فَذَلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غَذِيِّ الْمَالِ وَخِيَارِهِ. ❷

بشر بن عاصم اپنے باپ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان بن عبداللہ کو طائف اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں عامل (زکوٰۃ لینے والا) مقرر کیا، وہ صدقہ (زکوٰۃ) لینے نکلے تو چھوٹے جانوروں (بچوں) کو بھی (بڑوں کے ساتھ) شمار کیا۔ جب کہ وہ چھوٹے بچے ان سے زکوٰۃ میں نہ لیتے تو انہوں نے کہا اگر آپ ان چھوٹوں کو شمار کرتے ہیں تو ان کو زکوٰۃ کے طور پر ہم سے وصول بھی کریں۔ وہ رک گئے (زکوٰۃ نہ لی) حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: آپ جان لیں کہ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ان کے چھوٹے جانوروں کو شمار کرتے ہیں اور ان کی زکوٰۃ نہ لے کر آپ ان پر ظلم کرتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ان کے جانوروں کے چھوٹے بچے بھی شمار کروحتی کہ اس بچے کو بھی (جو اپنے پیروں پر چل نہیں سکتا) جسے گڈریا اپنے ہاتھ پر اٹھا کر لے جاتا ہے اور ان سے کہو، میں تم سے بچوں کو دودھ پلانے والی، نہ وضع حمل کے قریب، اور نہ

---

❶ اخرجه ابوداود، الزكاة، باب فى زكاة السائمة (١٥٦٨)۔ والترمذى، الزكاة، باب ماجاء فى زكاة الابل والغنم (٦٢١)۔ وقال "حسن" وصححه ابن خزيمة (٢٢٦٧)۔ والحاكم: ١/ ٩٤، ٩٣، ٣٩٢.

❷ اخرجه مالك فى الموطا، الزكاة، باب ماجاء فيما يعتدبه من السخل فى الصدقة، والبيهقى: ٤/ ١٠٠۔ وعبدالرزاق (٦٨٠٦)، (٦٨٠٨)۔ وابن ابى شيبة (٩٩٨٥).

دودھ والی، اور نہ ذبح کے لیے موٹی کی ہوئی اور نہ ہی بکریوں سے جفتی کرنے والا بکرا لوں گا۔ اور ان سے عناق، جذعہ اور دو برس کا جانور لو اور یہ خراب اور عمدہ مال میں سے اوسط درجہ کا ہے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا جانوروں کی زکوٰۃ میں بچوں کو بھی شمار کیا جائے گا، لیکن بچوں کو وصول نہیں کیا جائے گا۔

❷ زکوٰۃ میں نہ تو نہایت عمدہ مال لیا جائے گا اور نہ گھٹیا اور ردی وصول کیا جائے گا۔ بلکہ متوسط جانور وصول کیا جائے گا تاکہ فریضۂ زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے اور کسی پر ظلم بھی نہ ہو۔

❸ اگر زکوٰۃ دینے والوں کو عاملیں سے کوئی شکایت ہوتو عاملین کو چاہیے کہ افسرانِ بالا تک معاملہ اٹھائیں تاکہ شکایات کا ازالہ ہوسکے۔

❹ ''عناق'' ولادت سے لے کر بھیڑ یا بکری کا ایک سال تک کا بچہ اور جذعہ اس بچے کو کہتے ہیں جو ایک برس کا ہوچکا ہو۔

[٦٩٩]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ ابْنَ سَعْدٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ......

عَنْ سَعْدٍ أَخِي بَنِي عَدِيٍّ، قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا نُصَدِّقُ أَمْوَالَ النَّاسِ. قَالَ: فَأَخْرَجْتُ لَهُمَا شَاةً مَاخِضًا أَفْضَلَ مَا وَجَدْتُ فَرَدَّاهَا عَلَيَّ، وَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْخُذَ الشَّاةَ الْحُبْلَى، قَالَ: فَأَعْطَيْتُهُمَا شَاةً مِنْ وَسَطِ الْغَنَمِ فَأَخَذَاهَا. ❶

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تاکہ ہم لوگوں سے زکوٰۃ وصول کریں۔ سعد نے کہا: میں نے ان کے لیے حاملہ بکری نکالی جو میرے پاس بکریوں میں سے سب سے اچھی تھی تو انہوں نے لینے سے انکار کردیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (زکوٰۃ میں) حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے انہیں ایک درمیانہ درجے کی بکری دی تو انہوں نے لے لی۔

---

❶ اخرجه ابوداود، الزكاة، باب فى زكاة السائمة (١٥٨١)۔ والنسائى، الزكاة، باب اعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق (٢٤٦٤)، (٢٤٦٥).

[٧٠٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ......
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: مُرَّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَأَى فِيهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا هٰذِهِ الشَّاةُ؟ فَقَالُوا: شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْطَى هٰذِهِ أَهْلُهَا وَهُمْ طَائِعُونَ، لا تَفْتِنُوا النَّاسَ، لا تَأْخُذُوا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ نَكِّبُوا عَنِ الطَّعَامِ. أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❶

نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے زکوۃ کی بکریاں گزریں تو انہوں نے ان میں سے ایک بکری دیکھی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ بکری کس کی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: صدقہ کی بکریوں میں سے ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے گھر والوں نے اسے خوشی سے نہیں دیا ہوگا۔ تم لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالو، مسلمانوں کے بہترین مال نہ لو، اوران کے کھانے کی اشیاء سے باز رہو۔

فوائد :...... ❶ حاکم وقت کو چاہیے کہ حکومتی کارندوں کو رعایا کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین کرتا رہے۔
❷ زکوٰۃ میں مالک کی اجازت کے بغیر نہایت عمدہ مال لینا درست نہیں۔
❸ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ رعایا کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ
[12]......گائے کی زکوۃ کا بیان

[٧٠١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ......
عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخَذَ مِنْ ثَلاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا، وَمِنْ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَأُتِيَ بِمَا دُونَ ذٰلِكَ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا حَتَّى أَلْقَاهُ فَأَسْأَلَهُ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ مُعَاذٌ. ❷

طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہرتیس گاؤں میں سے ایک سال کا بچھڑا (جو دوسرے میں داخل ہو چکا) لیا اور ہر چالیس پر دو سال کا بچھڑا لیا۔ ان کو اس سے کم (عمر والا) دیا گیا تو انہوں نے لینے سے انکار کردیا اور کہا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا (میں اس وقت تک نہیں لوں گا) حتی کہ

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٥٨ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٣٩٤)ـ وابن ابي شيبة (٩٩١٧).
❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، الزكاة، باب في زكاة السائمة (١٥٧٨)ـ وابن ماجة، الزكاة، باب صدقة البقر (١٨٠٣)ـ والترمذي، الزكاة، باب ماجاء في زكاة البقر (٦٢٣)ـ وقال "حسن"ـ وصححه ابن خزيمة (٢٢٦٨)ـ وابن الجارود (١١٠٤).

میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلوں،
طاؤس کہتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ کے (مدینہ) آنے سے
پہلے ہی رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

فوائد:...... ❶ گائے بیلوں کی زکوٰۃ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۳۰ سے ۳۹ تک	ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی)
۴۰ سے ۵۹ تک	مسنہ (دو سال کا نر یا مادہ)

۶۰ سے آگے ہر ۱۰ کے بعد کل تعداد ۳۰ اور ۴۰ کے دو ہندسوں کے حساب سے ہوگی۔ ۳۰ پر ایک سال کا نر یا مادہ اور ۴۰ پر مسنہ لیا جائے گا۔

❷ ۳۰ سے کم بیلوں یا گائیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

❸ بھینس عرب کا جانور نہیں لیکن یہ قد و قیمت اور شکل وصورت کے لحاظ سے چونکہ گائے سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے اس کو بھی گائے کے حکم میں سمجھا جائے گا اور اس سے زکوٰۃ گائے کے نصاب کے مطابق دی جائے گی۔ اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

[۷۰۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......
عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ, أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. [1]

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ کے نصاب سے کم والے سے گائے لائی گئی، تو آپ نے فرمایا: مجھے نبی ﷺ نے اس کے متعلق کچھ بھی حکم نہیں دیا۔

فوائد:...... ❶ ''وقص'' سے مراد کسی بھی نصاب کی متعین مقدار کا وہ حصہ ہے جو نصاب تک شمار میں نہ پہنچا ہو مثلاً چار اونٹ یا ۲۹ گائے وغیرہ۔

❷ وقص پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

((ومن لم يكن معه الأربع من الابل فليس فيها صدقة الا أن يشاء ربها))

''اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے سوائے اس کے کہ مالک چاہے۔''

[1] اسناده ضعيف، لانقطاعه، فان طاؤوسالم يلق معاذ بن جبل اخرجه البيهقي: ٤/ ٩٨، وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٢٣٧)۔ واحمد: ٥/ ٢٣٠، ٢٣١۔ وابوداود في المراسيل (١٠٧).

اسی طرح بکریوں کے متعلق ہے۔ کہ چالیس سے کم پر زکوۃ نہیں ہے الا کہ مالک کچھ ادا کرنا چاہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب زکاة الغنم، رقم:١٤٥٤)

بَابُ مَا لَيْسَ فِيهِ مِنَ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ

[13]...... پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ نہیں

[٧٠٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ)). ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔''

[٧٠٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ)). ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔''

[٧٠٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:......

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الْأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❸

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔''

فوائد: ......معلوم ہوا نصاب سے کم میں زکوۃ فرض نہیں ہے۔ اونٹوں کی زکوۃ کی تفصیل کے لیے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ٦٩٤۔

---

❶ اخرجه البخاری، الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذودٍ صدقة (١٤٥٩).

❷ اخرجه مسلم، الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة (٩٧٩).

❸ اخرجه البخاری، الزكاة، باب زكاة الورق، رقم: ١٤٤٧.

بَابٌ:لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ صَدَقَةٌ

[14]......مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے

[٧٠٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)). [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔''

[٧٠٧]...... أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. [2]

ایک دوسری سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (سابقہ حدیث) کی طرح مروی ہے۔

[٧٠٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ......

عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ. [3]

عراک بن مالک نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح موقوف بیان کیا ہے۔

فوائد:...... (1) مویشیوں میں سے صرف اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریوں پر زکوٰۃ واجب ہے، گھوڑوں کی زکوٰۃ سے متعلق اختلاف ضرور ہے تاہم راجح بات یہی ہے کہ ان میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

(2) حدیث میں مذکورہ غلام سے مراد ایسا غلام ہے۔ جسے انسان نے اپنی ذاتی خدمت کے لیے رکھا ہوا ہو اور گھوڑے سے مراد ایسا گھوڑا ہے جو ذاتی سواری یا کام کاج کے لیے رکھا گیا ہو۔ لیکن اگر گھوڑوں اور غلاموں کو تجارت کی غرض سے رکھا ہو تو ان پر مالِ تجارت ہونے کی وجہ سے زکاۃ ہوگی۔

---

[1] اخرجه البخاری، الزكاة، باب ليس على المسلم فى فرسه صدقه (١٤٦٣)۔ ومسلم، الزكاة، باب لا زكاة على المسلم فى عبده وفرسه (٩٨٢).

[2] اخرجه مسلم، الزكاة، باب لا زكاة على المسلم فى عبده وفرسه (٩٨٢).

[3] صحيح موقوفًا وقد صح مرفوعا كما تقدم: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٢٩٧)۔ والحميدى (١٠٧٥)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٢٨٧).

[٧٠٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينَ ، قَالَ: وَهَلْ فِي الْـخَيْـلِ صَدَقَةٌ؟ أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ ❶

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے غیر عربی گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟

فوائد: ...... "البـراذین" اس سے مراد بار برادری کے لیے مضبوط غیر عربی گھوڑے ہیں۔ جس طرح عام گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں اسی طرح ان پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

بَابُ زَكَاةِ الْعُرُوضِ

[15]......ساز وسامان کی زکوٰۃ کا بیان

[٧١٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَـنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ: أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَى عُنُقِي آدِمَةٌ أَحْـمِلُهَا ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا تُؤَدِّي زَكَاتَكَ يَا حِـمَـاسُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَالِي غَيْرُ هَذِهِ الَّتِي عَلَى ظَهْرِي وَآهِبَةٌ فِي الْقَرَظِ ، فَقَالَ: ذَاكَ مَـالٌ فَـضَـعْ ، قَـالَ: فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَـحَسَبَهَـا فَـوَجَـدْتُ قَـدْ وَجَـبَ فِيهَا الزَّكَاةُ ، فَأَخَذَ مِنْهَا الزَّكَاةَ . ❷

ابوعمرو بن حماس سے روایت ہے اس کے باپ نے کہا میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جبکہ میں اپنی گردن پر چمڑا رکھے ہوئے تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا تم اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے اے حماس؟

حماس کہتے ہیں میں نے کہا، میرے پاس اس جمع کیے ہوئے چمڑے کے تھیلے کے علاوہ جو میری بیٹھ پر ہے کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ مال ہے، نیچے رکھو۔ حماس کہتے ہیں: میں نے ان کے سامنے اسے رکھ دیا، انہوں نے اس کا حساب لگایا تو مجھے پتہ چلا کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے، پھر انہوں نے اس سے زکوٰۃ لے لی۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١١٩ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٢٩٨)۔ وابن ابى شيبة (١٠١٤٥)۔ (١٠١٤٦).

❷ اسـنـاده ضـعيف ، فان ابا عمرو بن حماس الليثي مقبول حيث يتابع ولم يتابع: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٤٧ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٣٦٥)، (٢٣٦٦).

[۷۱۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ . ❶

ایک دوسری سند سے ابوعمرو بن حماس اپنے باپ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[۷۱۲]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ...... عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ مِنَ التِّجَارَاتِ ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارًا فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا وَلا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ . ❷

زریق بن حکیم سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان کی طرف (خط) لکھا کہ جو بھی مسلمانوں کا تجارتی سامان آپ کے پاس سے گزرے تو ان کے تجارتی مالوں سے زکوٰۃ لو۔ ہر چالیس دینار پر ایک دینار ہے۔ اس سے کم ہونے کی صورت میں اسی حساب سے کم زکوٰۃ لینا۔ یہاں تک کہ بیس دینار تک۔ اگر ثلث دینار کم ہوجائے تو اس کو چھوڑ دو اور اس مالیت سے زکوٰۃ نہ لو۔

فوائد :...... ❶ اموالِ تجارت میں فرضیت زکوٰۃ سے متعلق اختلاف ہے لیکن راجح بات یہی ہے کہ تجارتی اموال جب نصاب کو پہنچ جائیں تو ان پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ (البقرہ: ۲۶۷)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے درج بالا آیت سے استدلال کرتے ہوئے "بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ" ''کہ محنت اور مال تجارت سے زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان'' قائم کیا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ فوق الحدیث: ۱۴۴۵)

❷ موجودہ وزن کے مطابق بیس دینار ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہیں، دینار میں یہی نصاب زکوٰۃ ہے جب کسی انسان کے پاس کم از کم بیس دینار ہوں تو ان پر اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

❸ موجودہ دور میں چونکہ درہم و دینار (سونا یا چاندی) بطور سکہ استعمال نہیں ہوتے اس لیے کاغذی کرنسی کے نصابِ زکوٰۃ میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ ہمارے استاد الشیخ حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں

---

❶ انظر الحدیث السابق برقم (۷۱۰)

❷ اسنادہ صحیح: اخرجہ البیہقی فی المعرفۃ السنن والآثار (۲۳۴۳)، (۲۳۶۸)۔ وعبدالرزاق (۱۰۱۱۶)، (۱۹۲۷۸)۔ وابن ابی شیبۃ (۹۸۷۸).

رقمطراز ہیں ''کاغذی کرنسی کا نصاب چاندی والا لگایا جائے گا 52½ تولہ چاندی کی مالیت کے کرنسی نوٹ ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے۔ چالیسواں حصہ (1/40) شرح زکوٰۃ ہے۔ (احکام ومسائل:۲/۴۰۶)

مفتی جماعت فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ''کاغذی نوٹ سونے چاندی کے حکم میں ہیں جس شخص کے پاس سونے چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ کرنسی نوٹ ہوں ان پر سال گزر چکا ہو اور وہ ضروریات سے فاضل ہوں تو زکوٰۃ دینا ہوگی۔'' (فتاوٰی اصحاب الحدیث ۲/ ۲۲۱)

بَابُ زَكَاةِ أَمْوَالِ الْيَتَامَى وَالابْتِغَاءِ فِيهَا

[16]......یتیموں کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے اور اس مال کو تجارت میں لگانے کا بیان

[٧١٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((ابْتَغُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَوْ فِي مَالِ الْيَتَامَى لا تُذْهِبُهَا وَلا تَسْتَأْصِلُهَا الزَّكَاةُ)). [1]

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کے مال یا یتیموں کے مال کو تجارت میں لگاؤ، اسے کہیں زکوٰۃ نہ لے جائے کہ ختم کردے۔

[٧١٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلِينِي أَنَا وَأَخَوَيْنِ لِي يَتِيمَيْنِ فِي حِجْرِهَا فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ. [2]

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے دو بھائیوں کی جو یتیم تھے پرورش فرماتی تھیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے مال سے زکوٰۃ دیا کرتی تھیں۔

[٧١٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - تَلِينِي وَأَخًا لِي فِي حِجْرِهَا فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ. [3]

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے بھائی کی پرورش فرماتی تھیں اور وہ ہمارے مال سے زکوٰۃ نکالتیں۔

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله وابن جريج مدلس وقد عنعن: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٠٧ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٢٥٩)ـ وعبدالرزاق (٦٩٨٢).

[2] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (٢٢٦٦)ـ وعبدالرزاق (٨٨)، (٦٩٨٤).

[3] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٠٨ وفى الصغرى له (١١٥٦)ـ ومالك فى المؤطا، الزكاة، باب زكوٰة اموال اليتمٰى والتجارة لهم فيها.

[۷۱۶]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ......

عَـنْ نَـافِـعٍ، عَـنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ. ❶

نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ دیتے تھے۔

فوائد:...... ❶ معلوم ہو یتیم کا مال اگر نصاب کو پہنچے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

❷ یتیموں کی پرورش اور ان کے معاملات کی خبر گیری کرنا نہایت فضیلت والا عمل ہے۔رسول اللہ ﷺ نے درمیانی اور سبابہ انگلی کو ملاتے ہوئے فرمایا:

((انا وكافل اليتيم فى الجنة هكذا))

''کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔''

(صحيح بخارى، كتاب الادب، باب فضل من يعول يتيماً، رقم الحديث: ٦٠٠٥)

❸ یتیم کی پرورش کرنے والا ہی اس کے مال سے زکوٰۃ ادا کرے گا۔

[۷۱۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ دِيـنَـارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ابْتَغُوا فِي أَمْوَالِ الْيَتَامَى لا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةُ. ❷

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے مال کو تجارت میں لگاؤ کہیں انہیں زکوٰۃ ختم نہ کردے۔

فوائد:...... ❶ یتیم کے مال میں تجارت کرنا شرعاً جائز ہے۔

❷ ولی کو چاہیے کہ دیانتداری کے ساتھ یتیم کے مال سے تجارت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہر سال اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہوتی رہے اور بالآخر وہ ختم ہو جائے۔

❸ یتیم کا مال اگر نصاب کو پہنچے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

❹ یتیم کے مال کو ناحق کھانا سنگین جرم اور کبیرہ گناہ ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (النساء: ۱۰)

''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٠٨، ١٤٩۔ وعبدالرزاق (٦٩٩١)۔ (٦٩٩٨)۔ وابن ابى شيبة (١٠١١٦).

❷ اسـنـاده صـحـيـح: اخـرجـه مالك فى المؤطا، الزكاة، باب زكوٰة اموال اليتمىٰ والتجارة لهم فيها، البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٢٦٢)۔ وعبدالرزاق (٦٩٩٠)۔ وابن ابى شيبة (١٠١١٧).

دوزخ میں جائیں گے۔‘‘

[۷۱۸]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ ......

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُزَكِّي أَمْوَالَنَا، وَإِنَّهُ لَيُتَّجَرُ بِهَا فِي الْبَحْرَيْنِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ كِتَابِ جِرَاحِ الْعَمْدِ. ❶

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے مال سے زکوٰۃ دیتیں اور اس سے بحرین میں تجارت ہوتی تھی۔

فوائد: ...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۱۶، ۷۱۷۔

بَابُ مَا لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ مِنَ الْعُرُوضِ وَالْحُلِيِّ وَالْوَرِقِ

[17]...... وہ مال، زیورات اور چاندی جس پر زکوٰۃ نہیں ہے

[۷۱۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَرْضِ زَكَاةٌ إِلا أَنْ يُرَادَ بِهِ التِّجَارَةُ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک تجارت کا ارادہ نہ ہو۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا عام سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

❷ سامانِ تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔

❸ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۱۲۔

[۷۲۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَلِي بَنَاتِ

قاسم بن محمد سے روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان کے بھائی کی یتیم بیٹیاں ان کے ہاں زیر پرورش تھیں اور ان

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (۲۲٦۷)۔ وعبدالرزاق (٦۹۸۳)۔ وابن ابي شيبة (۱۰۱۱٤)، (۱۰۱۱۸).

❷ اسناده صحيح رواه عدد من الثقات عن عبيدالله بن عمر عن نافع: اخرجه البيهقي: ٤/ ۱٤۷۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۲۳٦۷)۔ وعبدالرزاق (۷۱۰۳)۔ وابن ابي شيبة (۱۰٤۵۹).

أَخِيهَا يَتَامَى فِي حِجْرِهَا، لَهُنَّ الْحُلِيُّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْهُ الزَّكَاةَ. ❶

کے زیورات بھی تھے تو وہ ان سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

[٧٢١]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُؤَمَّلٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِ أَخِيهَا الذَّهَبَ فَكَانَتْ لَا تُخْرِجُ زَكَاتَهُ. ❷

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کی بیٹیوں کو سونے کے زیورات پہناتیں اور اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

[٧٢٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ عَلَى بَنَاتِهِ وَجَوَارِيهِ الذَّهَبُ ثُمَّ لَا يُخْرِجُ مِنْهُ الزَّكَاةَ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بیٹیوں اور بچیوں پر سونا (زیورات کی صورت میں) تھا اور وہ اس سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

[٧٢٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحُلِيِّ أَفِيهِ الزَّكَاةُ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: لَا، فَقَالَ: وَإِنْ كَانَ يَبْلُغُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ جَابِرٌ: كَثِيرٌ. ❹

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے سنا ایک آدمی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہا تھا کیا زیورات پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس آدمی نے کہا اگر (زیورات) ایک ہزار دینار تک پہنچ جائیں تو؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ ہوں (تو بھی نہیں)۔

فوائد:...... ❶ سونے اور چاندی کے زیورات کی زکوٰۃ کے فرض ہونے میں اختلاف ہے البتہ راجح بات یہی ہے کہ اگر زیورات حد نصاب (7½ تولہ سونا یا 52½ تولہ چاندی) کو پہنچ جائیں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ رسول

❶ اسناده صحيح: اخرجه مالك فى الموطا، الزكاة، باب مالا زكوٰة فيه من الحلى والتبر والغبر، والبيهقى: ٤/ ١٣٨ـ وعبدالرزاق (٧٠٥٢)ـ وابن ابى شيبة (١٠١٧٤).

❷ اسناده ضعيف من اجل ابن مؤمل: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٣٥٢).

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ١٣٨ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٣٥٣)ـ وعبدالرزاق (٧٠٤٧)ـ وابن ابى شيبة (١٠١٧٣).

❹ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ١٣٨ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٣٥٤)ـ وعبدالرزاق (٧٠٤٦)ـ وابن ابى شيبة (١٠١٧٧)ـ والدارقطنى: ٢/ ١٠٧.

اللہ ﷺ کا عمومی فرمان ہے: "ما من صاحب ذهب ولا فضة لايؤدى زكاة" ''کہ جو بھی سونے اور چاندی کا مالک زکوٰۃ ادانہیں کرتا.....'' (مسلم، رقم: ۹۷۸) اس عموم میں سونے اور چاندی کے زیورات بھی داخل ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے آپ علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا: "أتـؤدين زكوٰة هذا؟" ''کیا تو اس کی زکوٰۃ دیتی ہے۔'' اس عورت نے نفی میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "أيسرك ان يسورك الله بهما يوم القيمة سوراين من نار" ''کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ ان کے بدلے قیامت کے دن تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے جائیں۔'' یہ بات سن کر اس عورت نے دونوں کنگن اتار دیے اور نبی علیہ السلام کے سامنے ڈال کر کہنے لگی: "هـمـا لله ولرسوله" ''یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الزكاة، باب الكنز ما هو؟ وزكاة الحلی، رقم:۱۵۶۳۔ سنن نسائی، رقم:۲٤۸۱)

❷ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو چاندی کی انگوٹھیاں پہنے دیکھا تو فرمایا: "أتؤدين زكاتهن" ''کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟'' انہوں نے نفی میں جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "هو حسبك من النار" ''تمہیں جہنم میں لے جانے کے لیے یہی کافی ہیں۔'' (سـنـن ابی داؤد، کتاب الزكاة، باب الكنز ماهو؟ وزكاة الحلی، رقم:۱۵۶۵۔ سنن دارقطنی، رقم:۱۹۳٤)

درج بالا احادیث اسی بات کی متقاضی ہیں کہ زیورات میں بھی زکوٰۃ ہے بشرطیکہ وہ حد نصاب کو پہنچ جائیں۔

[۷۲٤]...... أَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ، عَـنْ مُـحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ أَبِـى سَعِيـدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ)). ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔''

[۷۲۵]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ:......

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)). ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

---

❶ اخرجه البخاری، الزکاة، باب ليس فيما دون خمس ذو صدقة (۱٤۵۹)۔ ومسلم، الزکاة، باب ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة (۹۷۹).

❷ اخرجه البخاری، الزکاة، باب زكاة الورق (۱٤٤۷).

[٧٢٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ. أَخْرَجَ الثَّمَانِيَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❶

ایک دوسری سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

فوائد:...... ❶ چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ ہے۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(دیکھئے: سنن ترمذی، رقم: ٦٢٧)

❷ چاندی میں زکوٰۃ کی مقدار چالیسواں حصہ ہے جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إذا كانت لك مائتا درهم وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم))

''جب تیرے پاس دوسو درہم ہوں اوران پر ایک سال پورا بیت جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔''

(سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب، زكاة السائمة، رقم: ١٥٧٣)

بَابُ زَكَاةِ الرِّكَازِ وَالْكَنْزِ

[18]...... دفینہ اورخزانہ کی زکوٰۃ کا بیان

[٧٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور دفن شدہ خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔''

[٧٢٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❸

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔''

---

❶ اخرجه مسلم، الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة أوسق صدقه (٩٧٩).

❷ اخرجه البخاری، الديات، باب: المعدن جبار والبئر جبار (٦٩١٢)۔ ومسلم، الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار (١٧١٠).

❸ صحيح: اخرجه النسائی، الزكاة، باب المعدن (٢٤٩٧)۔ واحمد: ٢/ ٣٨٢۔ وابويعلى (٦٣٠٨)۔ والدارمی (٢٣٨٤)۔ والحميدی (١٠٨٠)۔ والبيهقی فی المعرفة السنن والآثار (٢٣٨٦).

[٧٢٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❶

ابن مسیّب اور ابوسلمہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دفینہ (مدفون خزانہ) میں پانچواں حصہ ہے۔''

فوائد: ...... ❶ ''رکاز'' سے مراد کسی اجاڑ بے آباد زمین میں مدفوں خزانہ ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو۔ اس میں سے پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔ جب کہ باقی مال اس شخص کی ملکیت ہوگا جسے خزانہ ملا۔ آج کل ایسے اموال کو حکومتوں کا مکمل قبضہ میں لے لینا غیر شرعی ہے۔

[٧٣٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي كَنْزٍ وَجَدَهُ رَجُلٌ فِي خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ: ((وَإِنْ وَجَدْتَهُ فِي قَرْيَةٍ مَسْكُونَةٍ أَوْ فِي سَبِيلٍ مِيْتَاءَ فَعَرِّفْهُ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ فِي خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ أَوْ فِي قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُونَةٍ، فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس خزانہ کے متعلق فرمایا جس کو ایک آدمی نے جاہلیت کی ویران زمین سے پایا۔''اور اگر تو نے اس کو آبادی والی بستی سے پایا ہے یا شارع عام سے تو اس کا اعلان کر، اور اگر تو نے اسے جاہلیت کی ویران جگہ یا غیر آباد بستی سے پایا ہے تو اس میں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔''

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا اگر آباد راستوں اور رہائشی بستیوں میں کسی آدمی کو خزانہ ملے تو یہ رکاز نہیں بلکہ اس کا ایک سال تک اعلان کیا جائے گا۔ اور اگر اجاڑ، ویران اور غیر آباد بستیوں میں سے خزانہ حاصل ہو تو اس میں اور رکاز میں خمس کی ادائیگی کرنا ہوگی۔

❷ رکاز کے مال میں زکوٰۃ نہیں بلکہ خمس ہے اور اس کا مصرف اللہ کے فرمان:

﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (الانفال: ٤١)

''اور جان لو کہ تم جس قسم کی غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اس کے رسول، قرابت داروں،

---

❶ صحيح سبق موصولًا انظر الحديث الذى السابق برقم (٧٢٨).

❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه ابوداود، اللقطة، باب التعريف بالقطة (١٧١٠)۔ واحمد: ٢/ ١٨٠، ١٨٦، ٢٠٣، ٢٠٨۔ وصححه ابن خزيمة (٢٣٢٧)، (٢٣٢٨)۔ وابن الجارود (٦٧٠)۔ والحاكم: ٢/ ٦٥.

یتیموں، مساکین اور مسافروں کا ہے۔'' (الدرر البھیة، کتاب الخمس)

[۷۳۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فِي خَرِبَةٍ بِالسَّوَادِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَا لأَقْضِيَنَّ فِيهَا قَضَاءً بَيِّنًا، إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهَا فِي قَرْيَةٍ يُؤَدِّي خَرَاجَهَا قَرْيَةٌ أُخْرَى فَهِيَ لأَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ، وَإِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهَا فِي قَرْيَةٍ لَيْسَ يُؤَدِّي خَرَاجَهَا قَرْيَةٌ أُخْرَى فَلَكَ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ، وَلَنَا الْخُمُسُ، ثُمَّ الْخُمُسُ لَكَ. ❶

شعبی رحمہ اللہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور اس نے کہا مجھے سواد مقام پر غیر آباد جگہ سے پندرہ سو درہم ملے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس میں بڑا واضح فیصلہ کروں گا۔ اگر تو نے ایک ایسی غیر آباد جگہ سے یہ درہم پائے ہیں جو دوسری بستی سے ملی ہوئی ہے تو یہ پیسے ان بستی والوں کے ہیں اور اگر تو نے ایک ایسی بستی سے پائے کہ جس کی غیر آباد جگہ دوسری سے نہیں ملی ہوئی تو تیرے لیے چار خمس اور ایک خمس ہمارے لیے ہے پھر ایک اور خمس تیرے لیے ہے۔

فوائد:...... ❶ اگر کسی آدمی کو خزانہ وغیرہ ملے تو وہ اسے حاکم وقاضی کے سامنے پیش کرے اور پھر اس کے فیصلے کے مطابق اس میں تصرف کرے۔

❷ خمس بیت المال میں جمع کرانے کے بعد باقی مال کا وہ شخص مالک ہے جسے مال ملا ہو۔

[۷۳۲]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ))أَخْرَجَ الْخَمسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ. ❷

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور دفینہ میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔''

فوائد:...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۲۲، ۷۳۰

بَابُ زَكَاةِ الْعَنبَرِ

[19]......عنبر کی زکوٰۃ کا بیان

[۷۳۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٥٦ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٣٩١)۔ وابن ابى شيبة (١٠٧٧٢).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٧٢٧).

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْـعَـنْبَـرِ فَـقَـالَ: إِنْ كَـانَ فِيـهِ شَـیْءٌ، فَفِيـهِ الْخُمُسُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے عنبر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں کچھ ہے تو وہ پانچواں حصہ ہے۔

[٧٣٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَـنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَـنِ الْـعَـنْبَـرِ، فَـقَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَیْءٌ، فَفِيهِ الْـخُـمُـسُ. أَخْـرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّانِیَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ. ❷

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں کچھ ہے تو وہ پانچواں حصہ ہے۔

فوائد:...... ❶ ''عنبر'' مچھلی کی ایک قسم ہے۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قال الحسن فی العبزو اللؤلؤ الخمس:فانما جعل البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکاز الخمس، لیس فی الذی یصابُ فی الماء"

''حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا، کہ عنبر اور موتیوں میں پانچواں حصہ (خمس) لازم ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا ہے اور رکاز اس کونہیں کہتے جو پانی میں ملے۔'' (یعنی اس میں خمس وغیرہ نہیں ہے۔) (بخاری، کتاب الزکاة باب ما یستخرج من البحر، قبل الحدیث: ١٤٩٨)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی باب کے تحت فتح الباری میں فرماتے ہیں:

"وذهب الجمهورالی انه لایجب فیه شیٔ"

''جمہور کے نزدیک دریا سے نکالی گئی اشیاء پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔'' (فتح الباری:٣/ ٤٦٣)

❸ امام شورکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ویجب فیما یُغنم فی القتال وفی الرکاز ولایجب فیما عداذلك"

''کہ مالِ غنیمت اور رکاز میں پانچواں حصہ (خمس) دینا ضروری ہے اور ان کے علاوہ کسی اور چیز میں خمس واجب نہیں ہے۔''(الدررالبهیه، کتاب الخمس)

---

❶ اسناده صحیح: اخرجه البیهقی: ٤/ ١٤٦۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٣٦٤)۔ وعبدالرزاق (٦٩٧٦)۔ وابن ابی شیبة (١٠٠٦٥).

❷ انظر الحدیث السابق برقم (٧٣٣)

بَابٌ: لَيْسَ فِي الْعُنْبُرِ زَكَاةٌ
[20]......عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے

[٧٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ:......

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے، یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے۔

[٧٣٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ شَيْءٌ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْبُيُوعِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: عنبر میں کچھ بھی نہیں، یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے۔

فوائد: ...... ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی اس بات کی تائید کرتا ہے کہ عنبر وغیرہ میں خمس یا زکوٰۃ نہیں ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۳۳، ۷۳۴

بَابُ زَكَاةِ الثِّمَارِ وَالزُّرُوعِ وَالزَّيْتِ وَالْعَسَلِ
[21]......پھلوں، کھیتوں، تیل اور شہد کی زکوٰۃ کا بیان

[٧٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَرْمِ: ((يُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)). ❸

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا: ''اس کا اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کہ کھجور کے درختوں کا لگایا جاتا ہے۔ پھر اس کی زکوٰۃ کشمش میں دی جائے گی جس طرح کہ کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجوروں سے دی جاتی ہے۔''

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٤٦ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٣٦٣)ـ وابن ابى شيبة (١٠٠٥٨).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٤٦ـ وابن ابى شيبة، رقم: ١٠٠٥٩ـ والبخارى تعليقًا قبل الحديث (١٤٩٨).

❸ اسناده ضعيف لإنقطاعه: اخرجه ابوداود، الزكاة، باب فى خرص العنب (١٦٠٣)، (١٦٠٤)ـ وقال وسعيد لم يسمع من عتاب شيئًاـ وابن ماجة، الزكاة، باب خرص النخل والعنب (١٨١٩)ـ والترمذى، الزكاة، باب ماجاء فى الخرص (٦٤٤).

[۷۳۸]...... وَبِإِسْنَادِهِ:......

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَنْ يَخْرِصُ عَلَى النَّاسِ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ. [1]

اسی سابقہ سند سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس (ان لوگوں کو) بھیجتے جو ان کے انگوروں اور پھلوں کا انداز لگاتے۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ روایات اگرچہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہیں تاہم مسئلہ اسی طرح ہی ہے کہ جو زرعی اجناس خشک کر کے ذخیرہ کی جاتی ہیں ان میں زکاۃ ہے۔

❷ جو پھل خشک ہونے سے قبل تازہ استعمال ہو اس سے متعلق مقدار کا تعین اندازے سے کیا جائے گا تاکہ خشک ہونے پر طے شدہ مقدار بطور زکوٰۃ ادا کی جا سکے۔

❸ نبی علیہ السلام اہل خیبر کی کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لیے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کرتے تھے۔

(دیکھئے: سنن ابن ماجه، رقم: ۱۸۲۰)

[۷۳۹]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: صَدَقَةُ الثِّمَارِ وَالزُّرُوعِ مَا كَانَ نَخْلا أَوْ كَرْمًا أَوْ زَرْعًا أَوْ شَعِيرًا أَوْ سُلْتًا فَمَا كَانَ بَعْلا أَوْ سَقْيًا بِنَهْرٍ أَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ أَوْ عَثْرِيًّا بِالْمَطَرِ فَفِيهِ الْعُشُورُ وَمِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٌ، وَمَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالنَّضْحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ فِي كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ، وَمَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالنَّضْحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ فِي كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ. [2]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے پھلوں اور کھیتیوں کا صدقہ (زکوٰۃ) جو کھجوروں یا انگوروں یا کھیتیوں یا جو یا سلت (حجاز میں پیدا ہونے والا جَو جو گیہوں کے مشابہہ ہوتا ہے) جو زمین سے تری حاصل کرنے والا ہو، یا نہر سے سیراب کیا گیا ہو، یا چشمہ سے پانی پلایا گیا ہو یا بارش سے سیراب ہوا ہو۔ اس میں دسواں حصہ ہے۔ ہر دس سے ایک حصہ ہوگا، اور جس کو پانی کھینچ کر ڈولوں یا جانوروں سے لا کر سیراب کیا گیا اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے ہر بیسویں میں سے ایک حصہ ہوگا، جو کھیت ڈولوں سے پانی نکال کر سینچا جائے یا جانور پر پانی لا کر اس میں سے بیسواں حصہ (پیداوار کا) لیا جائے گا۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۷۳۷)

[2] اخرجه البخارى، الزكاة، باب العشر فيما يسقى من ماء السماء والماء الجارى (۱۴۸۳).

فوائد: ...... ❶ بارانی زمین کی زرعی پیداوار میں سے عشر (دسواں حصہ) جبکہ کنویں، ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب ہونے والی فصل میں سے نصف العشر (بیسواں حصہ) بطورِ زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

❷ زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کی ادائیگی کٹائی کے موقع پر ہوگی اگر زمین سال میں دو یا تین فصلیں دیتی ہے تو ہر فصل کی کٹائی پر عشر یا نصف العشر کی ادائیگی ہوگی، کیونکہ اس میں سال گزرنے کی شرط نہیں بلکہ فصل کا ہونا شرط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وآتوا حقه يوم حصاده﴾ ''اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔'' (الانعام:۱۴۱)

❸ زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق ہے مزید دیکھئے۔ فوائد حدیث نمبر ۷۴۵۔

[۷۴۰]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ أَبِيهِ...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اجْعَلْ لِقَوْمِي مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْمَلَنِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِي أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. قَالَ: وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ أَهْلِ السَّرَاةِ قَالَ: فَكَلَّمْتُ قَوْمِي فِي الْعَسَلِ، فَقُلْتُ لَهُ: زَكَاةٌ، فَإِنَّهُ لا خَيْرَ فِي ثَمَرَةٍ لا تُزَكَّى. فَقَالُوا: كَمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: الْعُشْرُ. فَأَخَذْتُ مِنْهُمُ الْعُشْرَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ مَا كَانَ فَقَبَضَهُ عُمَرُ فَبَاعَهُ، ثُمَّ جَعَلَ ثَمَنَهُ فِي صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ. [1]

سعد بن ابی ذباب بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اسلام لایا، پھر میں نے کہا، میری قوم کے مسلمان لانے کی وجہ سے ان کے مالوں سے کسی کو زکوٰۃ لینے کے لیے مقرر فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا اور مجھے ان پر عامل مقرر فرما دیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے عامل بنایا۔ راوی کہتے ہیں کہ سعد معززین میں سے تھے۔ سعد کہتے ہیں میں نے اپنی قوم سے شہد کے متعلق بات کی اور ان سے کہا اس میں زکوٰۃ ہے کیونکہ وہ مال جس سے زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں بہتری نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: کتنی ہے؟ سعد کہتے ہیں میں نے کہا، دسواں حصہ ہے۔ سعد کہتے ہیں میں ان سے دسواں حصہ لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں آگاہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کو مسلمانوں کے صدقات میں جمع کر دیا۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم شہد کی زکوٰۃ سے متعلق مروی ہے۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہد سے دسواں حصہ وصول فرمایا۔

(سنن ابن ماجه، رقم: ۱۸۲٤، سنن ابی داؤد، رقم: ۱٦۰۲)

---

[1] ضعیفٌ: اخرجه البیهقی: ٤/ ۱۲۷۔ واحمد: ٤/ ۷۹۔ وابن ابی شیبة (۱۰۰۵۳)۔ والطبرانی فی الکبیر: ٦/ ٤۳ (٥٤٥۸)

شہد چونکہ مال اور زمینی پیداوار سے حاصل ہونے والی چیز ہے لہٰذا اس سے زکوۃ ادا کی جائے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”ویجب فی العسل العُشْرُ“، شہد میں دسواں حصہ زکوۃ، واجب ہے۔

(الدر البهيه، كتاب الزكاة، باب زكاة النباتات)

[٧٤١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْـعُشْـرِ يُـرِيـدُ بِـذَلِكَ أَنْ يُـكَثِّـرَ الْـحَمْلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَيَأْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ. ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گندم اور تیل جس کو پانی نکال کر سیراب کیا جاتا اس سے بیسواں حصہ لیتے تھے۔ وہ اس سے یہ چاہتے تھے کہ کثرت سے اشیاء مدینہ تک پہنچائی جائیں۔ اور دالوں میں سے دسواں حصہ زکوۃ کا لیا کرتے تھے۔

[٧٤٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَـنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ عَامِلا مَعَ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَلَى سُوقِ الْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ يَأْخُذُ مِـنَ الـنَّبَـطِ الْعُشْرَ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِـنْ كِتَـابِ الـزَّكَاةِ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الْجِزْيَةِ. ❷

سائب بن یزید کہتے ہیں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، مدینہ کے بازار میں عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ عامل تھا، عبداللہ بن عتبہ نبطیوں سے عشر لیتے تھے۔

فوائد:...... ❶ نبـط: عجم کی ایک قوم کا نام ہے جو عراق عجم اور عراق عرب کے درمیان رہتی ہے۔ ان کو نبطی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ پانی نکالنے میں بڑے ماہر تھے کیونکہ یہ لوگ زراعت پیشہ تھے اور مزارعین کو پانی نکالنے، کنویں کھودنے کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ (لغات الحديث: ٤/ ٢٩٢، ٢٩٣)۔

❷ معلوم ہوا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبط کے کافروں سے گیہوں اور تیل کا بیسواں جبکہ دالوں وغیرہ سے دسواں حصہ وصول کرتے تھے۔

---

❶ اسـنـاده صحيح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢١٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٥٤٢)۔ وعبدالرزاق (١٠١٢٦)، (١٠١٢٧)، (١٩٢٨٢)۔ وابن ابى شيبة (١٠٥٨٤).

❷ اسـنـاده صحيح: اخرجه البيهقي: ٩/ ٢١٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٥٥٤٣)۔ وعبدالرزاق (١٠١١٧)، (١٩٢٧٩).

❸ معلوم ہوا تیل اور گیہوں سے نصف العشر اس لیے لیتے تا کہ یہ اشیاء زیادہ سے زیادہ مدینہ میں آئیں اور مدینہ والوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

❹ اہل کتاب یا کفار سے تو صرف جزیہ وصول کیا جاتا ہے جبکہ سیدنا عمر نبطیوں سے عشر یا نصف العشر بھی وصول کرتے تھے اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ووضعت الجزية على اهل الكتاب صغارًا لهم فهم ما كانوا ببلدهم الذين صالحوا عليه ليس عليهم شئى سوى الجزية فى شئى من اموالهم الا ان يتجروا فى بلاد المسلمين ويختلفوا فيها فيؤخذ منهم العشر فيما يريدون من التجارات وذلك انما وضعت عليهم الجزية وصالحوا عليها على ان يقروا ببلادهم ويقاتل عنهم عدوهم فمن خرج منهم من بلاده الى غيرها يتجر اليها فعليه العشر ......“

”اہل کتاب پر جزیہ ان کی ذلت کے لیے مقرر کیا گیا ہے جب تک وہ اپنے ان علاقوں میں رہیں جہاں انہوں نے (مسلمانوں سے) صلح کی تو ان سے جزیہ کے علاوہ کچھ نہیں لیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ مسلمانوں کے دیگر شہروں میں بغرض تجارت آئیں جائیں تو ان کے مالِ تجارت سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔ کیونکہ ان پر جزیہ کا تقرر اور ان سے صلح اس شرط پر ہوئی تھی کہ وہ اپنے شہروں میں رہیں گے اور مسلمان ان کی حفاظت کریں گے تو جو شخص ان میں سے اپنے شہر سے تجارت کے لیے کسی اور شہر جائے گا تو اس کے مالِ تجارت سے عشر (دسواں حصہ) لیا جائے گا......“

(مؤطا امام مالك: كتاب الزكاة، باب جزية اهل الكتاب والمجوس: ١/ ٢٧٩)

بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

[22]...... پانچ وسق سے کم (غلہ) میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے

[٧٤٣]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ أَبِـي سَـعِيـدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)). ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔“

[٧٤٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ:......

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (٧٢٤)

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)). [1]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں۔''

[٧٤٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ. [2]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

فوائد: ...... (1) زرعی پیداوار سے متعلقہ جو مسائل سابقہ احادیث میں بیان ہوئے ہیں ان احادیث میں ان کے نصاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ گویا اناج اور غلے کا نصاب پانچ وسق ہے اس سے کم پیداوار پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(2) ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع ۲۱۰۰ گرام کا لہٰذا پانچ وسق ۶۳۰ کلو یعنی ۱۵ من ۳۰ کلو کے ہوئے۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث از شیخ الحدیث عبدالستار حماد حفظہ اللہ: ۱/۱۸۲، احکام ومسائل از حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ: ۱/۲۶۹)

عشر یا نصف العشر جمیع پیداوار سے ادا کیا جائے گا اس سے اخراجات منہا نہیں ہوں گے کیونکہ شریعت نے صرف پانی کے خرچے کا اعتبار کیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی خرچہ کا کوئی اعتبار نہیں۔

(3) بعض اہل علم کے نزدیک ایک صاع اڑھائی کلو کے مساوی ہے لہٰذا ان کے ہاں نصاب ۷۵۰ کلوگرام بنتا ہے۔

(4) مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۳۹۔

بَابُ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَهَلَاكِ مَالٍ خَالَطَتْهُ الصَّدَقَةُ

[23]......صدقہ پر عامل مقرر کرنے اور اس مال کی ہلاکت کا بیان جس میں زکوٰۃ کا مال شامل ہو

[٧٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الأَسْدِ، يُقَالُ

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک آدمی کو جس کا نام

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٧٢٥)

[2] انظر الحديث السابق برقم (٧٢٦)

لَـهُ: ابْـنُ الـلُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ: مَا بَالُ الْـعَامِلِ نَبْعَثُهُ عَلَى بَعْضِ أَعْمَالِنَا ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا لِي ، فَهَلا جَلَسَ ، فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْـتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ يُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَـدِهِ لا يَـأْخُـذُ أَحَـدٌ مِنْهَا شَيْئًا إِلا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْـقِيَـامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ ، وَإِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَـاءٌ ، أَوْ بَـقَـرَةٌ لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ ، ثُمَّ رَفَـعَ يَـدَيْـهِ حَتَّـى رَأَيْـنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) . ❶

ابن لبتیہ تھا، صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا۔ جب وہ واپس آئے تو اس نے کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ (تحفہ) میں ملا ہے۔ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوگئے اور آپ نے فرمایا: ''کیا ہوا عامل کو کہ ہم اسے اپنے بعض مال لانے کے لیے بھیجتے ہیں، اور وہ آ کر کہتا ہے، یہ تمہارا (بیت المال) مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والد یا والدہ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، دیکھتا وہاں بھی اسے ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس (مالِ زکوٰۃ) میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی (ناجائز) لے گا تو وہ اسے قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھائے حاضر ہوگا۔ اگر اونٹ ہے تو بلبلاتا آئے گا، اگر گائے ہے تو ڈکارتی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغل مبارک کی سفیدی بھی دیکھ لی اور فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔''

[٧٤٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ أَبِـي حُـمَيْـدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَعْنِي مِثْلَهُ . ❷

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور تم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کرلو، یعنی اسی طرح سابقہ حدیث کی مثل۔

❶ اخرجه البخاری، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب من لم يقبل الهديه لعلة (٢٥٩٧)۔ ومسلم، الامارة، باب تحريم هدايا العمال (١٨٣٢) .

❷ اخرجه البخاری، الجمعة، باب من قال فی الخطبة بعد الثناء اما بعد (٩٢٥)، (٦٦٣٦)، (٦٩٧٩)۔ ومسلم، الامارة، باب تحريم هدايا العمال (١٨٣٢) .

فوائد: ...... ❶ صدقہ وزکوٰۃ کی وصولی کے لیے عاملین کا تقرر درست ہے۔
❷ حاکم وقت کی ذمہ داری ہے کہ عاملین سے حساب وکتاب لے تاکہ معاملات صاف وشفاف رہیں۔
❸ سرکاری ملازمین کو دوران ڈیوٹی تحفے تحائف لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔
❹ قومی امانتوں کو ذاتی تصرفات میں لانا ناجائز ہے۔
❺ موجودہ دور میں تحفے بطور رشوت دیے جاتے ہیں جو کسی صورت بھی درست نہیں۔
❻ دنیا کی خیانتیں روز قیامت بہت بوجھل ثابت ہوں گی۔
❼ عام حالات میں تحائف کا تبادلہ درست ہے۔

[٧٤٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: ((اتَّقِ يَا أَبَا الْوَلِيدِ لا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِكَ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَيْعِرُ لَهَا ثُوَاجٌ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ ذَا لَكَذَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِلا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ))، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لا أَعْمَلُ عَلَى اثْنَيْنِ أَبَدًا. ❶

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کو صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، اور فرمایا: ''اے ابوالولید! اللہ سے ڈرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تو قیامت کے دن اپنی گردن پر اونٹ لائے اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے لائے جو ڈکار رہی ہو یا بکری جو ممیا رہی ہو۔'' عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا یہ (واقعتاً) ایسے ہی ہے؟ آپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مگر جس پر اللہ نے رحم کیا۔'' عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں دو چیزوں پر بھی آئندہ عامل نہیں بنوں گا۔

[٧٤٩]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا تُخَالِطُ الصَّدَقَةُ مَالًا إِلا أَهْلَكَتْهُ)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ جس مال میں ملتا ہے اس کو تباہ کر دیتا ہے۔''

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٤/ ١٥٨۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٣٩٦)۔ وعبدالرزاق (٦٩٤٩)، (٦٩٥٣)۔ والحميدي (٨٩٥).

الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ . ❶

بَابُ حِفْظِ الإِمَامِ مَالَ الصَّدَقَةِ

[24]......حکمران کا صدقہ کے مال کی حفاظت کرنے کا بیان

[٧٥٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ فِي هَذَا الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْيَاءَ، فَقَالَ: أَمِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ أَوْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ أَسْلَمُ: مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ، قَالَ: إِنَّ عَلَيْهَا مِيسَمَ الْجِزْيَةِ . ❷

اسلم رحمہ اللہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ان اونٹوں میں ایک اندھی اونٹنی ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا جزیہ (ٹیکس) کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ (زکوٰۃ) کے جانوروں میں سے ہے؟ اسلم نے کہا جزیہ (ٹیکس) کے جانوروں میں سے ہے۔فرمایا: اس پر جزیہ کی نشانی موجود ہے۔''

فوائد:...... ❶ معلوم ہوا ریاست کے حکمران ریاست کے وسائل کے محافظ ونگہبان ہوتے ہیں۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیت المال پر کڑی نگاہ رکھتے تھے۔

❸ عہد فاروق میں صدقہ اور جزیہ کے اموال پر علیحدہ علیحدہ نشانات لگائے جاتے تھے۔

❹ ریاستی وسائل کو شیر مادر سمجھ کر بے دریغ استعمال کرنے والوں اور رعایا کے حقوق سے بے خبر مسلم حکمرانوں کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا طرز حکومت اپنانا چاہیے۔

[٧٥١]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنِ الثِّقَةِ أَحْسَبُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَوْ غَيْرَهُ......

عَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ عُثْمَانَ فِي مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ إِذْ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَكْرَيْنِ وَعَلَى الأَرْضِ مِثْلُ الْفَرَاشِ مِنَ الْحَرِّ، فَقَالَ: مَا عَلَى

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ، گرمیوں کے دنوں میں ان کے مال کے ساتھ مدینہ کے قریبی آبادیوں میں تھا، جب انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی، اونٹ کے دو بچوں کو ہانک رہا ہے اور زمین پر پروانوں کی طرح گرمی کی

---

❶ اسناده ضعيف لضعف محمد بن عثمان بن صفوان: اخرجه البيهقى: ٤/ ١٥٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٤٠٠)۔ والحميدى (٢٣٧)۔ والبغوى (١٥٦٣).

❷ صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٢٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٠٤٣)، ومالكٌ فى الموطأ، الزكاة، باب جزية اهل الكتاب والمجوس.

هَذَا لَوْ أَقَامَ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى يَبْرُدَ، ثُمَّ يَرُوحُ، ثُمَّ دَنَا الرَّجُلُ. فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَرَى رَجُلًا مُعَمَّمًا بِرِدَائِهِ يَسُوقُ بَكْرَيْنِ، ثُمَّ دَنَا الرَّجُلُ، فَقَالَ: انْظُرْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَامَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْرَجَ رَأْسَهُ مِنَ الْبَابِ فَآذَاهُ نَفْخُ السَّمُومِ فَأَعَادَ رَأْسَهُ حَتَّى حَاذَاهُ، فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكَ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: بَكْرَانِ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ تَخَلَّفَا، وَقَدْ مُضِيَ بِإِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُلْحِقَهُمَا بِالْحِمَى وَخَشِيتُ أَنْ يَضِيعَا فَيَسْأَلَنِي اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلُمَّ إِلَى الْمَاءِ وَالظِّلِّ وَنَكْفِيكَ. فَقَالَ: عُدْ إِلَى ظِلِّكَ، فَقَالَ: عِنْدَنَا مَنْ يَكْفِيكَ، فَقَالَ: عُدْ إِلَى ظِلِّكَ وَمَضَى، فَقَالَ عُثْمَانُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْقَوِيِّ الأَمِينِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَعَادَ إِلَيْنَا فَأَلْقَى نَفْسَهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الزَّكَاةِ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. ❶

شدت کی وجہ سے جا رہا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اس آدمی کو کیا ہے، کیوں نہ یہ مدینہ میں رہا حتی کہ ٹھنڈک ہو جاتی، پھر چلتا پھر وہ آدمی قریب ہوا تو فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے کہا، ایک آدمی چادر سے اپنے آپ کو ڈھانپے اونٹ کے بچوں کو ہانک رہا ہے۔ پھر وہ آدمی اور قریب ہوتو انہوں نے پھر کہا: دیکھو! میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا یہ تو امیر المومنین ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اپنا سر دروازے سے باہر نکالا تو انہیں گرمی کی لو سے تکلیف پہنچی اپنا سر واپس داخل کر لیا حتی کہ جب وہ قریب آ گئے تو پوچھا، آپ کس لیے اس وقت نکلے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صدقہ کے اونٹوں کے دو بچے پیچھے رہ گئے جبکہ صدقہ کے اونٹ چلے جا چکے ہیں، میں نے چاہا کہ ان کو بھی چراگاہ میں ان سے ملا دوں، میں ڈرا کہیں یہ ضائع نہ ہو جائیں کہ پھر اللہ مجھ سے ان کے متعلق دریافت کریں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! آؤ ہمارے پانی اور سایہ کی طرف، (یعنی پانی پی لو اور سایہ میں آرام کر لو) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے سایے میں ٹھہرے رہو۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس آپ کی ضرورت کی چیزیں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے سایہ میں ٹھہرے رہو پھر وہ چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ وہ کسی امانت دار، مضبوط آدمی کو دیکھے وہ ان کی طرف دیکھ لے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ واپس ہماری طرف (سایہ میں) آئے اور سوچ و بچار میں مشغول ہو گئے۔

---

❶ اسناده ضعيف لتردد الثقة ولجهاله مولى عثمان، اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٧٤٣).

9

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے مسائل

بَابُ حَجِّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ

[1]......آدم علیہ السلام کے حج کا بیان

[۷۵۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: حَجَّ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَلَقِيَتْهُ الْمَلائِكَةُ فَقَالُوا: بَرَّ نُسُكُكَ آدَمُ لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِأَلْفَيْ عَامٍ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [1]

محمد بن کعب القرظی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے حج کیا تو ان سے فرشتے ملے اور انہوں نے کہا اے آدم علیہ السلام آپ کا حج قبول ہوگیا۔ ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے حج کیا تھا۔

فوائد: ...... (1) حج کے لغوی معنی قصد اور ارادہ کے ہیں یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔اس کی ادائیگی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے۔

(2) مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا حج ایک قدیم عبادت ہے انسان ازل سے ہی اس کی ادائیگی کرتے آ رہے ہیں۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

[2]......حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان

[۷۵۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّ سُفْيَانَ

---

[1] اسنادهُ صحيح، اخرجه البيهقي: ٥/ ١٧٧ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣١٢٦).

الثَّوْرِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاق......

عَـنْ أَبِـي صَالِحِ الْحَنَفِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَجُّ جِهَادٌ، وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❶

ابوصالح الحنفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج، جہاد اور عمرہ نفلی عبادت ہے۔''

فوائد: ...... ❶ مذکورہ روایت اگر چہ مرسل ہونے کی وجہ سے سنداً ضعیف ہے تاہم حج وعمرہ کی فضیلت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

❷ حج کی فضیلت کی بابت نبی علیہ السلام نے فرمایا: ((والحج المبرور ليس له جزاءً الا الجنة)) کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (صحيح بخاری، ابواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، رقم: ۱۷۷۳)

❸ میں عمرہ کی بھی بڑی اہمیت وفضیلت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿واتموا الحج والعمرة لله﴾ (البقرة: ۱۹۶)

''اور اللہ کے لیے حج وعمرہ کو پورا کرو۔''

عام دنوں کی نسبت رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں عمرہ کرنے کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((فانّ عمرة فی رمضان تقضی حجة معی))

''کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے مترادف ہے۔''

(صحيح بخاری، كتاب جزاء الصيد، باب حج النساء، رقم: ۱۸۶۳)

بَابُ الْحَاجِّ وَأَفْضَلِ الْحَجِّ وَالسَّبِيلِ
[3]...... حج کرنے والے افضل حج اور راستے کا بیان

[۷۵۴]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَعَدْنَا إِلَى عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا

محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے تھے کہ میں نے ان کو فرماتے سنا ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: حج (کے

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقی: ٤/ ٣٤٨۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٧٠٣)۔ وابن ابی شيبة (١٣٦٤٧).

الْحَاجُّ؟ فَقَالَ: ((الشَّعِثُ التَّفِلُ)) . فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)) . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [1]

ارکان ادا) کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پراگندہ بالوں اور خوشبو سے دور رہنے والا۔'' دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا سبیل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زادِراہ اور سواری۔''

فوائد: ...... ❶ شریعت نے سفر حج میں زادِ راہ لے کر جانے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ (البقرة: ۱۹۷) ''اور سفری اخراجات لے کر چلو بے شک بہترین توشہ تقویٰ (سوال سے اجتناب) ہے۔''

اس آیت کے شانِ نزول سے متعلق سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

((كان اهل اليمن يحجون ولا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون، فاذا قدموا المدينة سألوا الناس فانزل الله تعالىٰ ﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾))

''جب اہل یمن حج کے لیے نکلتے تو ساتھ زادِ راہ نہ لاتے اور کہتے ہم اللہ پر توکل کرنے والے ہیں۔ پھر جب مدینہ آتے تو لوگوں سے سوال کرنے لگتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔''

(صحيح بخاری، كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ وتزوّدوا...... الخ، رقم: ۱۵۳۳)

معلوم ہوا مشروع اسباب اختیار کیے بغیر اللہ پر توکل درست نہیں لہٰذا حج وعمرہ کے سفر کے لیے انسان کو رہن سہن، کھانے پینے اور دیگر تمام لوازمات کا بندوبست کرنے کے بعد گھر سے روانہ ہونا چاہیے۔

بَابُ لا يَسْتَقْرِضُ لِلْحَجِّ

[4]......حج کی ادائیگی کے لیے قرض نہ لینے کا بیان

[۷۵۵]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَمْ

نبی ﷺ کے صحابی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے ایک

---

[1] اسناده ضعيف جدًا، فان ابراهيم بن يزيد الخوزی متروك الحديث وله طرق اخرىٰ وكلها ضعيفة: اخرجه الترمذی، الحج، باب ماجاء فی ايجاب الحج بالزاد والراحلة (۸۱۳)۔ وابن ماجة، المناسك، باب ما يوجب الحج (۲۸۹۶).

يَحْجُجْ، أَيَسْتَقْرِضُ لِلْحَجِّ؟ قَالَ: ((لا)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [1]

ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جس نے حج نہیں کیا تو کیا وہ حج کی ادائیگی کے لیے قرض مانگ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

فوائد: ...... ❶ حج وعمرہ کی فرضیت کے لیے طاقت وقدرت اور استطاعت کا ہونا شرط ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران: ۹۷)

''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر پہنچنے کی استطاع رکھتے ہوں وہ اس کا حج کریں۔''

❷ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا قرض لے کر حج کرنا درست نہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو کسی ایسی چیز کا مکلّف نہیں بنایا جو ان کی طاقت میں نہ ہو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ ''اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔'' (البقرة: ۲۸۶) ۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۷۵۴۔

بَابُ أَشْهُرِ الْحَجِّ

[5]...... حج کے مہینوں کا بیان

[۷۵۶]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَسَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُسَمِّي أَشْهُرَ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ يُسَمِّي شَوَّالا وَذَا الْقَعْدَةِ وَذَا الْحِجَّةِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: فَإِنَّ أَهَلَّ إِنْسَانٌ بِالْحَجِّ قَبْلَهُنَّ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا. [2]

ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع رحمہ اللہ سے کہا کیا آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حج کے مہینوں کے نام بیان کرتے سنا؟ نافع رحمہ اللہ نے کہا: ہاں وہ شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کا نام لیتے تھے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع رحمہ اللہ سے کہا اگر کوئی آدمی ان سے پہلے حج کے لیے تلبیہ کہے، احرام باندھے تو؟ نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق ان سے کچھ نہیں سنا۔

فوائد: ...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ ''کہ حج کے مہینے معلوم ہیں۔'' (البقرة: ۱۹۷) لہٰذا سنت یہی ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے، دوسرے مہینوں میں حج کا احرام

---

[1] اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٣٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٦٦٤)۔ وابن ابی شيبة (١٥٨٦٥).

[2] صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٤٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٦٨٧)۔ وابن ابی شيبة (١٣٦٢٩)۔ والدارقطني: ٢/ ٢٢٦۔ وصححه الحاكم: ٢/ ٢٧٢.

باندھنا درست نہیں کیونکہ حج کا وقت معلوم مہینے ہیں جس طرح وقت سے قبل نماز درست نہیں اسی طرح وقت سے قبل حج کے لیے احرام باندھنا بھی درست نہیں۔

❷ معلوم ہوا شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن "اشهر الحج" ہیں۔

[٧٥٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ أَيُهِلُّ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❶

ابوزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ حج کے لیے احرام حج کے مہینوں سے پہلے باندھ لے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔

بَابُ الاسْتِمْتَاعِ بِالْأَهْلِ وَالثِّيَابِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَوَاقِيتَ

[6]......مواقیت تک آنے تک گھر والوں اور کپڑوں سے فائدہ اٹھانے کا بیان

[٧٥٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَّتَ الْمَوَاقِيتَ قَالَ: ((يَسْتَمْتِعُ الْمَرْءُ بِأَهْلِهِ وَثِيَابِهِ حَتَّى يَأْتِيَ كَذَا وَكَذَا لِلْمُوَاقِيتِ)). أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❷

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لیے جگہیں مقرر کیں، اس وقت فرمایا: ''آدمی اپنے گھر والوں (بیوی)، اور اپنے کپڑوں سے فائدہ اٹھائے یہاں تک کہ اس، اس جگہ پر آجائے جو احرام باندھنے کے لیے ہے۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت اگرچہ مرسل ہونے کی وجہ سے سنداً ضعیف ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر جب تلبیہ شروع کر دیا جائے تو احرام کھولنے تک اس کے آداب اور شرعی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کو کھولنے کے بعد آدمی معمول کے تمام شرعی طور پر جائز کام کر سکتا ہے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

[7]......میقاتوں کا بیان

[٧٥٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ......

---

❶ اسناده ضعيف لعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٤٣۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٦٩٠)۔ والدارقطني: ٢/ ٢٣٤۔ وابن ابي شيبة (١٤٦١٨).

❷ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ٣٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٧٦٨).

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)). قَالَ لِي نَافِعٌ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ میں مدینہ والوں میں سے ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن (منازل) سے احرام باندھیں۔'' ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے نافع رحمہ اللہ نے کہا، وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

[٧٦٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)). قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)). [2]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن (منازل) سے احرام باندھیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

[٧٦١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أُمِرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مدینہ والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن (منازل) سے احرام باندھیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تین وہ

---

[1] اخرجه البخاری، العلم، باب ذكر العلم والفتيافی المسجد (١٣٣)، (١٥٢٥)۔ ومسلم، الحج، باب مواقيت الحج (١١٨٢).

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب مهل اهل نجد (١٥٢٧)، (١٥٢٨)۔ ومسلم، الحج، باب مواقيت الحج (١١٨٢).

صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)) . ❶

مقامات ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

فوائد :...... ❶ میقات سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے حج وعمرہ کے لیے مکہ جانے والوں کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

❷ مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے مختلف علاقے کے لوگوں کے لیے مختلف میقات کا تقرر کیا ہے۔ (i) ذوالحلیفہ: اہل مدینہ اوران کے راستے سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ احرام باندھنے کی جگہ ہے اسے آج کل ''آبارعلی'' کہتے ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ (ii) جحفة: شام، مصر، ترکی، روم، لیبیا، یورپ امریکہ وغیرہ سے آنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ جحفہ ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۸۷ کلومیٹر کے فاصلے پر شمال مغرب میں واقع ہے۔ (iii) قرن المنازل: یہ اہل نجد، حجاز وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ (iv) یلملم: یمن، چین، انڈونیشیا، ہندوستان، جاوہ، افغانستان، پاکستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے ممالک سے حج وعمرہ کے لیے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لیے یلملم احرام باندھنے کی جگہ ہے یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اسے آج کل ''السعدیہ'' کہتے ہیں۔ (v) ذَاتُ العرق: اہل عراق ایران اور مکہ کی شمال مشرقی جانب سے آنے والوں کا میقات، ذات العرق ہے۔ یہ مکہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

[٧٦٢]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَـنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ الْـحُـلَيْـفَةَ ، وَلأَهْـلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلأَهْلِ نَـجْـدٍ قَـرْنًـا ، وَلأَهْـلِ الْيَـمَنِ يَلَمْلَمَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذِهِ الْـمَـوَاقِيـتُ لأَهْـلِهَا وَلِكُلِّ آتٍ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْـلِهَـا مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ أَوِ الْعُمْرَةَ ، وَمَنْ كَانَ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن منازل، اور یمن والوں کے لیے یلملم میقات مقرر کیے، پھر فرمایا: ''یہ وہاں کے رہنے والوں، اس جگہ پر آنے والوں جو وہاں کے رہائشی نہیں اور حج یا عمرہ کا ارادہ لے کر آئے ہیں ان کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ہے۔ لیکن جن کا قیام میقات اور مکہ کے

❶ اخرجه البخاری، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبی ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم...... الخ، رقم: ٧٣٤٤۔ ومسلم، الحج، باب مواقيت الحج، رقم: ١١٨٢ .

أَهْـلُهُ مِنْ دُونِ ذَلِكَ الْمِيقَاتِ فَلْيُهِلَّ مِنْ حَيْثُ يُنْشِىءُ حَتَّى أَتَى ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ)) . ❶

درمیان ہے تو وہ احرام اسی جگہ سے باندھیں جہاں سے انہوں نے سفر شروع کرنا ہے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھ لیں۔''

[٧٦٣]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ......

عَـنِ ابْـنِ طَـاوُسٍ، عَـنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاقِيتِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فِي الْمَوَاقِيتِ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام باندھنے کی جگہوں کے بارے میں اسی طرح مروی ہے جس طرح سفیان رحمہ اللہ کی حدیث میقاتوں کے متعلق ہے۔

[٧٦٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ: أَنَّـهُ قَـالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْـحُـلَيْـفَةِ، وَلأَهْـلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلأَهْلِ الْيَـمَـنِ يَـلَمْلَمَ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ يَبْدَأُ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن (منازل) کو میقات مقرر کیا، اور جن کا قیام میقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ احرام وہیں سے باندھیں جہاں سے وہ سفر شروع کریں۔

فوائد: ......معلوم ہوا جو لوگ میقات کی حدود سے باہر ہیں وہ میقات پر پہنچ کر احرام باندھیں گے لیکن جو لوگ مقرر کردہ میقات کی حدود سے اندر ہیں وہ اپنے اپنے گھروں سے احرام باندھ کر روانہ ہوں گے۔

[٧٦٥]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

أَخْبَـرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْـأَلُ عَنِ الْمُهِلِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ ثُمَّ انْتَهَى أَرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((يُهِلُّ

ابوزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا جب ان سے احرام باندھنے کی جگہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے اس کو سنا، پھر

---

❶ صحیح موصولاً: اخرجه البخاری، الحج، باب مهل اهل مكة للحج والعمرة (١٥٢٤)، (١٥٣٠)۔ ومسلم، الحج، باب مواقيت الحج (١١٨١).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٧٦٢)

❸ اسناده ضعيف لضعف ليث بن ابى سليم، الا ان المتن صحيح كما سبق برقم (٦٣، ٧٦٢)

أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الأُخْرَى مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ الْمَغْرِبِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)) . [1]

خاموش ہوگئے میرے خیال سے وہ نبی ﷺ کے متعلق فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے اور دوسرے راستہ سے آنے والے جحفہ سے، اور احرام باندھیں گے عراق والے ذات عرق سے، اور نجد والے قرن منازل سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں گے۔

[٧٦٦]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الْمَغْرِبِ الْجُحْفَةَ، وَلأَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَمَنْ سَلَكَ نَجْدًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَغَيْرِهِمْ قَرْنَ ذِي الْمَعَادِنِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ . [2]

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر کیا، مغرب والوں کے لیے جحفہ، مشرق والوں کے لیے ذاتِ عرق، نجد والوں کے لیے قرن، اور جس نے یمن والوں میں سے یا ان کے علاوہ دوسروں نے نجد کا راستہ اختیار کیا ان کے لیے قرن ذوالمعادن اور یمن والوں کے لیے یلملم۔

[٧٦٧]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمُوا لَمْ يُوَقِّتْ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلَمْ يَكُنْ أَهْلُ الْمَشْرِقِ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ، وَلَكِنْ لأَهْلِ الْمَشْرِقِ حِينَئِذٍ قَالَ: كَذَلِكَ سَمِعْنَا: أَنَّهُ وَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ أَوِ الْعَقِيقَ لأَهْلِ الْمَشْرِقِ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ، وَلَكِنْ لأَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَلَمْ يَعْزُهُ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ دُونَ النَّبِيِّ

ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عطاء رحمہ اللہ سے مراجعت کی اور میں نے کہا لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذات عرق کو میقات مقرر نہیں کیا اور نہ ہی اس وقت مشرق والے تھے۔ عطاء نے کہا اس وقت عراق نہیں تھا مشرق والے تھے۔ عطاء نے کہا ہم نے اسی طرح سنا ہے کہ آپ نے ذاتِ عرق یا عقیق کو مشرق والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کیا۔ اور فرمایا: اس وقت عراق نہیں تھا اور لیکن مشرق والے تھے۔ انہوں نے اس

---

[1] اخرجه مسلم، الحج، باب مواقيت الحج (١١٨٣).

[2] اسناده ضعيف لإرساله وقد صحيح موصولًا كما سبق برقم (٧٦٥) اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٧٥٠).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنَّهُ يَأْبَى إِلا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَهُ. [1]

بات کی نسبت نبی ﷺ کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے نہیں کی، لیکن وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں (کہ نبی علیہ السلام نے میقات مقرر نہیں کیا) مگر یہ (کہتے ہیں) کہ اس کو نبی ﷺ نے میقات مقرر کیا۔

[٧٦٨]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يُوَقِّتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلَمْ يَكُنْ حِينَئِذٍ أَهْلُ مَشْرِقٍ فَوَقَّتَ النَّاسُ ذَاتَ عِرْقٍ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلا أَحْسِبُهُ إِلا كَمَا قَالَ طَاوُسٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. [2]

طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاتِ عرق کو میقات مقرر نہیں کیا اور نہ ہی اس وقت مشرق والے تھے۔ بلکہ یہ لوگوں نے ذاتِ عرق میقات مقرر کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے خیال میں بھی بات اسی طرح ہے جس طرح طاؤس رحمہ اللہ نے کہی اور بہتر علم اللہ کے پاس ہے۔

فوائد: ...... (1) امام شافعی رحمہ اللہ کا طاؤس رحمہ اللہ سے موافقت اختیار کرنا ان دونوں بزرگوں کا اجتہاد ہے کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دیکھئے حدیث نمبر: ٧٦٥۔

(2) اہل عراق اس وقت مسلمان نہیں تھے لیکن ان کے لیے میقات مقرر کر دیا گیا کیونکہ جہاں نبی علیہ السلام نے اس علاقے کے فتنوں سے متنبہ فرمایا وہیں آپ نے ان لوگوں کے اسلام کے لیے دعا بھی فرمائی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ((اللهم اقبل بقلوبهم)) ''اے اللہ ان کے دلوں کو (اسلام کی طرف) متوجہ فرما دے۔

(سنن ابن ماجه، رقم: ٢٩١٥)

(3) نبی علیہ السلام کا اہل عراق کے غیر مسلم ہونے کے باوجود ان کے لیے میقات مقرر کرنا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عنقریب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

(4) اہل عراق کے لیے نبی علیہ السلام کا میقات مقرر کرنا آپ ﷺ کے معجزات اور دلائل نبوت سے ہے۔

[٧٦٩]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ: أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يُوَقِّتْ رَسُولُ اللّٰهِ

ابوالشعثاء کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مشرق والوں کے

---

[1] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢٨۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٧٥١).

[2] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٧٥٢).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْمَشْرِقِ شَيْئًا فَاتَّخَذَ النَّاسُ بِحِيَالِ قَرْنٍ ذَاتَ عِرْقٍ . أَخْرَجَ الأَحَدَ عَشَرَ حَدِيثًا مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . ❶

لیے کوئی بھی میقات مقرر نہیں کیا یہ تو لوگوں نے قرن کے حساب سے ذاتِ عرق مقرر کردیا۔

بَابُ إِهْلَالِ مَنْ أَحَلَّ بِمَكَّةَ

[8]......جس نے مکہ میں احرام باندھا اس کے تلبیہ کا بیان

[٧٧٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذَكَرَ حَجَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ إِيَّاهُمْ بِالإِحْلَالِ وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَوَجَّهْتُمْ إِلَى مِنًى رَائِحِينَ فَأَهِلُّوا)) . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي . ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا ذکر کیا اور انہیں وہیں سے تلبیہ کہنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم چلتے ہوئے منی کی طرف جاؤ تو تلبیہ کہو۔''

فوائد :...... ❶ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی علیہ السلام نے یہ حکم ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیا تھا جن کے پاس قربانی کے جانور نہیں تھے آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور قران کی نیت فسخ کر کے حج تمتع کریں۔

❷ حج تمتع کرنے والا میقات سے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور پھر عمرہ کر کے احرام کھول کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھ کر مناسک حج ادا کرتا ہے۔ حج تمتع کرنے والا چونکہ وہیں سے احرام باندھ کر تلبیہ شروع کر دیتا ہے اس لیے مذکورہ بالا حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مکہ سے احرام باندھنے والا اپنی قیام گاہ سے تلبیہ شروع کر دے گا۔

❸ معلوم ہوا حج تمتع کرنے والا اپنی قیام گاہ سے یوم الترویہ (٨ ذوالحجہ) کو تلبیہ حج کہتے ہوئے منی کی طرف روانہ ہوگا۔

بَابُ رَدِّ مَنْ جَاوَزَ الْمِيقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ

[9]...... جو بغیر احرام کے میقات سے گزر گیا اس کے واپس لوٹنے کا بیان

[٧٧١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو......

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله، وابن جريج مدلس وقد عنعن: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٧٥٣).

❷ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وانه يجوز افراد الحج...... الخ (١٢١٤)

عَـنْ أَبِـى الشَّـعْثَاءِ: أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُدُّ مَنْ جَـاوَزَ الْـمَـوَاقِيـتَ غَيْـرَ مُـحْرِمٍ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . ❶

ابوالشعثاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو شخص بغیر احرام کے میقات سے گزر جاتا اسے واپس لوٹاتے تھے۔

فوائد :...... ❶ مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک، ابوحنیفہ، شافعی، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی (حج کرنے والا) شخص میقات سے احرام باندھے بغیر گزر گیا تو وہ گناہ گار ہے اور اسے بطور فدیہ ایک بکرا ذبح کرنے پڑے گا البتہ اس کا حج صحیح ہوگا۔ (شـرح الـنووی علی مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج والعمرة)

❷ اگر میقات سے گزر جانے والا دوبارہ واپس میقات پر آ کر احرام باندھے اور پھر مناسک حج ادا کرے تو اس پر فدیہ نہیں ہے۔

❸ اگر کوئی شخص ذاتی غرض سے، حج وعمرہ کے ارادہ کے بغیر مکہ مکرمہ جا رہا ہو تو اس کے لیے مواقیت سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے مواقیت کے سلسلہ میں "ممن اراد الحج اَو العمرة" فرمایا ہے۔ دیکھئے گذشتہ حدیث نمبر: ۷۶۲۔

بَابُ مِيقَاتِ الْعُمْرَةِ الْمَكَانِيِّ وَالزَّمَانِيِّ

[10]......عمرہ کے مکانی اور زمانی میقات کا بیان

[۷۷۲]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ......

عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا فَاعْتَمَرَ وَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ . ❷

محرش الکعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانہ سے نکلے اور (مکہ میں داخل ہوکر) عمرہ کیا اور صبح جعرانہ میں تھے گویا کہ آپ نے رات وہیں گزاری۔

فوائد :...... ❶ میقاتِ مکانی: اس سے مراد وہ جگہیں ہیں جہاں سے حج وعمرہ کے لیے مکہ جانے والے احرام باندھتے ہیں ان جگہوں سے بغیر احرام باندھے گزرنا جائز نہیں۔ یہ پانچ جگہیں ہیں دیکھئے تفصیل کے لیے فوائد حدیث نمبر ۷۵۹۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ۵/ ۲۹، ۳۰۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۲۷۶۴).

❷ اخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في العمرة من الجعرانة (۹۳۵)۔ وقال "حسن غريب" وابوداود، المناسك، باب المهلة بالعمرة تحيض فيدركها...... الخ (۱۹۹۶)۔ والنسائي، مناسك الحج، باب دخول مكة ليلا (۲۸۶۶)

❷ میقاتِ زمانی: اس سے مراد وہ ایام اور اوقات ہیں جن میں احرام باندھ کر حج وعمرہ کیا جاتا ہے۔ عمرہ کرنے کے لیے سال کے کسی بھی مہینے اور کسی بھی وقت احرام باندھا جاسکتا ہے لیکن حج کے مہینے مقرر ہیں اس لیے حج کے لیے صرف انہیں مقرر کردہ مہینوں میں ہی احرام باندھا جائے گا۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۵۶۔

❸ عمرہ دن اور رات کے اوقات میں کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔

❹ نبی علیہ السلام نے جعرانہ سے احرام باندھا عمرہ کیا اور پھر رات کو ہی جعرانہ روانہ ہوگئے۔ گویا آپ نے رات جعرانہ میں گزاری۔

❺ جعرانہ: مکہ مکرمہ سے قریب حدودِ حرم سے باہر ایک جگہ کا نام ہے۔

❻ بعض علماء کے نزدیک مکہ میں مقیم لوگوں کے لیے حدودِ حرم سے باہر تنعیم یا جعرانہ مقام سے عمرہ کے لیے احرام باندھ کر آنا ضروری ہے جبکہ حج میں ایسا نہیں ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک ہر دو صورت میں اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھ لینا جائز ہے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۶۲، ۷۷۰۔

[۷۷۳]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ......

عَـنِ ابْـنِ جُـرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الإِسْنَادِ . قَـالَ ابْـنُ جُـرَيْجٍ: هُوَ مِخْرَشٌ . قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَصَـابَ ابْـنُ جُـرَيْـجٍ لأَنَّ وَلَـدَهُ عِنْدَنَـا هُوَ مِخْرَشٌ . [1]

ابن جریج سے ایک دوسری سند سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ وہ (محرش نہیں) مخرش ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن جریج نے درست کہا کیونکہ ان کا بیٹا مخرش ہمارے پاس ہے۔

[۷۷٤]...... أَخْبَـرَنَـا ابْـنُ عُيَيْـنَةَ: أَنَّـهُ سَـمِـعَ عَـمْـرَو بْنَ دِينَارٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يَقُولُ:......

أَخْبَـرَنِـي عَبْـدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ . [2]

عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھا کر لے جائے اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرائے۔

فوائد: ...... ❶ سیدہ عائشہ نے حج الوداع کے موقع پر عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن حیض کی وجہ سے عمرہ کیے بغیر انہیں حج کا احرام باندھنا پڑ گیا۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۷۷۲)

[2] اخرجه البخاری، العمرة، باب عمرة التنعيم (۱۷۸٤)۔ ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام وأنه يجوز افراد الحج والتمتع والقراٰن...... الخ (۱۲۱۲).

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ وہ عمرہ بھی ادا کریں چنانچہ نبی علیہ السلام نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کوانہیں عمرہ کروانے کا کہا۔

❸ تنعیم کوآج کل مسجد عائشہ کہا جاتا ہے یہ عمرہ کے لیے میقات نہیں ہے لہٰذا عمرہ کے لیے جانے والے حضرات کا بار بار مسجد عائشہ جاکر عمرہ کے لیے احرام باندھنا اور آکر مناسک عمرہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔

❹ مکہ میں مقیم انسان کا اپنی اقامت گاہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا درست ہے۔

❺ یہ عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ نہیں کیا تھا۔

❻ حج تمتع میں حج سے پہلے عمرہ کیا جاتا ہے حج کے بعد عمرہ کرنے سے حج تمتع نہیں بنتا۔

[٧٧٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَمَرَّةً مِنَ الْجُحْفَةِ . ❶

ابن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سال میں دو دفعہ عمرہ کیا ایک دفعہ ذوالحلیفہ سے اور ایک دفعہ جحفہ سے۔

فوائد: ......معلوم ہوا سال میں ایک، دو بلکہ کئی عمرے بھی کیے جاسکتے ہیں۔

[٧٧٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ . قَالَ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ: فَقُلْتُ فَهَلْ عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَحَدٌ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَاسْتَحْيَيْتُ . ❷

قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے سال میں دومرتبہ عمرہ کیا۔ صدقہ بن یسار کہتے ہیں میں نے کہا، کیا اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا؟ تو قاسم رحمہ اللہ نے (بطور تعجب) سبحان اللہ کہا کہ ام المومنین پر (اعتراض)! صدقہ کہتے ہیں میں نے یہ بات کہنے کی وجہ سے شرم محسوس کی۔

[٧٧٧]...... أَخْبَرَنَا أَنَسٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اعْتَمَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَعْوَامًا فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عُمْرَتَيْنِ فِي كُلِّ عَامٍ . ❸

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد میں ہر سال دو

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٤٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٧٠٠) .

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (٢٦٩٩) .

❸ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٤٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٧٠١) .

عمرے کیے۔

[٧٧٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ بَعْضِ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا حَمَّمَ رَأْسُهُ خَرَجَ فَاعْتَمَرَ. ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بچوں میں سے ایک بیٹا کہتا ہے کہ ہم مکہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ جب ان کے سر کے بال نکل آتے تو وہ پھر عمرہ کرنے کے لیے نکل جاتے۔

[٧٧٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں عمرہ ہے۔

[٧٨٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ. ❸

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مہینے میں عمرہ ہے۔

[٧٨١]...... حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ قَالَ: مِرَارًا. قَالَ: قُلْتُ: أَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهَا أَحَدٌ؟ قَالَ: فَقَالَ الْقَاسِمُ: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَاسْتَحْيَيْتُ. ❹

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک سال میں دو دفعہ یا کئی دفعہ عمرہ کیا۔ صدقہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا؟ صدقہ کہتے ہیں قاسم نے کہا ام المومنین پر (اعتراض) صدقہ کہتے ہیں مجھے شرم آئی۔

[٧٨٢]...... أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ اعْتَمَرَ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ، أَوْ قَالَ: مِرَارًا. ❺

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سال میں دو دفعہ یا فرمایا کئی دفعہ عمرہ کیا۔

---

❶ اسناده ضعيف لإبهام بعض ولدانس: اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٤٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٦٩٨).

❷ اسناده ضعيف، لإنقطاعه، فان مجاهدًا لم يسمع من على بن ابى طالب: اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٤٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٦٩٧)۔ وابن ابى شيبة (١٢٧٢٣).

❸ انظر الحديث السابق برقم (٧٧٩) ❹ انظر الحديث السابق برقم (٧٧٦)

❺ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٤٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٧٠١).

[٧٨٣]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَهَلَّ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ❶

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔

[٧٨٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ:......

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، يَقُولُ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُعْمِرَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَعْمَرْتُهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، قَالَ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ فِي الْحَدِيثِ: لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ. أَخْرَجَ الثَّمَانِيَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَإِلَى آخِرِ الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. ❷

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کرواؤں تو میں نے انہیں تنعیم سے عمرہ کروایا۔ انہوں نے ہی یا ان کے علاوہ کسی اور نے حدیث میں کہا: محصب کی رات۔

فوائد: ...... ❶ محصب: اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر منیٰ میں کنکریاں مارتے ہیں۔

❷ معلوم ہوا محصب کی رات بھی عمرہ کرنا جائز ہے۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۷۴۔

بَابُ الْغُسْلِ وَالطِّيبِ لِلإِحْرَامِ

[11]...... احرام باندھنے کے لیے غسل کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان

[٧٨٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ. ❸

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ دو عیدوں کے دن، جمعہ کے دن، عرفہ کے دن اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو غسل فرماتے تھے۔

[٧٨٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ......

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٣٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٧٦٩)۔ وابن ابي شيبة (١٢٦٧٤).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٧٧٤)

❸ اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي ولإنقطاعه، بين محمد بن علي بن الحسين وعلي بن ابي طالب: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (١٨٦٤)۔ وعبدالرزاق (٥٧٥١).

عَـنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْـلَ أَنْ يُـحْـرِمَ، وَلِـحِـلِّـهِ قَبْـلَ أَنْ يَـطُوفَ بِالْبَيْتِ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف زیارت سے پہلے حلال ہونے کے لیے خوشبو لگایا کرتی تھی۔

[٧٨٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا تَقُولُ: أَنَـا طَيَّبْـتُ رَسُـولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِإِحْرَامِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. ❷

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لیے جب آپ نے احرام باندھا اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف زیارت سے پہلے حلال ہونے کے لیے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

[٧٨٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِـحُـرْمِـهِ حِيـنَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لیے جب آپ نے احرام باندھا اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف زیارت سے پہلے حلال ہونے کے لیے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

[٧٨٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ:

عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ نے

---

❶ اخرجه البخاری، الحج، باب الطيب عند الإحرام...... الخ (١٥٣٩)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبل الاحرام فی البدن...... الخ (١١٨٩).

❷ انظر الحديث السابق برقم: ٧٨٦)

❸ اخرجه البخاری، اللباس، باب ما يستحب من الطيب (٥٩٢٨)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبيل الإحرام فی البدن...... الخ (١١٨٩).

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ، فَقُلْتُ لَهَا: بِأَيِّ الطِّيبِ؟ فَقَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ. قَالَ عُثْمَانُ: مَا رَوَى هِشَامٌ هَذَا الْحَدِيثَ إِلا عَنِّي. [1]

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے لیے اور حلال ہونے کے لیے خوشبو لگائی۔ عروہ کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کون سی خوشبو؟ تو انہوں نے فرمایا: سب سے اچھی خوشبو۔ عثمان کہتے ہیں: ہشام نے یہ حدیث میرے علاوہ کسی سے روایت نہیں کی۔

فوائد: ...... ❶ احرام باندھنے سے پہلے جسم کی ضروری صفائی کے ساتھ ساتھ احرام کے لیے غسل کرنا مسنون ہے۔ نبی علیہ السلام نے احرام باندھنے کے لیے خود بھی غسل فرمایا اور حیض و نفاس والی عورتوں کو بھی غسل کا حکم دیا۔

❷ غسل سے فارغ ہوکر مردوں کے لیے عمدہ سے عمدہ خوشبو کا استعمال بھی جائز ہے چاہے اس کا اثر بعد میں ہی باقی کیوں نہ رہے۔

❸ محرم آدمی کے لیے خوشبو کا استعمال درست نہیں۔ نبی علیہ السلام نے حالت احرام میں وفات پانے والے صحابی سے متعلق حکم فرمایا:

((ولا تمسوه طيبًا))

''اسے خوشبو نہ لگاؤ۔'' (بخاری، رقم: ١٢٦٧۔ مسلم رقم: ١٢٠٦)

❹ معلوم ہوا طوافِ افاضہ سے پہلے خوشبو کا استعمال بھی مسنون ہے۔

[٧٩٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلاثٍ. [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک (احرام کے) تین دن بعد دیکھی۔

فوائد: ...... ❶ احرام سے قبل خوشبو کا استعمال درست ہے چاہے اس خوشبو کا اثر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے۔

❷ مانگ نکالنا مسنون ہے۔

[٧٩١]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ......

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٧٨٨)

[2] اخرجه البخاری، الغسل، باب من تطيب ثم اغتسل وبقی اثر الطيب (٢٧١)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام...... الخ (١١٩٠).

عَنْ حَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُحْرِمًا، وَإِنَّ عَلَى رَأْسِهِ مِثْلَ الرُّبِّ مِنَ الْغَالِيَةِ. ❶

حسن بن زید اپنے باپ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حالت احرام میں دیکھا، اور ان کے سر پر خوشبو شیرے کی طرح تھی۔

[۷۹۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ:......

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعِيدٍ تَقُولُ: طَيَّبْتُ أَبِي عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِالْمِسْكِ وَالذَّرِيرَةِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ وَإِلَى آخِرِ الثَّامِنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❷

عائشہ بنت سعید کہتی ہیں میں نے اپنے باپ کو احرام کے وقت مشک اور ذریرہ (خوشبو کی اقسام) سے خوشبو لگائی۔

بَابُ إِفْرَادِ الْحَجِّ

[12]...... حج افراد کا بیان

[۷۹۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ. ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

فوائد:...... ❶ حج افراد: حج کی تین مشروع اقسام میں سے ایک حج مفرد ہے۔ جس میں حاجی صرف حج کی نیت کر کے احرام باندھتا اور تلبیہ کہتا ہے پھر اعمالِ حج مکمل ہونے تک احرام ہی میں رہتا ہے۔

❷ مذکورہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے حج افراد کیا تھا۔ جبکہ اس سے آئندہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کی لبیک کہی تھی۔ صحیح بخاری ومسلم میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کی لبیک کہی تھی۔ (بخاری، رقم: ۴۳۵۳، ۴۳۵۴۔ مسلم، رقم: ۱۲۳۲)

اس طرح کی مروی روایات میں مختلف علماء نے مختلف انداز میں تطبیق دی ہے:

(i) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج مفرد کے ارادہ سے لبیک کہی اور بعد میں حج قران کی لبیک پکاری لہٰذا ہر صحابی نے اپنے اپنے علم کے مطابق جو سنا بیان کر دیا۔ (شرح الزرقانی علی مؤطا امام مالک)

---

❶ فی اسناده ضعف لأجل الحسن بن زید: اخرجه البیهقی: ۵/ ۳۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۲۷۸۶).

❷ حسن: اخرجه البیهقی: ۵/ ۳۵۔ وفی المعرفة السنن والآثار له، رقم: ۲۷۸۵۔ وابن ابی شیبة رقم: ۱۳۴۸.

❸ اخرجه مسلم، الحج، باب بیان وجوه الاحرام وأنه یجوز افراد الحج والتمتع والقرآن...... الخ (۱۲۱۱).

(ii) رسول اللہ ﷺ شروع ہی سے حج قران کے ارادہ سے نکلے تھے۔ اور حج قران کرنے والے کو اجازت ہے کہ وہ کسی وقت "لبيك بحجةٍ" کسی وقت "لبيك بعمرة" اور کسی وقت لبیک "بحجة و عمرة" کہہ لے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی علیہ السلام کی زبان اقدس سے جو سنا سو بیان فرما دیا۔

(مرعاة المفاتيح، شرح حديث نمبر ٢٥٦٩

(iii) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے آغاز میں حج مفرد کا احرام باندھا بعد میں عمرہ کو بھی ساتھ ملا لیا اور آپ قارن ہو گئے۔ اور یہی مذہب صحیح و مختار ہے۔

(شرح النووی علی مسلم، كتاب الحج، باب فی الافراد والقران)

(iv) رسول اللہ ﷺ نے حج قران کیا تھا اور حج تمتع کی تمنا فرمائی تھی تفصیل آگے آئے گی۔

[٧٩٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔

[٧٩٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَأَفْرَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا۔

[٧٩٦]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَيْمُونٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ......

عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، يَعْنِي أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ، قَالَ: قُلْتُ: أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَعَثٌ وَسَفَرٌ وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْقِرَانَ أَفْضَلُ، وَبِهِ يُفْتُونَ مَنِ اسْتَفْتَاهُمْ، وَعَبْدُ اللّٰهِ كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَانَ. ❸

اسود عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حج افراد کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا: انہوں نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے پراگندہ حالت اور سفر ہو اور ان کا یہ خیال ہے کہ حج قران افضل ہے، جب ان سے کوئی فتویٰ مانگے تو وہ اسی کا فتویٰ دیتے ہیں، جبکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ خود حج قران کو ناپسند کرتے تھے۔

---

❶ اخرجه البخاری، الحج باب التمتع والقران والافراد...... الخ (١٥٦٢)۔ ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام وانه يجوز...... الخ (١٢١١).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٧٩٤)

❸ اسناده ضعيف، لضعف ابی حمزة ميمون: اخرجه البيهقی: ٥/ ٥۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٧٣٠).

[۷۹۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا نَرَى إِلا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: ((مَا لَكِ أَنَفِسْتِ))؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ)). قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادہ کے لیے نکلے، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب پہنچے تو میں حیضہ ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوگیا، کیا حیضہ ہوگئی؟'' میں نے کہا، ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے اس لیے تم بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے افعال پورے کرلو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر حجاج کی طرح تمام اعمال حج ادا کرے گی۔

(2) اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں تمام انسانی کمزوریوں کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

(3) معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے حج کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔

[۷۹۸]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ:......

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سِعَايَتِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ))؟ فَقَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ((فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ)). قَالَ: فَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے عمل سے فارغ ہوکر (مکہ) تشریف لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''اے علی! تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے (میں نے بھی اس کا باندھا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر قربانی کر، اور اپنی اسی حالت پر احرام جاری رکھ۔''

---

[1] اخرجه البخاري، الحيض، باب الأمر بالنفساء اذا نفس (۲۹٤)۔ ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام وانه يجوز افراد الحج والتمتع...... الخ (۱۲۱۱).

الْحَدِيثِ، وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ، وَالْخَامِسَ وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [1]

فوائد: ...... 1 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ بات سمجھتے تھے کہ تمام اعمال کی قبولیت کا دارومدار اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اسی لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اتباع نبوی کے جذبہ میں اپنے احرام میں نبی علیہ السلام کے احرام کی نیت فرمائی۔

2 کسی دوسرے انسان کی نیت پر احرام باندھنا جائز ہے جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کی نیت پر احرام باندھا۔

3 اگر انسان کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو تو حج قران ادا کرنا چاہیے اگر نہ ہو تو حج تمتع کرنا چاہیے۔

4 حج قران ادا کرنے والا ابتداء سے مناسک حج ادا کرنے تک حالت احرام ہی میں رہے گا۔

بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ بِالْعُمْرَةِ

[13]...... حج کو عمرہ سے فسخ کرنے کا بیان

[۷۹۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرٍ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، فَنَظَرْتُ مَدَّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ رَاكِبٍ وَرَاجِلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ وَرَائِهِ كُلُّهُمْ يُرِيدُ أَنْ يَأْتَمَّ بِهِ، يَلْتَمِسُ أَنْ يَقُولَ كَمَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَنْوِي إِلا الْحَجَّ وَلا نَعْرِفُ غَيْرَهُ، وَلا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ فَلَمَّا طُفْنَا فَكُنَّا عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَلَوِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق بیان کرتے ہیں - انہوں نے فرمایا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب ہم بیداء مقام پر تھے تو میں نے اپنے آگے، دائیں، بائیں اور پیچھے تا حد نگاہ سوار اور پیادے دیکھے۔ ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ وہ اس (حج) کو مکمل کرے۔ اور ہر کوئی اس کوشش میں تھا کہ اسی طرح کہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ ہماری حج کے علاوہ کوئی اور نیت نہ تھی اور نہ ہم اس کے علاوہ کچھ جانتے تھے۔ اور نہ ہم حج کے مہینوں میں عمرہ کے متعلق جانتے تھے۔ جب ہم طواف کے بعد مروہ کے

---

[1] اخرجه البخاري، الحج، باب من اهل فى زمن النبى صلی اللہ علیہ وسلم كاهلال النبى صلی اللہ علیہ وسلم (۱۵۵۷)، (۱۵۵۸)، (۲۵۰۵)، (۲۵۰۶)۔ ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام وأنه يجوز افراد الحج...... الخ (۱۲۱۶).

اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِی مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ))، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْیٌ . [1]

پاس تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! جس کے پاس قربانی نہیں وہ احرام کھول دے اور اس احرام حج کو عمرہ بنا لے (یعنی طواف، سعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال بھی پورے ہو گئے) اگر جو بات بعد میں میرے علم میں آئی ہے پہلے آ جاتی تو میں قربانی نہ لاتا۔'' تو جن کے پاس قربانی نہ تھی انہوں نے احرام کھول دیا۔

[۸۰۰]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ......

عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْیٌ فَلْيَحْلِلْ))، وَلَمْ يَكُنْ مَعِی هَدْیٌ فَحَلَلْتُ، وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْیٌ فَلَمْ يَحْلِلْ . [2]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی (نہیں) ہے وہ حلال ہو جائے۔'' اور میرے پاس قربانی نہ تھی تو میں نے احرام کھول دیا اور زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس قربانی تھی انہوں نے احرام نہ کھولا۔

فوائد: ...... 1 حجۃ الوداع کے موقع پر نبی علیہ السلام کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جم غفیر تھا اور تمام صحابہ اتباع نبوی کے جذبہ سے سرشار آپ ﷺ کی اقتدار کے خواہش مند تھے۔ معلوم ہوا حج کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا دونوں طرح درست ہے۔

2 حج کی نیت کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جائز ہے۔

3 جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج تمتع نہیں کر سکتا۔

4 نبی علیہ السلام نے حج قران کیا اور تمتع کی تمنا فرمائی لہٰذا حج تمتع افضل ہے کیونکہ نبی علیہ السلام صرف افضل عمل کی ہی تمنا کر سکتے ہیں۔

5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کے سچے متبعین تھے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے ساتھ قربانی نہ لانے والوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا تو سب اس پر بلا چوں چراں عمل پیرا ہو گئے۔

---

[1] اخرجه مسلم، الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ١٢١٨ .

[2] اخرجه مسلم، الحج، باب ان المحرم بعمرة لا يتحلل بالطواف قبل السعی...... الخ (١٢٣٦) .

6 نبی علیہ السلام عالم الغیب نہیں ہیں لہٰذا نبی علیہ السلام کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ باطل ہے۔

7 نبی علیہ السلام مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے تھے۔

[٨٠١]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لا نَرَى إِلا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ. قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَتْكَ وَاللّٰهِ، بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ ابھی ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، جس کے پاس قربانی نہیں وہ اپنے احرام (حج) کو عمرہ بنالے۔ اور جب ہم منی میں تھے میرے پاس گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیسا گوشت ہے؟ کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا عُمرہ تیرے پاس -اللہ کی قسم- حدیث اپنی اصل شکل میں لائی ہیں۔

[٨٠٢]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، وَالْقَاسِمِ مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ لا يُخَالِفُ مَعْنَاهُ. [2]

ایک دوسری سند سے عمرہ اور قاسم دونوں سے سفیان رحمہ اللہ کی سند جیسی بغیر معنی کی مخالفت کے یہی حدیث مروی ہے۔

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے حج کے موقع پر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی طرف سے مشترکہ طور پر ایک گائے ذبح کی تھی۔

2 ایک گھر والوں کی طرف سے گائے کی قربانی درست ہے۔

3 حج کے موقع پر اپنی قربانی کا گوشت بھی کھانا چاہیے۔

[٨٠٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:......

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ،

طاؤس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے تو

---

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب ومايأكل من البدن وما يتصدق (١٧٢٠)۔ ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام وأنه يجوز افراد الحج...... الخ (١٢١١).

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير امرهن (١٧٠٩).

وَهِشَامُ بْنُ حُجَيْرَةَ، سَمِعُوا طَاوُسًا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لا يُسَمِّي حَجًّا وَلا عُمْرَةً يَنْتَظِرُ الْقَضَاءَ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَهَلَّ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَكِنْ لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَسُقْتُ هَدْيِي، وَلَيْسَ لِي مَحِلٌّ دُونَ مَحِلِّ هَدْيِي))، فَقَامَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، أَعُمْرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلأَبَدِ؟ قَالَ: ((بَلْ لِلأَبَدِ))، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ: وَدَخَلَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ))؟ فَقَالَ: أَحَدُهُمَا عَنْ طَاوُسٍ: إِهْلالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الآخَرُ: لَبَّيْكَ حَجَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [1]

آپ حج یا عمرہ کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ آپ وحی کا انتظار فرمارہے تھے۔ جب آپ صفا اور مروہ کے درمیان تھے تو اس وقت وحی نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا جنہوں نے احرام (حج کا) باندھا ہوا تھا اور ان کے پاس قربانی نہ تھی کہ وہ اس کو عمرہ بنالیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ بات جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی پہلے معلوم ہوجاتی تو میں قربانی نہ لاتا۔ لیکن میں نے سر کے بال چپکا لیے اور قربانی ہانک لایا ہوں۔ اب میں قربانی کیے بغیر حلال نہیں ہوسکتا۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا، آپ ہمارے لیے ایک ایسی قوم کا فیصلہ کریں گویا جو آج ہی پیدا ہوئی کیا ہمارا یہ عمرہ خاص صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' اب عمرہ (ایام) حج میں قیامت کے دن تک کے لیے داخل ہوگیا ہے۔ طاؤس نے کہا (مکہ میں) علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تو ان سے نبی ﷺ نے پوچھا: آپ نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟'' میسرہ اور ہشام بن حجیرہ میں سے ایک نے طاؤس سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ کے احرام کا (یعنی جس نیت سے آپ ﷺ نے باندھا ہے) اور دوسرے نے کہا کہ میں حاضر ہوں نبی ﷺ کے حج کے ساتھ۔

فوائد :...... (1) عہد جاہلیت میں ایام حج میں عمرہ معیوب سمجھا جاتا تھا، اسلام نے ان کے اس غلط خیال کی اصلاح فرمائی اور اعلان کیا کہ حج کے مہینوں میں بھی عمرہ جائز ہے۔

[1] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٦٨٣).

❷ دینی امور میں علماء سے راہنمائی لینا مستحسن عمل ہے۔

❸ اشکالات کے ازالہ کے لیے سوالات کرنا درست ہے۔

❹ نبی علیہ السلام کی ہدایات قیامت تک کے لیے ہیں۔ اور آپ کی ذات ہی مرکز ہدایت ہے۔

[٨٠٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَتَدَارَكَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ لِيَخْرُجُوا مَعَهُ، فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ لا نَعْرِفُ إِلا الْحَجَّ، وَلَهُ خَرَجْنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا يُنَزَّلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً)). [1]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ میں رہے اور آپ نے حج نہیں کیا پھر (دسویں سال) لوگوں میں حج کے لیے منادی کرائی۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے کے لیے مدینہ میں آنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حج کے لیے) چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے، ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے اور اسی غرض سے نکلے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن اترتا تھا اور آپ اس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جس طرح آپ کو حکم ہوتا تھا۔ جب ہم مکہ آ پہنچے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی نہیں وہ اس کو عمرہ بنالے اور اگر وہ بات جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی پہلے ہو جاتی تو میں قربانی نہ لاتا اور اس کو عمرہ بنا لیتا۔''

فوائد:...... ❶ حج فتح مکہ کے بعد ۹ھ میں فرض ہوا اور مسلمانوں نے پہلا حج سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ادا کیا پھر اگلے سال کم وبیش ایک لاکھ کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی علیہ السلام کی اقتداء میں فریضۂ حج ادا کیا جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

❷ نبی علیہ السلام وحی کی اتباع کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسوۂ نبوی پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

❸ قرآن کی بہترین تفسیر نبی علیہ السلام کے اقوال وافعال اور تقریرات ہیں۔ مزید دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۷۹۹۔

---

[1] اخرجه مسلم، الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (١٢١٨).

[٨٠٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ: أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا، يَقُولُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يُسَمِّي حَجًّا وَلا عُمْرَةً يَنْتَظِرُ الْقَضَاءَ، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَقَالَ: ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَكِنْ لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَسُقْتُ هَدْيِي وَلَيْسَ لِي مَحِلٌّ إِلا عَلَى مَحِلِّ هَدْيِي)). فَقَامَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، أَعُمْرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلأَبَدِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَلْ لِلأَبَدِ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي: ((بِمَ أَهْلَلْتَ؟))فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لَبَّيْكَ إِهْلالٌ كَإِهْلالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الآخَرُ: لَبَّيْكَ حَجَّةٌ كَحَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [1]

طاؤس کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نکلے تو آپ حج اور عمرہ کا نام نہیں لے رہے تھے بلکہ آپ وحی کے منتظر تھے۔ طاؤس نے کہا جب آپ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہے تھے تو آپ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو حکم دیا کہ جس نے ان میں سے حج کے لیے احرام باندھا ہے اور اس کے پاس قربانی نہیں تو وہ اسے عمرہ بنا لے۔ پھر فرمایا: ''اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں ہوا تو میں قربانی نہ لاتا، لیکن میں نے اپنے سر کے بال چپکا لیے ہیں اور قربانی ساتھ ہانک لایا ہوں، اب میرے لیے قربانی کیے بغیر حلال ہونا درست نہیں ہے۔'' پھر سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے بارے میں ایک نئی آج کے دن جنم لینے والی قوم کی طرح فیصلہ کریں، یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے اس کی اجازت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے اجازت ہے، عمرہ قیامت تک کے لیے (ایام) حج میں داخل ہو گیا۔ اس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ (مکہ میں) یمن سے داخل ہوئے تو نبی ﷺ نے پوچھا ''آپ نے کس چیز کا احرام باندھا؟'' ابن طاؤس اور ابراہیم بن میسرہ میں سے ایک نے کہا: میں نے احرام باندھ کر تلبیہ کہا نبی ﷺ کے احرام کی طرح، اور دوسرے نے کہا میں نے حج کا تلبیہ کہا نبی ﷺ کے حج کی طرح۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٨٠٣)

فوائد :...... دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۸۰۳۔

[۸۰۶]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)). أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَإِلَى آخِرِ الثَّامِنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّامِنُ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ. [1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! لوگوں کی کیا حالت ہے کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرہ فرما کر احرام نہیں کھولا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے بالوں کو چپکایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈالا ہے سو میں اس وقت تک احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں۔''

فوائد :...... ❶ جن صحابہ کے پاس قربانی کے جانور نہیں تھے انہوں نے تو احرام کھول دیے چونکہ نبی علیہ السلام کے پاس قربانی کا جانور تھا اس لیے آپ نے احرام نہ کھولا۔

❷ بالوں کو لیپ کرنا جائز ہے۔

❷ قارن قربانی کے بعد احرام کھولے گا۔

❹ معاملات کی تحقیق کرنا درست ہے۔

بَابُ التَّمَتُّعِ

[14]...... حج تمتع کا بیان

[۸۰۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَتَذَاكَرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ

محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ حج کے لیے آئے، آپس میں حج تمتع کے متعلق باتیں کرتے سنا تو ضحاک نے کہا (حج تمتع) صرف وہی کرے گا جس کو اللہ کی

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب التمتع، والقران، والإفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدیٌ، رقم: ١٥٦٦ـ ومسلم، الحج، باب بيان أن القارن لا يتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد، رقم: ١٣٢٩ .

تَـعَالَى . فَقَالَ سَعْدٌ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَابْنَ أَخِي . فَـقَالَ: فَإِنَّ عُمَرَ قَدْ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ سَعْدٌ قَـدْ صَـنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ . ❶

شریعت کا علم نہیں ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے تو نے اچھا نہیں کہا، ضحاک نے کہا بے شک عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج تمتع) کیا۔

فوائد :...... ❶ حج تمتع: اس حج میں حاجی حضرات میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اور مکہ مکرمہ مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیتے ہیں پھر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ ہی سے دوبارہ احرام باندھ کر مناسک حج ادا کرتے ہیں۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع کے قائل تھے لیکن ان کا لوگوں کو حج تمتع سے منع کرنا ایک خاص سبب سے تھا۔ جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پتہ چلا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو حج تمتع سے منع کرتے ہیں تو میں نے ان سے ملاقات کر کے اس سے متعلق دریافت فرمایا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قد علمت ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قد فعله، واصحابه ولكن كرهت ان يظلوا معرسين بهن في الأراك، ثم يروحون في الحج تقطر رؤسهم))

''مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ (تمتع) کیا ہے لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ رات درختوں تلے عورتوں سے خلوت اختیار کریں پھر صبح حج کے لیے اس حالت میں روانہ ہوں کہ ان کے سروں سے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوں۔'' (صحيح مسلم، رقم: ١٢٢٢)

❸ معلوم ہوا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد کر کے حج تمتع سے منع فرمایا جبکہ ان کے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نص صریح اور صحیح احادیث پر عمل کرتے ہوئے ان کی مخالفت کی اور حج تمتع کو جائز قرار دیا۔

(دیکھئے: سنن ترمذی، رقم: ٨٢٤ وقال حسن صحيح)

❹ جب صحیح احادیث کے مقابل خلیفہ راشد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی درست نہیں تو امام یا مجتہد احادیث کے خلاف قابل اقتداء کیسے ہو سکتے ہیں؟

❺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران ادا کیا تھا جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے حکم سے حج تمتع کیا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا آپ کے حکم کو عمل کے برابر قرار دینا ہے۔ واللہ علم۔

---

❶ اخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في التمتع (٨٢٣)۔ وقال "صحيحٌ" والنسائي، مناسك الحج، باب التمتع (٢٧٣٥).

6 اگر کسی شخص کو دلیل معلوم نہ ہو تو اس کا احسن انداز سے دلیل کے ساتھ رد کرنا چاہیے۔ یہی سلف کا طریقہ کار رہا ہے۔

[٨٠٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لأَنْ أَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأُهْدِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ. 1

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں حج سے پہلے عمرہ کروں اور قربانی دوں یہ بات مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ذی الحجہ میں حج کے بعد عمرہ کروں۔

فوائد: ...... 1 حج تمتع کرنے والا دس ذوالحجہ کو قربانی دے گا اگر اس کے پاس قربانی کی طاقت نہیں تو پھر بطور فدیہ دس روزے رکھے گا جن میں سے تین ایام حج میں رکھنا ضروری ہیں باقی سات اپنے گھر آ کر رکھے گا۔

2 ایام حج میں عمرہ مشروع ہے لیکن حج سے پہلے عمرہ ادا کر کے حج کو تمتع بنا لینا زیادہ فضیلت کا باعث ہے اسی لیے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کرنے سے مجھے پہلے عمرہ کرنا زیادہ محبوب ہے۔

[٨٠٩]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ، كَيْفَ تَأْمُرُ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ وَاللّٰهُ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة: ١٩٦]؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَءُ ونَ إِنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ أَوِ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ؟ قَالُوا: الْوَصِيَّةُ قَبْلَ الدَّيْنِ. قَالَ: فَبِأَيَّتِهِمَا تَبْدَءُ ونَ، قَالُوا: بِالدَّيْنِ، قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي أَنَّ التَّقْدِيمَ جَائِزٌ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَعِمَارَةِ الأَرَضِينَ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. 2

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا آپ حج سے پہلے عمرہ کی ادائیگی کے متعلق کیا کہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اور تم اللہ کے لیے حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔'' تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تم کس طرح پڑھتے ہو کہ کیا قرض کی ادائیگی وصیت پر عمل کرنے سے پہلے ہے یا وصیت پر عمل قرض کی ادائیگی سے پہلے ہوگا؟ انہوں نے کہا: وصیت پر عمل قرض کی ادائیگی سے پہلے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے تم کس سے ابتداء کرو گے؟ تو انہوں نے کہا: قرض سے (یعنی پہلے قرض دیں گے) آپ نے فرمایا: تو یہی ہے وہ۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے۔

---

1 اسناده صحيحٌ: اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٤٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٧٠٤).

2 فى اسناده مقال: قال ابن حجر فى هشام بن حجير "صدوق له اوهام" التقريب: ٧٢٨٨۔ اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٥١.

بَابُ الْقِرَانِ
[15]......حج قران کا بیان

[٨١٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَجَّ فِي الْفِتْنَةِ فَأَهَلَّ ثُمَّ نَظَرَ، فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فتنہ والے سال حج کا ارادہ کیا، احرام باندھا پھر غور کیا اور فرمایا: حج اور عمرہ تو دونوں ایک ہی ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کو واجب کرلیا ہے۔

فوائد:...... 1 حج قران: میقات سے حج وعمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جانا اور تمام مناسک حج کی ادائیگی تک احرام نہ کھولنا ''حج قران'' ہے۔ حج قران کے لیے اپنے وطن یا میقات سے قربانی ساتھ لے کر جانا ضروری ہے۔

2 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ احرام ۷۳ھ کو باندھا جب حجاج سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں لڑنے کے لیے آیا تھا۔

3 ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آغاز میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا تھا اور بعد میں حج وعمرہ دونوں یعنی قران کی نیت کرلی تھی۔

4 اگرچہ راستہ پرخطر ہو پھر بھی حج وعمرہ کی نیت سے بیت اللہ کا سفر کرنا جائز ہے۔

5 اگر انسان کو کسی عذر کی بنا پر بیت اللہ سے روک دیا جائے تو وہ ایک بکری بطور فدیہ دے گا۔ واللہ اعلم۔

6 حج قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج وعمرہ کی طرف سے کافی ہے۔

بَابُ جَامِعِ إِهْلالِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
[16]...... حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھنے والوں کا بیان

[٨١١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال نکلے تو ہم میں

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب طواف القارن (١٦٣٩)، (١٦٤٠)۔ ومسلم، الحج، باب جاز التحلل بالإحصار وجواز القران...... الخ (١٢٣٠).

حَـجَّةِ الْـوَدَاعِ ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ ، وَمِنَّا مَنْ أَهَـلَّ بِـعُمْرَةٍ ، وَمِنَّا مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، وَكُـنْـتُ فِيـمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

سے بعض وہ تھے جنہوں نے حج کا احرام باندھا، اور ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہم میں سے بعض نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا، اور میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

فوائد :...... (1) نبی علیہ السلام کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف نیتوں سے احرام باندھ کر شریک ہوئے تھے۔ بعض صرف حج، بعض صرف عمرہ جبکہ بعض حج وعمرہ کی نیت سے آئے تھے۔

(2) معلوم ہوا حجۃ الوداع کے موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا تھا۔

بَابُ الاشْتِرَاطِ فِي النِّيَّةِ

[17]......نیت میں شرط کا بیان

[٨١٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ......

عَـنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِضُبَاعَةَ ابْنَةِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: ((أَمَـا تُـرِيـدِينَ الْحَجَّ))؟ فَقَالَتْ: إِنِّي شَاكِيَةٌ. فَـقَالَ لَهَا: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)). [2]

عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بضاعہ بنت زبیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تیرا حج کا ارادہ نہیں؟'' تو انہوں نے کہا میں (بیماری کے بارے میں) شک کرنے والی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: ''حج کا احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں مجھے (مرض کی وجہ سے) تو روک لے گا۔

فوائد :...... (1) بیمار آدمی حج وعمرہ کی نیت سے سفر کر سکتا ہے۔

(2) اگر بیماری بڑھنے کا خدشہ ہو تو احرام باندھتے وقت شرط عائد کر لے کہ مجھے جہاں رکاوٹ پیش آئے گی میں وہیں احرام کھول دوں گا۔

(3) اگر مشروط احرام سے حج یا عمرہ کی ادائیگی ہو جائے تو اس فریضہ کے ادا کرنے والے کو پورا پورا اجر وثواب ملے گا۔

[٨١٣]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ......

---

[1] اخرجه البخاري، الحج، باب كيف تهل الحائض والنفساء (١٥٥٦)۔ ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج...... الخ (١٢١١).

[2] حديث صحيح فقد صح موصولا: اخرجه البخاري، النكاح، باب الأكفاء فى الدين (٥٠٨٩)۔ ومسلم، الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه (١٢٠٨).

عَـنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَـلْ تَسْتَثْنِـى إِذَا حَـجَـجْتَ؟ فَقُلْتُ لَهَا: مَاذَا أَقُـولُ؟ فَـقَـالَـتْ: قُـلِ: اللّٰهُمَّ الْحَجَّ أَرَدْتُ وَلَهُ عَـمَدْتُ، فَإِنْ يَسَّرْتَهُ فَهُوَ الْحَجُّ، وَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَهِيَ عُمْرَةٌ. ❶

کہتے ہیں مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا جب تو حج کرے تو استثناء کرتا ہے؟ عروہ کہتے ہیں میں نے کہا میں کیا کہوں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہہ اے اللہ میں نے حج کا ارادہ کیا اور اسی کے لیے قصد کیا، اگر تو میرے لیے آسان بنا دے تو وہ حج ہے اور اگر مجھے کوئی روکنے والا روک لے تو یہ عمرہ ہے۔

فوائد: ...... ❶ یہ حدیث بھی سابقہ حدیث میں بیان شدہ مسئلہ کی مؤید ہے کہ احرام باندھتے وقت شرط عائد کرنا درست ہے۔

[٨١٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ نَـافِـعٍ، عَـنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ زَمَـنَ الْـفِتْـنَةِ مُـعْتَمِرًا، فَقَالَ: إِنْ صَدَدْتَ عَنِ الْبَيْـتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي أَحْلَلْنَا كَـمَـا أَحْـلَـلْـنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. ❷

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لیے مکہ کی طرف نکلے، اور فرمایا: اگر مجھے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے جس طرح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، یعنی ہم اس طرح حلال ہوجائیں گے جس طرح ہم صلح حدیبیہ والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حلال ہو گئے تھے۔

فوائد: ...... ❶ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین مکہ نے ٦ ھ میں حدیبیہ کے مقام پر کعبۃ اللہ جانے سے روک دیا تو آپ نے اسی جگہ احرام کھول کر جانوروں کو قربان فرما دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کروں گا۔ مگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا نہ ہوا بلکہ انہوں نے فتنہ وفساد سے قبل جملہ ارکان حج ادا فرما لیے تھے۔

❷ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی علیہ السلام کی سنتوں سے محبت رکھنے والے اور ان کی اتباع کرنے والے تھے۔

[٨١٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢٢٣ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢٦٢).

❷ اخرجه البخارى، المحصر وجزاء الصيد، باب اذا أحصر المعتمر (١٨٠٦)ـ ومسلم، الحج، باب جواز التحلل بالاحصار وجواز القران...... الخ (١٢٣٠).

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ضُبَاعَةَ فَقَالَ: ((أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ))؟ قَالَتْ: إِنِّي شَاكِيَةٌ، قَالَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)). [1]

عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعہ کو حکم دیا اور فرمایا: ''کیا تو حج نہیں کرنا چاہتی؟'' اس نے کہا میں (بیماری کا) شک کرنے والی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کا احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں تو مجھے (مرض کی وجہ سے) روک دے گا۔

فوائد:...... 1 دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۸۱۲۔

[۸۱۶]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَابْنَ أُخْتِي هَلْ تَسْتَثْنِي إِذَا حَجَجْتَ؟ قُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ؟ قَالَتْ: قُلِ: اللّٰهُمَّ الْحَجَّ أَرَدْتُ، وَلَهُ عَمَدْتُ فَإِنْ يَسَّرْتَهُ فَهُوَ الْحَجُّ وَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَهُوَ عُمْرَةٌ. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَالرَّابِعَ وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [2]

عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے بھانجے کیا تو جب حج کا ارادہ کرتا ہے تو استثناء بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا، کیا کہوں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کہہ اے اللہ میں نے حج کا ارادہ کیا، اور اسی کے لیے قصد کیا، اگر تو میرے لیے آسانی پیدا فرما دے تو وہ حج ہے اور اگر کوئی روکنے والا مجھے روک دے تو وہ عمرہ ہے۔''

فوائد:...... 1 دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۸۱۳۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَلَفْظِهَا

[18]......تلبیہ اور اس کے الفاظ کا بیان

[۸۱۷]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ:......

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے تلبیہ میں حج اور عمرہ کا نام نہیں لیا۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۸۱۵)

[2] انظر الحديث السابق برقم (۸۱۳)

تَلْبِيَتِهِ قَطُّ حَجًّا وَلا عُمْرَةً . [1]

[۸۱۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيكَ لَكَ . قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ . [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہی تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، اور تیری عبادت سے موافقت کرتا ہوں، اور (ہر قسم) خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ (ہر قسم کی) رغبت اور عمل تیری طرف ہے (یعنی تیرے لیے ہے۔)

فوائد:...... ❶ تلبیہ سنت رسول اور بہت بڑی نیکی ہے جو حج کے عظیم مظاہر میں سے ایک ہے۔

❷ تلبیہ کے مختلف الفاظ صحیح احادیث میں مروی ہیں ان میں سے کوئی سے الفاظ بھی اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

❸ حج وعمرہ کے موقع پر تلبیہ پکار کر آدمی عاجزی وانکساری سے اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ میں تیری عبادت پر قائم ہوں اور تیرے بلانے پر تیرے گھر میں حاضر ہوا ہوں۔ اور اس راہ میں آنے والی مشکلات کے لیے تیار ہوں۔

❹ تلبیہ کے عظیم الشان کلمات اللہ کی توحید کے اعلان پر مشتمل ہیں جن کے اظہار سے انسان اللہ کے معبود برحق لا شریک ہونے کے ساتھ اسی اکیلے کے خالق و مالک ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

❺ نبی علیہ السلام کی موجودگی میں مختلف صحابہ نے تلبیہ کے الفاظ میں اضافہ کیا لیکن آپ خاموش رہے۔

دیکھئے (سنن ابوداود، رقم:۱۸۱۳)

❻ تلبیہ کے الفاظ میں افضل یہی ہے کہ نبی علیہ السلام کے ادا کیے ہوئے الفاظ ہی پر اکتفا کیا جائے۔

❼ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حج وعمرہ عظیم سعادت ہے۔

❽ اعمال کی قبولیت اللہ رب العزت کے ہاتھ ہیں۔ کما یلیق بشانہٖ وجلالہ۔

---

[1] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٥/ ٤٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٧١٧).

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب التلبية (١٥٤٩)۔ ومسلم، الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها (١١٨٤).

[۸۱۹]...... أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيكَ لَكَ. (1)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے ساتھ یہ تلبیہ کہا: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور تیرے لیے ہی بادشاہت ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

فوائد: ......دیکھئے فوائد حدیث نمبر: ۸۱۸۔

[۸۲۰]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَذَكَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ. (2)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ میں سے یہ بھی تھے، میں حاضر ہوں اے سچے معبود میں حاضر ہوں۔

فوائد: ......تلبیہ کے سلسلہ میں اس روایت میں موجود الفاظ مختصر ترین ہیں جو نبی علیہ السلام سے ثابت ہیں لہٰذا جو آدمی کسی وجہ سے تلبیہ "لبيك اللهم لبيك ...." کے الفاظ یاد نہ کر سکے اس کو تین الفاظ پر مبنی اس مختصر سے تلبیہ کو یاد کر لینا چاہیے۔

[۸۲۱]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُظْهِرُ مِنَ التَّلْبِيَةِ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لا شَرِيكَ لَكَ. قَالَ: حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالنَّاسُ يُصْرَفُونَ عَنْهُ، كَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ مَا هُوَ فِيهِ، فَزَادَ فِيهِ: لَبَّيْكَ إِنَّ

مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تلبیہ سے ظاہر فرماتے: "میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور تیری ہی بادشاہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔" فرمایا: حتی کہ ایک دن جب لوگ واپس آ رہے

---

(1) اخرجه مسلم، الحج، باب حجة النبى صلی اللہ علیہ وسلم (۱۲۱۸).

(2) اخرجه النسائى، مناسك الحج، باب كيف التلبية (۲۷۵۳)۔ وابن ماجة، المناسك، باب التلبية (۲۹۲۰)۔ وصححه ابن خزيمة (۲۶۲۳)۔ والحاكم: ۱/ ۴۴۹، ۴۵۰۔ ووافقه الذهبى.

الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَسِبْتُ أَنَّ ذَلِكَ يَوْمَ عَرَفَةَ. [1]

تھے تو گویا اس کے الفاظ نے آپ کو خوش کر دیا، تو آپ نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کر دیئے۔ میں حاضر ہوں، اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ ابن جریج نے کہا: میرے خیال میں یہ عرفہ کا دن تھا۔

[۸۲۲]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ بَعْضَ بَنِي أَخِيهِ وَهُوَ يُلَبِّي: يَا ذَا الْمَعَارِجِ، فَقَالَ سَعْدٌ: الْمَعَارِجُ؟ إِنَّهُ لَذُو الْمَعَارِجِ، وَمَا هَكَذَا كُنَّا نُلَبِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [2]

عبداللہ بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجوں میں سے کسی کو تلبیہ کہتے سنا وہ کہہ رہا ہے، اے سیڑھیوں والے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کیا سیڑھیاں؟ بے شک وہ سیڑھیوں والا ہے، مگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اس طرح تلبیہ نہیں کہتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا مؤقف یہ تھا کہ تلبیہ کے مأثور ومسنون الفاظ کے علاوہ اور الفاظ کا پڑھنا درست نہیں۔ جبکہ یہی ''ذالمعارج'' کے الفاظ نبی علیہ السلام کے سامنے پڑھنے گئے اور آپ نے خاموشی اختیار کی۔ (دیکھیے: سنن ابی داوٗد، رقم: ۱۸۱۳)

❷ تلبیہ کے الفاظ میں کمی بیشی مباح ہے لیکن نبی علیہ السلام کے الفاظ کو اختیار کرنا افضل و بہتر ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے فوائد حدیث نمبر ۸۱۸)

[۸۲۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جبکہ وہ دونوں صبح کو منی سے عرفات جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ لوگ آج کے دن کیا کرتے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ہم میں سے لبیک پکار رہا ہوتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا

---

[1] اسناده ضعيفٌ لإرساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ٤٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨١٣).

[2] اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٥/ ٤٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨١٤)۔ واحمد: ١/ ١٧٢۔ وابن ابي شيبة (١٣٤٦٧).

فَلا يُنْكَرُ عَلَيْهِ . أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالسَّادِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . ❶

اور کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا ۹ ذوالحجہ کو منی سے عرفہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیرات یا لبیک اسی طرح کچھ راستہ تکبیرات اور کچھ راستہ لبیک پکارنا، دونوں طرح درست ہے۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَالإِكْثَارِ مِنْهَا وَالدُّعَاءِ عَقِيبَهَا

[19]......تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنے، اس کو کثرت سے کہنے اور اس کے بعد دعا کا بیان

[٨٢٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ......

عَنْ خَلادِ بْنِ السَّائِبِ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَوْ مَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ أَوْ بِالإِهْلالِ، يُرِيدُ أَحَدَهُمَا . ❷

سائب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم یا جو میرے ساتھ ہیں ان کو حکم دوں کہ وہ تکبیر یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں، وہ ان دونوں میں سے ایک کا ارادہ کرتے ہیں۔''

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے۔

❷ جس طرح جبریل امین قرآن کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر آتے تھے اسی طرح بعض اوقات حکمت (حدیث، وحی غیر متلو) کی بھی وحی لاتے تھے۔

❸ جس طرح قرآن منزل من اللہ ہے اور اس پر عمل فرض ہے اسی طرح حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھی منزل من اللہ اور واجب الاتباع ہے۔

---

❶ اخرجه البخاری، الحج، باب التکبیر ایام منٰی واذا غدا الی عرفة (٩٧٠)۔ ومسلم، الحج، باب التلبية والتکبیر فی الذهاب من منٰی الی عرفات...... الخ (١٢٨٥).

❷ اخرجه الترمذی، الحج، باب ماجاء فی رفع الصوت بالتلبية (٨٢٩)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" والنسائی، مناسك الحج، باب رفع الصوت بالإهلال (٢٧٥٤)۔ وابن ماجه، المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية (٢٩٢٢)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٦٢٥، (٢٦٢٧)۔ وابن الجارود (٤٣٤)۔ والحاكم: ١/ ٤٥٠ .

[۸۲۵]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ......

عَـنْ مُـحَـمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّلْبِيَةِ. ❶

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کثرت سے تلبیہ کہتے تھے۔

[۸۲۶]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي رَاكِبًا وَنَازِلًا وَمُضْطَجِعًا. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سوار، پیدل اور لیٹے ہوئے بھی تلبیہ کہتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا حج وعمرہ میں تلبیہ کے الفاظ بکثرت اور ہر حالت میں پڑھنے چاہئیں۔

[۸۲۷]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ......

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الـنَّبِـيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِـنْ تَلْبِيَتِهِ، سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ، وَاسْتَـعْـفَـاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❸

خزیمہ بن ثابت روایت سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت کا سوال کرتے، اور اس کی رحمت کے وسیلہ سے جہنم سے معافی مانگتے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ إِلَى رَمْيِ الْجَمْرَةِ

[20]...... رمی جمرہ تک تلبیہ کہنے کا بیان

[۸۲۸]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْـنُ عَبَّـاسٍ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے واپسی پر انہیں منی تک اپنے

---

❶ اسناده ضعيف، لضعف محمد بن أبى حميد ولإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۲۸۰۳).

❷ اسناده حسن: اخرجه البيهقى: ۵/ ۴۳۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۲۸۰۴).

❸ اسـنـاده ضـعيف لـضـعف شيـخ الشـافعى: اخرجه البيهقى: ۵/ ۴۶۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۲۸۱۶)۔ والبغوى (۱۸۶۶)۔ والدارقطنى: ۲/ ۲۳۸.

حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ . ❶

پیچھے سوار کیا تھا، آپ ﷺ برابر جمرہ (عقبہ) کی رمی تک لبیک پکارتے رہے۔

[۸۲۹]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اسے نبی ﷺ نے مزدلفہ سے منی تک اپنے پیچھے بٹھایا تھا اور آپ جمرہ (عقبہ) کی رمی تک برابر لبیک کہتے رہے۔

[۸۳۰]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ . ❸

ایک اور سند سے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد: ...... ❶ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا دورانِ حج جمرہ عقبیٰ کو آخری کنکری مارنے کے بعد تلبیہ ختم ہو جائے گا۔

❷ حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے منیٰ تک نبی علیہ السلام کے ساتھ سواری پر سوار رہے۔

❸ ایک جانور پر ایک دو افراد کا سوار ہونا درست ہے۔

بَابُ تَلْبِيَةِ الْمُعْتَمِرِ

[21]......عمرہ کرنے والے کے تلبیہ کا بیان

[۸۳۱]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ......

---

❶ اخرجه البخاری، الحج، باب التلبية والتكبير غداة النحر حتى يرمى الجمرة والارتداف فى السير (۱۶۸۵)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع فى رمى حجرة العقبة يوم النحر (۱۲۸۱).

❷ انظر الحديث الذى قبله برقم: (۸۲۸)

❸ اخرجه البخاری، الحج، باب النزول بين عرفة وجمع (۱۶۷۰)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع فى رمى جمرة العقبة يوم النحر (۱۲۸۱).

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهُ قَالَ: يُلَبِّي الْـمُـعْتَـمِـرُ حَتَّـى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ مَشْيًا أَوْ غَيْرَ مَشْيٍ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ عمرہ کرنے والا تلبیہ کہے گا یہاں تک کہ وہ پیدل چلتے ہوئے یا بغیر پیدل چلے (سوار) طواف شروع کرے۔

[۸۳۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُعْتَمِرِ يُلَبِّي حَتَّى يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عمرہ کرنے والے کے متعلق مروی ہے کہ وہ تلبیہ کہے گا حتی کہ حجر اسود کو بوسہ دے۔

[۸۳۳]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ أَنَّـهُ قَالَ: يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ مُسْتَلِمًا وَغَيْرَ مُسْتَلِمٍ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت انہوں نے فرمایا: عمرہ کرنے والا تلبیہ کہے گا یہاں تک کہ وہ طواف ہاتھ لگا کر یا بغیر ہاتھ لگائے شروع کرے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا عمرہ کرنے والے احرام باندھنے سے لے کر حجر اسود کو بوسہ دینے تک تلبیہ کہیں گے۔

❷ معتمر کے لیے طوافِ کعبہ بھی ضروری ہے۔

[۸۳٤]...... قَـالَ الشَّـافِعِـيُّ فِـي كِتَـابِـهِ: أَخْبَـرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّهُ لَبَّى عَلَى الصَّفَا فِي عُمْرَةٍ بَعْدَ مَـا طَـافَ بِـالْبَيْـتِ. أَخْـرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الـلّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. وَهُوَ

عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ انہوں نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد صفا پر تلبیہ کہا۔

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٢٩٤٥).

❷ اسناده صحيح: اخرجه ابوداود، المناسك، باب متى يقطع المعتمر التلبية (١٨١٧).

❸ صحيح موقوفًا وثبت مرفوعًا بسند صحيح: اخرجه ابوداود، المناسك، باب متى يقطع المعتمر التلبية (١٨١٧) موقوفًا۔ والترمذي، الحج، باب ماجاء متى يقطع التلبية في العمرة (٩١٩)۔ مرفوعًا وقال "حديث صحيح" وصححه ابن خزيمة (٢٦٩٧)۔ وابن الجارود (٤٥١).

آخِرُ حَدِيثٍ فِي الْمُسْنَدِ . [1]

فوائد :...... ❶ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب صفا پہاڑی کے نزدیک پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱۵۸) پھر کہا ہم وہیں سے شروع کرتے ہیں جس کا ذکر اللہ نے پہلے کیا ہے۔'' پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ کر اللہ کی کبریائی اور وحدانیت بیان فرمائی۔ اور پھر ''لا الـه الا الـلـه وحدهٗ لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شئی قدير ، لا اله الا الله وحده انجز وعدهٗ ونصر عبدهٗ وهزم الاحزاب وحدهٗ'' پڑھا اور پھر اس کے درمیان دعا کی اور اس طرح تین بار (مذکورہ کلمات) کہے......الخ۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۱۲۱۸)

❷ صفا و مروہ کی سعی حج وعمرہ کا رکن ہے۔

بَابُ الْهَدْيِ وَالإِشْعَارِ

[22]......قربانی اور اشعار کا بیان

[۸۳۵]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيرٌ أَوْ بَقَرَةٌ . [2]

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے تھے، ''ما استيسر من الهدى'' سے مراد اونٹ اور گائے کی قربانی ہے۔

فوائد :...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرہ: ۱۹۴)

''یعنی جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرلے۔ اسے جو قربانی میسر ہو کر ڈالے۔''

❷ حج تمتع اور قران میں ایک ہدی (ایک بکری یا پھر اونٹ یا گائے کے ساتویں حصے) کی قربانی دینی ضروری ہے۔

❸ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمانِ الٰہی کی تفسیر گائے یا اونٹ کی قربانی سے کی ہے۔

❹ قربانی کی سب سے افضل قسم اونٹ پھر گائے اور پھر بکری ہے۔ تاہم قربانی کرنے والے کی استطاعت پر منحصر ہے اگر اس کی استطاعت بکری کی قربانی کی ہے تو اس قربانی سے بھی اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ۵/ ۴۴۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۳۰۰۱).

[2] اسـنـاده صحيح: اخرجه مالك فى المؤطا، الحج، باب ما استيسر من الهدى: والبيهقى: ۵/ ۲۴۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (۲۷۴۲)۔ وابن ابى شيبة (۱۲۷۷۸)، (۱۲۷۸۱)، (۱۲۷۸۸).

5 حج کے موقع پر قربانی کے لیے جانوروں میں بھی وہ تمام خصوصیات اور شرائط و قیود ملحوظ رکھی جائیں گی جن کا عید قربان کے موقع پر خیال رکھا جاتا ہے۔

6 اگر حج تمتع کرنے والا قربانی نہ کر سکے تو وہ بطور فدیہ دس روزے رکھے گا۔

(دیکھئے تفصیل کے لیے فوائد حدیث نمبر: ۸۰۸)

[۸۳۶]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الأَعْرَجِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ فِي الشِّقِّ الأَيْمَنِ. [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوہان کی) دائیں جانب اشعار کیا۔

فوائد: ...... 1 اونٹ کی کوہان کی ایک طرف اتنا زخم کیا جائے کہ خون بہہ نکلے شعار کہلاتا ہے۔

2 قربانی کے جانوروں کو اشعار کرنا مشروع ہے۔

3 اشعار اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ یہ جانور ہدی کا ہے۔

4 قربانی کے جانوروں کو اشعار کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے گلے میں قلادہ (پٹہ) ڈالنا بھی مستحب ہے۔

(دیکھئے: صحيح بخاری، رقم: ١٦٩٤)

5 ہدی اس جانور کو کہا جاتا ہے جسے قربانی کی غرض سے حرم کی حدود میں ذبح کیا جاتا ہے۔

6 حاجی حضرات کے علاوہ عام مسلمان بھی ہدی کے جانور کو مکہ بھیج سکتا ہے۔

(دیکھئے: صحيح بخاری، رقم: ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٦٩٦)

[۸۳۷]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لا يُبَالِي فِي أَيِّ الشِّقَّيْنِ أَشْعَرَ فِي الأَيْسَرِ أَوْ فِي الأَيْمَنِ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. [2]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے کہ (اونٹ کی) بائیں جانب اشعار کیا جائے یا دائیں جانب۔

---

[1] اخرجه مسلم، الحج، باب اشعار البدن وتقليده عند الإحرام، رقم: ١٢٤٣.

[2] اسناده ضعيف لضعف مسلم بن خالد ولعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٣٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٢٨١).

بَابُ مَا لا يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَمَا يَلْبَسُهُ

[23]......محرم کیسے کپڑے پہنے اور کیسے نہ پہنے

[٨٣٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلا السَّرَاوِيلاتِ وَلا الْعَمَائِمَ وَلا الْبَرَانِسَ، وَلا الْخِفَافَ إِلا أَحَدٌ لا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قمیص، شلواریں، پگڑیاں، ٹوپیاں اور موزے محرم نہ پہنے۔ اور اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔''

[٨٣٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ لا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلا الْعِمَامَةَ وَلا الْبَرَانِسَ وَلا السَّرَاوِيلَ، وَلا الْخُفَّيْنِ إِلا لِمَنْ لا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا، وہ (محرم) نہ قمیص پہنے، نہ پگڑی، نہ ٹوپی، نہ شلوار اور نہ ہی موزے پہنے مگر جس کے پاس جوتے نہیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا دورانِ احرام ایسے کپڑے کا استعمال ممنوع ہے جسے سلائی کر کے جسم کے مطابق بنایا جائے مثلاً: شلوار، قمیص، بنیان وغیرہ۔

(2) پگڑی اگرچہ سلا ہوا کپڑا نہیں تاہم اس کا استعمال بھی جائز نہیں اسی طرح ٹوپی پہننا بھی درست نہیں۔

---

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب (١٥٣٢)۔ ومسلم، الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة لبسة...... الخ (١١٧٧).

[2] اخرجه البخاری، العلم، باب من أجاب السائل بأكثر مما سأله (١٣٤)۔ ومسلم، الحج، باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة لبسهٔ...... الخ (١١٧٧).

❸ برنس: ہر وہ کپڑا جس میں ٹوپی لگی ہو جیسے برساتی کوٹ وغیرہ بعض کے نزدیک اس سے مراد لمبی ٹوپی ہے جسے شروع زمانہ اسلام میں لوگ پہنا کرتے تھے۔ (لغات الحدیث: ۱/ ۱۳۷)

[۸٤۰]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ......

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرَسٍ قَـالَ: ((فَـمَـنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). ❶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ محرم زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔ فرمایا: ''جس کے پاس جوتے نہیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔''

فوائد:...... ❶ ورس ایک قسم کی زرد رنگ کی گھاس ہے جس سے کپڑے رنگتے ہیں۔ (لغات الحدیث: ۴/۴۷۵)۔

❷ زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑوں میں چونکہ خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اس لیے نبی علیہ السلام نے محرم کے لیے ایسے کپڑوں کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

[۸٤۱]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ، يَقُولُ:......

سَـمِـعْـتُ ابْـنَ عَبَّـاسٍ، وَهُـوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُـولَ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُـوَ يَـقُـولُ: ((إِذَا لَـمْ يَـجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ لَبِـسَ خُـفَّيْـنِ، وَإِذَا لَـمْ يَـجِـدْ إِزَارًا لَبِـسَ السَّرَاوِيلَ)). ❷

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے: ''جب محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جب وہ تہبند نہ پائے تو شلوار پہن لے۔''

فوائد:...... ❶ مذکورہ حدیث میں نبی علیہ السلام نے محرم کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹے بغیر موزوں کے استعمال اور ازار بند کی عدم موجودگی میں شلوار کے پہننے کی اجازت دی ہے جبکہ سابقہ روایات میں شلوار پہننے کی ممانعت اور جوتے کی عدم موجودگی میں موزوں کے استعمال اور پھر انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اس سلسلہ میں شیخ

---

❶ اخرجه البخاری، اللباس، باب النعال السبتية وغيرها (۵۸۵۲)۔ ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة لبسة...... الخ (۱۱۷۷).

❷ اخرجه البخاری، الحج، باب الخطبة ايام منٰى (۱۷٤۰)۔ ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة لبسه...... الخ (۱۱۷۸).

الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں پہلے کاٹنے کا حکم تھا مگر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ عرفات میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ کاٹنے کی بھی رخصت فرما دی۔ اور اہل علم کے اس سلسلہ میں وارد دو اقوال میں سے صحیح تر قول یہی رخصت والا ہے۔ (بحواله مناسك الحج والعمرة للالبانی: ۱۲ ص حاشیه)

❷ مذکورہ حدیث میں نبی علیہ السلام نے تہبند کے قائم مقام چادر نہ ملنے کی صورت میں شلوار پہن لینے کی بھی رخصت فرما دی ہے۔

[۸٤۲]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُحْرِمًا بِحَبْلٍ أَبْرَقَ فَقَالَ: انْزِعِ الْحَبْلَ مَرَّتَيْنِ. ❶

ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے رنگدار رسی سے احرام باندھا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا، رسّی اتار دو، رسّی اتار دو۔

[۸٤۳]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ......

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ: أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْ ثَوْبِي مِنْ وَرَائِي ثُمَّ أَعْقِدُهُ وَأَنَا مُحْرِمٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَا تَعْقِدْ شَيْئًا. ❷

مسلم بن جندب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کر رہا تھا جبکہ میں ان کے ساتھ تھا۔ اس آدمی نے کہا: احرام کی حالت میں، میں اپنی چادر کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت میں پیچھے کی طرف لے جا کر ان پر گانٹھ لگا دوں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو بالکل گانٹھ نہ لگا۔

فوائد: ...... ❶ مردوں کے لیے دو چادروں میں احرام مشروع ہے، جن میں سے ایک چادر بطور تہبند جبکہ دوسری اوپر کے لیے ہوگی۔

❷ بہتر یہ ہے کہ احرام کی چادریں سفید ہوں۔

❸ عورتیں معمول کے کپڑے پہنیں گی۔

❹ معلوم ہوا احرام کی چادروں کی عام حالات میں گرہ لگانی درست نہیں۔ البتہ بوقت ضرورت گرہ لگائی جا سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ٥١ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٣٦).

❷ اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٥/ ٥١ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٣٥)ـ وابن ابى شيبة (١٥٤٣٨).

[٨٤٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ:......

أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ عَقَدَ الثَّوْبَ عَلَيْهِ، إِنَّمَا غَرَزَ طَرَفَيْهِ عَلَى إِزَارِهِ. [1]

نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جوان پر کپڑا تھا اس کی گانٹھ نہیں لگائی، بلکہ اس کے دونوں کناروں کو موڑ کر اپنے ازار کے اندر کرلیا۔

[٨٤٥]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرَةَ......

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْعَى بِالْبَيْتِ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ. [2]

طاؤس سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، کہ انہوں نے (احرام کو) ایک کپڑے کے ساتھ اپنے پیٹ پر باندھ ہوا ہے۔

فوائد: ......معلوم ہوا ابن عمر رضی اللہ عنہما احرام کی اوپر والی چادر کو ازار بند کے اندر موڑ دیتے۔ انہیں گرہ نہیں لگاتے تھے۔

[٨٤٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: أَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَوْبَيْنِ مُضَرَّجَيْنِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثِّيَابُ؟ فَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا أَخَالُ أَحَدًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ، فَسَكَتَ عُمَرُ. [3]

ابوجعفر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر پر احرام کی حالت میں دو رنگے ہوئے کپڑے دیکھے تو پوچھا یہ کپڑے کیسے ہیں؟ علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں (کسی کی ضرورت) نہیں سمجھتا کہ وہ ہمیں سنت سکھائے، اس پر عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔

[٨٤٧]...... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الَّذِي يُعْرَفُ بِابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صُهَيْبٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. [4]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کہ کوئی آدمی زعفران کا استعمال کرے۔

---

[1] سناده حسن: اخرجه البيهقى: ٥/ ٨١۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٣٤).

[2] اسناده ضعيف لضعيف هشام بن حجيرة ولعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقى: ٥/ ٥١۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٣٣). [3] اسناده ضعيف لإنقطاعة فان ابا جعفر لم يدرك عمر بن الخطاب وعلى بن ابى طالب: اخرجه البيهقى: ٥/ ٥٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٥٨).

[4] اخرجه البخارى، اللباس، باب النهى عن التزعفر للرجال (٥٨٤٦)۔ ومسلم، اللباس والزينة، باب نهى الرجل عن التزعفر (٢١٠١).

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا مردوں کے لیے زعفرانی کا استعمال ممنوع ہے۔

❷ تھوڑے بہت زرد رنگ کا استعمال درست ہے جیسا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر نبی علیہ السلام نے زردی کے نشانات دیکھے اور سکوت فرمایا۔ (دیکھئے! صحیح بخاری، رقم: ۵۱۵۳، صحیح مسلم، رقم: ۸۱/ ۱۴۲۷)

❸ البتہ مردوں کے لیے زرد رنگ کے کپڑوں کا استعمال درست نہیں جیسا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے، زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے، سونے کی انگوٹھی اور حالت رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر، رقم: ۲۰۷۸)

[۸٤۸]...... عَنْ مَالِكٍ......

عَـنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ. أَخْرَجَ الثَّمَانِيَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْـمَنَاسِكِ، وَالتَّاسِعَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما محرم کے لیے پٹی پہننا ناپسند کرتے تھے۔

فوائد: ...... ❶ منطق: نطاق کو کہتے ہیں اور اس کی جمع مناطق ہے اور اس سے مراد کمر بند ہے۔

❷ معلوم ہوا ابن عمر رضی اللہ عنہما محرم کے لیے کمر بند کا استعمال مکروہ جانتے تھے۔

❸ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر محرم کپڑوں کے نیچے پٹی کمر بند باندھ لے تو کچھ حرج نہیں جبکہ اس کے دو کناروں میں تسمے ہوں اور وہ باندھ دیے جائیں۔ (یعنی کھلے نہ چھوڑے جائیں)۔ (مؤطا امام مالك، کتاب الحج، باب لبس المحرم المنطفة) امام مالک رحمہ اللہ ان دونوں باتوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس مسئلہ میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے مروی بات راجح ہے۔ واللہ اعلم

بَابٌ مِنْهُ: يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

[24]...... عمرہ (کے احرام) میں بھی وہی کام ہوں گے جن کا حج (کے احرام) میں کرنا مشروع ہے

[۸٤۹]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ......

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں ہم

[1] اسناده صحيح: اخرجه مالك فى الموطأ الحج، باب لبس المحرم المنقطة، والبيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۲۸۹۷).

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ، يَعْنِي: جُبَّةً، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهَذِهِ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَمَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟))قَالَ: كُنْتُ أَنْزِعُ هَذِهِ الْمُقَطَّعَةَ، وَأَغْسِلُ هَذَا الْخَلُوقَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)). [1]

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جعرانہ میں تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے جبہ پہنا ہوا تھا اور وہ خلوق میں بسا ہوا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا ہے اور میرے اوپر یہ (جبہ) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تو اپنے حج کی ادائیگی میں اس کا کیا کرتا؟'' اس آدمی نے کہا، میں اس جبہ کو اتار دیتا اور اس خلوق کو دھو لیتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تو اپنے حج میں کرنے والا ہے اسی طرح تو اپنے عمرہ میں بھی کر۔'' (یعنی جبہ اتار کر خلوق کے اثر کو زائل کر دو۔)

[٨٥٠]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ إِمَّا قَالَ: قَمِيصٌ، وَإِمَّا قَالَ: جُبَّةٌ، وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: أَحْرَمْتُ وَهَذَا عَلَيَّ، فَقَالَ: " انْزَعْ إِمَّا قَالَ: قَمِيصَكَ، وَإِمَّا قَالَ: جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِي حَجِّكَ ". أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. [2]

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس پر قمیص تھی یا جبہ تھا اور اس پر زردی کے نشانات تھے۔ اس نے کہا میں نے احرام باندھا ہے اور میرے اوپر یہ (جبہ یا قمیص) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قمیص یا اپنے جبے کو اتار دو اور اس زردی کو اپنے آپ سے صاف کر دو۔ اور جس طرح تم حج میں کرتے ہو اسی طرح اپنے عمرہ میں بھی کرو۔''

فوائد:...... (1) جعرانہ مقام پر نبی علیہ السلام نے غزوۂ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا، اور مذکورہ حدیث میں

[1] اخرجه البخاری، العمرة، باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج (١٧٨٩)۔ ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسة...... الخ، رقم: ١١٨٠ .

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب (١٥٣٦)۔ ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة لبسة...... الخ (١١٨٠).

موجود واقعہ اسی وقت کا ہے۔

❷ مردوں کے لیے احرام کی دو چادریں ہیں سلے ہوئے کپڑوں میں احرام نہیں ہے۔

❸ زعفران اور زرد رنگ کی خوشبو کا استعمال مردوں کے لیے عام حالات میں بھی درست نہیں تو حالت احرام میں بالاولیٰ اس کا استعمال ممنوع ہے۔

❹ محرم آدمی حالت احرام میں خوشبو نہیں لگا سکتا البتہ احرام باندھنے سے قبل خوشبو کا استعمال مسنون ہے اگرچہ اس کا اثر بعد میں بھی باقی رہے۔

❺ حج وعمرہ کے احرام کے احکامات ایک جیسے ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ: فِي النِّسَاءِ

[25]......عورتوں (سے متعلقہ مسائل کا) بیان

[٨٥١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی محرم کے کرے۔''

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا عورت محرم کے بغیر ایک دن رات کا سفر بھی نہیں کرسکتی خواہ وہ حج وعمرہ جیسا مبارک سفر ہی کیوں نہ ہو۔

❷ ٹریول ایجنٹس کا حج وعمرہ کے سفر کے لیے غیر مردوں کو عورتوں کا کاغذات میں محرم ظاہر کرنا خلافِ شرع ہے اور اس طرح کاروبار کرنا کسی صورت جائز نہیں۔

❸ محرم سے مراد وہ رشتہ دار مرد ہیں جن سے عورت کا ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے۔

❹ وقتی محرم والا نظریہ باطل ہے۔

❺ اگر کسی عورت کو محرم میسر نہیں تو اس پر حج فرض نہیں کیونکہ وہ حج کے لیے استطاعت نہیں رکھتی۔

❻ اللہ اور آخرت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ حالات کیسے بھی ہوں مسلمان اپنے آپ کو شریعت کا پابند بنائے اور کسی بھی حیل وحجت سے کام نہ لے۔

---

[1] اخرجه البخاري، التقصير، باب في كم يقصر الصلاة (١٠٨٨)۔ ومسلم، الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره (١٣٩٩).

❼ عورت کے لیے دورانِ سفر محرم کی پابندی کا مقصد اس کی عزت وعصمت کی حفاظت ہے۔

[٨٥٢]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ إِلا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوِ كَذَا وَكَذَا، وَإِنَّ امْرَأَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَّةً قَالَ: ((انْطَلِقْ فَاحْجُجْ بِامْرَأَتِكَ)). ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے، اور کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے محرم رشتہ دار کے بغیر سفر کرے۔'' ایک آدمی کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا جبکہ میری بیوی حج کے لیے چلی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ تم بھی اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

فوائد:...... ❶ سفر میں محرم کی موجودگی اس قدر اہم ہے کہ اس عذر کی وجہ سے نبی علیہ السلام نے صحابی کو جہاد پر جانے کی بجائے اپنی بیوی کے ساتھ حج ادا کرنے کا حکم دیا۔

❷ مرد کا کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ چیز فتنے کا باعث ہے۔

❸ مجاہدین کے ناموں کو لکھنا اور افواج کا ریکارڈ قائم کرنا درست ہے۔

❹ اگر کسی مجاہد یا فوجی کا نام میدانِ جنگ کے لیے جانے والوں کی فہرست میں شامل ہو تو اسے شرعی عذر کی بنا پر واپس گھر بھیجنا جائز ہے۔

[٨٥٣]...... أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ......

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا كُنَّا بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ وَالإِحْرَامِ. ❷

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی جابر رضی اللہ عنہ نے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج (حجۃ الوداع) کے متعلق بیان کر رہے تھے۔ فرمایا: جب ہم ذوالحلیفہ مقام پر پہنچے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بچہ جنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غسل کر کے احرام باندھنے کا حکم دیا۔

---

❶ اخرجه البخاری، جزاء الصید، باب حج الصبیان (١٨٦٢)۔ ومسلم، الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیره (١٣٤١).

❷ اخرجه مسلم، الحج، باب صحة احرام النفساء و استحباب اغتسالها للإحرام، وكذا الحائض (١٢١٠).

فوائد :...... ❶ حیض ونفاس حج کی ادائیگی سے مانع نہیں۔

❷ حیض ونفاس والی عورتیں بھی غسل کر کے میقات سے احرام باندھیں گی۔

❸ سفر حج میں اگر عورت کے ہاں بچے کی پیدائش ہو تو اسے نفاس کے ختم ہونے کا انتظار کیے بغیر سفر شروع کر دینا چاہیے۔

❹ نفاس والی عورت کو ایک کپڑا لنگوٹ کی طرح بھی باندھ لینا چاہیے تا کہ دوسرے کپڑے خون سے محفوظ رہیں۔
(سنن ابن ماجه، رقم: ٢٩١٣)

❺ حیض ونفاس کے ایام میں چونکہ عورتیں نماز نہیں پڑھ سکتیں، مسجد نہیں آ سکتیں، اس لیے وہ بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کریں گی۔

❻ طواف کعبہ کے علاوہ ذکر واذکار اور تلبیہ ایسی عورتیں بھی پڑھیں گی۔

❼ اس حدیث سے معلوم ہوا حاملہ عورت بھی سفر حج پر روانہ ہو سکتی ہے۔

❽ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں اس سفر میں ان کے ہاں محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی جو صغار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

❾ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔

[٨٥٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ ثِيَابَ الطِّيبِ، وَتَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ، لا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا. ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں، عورت خوشبو والے کپڑے نہیں پہنے گی، اور وہ زرد رنگ والے کپڑے پہن لے، کیونکہ میرے خیال میں زرد رنگ خوشبو نہیں ہے۔

[٨٥٥]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تُدْنِي عَلَيْهَا مِنْ جَلابِيبِهَا وَلا تَضْرِبُ بِهِ. قُلْتُ: وَمَا لا تَضْرِبُ بِهِ؟ فَأَشَارَ لِي: كَمَا تَجَلْبَبُ الْمَرْأَةُ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَى مَا عَلَى خَدِّهَا مِنَ الْجِلْبَابِ، فَقَالَ: لا تُغَطِّيهِ فَتَضْرِبُ بِهِ عَلَى وَجْهِهَا، فَذَلِكَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا، عورت بڑی چادر اوڑھے گی اور اس طرح نہیں کرے گی۔ عطاء کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا نہیں کرے گی؟ تو انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بتایا، جس طرح عورت اوڑھنی لیتی ہے۔ پھر جو اوڑھنی رخسار پر ہوتی ہے اس کا اشارہ کیا اور فرمایا اس

---

❶ اسناده ضعيف، فان ابن جريج مدلسٌ، وقد عنعن: اخرجه البيهقى: ٥/ ٥٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٢٨٥٩۔ وابن ابى شيبة، رقم: ١٢٨٨٠.

الَّـذِي لا يَبْـقَـى عَـلَيْهَـا ، وَلٰكِنْ تَسْدُلُهَا عَلَى وَجْهِهَا كَمَا هُوَ مَسْدُولا وَلا تَقْلِبُهُ وَلا تَضْرِبُ بِهِ وَلا تَعْطِفُهُ . [1]

سے اپنے چہرے کو نہیں چھپائے گی اور جو اضافی چادر ہوگی اس کو چہرے پر اسی طرح لٹکائے گی جس طرح کہ وہ لٹکی ہوتی ہے۔ نہ اس کو الٹے گی، نہ ڈالے گی، اور نہ اس کو ملائے گی۔

فوائد :...... ❶ حالت احرام میں عورتوں کو جس نقاب سے منع کیا گیا ہے اس کا تعلق حجاب یا چہرے کے پردے سے نہیں بلکہ وہ مخصوص نقاب ہے جیسے عورتیں چہرے پر ناک یا آنکھوں کے نیچے باندھتی ہیں۔ جس سے ناک اور رخساروں کو چھپا لیا جاتا ہے جبکہ آنکھیں اور پیشانی کا کچھ حصہ نظر آتا ہے۔ ایسا نقاب احرام والی عورت کے لیے پہننا منع ہے۔ لیکن اگر چادر یا دوپٹے کو سر کے اوپر سے اس طرح لٹکایا جائے کہ وہ پردے کا کام دے تو یہ درست ہے۔

❷ حالت احرام میں پردے کا اہتمام ضروری ہے جیسا کہ سیدہ فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

"كـنـا نـخمر وجوهنا ونحن محرماتٌ ونحن مع اسماء بنت ابی بكر الصديق فلا تنكرة علينا"

''کہ ہم احرام کی حالت میں اپنے چہرے ڈھانپا کرتیں اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بھی ہمارے ساتھ ہوتیں۔''

(مؤطا امام مالك، كتاب الحج، باب تخمير المحرم وجهة: ١/ ٣٢٨)۔

❸ اکثر خواتین احرام کی حالت میں پردے کے اہتمام پر کوئی توجہ نہیں دیتیں اور اپنے پرائے محرم وغیر محرم کسی سے بھی پردہ نہیں کرتیں۔ حالانکہ ایسا کرنا عورتوں کے لیے عام حالات میں بھی درست نہیں کیونکہ ان کا یہ فعل اسلام کے مزاج سے قطعاً مناسبت نہیں رکھتا۔

❹ عورتوں میں اس سستی کا باعث وہ روایات ہیں جن میں نقاب باندھنے سے منع کیا گیا ہے حالانکہ وہ ایک مخصوص نقاب ہے جیسا کہ اوپر وضاحت ہو چکی ہے نقاب ڈالنے یا لٹکانے اور پردہ سے کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم۔

[٨٥٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ: أَنَّـهُ كَـانَ يُفْتِي النِّسَاءَ إِذَا أَحْرَمْنَ أَنْ يَـقْـطَـعْـنَ الْخُفَّيْنِ ، حَتَّى أَخْبَرَتْهُ صَفِيَّةُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُفْتِي النِّسَاءَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عورتوں کو فتویٰ دیتے کہ وہ احرام میں اپنے موزوں کو کاٹ دیں۔ یہاں تک کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بتایا

[1] اسناده حسن: اخرجه البيهقى فى السنن والآثار (٢٨٢٢).

لا يَقْطَعْنَ فَانْتَهَى عَنْهُ . [1]

کہ وہ عورتوں کو فتویٰ دیتی تھیں کہ وہ موزے نہ کاٹیں۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فتویٰ کو ترک کر دیا۔

فوائد :...... ❶ نبی علیہ السلام نے شروع میں یہی حکم دیا تھا کہ جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ موزے پہن لے البتہ انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے لیکن بعد میں میدانِ عرفات میں موزے پہننے کی رخصت دی اور انہیں کاٹنے کا حکم بھی نہیں دیا۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۸۴۱۔

❷ مسائل میں علماء کے درمیان اختلاف ممکن ہے لیکن اختلاف برائے اختلاف اور اپنی بات پر بلا دلیل ڈٹ جانا کسی طور بھی مستحسن نہیں ہے۔

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کی آراء کا احترام کرتے اور حق کو بلا تأمل قبول فرما لیتے۔

❹ حق کی طرف رجوع اور اسے قبول کرنا اہل حق ہونے کی دلیل ہے۔

[۸۵۷]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ......

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُقَالُ لَهَا: تَمْلِكُ، قَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ ابْنَتِي فُلَانَةَ حَلَفَتْ: لا تَلْبَسْ حُلِيَّهَا فِي الْمَوْسِمِ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قُولِي لَهَا: إِنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُقْسِمُ عَلَيْكِ إِلا لَبِسْتِ حُلِيَّكِ كُلَّهُ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ وَإِلَى آخِرِ السَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [2]

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جب بنی عبدالدار کی عورتوں میں سے ایک عورت آئی جسے تملک کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا اے امّ المومنین! میری فلاں بیٹی نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ موسم (حج) میں اپنے زیورات نہیں پہنے گی۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے کہو کہ مومنوں کی ماں تجھے قسم دے کر کہتی ہے کہ تو اپنے سارے زیورات پہن لے۔

فوائد :...... ❶ حالت احرام میں مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا عورت کا زیورات استعمال کرنا، گھڑی باندھنا، عینک لگانا وغیرہ سبھی امور جائز ہیں ان میں سے کسی کی بھی ممانعت ثابت نہیں۔

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری میں تعلیقاً مروی ہے کہ وہ احرام والی عورت کے لیے زیورات کے استعمال، سیاہ

---

[1] اخرجه البيهقي: ٥/ ٥٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٣٩)۔ واحمد: ٢/ ٢٩۔ وصححه ابن خزيمة (٢٦٨٦).

[2] اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٥/ ٥٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٤٠).

یا گلابی کپڑوں کے استعمال اور موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتی تھیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما یلبس المحرم من الثیاب والاردیة والازر)

بَابٌ: فِي الاسْتِظْلالِ

[26]......سایہ طلب کرنے کا بیان

[٨٥٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَرِبًا فُسْطَاطًا فِي الْحَجِّ حَتَّى رَجَعَ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. [1]

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کا ساتھی بنا تو میں نے ان کو حج کے دوران خیمہ استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ واپس تشریف لے آئے۔

فوائد:...... (1) مذکورہ روایت میں ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے موقع پر خیمہ استعمال نہیں کیا۔ جبکہ صحیح احادیث سے نبی علیہ السلام کا خیمہ لگوانا اور حالت احرام میں حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کا آپ پر سایہ کرنا ثابت ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث جس میں وہ نبی علیہ السلام کے حج کا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں، میں ہے: وامر بقبة من شعر تضرب له بنمرةٍ...... حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس ...... الخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی نمرہ میں خیمہ نصب کرنے کا حکم فرمایا: جب آپ عرفات کے لیے روانہ ہوئے تو وادی نمرہ میں اپنے لیے خیمہ نصب پایا، آپ علیہ السلام اس (خیمہ) میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ١٢١٨) اسی طرح ام حصین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان میں سے ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے اپنے کپڑے سے آپ کو دھوپ سے بچانے کے لیے سایہ کیا ہوا تھا، اور یہ سلسلہ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک رہا۔ (مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی الجمرة العقبة ...... الخ، رقم: ١٢٩٨)

(2) مذکورہ حدیث کے راوی عبداللہ بن عامر سے ان کے شاگرد یحییٰ بن سعید نے دریافت کیا (جب عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ نہیں لگایا) تو وہ سایہ کس طرح حاصل کرتے تو انہوں نے جواباً کہا: وہ درخت پر چمڑے کا چادر نما ٹکڑا ڈال کر سایہ حاصل کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی المحرم یستظل، رقم: ١٤٢٥٤)

(3) مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا محرم کے لیے دھوپ کی شدت سے بچنے کے لیے چھتری، کپڑے، خیمے وغیرہ کسی بھی

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٧٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٩٩)۔ وابن ابي شيبة (١٤٢٥٤).

چیز کے سائے میں بیٹھنا درست ہے۔

بَابُ تَقَلُّدِ الْمُحْرِمِ السَّيْفَ

[27]......محرم کے تلوار لٹکانے کا بیان

[٨٥٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمُوا فِي عُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عمرہ قضا میں تلواریں لٹکائے ہوئے آئے اور وہ احرام میں تھے۔

أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الْأَمَالِي. [1]

فوائد :...... (1) مذکورہ روایت اگرچہ ضعیف ہے تاہم مسئلہ صحیح ہے کہ محرم کے لیے اپنے ساتھ اسلحہ، ہتھیار رکھنا جائز ہے جیسا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کی روداد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وصالهم على أن يدخل هو وا صحابهٔ ثلاثة ايامٍ ولا يدخلوها الّا بجلبان الصلاح."

''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (مشرکین) کے ساتھ اس بات پر صلح کی تھی کہ نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) تین دن کے لیے (آئندہ سال) آئیں گے اور مکہ میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے ہتھیار ان کے میانوں میں ہوں گے۔'' (صحيح بخاری، كتاب الصلح، باب كيف يكتب هذا ما صالح ...... الخ، رقم: ٢٦٩٨، صحيح مسلم، رقم: ١٧٨٣)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اس مذکورہ بالا حدیث پر "باب المحرم يحمل السلاح" کہ محرم ہتھیار بند ہوسکتا ہے کے عنوان سے باب قائم کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد، كتاب الحج، قبل الحديث رقم: ١٨٣٢)

بَابُ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ

[28]......محرم کا اپنے سر کو دھونے کا بیان

[٨٦٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ

عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کا مقام ابواء میں اختلاف ہوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، محرم اپنا سر دھوسکتا ہے۔ اور مسور رضی اللہ عنہ

[1] اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي والإعضاله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٧٤٨).

رَأْسَـهُ ، وَقَـالَ الْـمِسْـوَرُ: لا يَـغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَـهُ ، فَـأَرْسَـلَـنِی ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِی أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَـوْبٍ . قَالَ: فَسَلَّمْتُ . فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَـقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، أَرْسَلَنِی إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْـأَلُكَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُـو أَيُّـوبَ يَـدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِـی رَأْسُـهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَان يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ ، فَأَقْبَلَ بِهِـمَـا وَأَدْبَـرَ ، ثُـمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .[1]

نے کہا، محرم اپنا سر نہیں دھوسکتا۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس (مسئلہ پوچھنے کے لیے) بھیجا۔ میں پہنچا تو وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے بیچ غسل کررہے تھے، ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے پوچھا کون ہو؟ میں نے کہا میں عبداللہ ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ سے دریافت کروں کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوتے تھے۔ فرمایا، (یہ سن کر) اپنے ہاتھ کپڑے پر (جس سے پردہ کیا ہوا تھا) رکھ کر اسے نیچے کیا حتی کہ مجھے آپ کا سر نظر آیا، پھر جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا۔ اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لیے کہا۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دھویا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے پھر پیچھے لائے پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (حالت احرام میں) اسی طرح کرتے دیکھا۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا محرم نہا سکتا ہے اور سر بھی دھو سکتا ہے خواہ غسل فرض ہو یا راحت ونشاط کے حصول کے لیے ہو۔

❷ لوگوں کے سامنے ننگے ہوکر بے پردہ نہانا ممنوع ہے البتہ باپردہ ہوکر نہانا جائز ہے۔

❸ اگر نہاتے ہوئے فطری انداز میں بال گر جائیں یا ٹوٹ جائیں تو وہ بال کاٹنے کے حکم میں نہیں لہٰذا فدیہ واجب نہ ہوگا۔

❹ نہانے میں دوسرے شخص سے مدد لی جاسکتی ہے۔

❺ دورانِ غسل اور وضو بوقت ضرورت بات کرنا جائز ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، جزاء الصيد، باب الاغتسال للمحرم (١٨٤٠)۔ ومسلم، الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه (١٢٠٥).

❻ مسائل میں اختلافِ رائے مذموم نہیں لیکن غلطی واضح ہو جانے کے بعد اس پر اصرار انتہائی قبیح عمل ہے۔

❼ مسائل کی تحقیق کے سلسلہ میں جید علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

❽ علماء کو چاہیے کہ لوگوں کو مسائل دلائل سے واضح کریں۔

❾ اہل حق اختلاف میں قرآن وسنت سے راہنمائی لیتے ہیں۔

❿ صحیح احادیث آ جانے پر قیاس ورائے کو ترک کر دینا اہل حق کا شیوہ ہے۔

⓫ اہل علم سے مسائل دریافت کرنے کے لیے دوسروں سے مدد لی جاسکتی ہے۔

⓬ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مسائل پر بحث مباحثہ ہوتا تھا اور وہ لوگ نص کی طرف رجوع کرتے اور اسے قبول فرما لیتے۔

⓭ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک خبر واحد حجت تھی اگرچہ وہ تابعی ہی سے مروی کیوں نہ ہوتی۔

⓮ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے جب نبی علیہ السلام کے عمل کے متعلق سنا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: "لا امـــاریك ابدًا" میں آپ کے ساتھ کبھی بھی جھگڑا نہیں کروں گا۔ (صحيح مسلم، رقم: ١٢٠٥)

[٨٦١]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ......

عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَغْتَسِلُ إِلَى بَعِيرٍ وَأَنَا أَسْتُرُ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ إِذْ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا يَعْلَى، اصْبُبْ عَلَى رَأْسِي، فَقُلْتُ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاللّٰهِ مَا يَزِيدُ الْمَاءُ الشَّعَرَ إِلا شَعْثًا فَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ. [1]

یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں نے ان پر ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے یعلی! میں اپنے سر پر پانی ڈالوں۔ تو میں نے کہا امیر المومنین بہتر جانتے ہیں۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم پانی بالوں کو پراگندگی میں زیادہ کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔

[٨٦٢]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَعَالَ أُبَاقِيكَ فِي

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا بعض دفعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، آؤ میں تجھے پانی میں غوطہ دوں تاکہ

[1] اسناده ضعيف لإنقطاعة بين عطاء وعمر: اخرجه البيهقي: ٥/ ٦٣۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٦٧).

الْمَاءِ أَيُّنَا أَطْوَلُ نَفَسًا، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ. ❶

ہم دیکھیں کس کا سانس لمبا ہے اور ہم احرام کی حالت میں تھے۔

فوائد: ...... ❶ محرم کے لیے پانی میں غسل کرنا، نہانا، غوطے لگانا سب جائز ہے۔

❷ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے فہم قرآن کی وجہ سے خاص لگاؤ تھا۔

❸ غوطہ زنی اور تیراکی ممنوع نہیں ہے۔

[٨٦٣]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ دَخَلَ حَمَّامًا وَهُوَ بِالْجُحْفَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَقَالَ: مَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِأَوْسَاخِنَا شَيْئًا. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جحفہ مقام پر حالت احرام میں حمام میں داخل ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری میل کچیل سے کچھ بھی پروانہیں کرتے۔

بَابٌ: لا يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ بِطِيبٍ وَلا يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَالدُّهْنَ وَالطِّيبَ

[29]...... محرم نہ خوشبو والا سرمہ لگائے اور نہ ہی ریحان، تیل اور خوشبو کو سونگھے

[٨٦٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى......

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَمِدَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ أَقْطَرَ فِي عَيْنَيْهِ الصَّبِرَ إِقْطَارًا وَأَنَّهُ قَالَ: يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ بِأَيِّ كُحْلٍ إِذَا رَمِدَ مَا لَمْ يَكْتَحِلْ بِطِيبٍ وَمِنْ غَيْرِ رَمَدٍ. ابْنُ عُمَرَ الْقَائِلُ. ❸

نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کو حالت احرام میں چشم آشوب ہوجاتی تو وہ ایلوا کے قطرے آنکھوں میں ڈالتے اور انہوں نے فرمایا: محرم ہر قسم کا سرمہ آشوب چشم میں لگا سکتا ہے سوائے خوشبو والے سرمہ کے کہ وہ آشوب چشم کی بیماری کے بغیر (عام حالت میں) بھی ٹھیک نہیں۔

فوائد: ...... ❶ جب محرم کی آنکھیں دکھتی ہوں یا گرد وغبار کی وجہ سے بوجھل ہوں تو وہ سرمہ یا آئی

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٦٣ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٦٩)ـ وابن ابي شيبة (١٢٨٤٧).

❷ اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي: اخرجه البيهقي: ٥/ ٦٣ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٧٥).

❸ صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٦٣ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٦٣)ـ وابن ابي شيبة (١٢٩٢٠).

ڈراپس وغیرہ استعمال کرسکتا ہے۔

2 سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے آنکھوں کی تکلیف کی شکایت کی جبکہ وہ حالت احرام میں تھا تو آپ علیہ السلام نے اسے ایلوا (ایک بوٹی کا نام) کا لیپ کرنے کا حکم دیا۔

(صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز مداواة المحرم عينية، رقم: ١٢٠٤)

3 معلوم ہوا محرم کے لیے خوشبودار دوا اور سرمہ کا استعمال جائز نہیں ہے۔

[٨٦٥]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ سُئِلَ أَيَشُمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَالدُّهْنَ وَالطِّيبَ؟ فَقَالَ: لا . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [1]

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا محرم ریحان (خوشبودار بوٹی) تیل اور خوشبو سونگھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

فوائد: ...... 1 مذکورہ روایت سنداً کمزور ہے۔ تاہم یہ بات پیچھے بیان ہوچکی ہے کہ محرم آدمی ابتدا میں خوشبو کا استعمال نہ کرے لیکن اگر محرم کسی خوشبو کو سونگھے تو اس میں کچھ حرج نہیں جیسا امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تعلیقاً بیان کیا ہے۔ (صحيح بخاری، كتاب الحج قبل الحديث رقم: ١٥٣٧)

2 نبی علیہ السلام سے ایک ضعیف روایت میں حالت احرام میں سادہ جو خوشبودار نہ ہو تیل لگانا بھی ثابت ہے۔

(دیکھئے: سنن ترمذی، رقم: ٩٦٢)

بَابٌ: الْمُحْرِمُ لا يَنْكِحُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ

[30]......محرم نہ نکاح کرے نہ کروائے اور نہ ہی منگنی کرے

[٨٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ......

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لا يَنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ)) . [2]

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محرم نہ نکاح کرے اور نہ منگنی کرے۔''

[٨٦٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ......

---

[1] اسناده ضعيف، فان ابن جريج وابا الزبير مدلسان، وقد عنعنا: اخرجه البيهقي: ٥/ ٥٧- وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٥٤)- وابن ابي شيبة (١٤٦٠٨).

[2] اخرجه مسلم، النكاح، باب تحريم نكاح المحرم، وكراهة خطبة (١٤٠٩).

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ)). ❶

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ محرم نکاح کرے نہ کروائے اور نہ ہی منگنی کرے۔''

[٨٦٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ......

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ لِيَحْضُرَ ذَلِكَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانٌ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ)). ❷

نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کی شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے شادی کا ارادہ کیا تو ابان بن عثمان کی طرف شریک ہونے کا پیغام بھیجا، اور وہ دونوں (جن کی شادی ہونی تھی) حالت احرام میں تھے۔ ابان نے شریک ہونے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ محرم نکاح کرے نہ کروائے اور نہ ہی منگنی کرے۔''

[٨٦٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ......

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. ❸

عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ایک دوسری سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے معنی کی مثل حدیث مروی ہے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا حالت احرام میں نکاح کرنا، کروانا اور منگنی کرنا جائز نہیں ہے۔

❷ عزیز واقارب دوست احباب کو نکاح کے موقع پر مدعو کرنا درست ہے۔

❸ ایسی دعوت جو غیر شرعی امور پر مبنی ہو اسے قبول کرنے سے انکار کر دینا چاہیے۔

❹ صاحب علم افراد کو کلمہ حق کہنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ صاحب علم وفضیلت ہیں جو اس حج میں بطور امیر شریک تھے۔

---

❶ اخرجه مسلم، النكاح، باب تحريم النكاح المحرم، وكراهة خطبته (١٤٠٩).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٨٦٧)

❸ انظر الحديث السابق برقم (٨٦٦)

❹ غیر شرعی امور کا قرآن وسنت کے دلائل سے رد کرنا چاہیے۔

[٨٧٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَلا عَلَى غَيْرِهِ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: نہ محرم نکاح کرے نہ کروائے اور نہ اپنی منگنی کرنے اور نہ کسی کی کروائے۔

فوائد: ...... ❶ محرم جہاں خود نکاح نہیں کرسکتا نہ کروا سکتا ہے نہ منگنی کرسکتا ہے اسی طرح پیغام نکاح بھی نہیں دے سکتا۔ (٢) محرم کو وکیل اور ولی بننے سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

❷ حج وعمرہ کے احرام کے احکامات ایک جیسے ہیں یعنی دونوں کے احرام میں درج بالا امور ممنوع ہیں۔ واللہ اعلم

[٨٧١]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ...... عَـنْ أَبِـى غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيّ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَـاهُ طَـرِيـفًـا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّ عُـمَـرُ بْـنُ الْـخَـطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِكَاحَهُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِى مِنَ اخْتِلافِ الْـحَـدِيـثِ، وَإِلَـى آخِـرِ السَّـادِسِ مِنْ بَـابِ الشِّغَارِ. ❷

ابوغطفان بن طریف المری سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ ان کے باپ طریف نے ایک عورت سے حالت احرام میں شادی کی تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے نکاح کو رد کردیا۔

فوائد: ...... ❶ محرم کا نکاح باطل ہے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہ اللہ اور امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے کہ محرم کے لیے نکاح جائز نہیں ہے اگر اس نے نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراهية تزويج المحرم، رقم: ٨٤٠)

اسی طرح امام نوووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فـقـال مـالكٌ والشـافـعـى و احمد وجمهور العلماء من الصحابة فمن بعدهم لا يصح نكاح المحرم"

''امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ اور جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی کہتے ہیں کہ محرم کا نکاح صحیح نہیں ہے۔''

(شرح النووى على مسلم، كتاب النكاح باب تحرم النكاح للمحرم)

جبکہ اس کے برعکس فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے: "ويـجـوز للمحرم والمحرمة ان يتزوجا فى

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٢١٣۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤٢٤٧)۔ وابن ابى شيبة (١٢٩٧٤).

❷ صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٦٦، ٧/ ٢١٣۔ ومالك فى الموطا، النكاح، باب نكاح المحرم.

حالة الاحرام" کہ احرام والے مرد و عورت دونوں کے لیے شادی کرنا جائز ہے۔

(هدایه، کتاب الحج: ۱/ ۲۳۵)

بَابُ زَوَاجِ مَيْمُونَةَ

[31]......میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

[۸۷۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ. [1]

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام ابورافع اور انصار کے دو آدمیوں کو بھیجا تو انہوں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے۔

فوائد: ...... (1) نبی علیہ السلام نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث سے ۷ھ عمرہ قضا کے موقع پر نکاح فرمایا۔

(2) معلوم ہوا اس نکاح میں پیغام رسانی کا فریضہ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ اور دو انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے ادا کیا تھا۔

[۸۷۳]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: وَهِلَ فُلَانٌ مَا نَكَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ إِلَّا وَهُوَ حَلَالٌ. [2]

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا فلاں کو بھول ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے حالت حلال میں نکاح کیا۔

فوائد: ...... (1) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں شادی کی۔ (بخاری، رقم: ۱۸۳۷، مسلم: ۱۴۱۰)

(2) سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ وہم ہے کہ نبی علیہ السلام اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی حالت احرام میں ہوئی۔

(3) مذکورہ روایت اگرچہ سنداً مقطوع ہے تاہم یہ بات مبنی برحقیقت ہے کہ یہ نکاح احرام کی حالت میں نہیں ہوا تھا

---

[1] اخرجه الترمذی موصولًا، الحج، باب ماجاء فی کراهية تزويج المحرم (۸۴۱) وقال "حسنٌ".

[2] اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه ابوداود، المناسك، باب المحرم يتزوج، رقم: ۱۸۴۵۔ والبيهقی: ۷/ ۲۱۲۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۲۸۹۰).

کیونکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اپنا بھی یہی بیان ہے کہ اس موقع پر میں اور نبی علیہ السلام دونوں حلال تھے۔

(سنن ابو داوٗد، رقم: ۱۸۴۳۔ سنن ترمذی، رقم: ۸۴۵)

[۸۷۴]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلالٌ. قَالَ عَمْرٌو: فَقُلْتُ لابْنِ شِهَابٍ: أَتَجْعَلُ يَزِيدَ بْنَ الأَصَمِّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؟ . ❶

یزید بن اصم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت حلال میں نکاح کیا۔

فوائد: ...... ❶ یزید بن الاصم رحمہ اللہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ دونوں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ یزید رحمہ اللہ تابعی جبکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ صاحب علم وفضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

[۸۷۵]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلاهُ وَرَجُلا مِنَ الأَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ . ❷

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کو جو آپ کے غلام تھے اور انصار سے ایک آدمی کو بھیجا تو انہوں نے میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے آپ کی مدینہ میں، (مکہ کے لیے) نکلنے سے پہلے شادی کی۔

فوائد: ...... ❶ دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۸۷۲۔

[۸۷۶]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ، وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلالٌ . ❸

یزید بن اصم رحمہ اللہ -یہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں- سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے حالت حلال میں نکاح کیا۔

[۸۷۷]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ......

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: أَوْهَمَ الَّذِي رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا، اس کو وہم ہوا جس نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، النكاح، باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته (١٤١١).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٨٧٢)

❸ اسناده مرسل والحديث صحيح: اخرجه البيهقى: ٧/ ٢١٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٨٦)۔ وانظر (٨٧٤)

نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَا نَكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلا وَهُوَ حَلالٌ. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَإِلَى آخِرِ السَّادِسِ مِنْ بَابِ الشِّغَارِ. [1]

سے احرام میں شادی کی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح حلال ہوتے ہوئے کیا۔

فوائد: ......❶ دیکھئے: فوائد حدیث نمبر۸۷۳۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ [المائدة:۹۵] وَمَا لَيْسَتْ لَهُ رُخْصَةٌ وَمَا يُكَفَّرُ عَلَيْهِ النَّعَمُ عِنْدَ الْبَيْتِ

[32]......اللہ کے فرمان ''تم شکار کو قتل مت کرو جبکہ تم حالت احرام میں ہو'' اور جن کے قتل کی اجازت نہیں اور بیت اللہ کے پاس قتل کی صورت میں جن جانوروں سے کفارہ ہوگا، اس کا بیان

[۸۷۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿لا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا﴾ [المائدة: ٩٥] قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ قَتَلَهُ خَطَأً أَيَغْرَمُ؟ قَالَ: نَعَمْ. يُعَظِّمُ بِذَلِكَ حُرُمَاتِ اللّٰهِ وَمَضَتْ بِهِ السُّنَنُ. [2]

ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا میں نے عطاء رحمہ اللہ سے اللہ کے فرمان ''نہ تم شکار کو قتل کرو جبکہ تم حالت احرام میں ہو، اور جو کوئی تم میں سے اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا۔'' (المائدہ:۹۱) کے متعلق پوچھا، کیا جس نے بغیر ارادہ کے قتل کیا، اس پر بھی دیت ہے؟ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں اس سے اللہ کی حرمات کی تعظیم ہوتی ہے اور اسی طرح عمل ہو چکے ہیں۔

فوائد: ...... ❶ حالت احرام میں خشکی کا شکار کرنا ممنوع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (المائدہ: ٩٦) اور حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لیے حرام قرار دیا گیا ہے۔

❷ اگر کسی سے احرام کی حالت میں شکار کا فعل سرزد ہو جائے تو اس پر شکار کیے ہوئے جانور جیسا جانور بطور فدیہ دینا لازم ہے یا اس کی قیمت کے برابر مساکین کو کھانا کھلانا ہے یا پھر اس کے برابر روزے رکھنے ہوں گے۔

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۸۷۳)

[2] اسناده حسنٌ: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٠ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٤١)ـ وعبدالرزاق (٨١٧٥)ـ وابن ابى شيبة (١٥٢٨٨).

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۗ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝﴾ (المائدہ: ۹۵)

''اے ایمان والو! حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو اور جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر ایسا کرے گا۔ تو اس پر اس جانور کے مساوی فدیہ واجب ہوگا جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل (معتبر) شخص کریں گے۔ اور یہ فدیہ کعبہ پہنچایا جائے گا یا اس گناہ کے کفارہ میں مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں گے، تاکہ وہ اپنے کیے کا مزہ چکھے، پہلے جو ہو چکا اللہ نے اس کو معاف کر دیا اور جو شخص آئندہ ایسے کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ زبردست انتقام لینے والے ہیں۔''

3 ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (الحج: ۳۰)

''اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔''

عطا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حالت احرام میں خشکی کے جانوروں کا شکار نہ کرنا ہی حرمات اللہ کی تعظیم ہے۔

4 محرم کے لیے سمندری شکار پکڑنا اور کھانا حلال ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ﴾ (المائدہ: ۹٦)

''تمہارے لیے دریا کا شکار پکڑنا اور کھانا حلال کیا گیا ہے۔''

5 ''مُتعمدًا'' کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جمہور کا مذہب ہے کہ قصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا دونوں کفارے میں برابر ہیں، امام زہری فرماتے ہیں قرآن سے تو قصداً شکار کھیلنے والے پر کفارہ ثابت ہوا اور حدیث نے یہی حکم بھولنے والے کا بھی بیان فرمایا ہے یعنی ارادۃً شکار کھیلنے والے پر کفارہ اور اس کا گناہ گار ہونا قرآن سے ثابت ہے کیونکہ اس کے بعد ''لیذوق و بال امرہٖ'' فرمایا ہے، نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ سے خطا میں بھی یہی حکم ثابت ہے اور اس لیے بھی کہ شکار کو قتل کرنا اس کا تلف کرنا ہے اور ہر تلف کرنے کا بدلہ ضروری ہے خواہ بالقصد ہو خواہ انجان پن سے ہو، البتہ قصداً کرنے والا گناہ گار بھی ہے جبکہ بلا قصد کرنے والا قابل ملامت نہیں۔ انتہی

(تفسير ابن كثير: ٢/ ١٣٤)

[٨٧٩]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يَغْرَمُونَ فِي الْخَطَأِ. ❶

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے دیکھا کہ لوگ (جانور کے) قتل خطا میں بھی دیت دیتے۔

[٨٨٠]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ: مَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا غَيْرَ نَاسٍ لِحُرْمِهِ وَلا مُرِيدًا غَيْرَهُ، فَأَخْطَأَ بِهِ فَقَدْ أَحَلَّ، وَلَيْسَتْ لَهُ رُخْصَةٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ نَاسِيًا لِحُرْمِهِ أَوْ أَرَادَ غَيْرَهُ فَأَخْطَأَ بِهِ، فَذَلِكَ الْعَمْدُ الْمُكَفَّرُ عَلَيْهِ النَّعَمُ. ❷

ابن جریج نے کہا مجاہد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جس نے تم میں سے (شکار کو) جان بوجھ کر بغیر بھولے قتل کردیا اس کے حرام ہوتے ہوئے اور اس (قاتل) کا اس کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں، تو اس نے غلطی کی اور وہ حلال ہوگیا اور اس کے لیے کوئی رخصت نہیں اور جس نے اس کی حرمت کو یاد نہ رکھتے ہوئے قتل کردیا یا اس کے علاوہ کسی اور کا ارادہ تھا تو اس سے بھی غلطی ہوئی یہ (غلطی والا) ارادہ ایسا ہے جس پر (اس کی مثل) جانور سے کنارہ ہے۔

فوائد: ...... ❶ احرام کی حالت میں شکار کرنا حرام ہے تفصیل کے لیے دیکھئے فوائد حدیث نمبر ٨٧٨۔

❷ امام مجاہد رحمہ اللہ کے مذکورہ قول سے متعلق امام ابن کثیر فرماتے ہیں یہ غریب ہے۔

(دیکھئے: تفسير ابن كثير: ٢/ ١٣٤)

[٨٨١]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ﴿فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ﴾ [المائدة: ٩٥] . قَالَ: مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَصَابَهُ فِي حَرَمٍ يُرِيدُ الْبَيْتَ كَفَّارَةُ ذَلِكَ عِنْدَ الْبَيْتِ. ❸

ابن جریج سے روایت ہے فرمایا، میں نے عطاء رحمہ اللہ سے کہا ''اور فدیہ واجب ہے اس جانور کے مساوی جس کو اس نے قتل کیا، جس کا فیصلہ تم میں سے دو قابل اعتبار شخص کریں (خواہ وہ فدیہ چوپایوں میں سے ہو) جو ہدی کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے یا کفارہ کے طور پر

❶ اسناده ضعيف، لعنعنة ابن جريج وهو مدلسٌ: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٠ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٤٢).

❷ اسناده حسن: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (١٥٢٩٣).

❸ اسناده حسن: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٠، ١٨٧ـ وفى المعرفة السنن والآثار له، رقم: ٣١٤١.

مساکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔'' (المائدہ:۹۵) عطاء رحمہ اللہ نے کہا، اس لیے کہ اس نے حرم میں اس جانور کا شکار کیا ہے اور وہ بیت اللہ کا ارادہ بھی رکھتا ہے تو اس کا کفارہ بھی بیت اللہ کے پاس ہی ادا کرنا ہے۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا یہ فدیہ، جانور یا اس کی قیمت حرم کعبہ پہنچائی جائے گی یعنی اس کی تقسیم حرم کعبہ کی حدود میں رہنے والے مساکین پر ہوگی اس لیے کہ محرم کعبہ کی طرف سفر کے ارادہ سے نکلتا ہے لہٰذا اس دوران عائد ہونے والا کفارہ بھی حرم کعبہ میں ہی ادا کیا جائے گا۔

[۸۸۲]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] لَهُ أَيَّتَهُنَّ شَاءَ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❶

عمرو بن دینار سے اللہ کے فرمان: ''فدیہ ہے خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ کرے، خواہ قربانی کر دے۔'' (البقرۃ:۱۹۶) کے متعلق روایت ہے کہ اس میں اختیار ہے جو چاہے کرے۔

فوائد :...... ❶ مذکورہ قول اگرچہ سنداً کمزور ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ آیت میں مذکور "أو" تخییر کے لیے ہے آیت میں مذکور اشیاء میں سے کسی ایک پر عمل کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ جَزَاءِ مَا يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ

[33]...... محرم کے شکار کے فدیہ کا بیان

[۸۸۳]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: فِي الضَّبُعِ كَبْشٌ. ❷

عطاء سے روایت ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے ہیں، بجو میں مینڈھا فدیہ ہے۔

فوائد :...... ❶ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ (المائدہ: ۹۵) یعنی جو کسی جانور کو قتل کرے گا اس پر اس جانور کے مساوی فدیہ واجب ہوگا جس کو اس نے قتل کیا۔ تو آیت میں مذکور "مثل" مساوی سے مراد خلقت اور قد و قامت میں مساوی ہونا ہے قیمت میں مساوی ہونا نہیں ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف، لعنعة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٨٥ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣١٧٥).

❷ اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٨٤ ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣١٥٤)ـ وعبدالزاق (٨٢٢٥)ـ وابن ابي شيبة (١٣٩٦١)ـ والدارقطني: ٢/ ٢٥٠ .

❷ الضَّبُع کا معنی لگڑ بگڑ اور بجو کیا گیا ہے۔ دیکھئے (القاموس الوحید: ۹۶۰)

❸ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "ضبـع" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

((هو صيدٌ ويجعل فيه كبشٌ اذا صادة المحرم))

''وہ شکار ہے اگر اسے محرم شکار کرے تو اسے بطور فدیہ ایک مینڈھا دینا ہوگا۔''

(سنن ابو داؤد، كتاب الاطعمة، باب فى اكل الضبع، رقم: ۳۸۰۱)

❹ معلوم ہوا اگر محرم ضبع کا شکار کرے تو اس کی مثل مینڈھا بطورِ فدیہ دے گا، قیمت نہیں۔

[۸۸٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَـنْ عِـكْـرِمَةَ مَـوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنْزَكَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبُعًا صَيْدًا، وَقَضَى فِيهَا كَبْشًا . ❶

عکرمہ - ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام - بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجو کو چھوٹے نیزے سے شکار کیا، اور اس کے فدیہ میں ایک مینڈھے کا فیصلہ دیا۔

[۸۸٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَـنْ جَـابِـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ . ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرن کے چھوٹے بچے کے شکار کی صورت میں بکری کے فدیہ کا فیصلہ دیا۔

فوائد:...... ❶ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ (المائدہ: ۹۵) یعنی فدیہ کا فیصلہ تم میں سے دو عادل کریں گے اسی آیت کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حالت احرام میں شکار کرنے والوں کے مابین فیصلے فرمائے۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہرنی کو بکری کے مثل قرار دیتے ہوئے ہرن کے شکار پر بطور فدیہ بکری دینے کا حکم فرمایا۔

[۸۸٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

---

❶ اسناده ضعيف لعنعة ابن جريج ولإرساله: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٣ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٥٥)ـ وعبدالرزاق (٨٢٢٦)ـ والدارقطنى: ٢/ ٢٤٥ .

❷ اسنـاده صحيح روى الليث بن سعد عند البيهقى عن ابى الزبير، وهو لا يروى عنه الا ما صرح فيه بالتحديث: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٤ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٥٨) .

عَـنْ جَـابِـرٍ: أَنَّ عُـمَرَ قَضَى فِي الأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَأَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ. ❶

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خرگوش میں ایک سال کا بھیڑ یا بکری کا بچہ دینے اور یربوع کے قتل میں چار ماہ کا بکری کا بچہ بطورِ فدیہ دینے کا فیصلہ کیا۔

فوائد:...... ❶ عنــاق: ولادت کے بعد ایک سال تک کے بھیڑ یا بکری کے بچے کو عناق کہتے ہیں۔ یربوع: ایک قسم کا چھوٹا چوہا جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی لمبی ہوتی ہیں۔ جفرہ: بھیڑ یا بکری کے چار ماہ کے بچے کے لیے جفرہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔

❷ حالت احرام میں ماکول اللحم جانوروں کے شکار پر فدیہ ہے یا غیر مأکول اللحم جانوروں کے شکار پر بھی فدیہ ہے اس سلسلہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے جمہور علماء کے نزدیک مأکول اللحم اور غیر مأکول اللحم دونوں قسم کے جانور اس میں شامل ہیں۔ تاہم ان موزی جانوروں کا قتل جائز ہے جن کا احادیث میں استثناء آیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۱۳٤)

[۸۸۷]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُخَارِقٌ......

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَـأَوْطَـأَ رَجُـلٌ مِـنَّا، يُقَالُ لَهُ: إِرْبِدُ، ظَبْيًا فَفَزَرَ ظَهْـرَهُ فَـقَـدِمْـنَا عَلَى عُمَرَ فَسَأَلَهُ إِرْبِدُ، فَقَالَ: احْكُمْ يَا إِرْبِدُ فِيهِ. فَقَالَ: أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي يَا أَمِيرَ الْـمُـؤْمِنِينَ وَأَعْلَمُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَـحْـكُـمَ فِيهِ، وَلَمْ آمُرْكَ أَنْ تُزَكِّيَنِي. فَقَالَ إِرْبِـدُ: أَرَى فِيهِ جَدْيًا قَدْ جَمَعَ الْمَاءَ وَاشْتَجَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَذَلِكَ فِيهِ. ❷

طارق بن شہاب سے روایت ہے فرمایا ہم حج کے لیے نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی جس کا نام اربد تھا نے ایک ہرن کا شکار کیا اور اس کی پیٹھ پر زخم کر دیا۔ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ سے اربد نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اربد تو خود اس میں فیصلہ کر (کہ تجھے کیا فدیہ دینا ہے) اس نے کہا اے امیر المومنین! آپ مجھ سے بہتر اور زیادہ علم والے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تو اس میں فیصلہ کر، میں نے تجھے یہ حکم نہیں دیا کہ میری صفات بیان کر، تو اربد نے کہا، میرے خیال میں اس کا فدیہ ایک ایسی بکری ہے جو چرنے کے قابل ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، (تصدیق کرتے ہوئے) یہی ہے اس کا فدیہ۔

---

❶ اسـنـاده صحيح روى الليث بن سعد عند البيهقى عن ابى الزبير، وهو لا يروى عند الا ما صرح فيه بالتحديث: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٤ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٤١٦١).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٢، ١٨٥ ـ وعبدالرزاق (٨٢٢١)ـ وابن ابى شيبة (١٥٦١٦).

[٨٨٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ، وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ، وَفِي الأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ، وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرٍ أَوْ جَفْرَةٍ. ❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بجو میں مینڈھے، ہرن کے چھوٹے بچے میں بکری، خرگوش میں ایک سال کا بھیڑ یا بکری کا بچہ اور یربوع میں چار ماہ کا بکری کا بچہ بطور فدیہ دینے کا فیصلہ صادر کیا۔

فوائد: ...... ❶ دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ٨٨٦، ٨٨٣۔

[٨٨٩]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ......

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَضَى فِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرٍ أَوْ جَفْرَةٍ. ❷

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یربوع میں بکری کا چار ماہ کا بچہ دینے کا فیصلہ کیا۔

[٨٩٠]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ......

عَنْ أَبِي السَّفَرِ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي أُمِّ حُبَيْنٍ بِحُلَانٍ مِنَ الْغَنَمِ. أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالسَّادِسَ فِي كِتَابِ اخْتِلَافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالسَّابِعَ وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. ❸

ابوسفر سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے گرگٹ کے مشابہ ایک جانور کے قتل میں بکریوں سے ایک بچہ بطور فدیہ دینے کا فیصلہ کیا۔

بَابُ الْجَمَاعَةِ يُصِيبُونَ صَيْدًا

[34]...... ایک جماعت کے مل کر شکار کرنے کا بیان

[٨٩١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ......

عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، وَكَانَ ثِقَةً، : أَنَّ

زیاد- جو بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ تھے-

---

❶ اسناده صحيح: وقد رواه عن ابى الزبير الليث بن سعد وهو لا يروى عنه الا ما صرح فيه بالتحديث: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٣ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٥٢)ـ وابن ابى شيبة (١٥٦١٣)ـ وابويعلى (٢٠٣).

❷ اسناده ضعيف لإنقطاعه فإن أبا عبيدة لم يسمع عن ابيه: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٠، ١٨٤ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٦٢).

❸ اسناده ضعيف لانقطاعه فان ابا السفر لم يسمع من عثمان: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٨٥ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٧٠).

قَوْمًا حُرُمًا أَصَابُوا صَيْدًا . فَقَالَ لَهُمُ ابْنُ عُمَرَ: عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ . فَقَالُوا: عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا جَزَاءٌ، أَوْ عَلَيْنَا كُلِّنَا جَزَاءٌ وَاحِدٌ . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّهُ لَمُعَرَّفٌ بِكُمْ لا بَلْ عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ وَاحِدٌ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ . ❶

سے روایت ہے۔ احرام میں ایک قوم نے شکار کیا تو ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم پر فدیہ واجب ہے۔ انہوں نے کہا، کیا ہم سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ فدیہ ہے یا سب پر ایک ہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح کے تمہارے بیچ مشہور ہے ایسے نہیں بلکہ تم پر ایک ہی فدیہ واجب ہے۔

فوائد:...... ❶ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ (المائدہ: ٩٥) کا ظاہری مفہوم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مذکورہ فیصلہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر ایک جانور کے شکار میں کچھ لوگ شریک ہوں تو ان سب پر اس جانور کی مثل ایک جانور کا فدیہ ہے جسے وہ سب مل کر ادا کریں گے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ فدیہ نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ مَا فِي بَيْضَةِ النَّعَامِ وَالْجَرَادِ وَالنَّهْيِ عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ فِي الْحَرَمِ

[35]......شتر مرغ کے انڈے اور ٹڈی پر فدیہ کا بیان اور حرم میں ٹڈی کے شکار نہ کرنے کا بیان

[٨٩٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ......

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ: أَنَّهُ قَالَ فِي بَيْضَةِ النَّعَامَةِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ: صَوْمُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ . ❷

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے شتر مرغ کے انڈہ کے متعلق فرمایا: جس کو محرم اٹھا لیتا ہے کہ اس پر ایک دن کے روزہ یا ایک مسکین کے کھانا کا فدیہ ہے۔

[٨٩٣]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ . ❸

ایک اور سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

---

❶ صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٢٠٥)۔ وعبدالرزاق (٨٣٥٧)۔ والدارقطنى: ٢/ ٢٥٠ .

❷ اسناده ضعيف، لضعف سعيد بن بشير: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢٠٨۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢٢٢)۔ وعبدالرزاق (٨٢٩٣) .

❸ اسناده ضعيف، لضعف سعيد بن بشير: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢٠٨۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢٢٣)۔ وعبدالرزاق (٨٢٩٣) .

[٨٩٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......
عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَكَعْبِ الأَحْبَارِ فِي أُنَاسٍ مُحْرِمِينَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِعُمْرَةٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَكَعْبٌ عَلَى نَارٍ يَصْطَلِي مَرَّتْ بِهِ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَخَذَ جَرَادَتَيْنِ فَمَلَّهُمَا وَنَسِيَ إِحْرَامَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ إِحْرَامَهُ فَأَلْقَاهُمَا . فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَخَلَ الْقَوْمُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدَخَلْتُ مَعَهُ فَقَصَّ كَعْبٌ قِصَّةَ الْجَرَادَتَيْنِ عَلَى عُمَرَ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَمَنْ بِذَلِكَ؟ لَعَلَّكَ بِذَلِكَ يَا كَعْبُ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ حِمْيَرَ تُحِبُّ الْجَرَادَ، قَالَ: مَا جَعَلْتَ فِي نَفْسِكَ؟ قَالَ: دِرْهَمَيْنِ قَالَ: بَخْ دِرْهَمَانِ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ جَرَادَةٍ، اجْعَلْ مَا جَعَلْتَ فِي نَفْسِكَ . (1)

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی عمار نے اسے بتایا کہ وہ معاذ بن جبل اور کعب الاحبار رضی اللہ عنہما کے ساتھ لوگوں میں عمرہ کے لیے بیت المقدس سے حالت احرام میں آئے۔ یہاں تک کہ جب ہم راستے میں تھے اور کعب آگ سینک رہے تھے تو ان کے پاس سے ٹڈیوں کا ایک لشکر گزرا تو انہوں نے دو ٹڈیوں کو پکڑا اور انہیں بھون لیا اور اپنا احرام بھول گئے۔ پھر جب انہیں اپنا احرام میں ہونا یاد آیا تو ان کو پھینک دیا۔ جب ہم مدینہ آئے تو قوم والے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور میں بھی آیا، تو کعب رضی اللہ عنہ نے ٹڈیوں کا عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ بیان کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون ہے؟ شاید اے کعب وہ آپ ہیں؟ کعب نے کہا، ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حمیر (یمن کا ایک قدیم قبیلہ) ٹڈیوں کو پسند کرتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تو نے اپنے آپ پر کتنے فدیہ کا حساب لگایا ہے؟ فرمایا: دو درہم عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واہ دو درہم تو سو ٹڈیوں سے بہتر ہیں، لہٰذا وہ رکھو جو تم نے اپنے آپ پر حساب لگایا ہے۔

فوائد:...... (1) ٹڈی حلال ہے چاہے خود مر جائے یا کسی طریقے سے مار دی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رحلت لنا ميتتان ودمان، فأما الميتتان: فالجراد والحوت واما الدمان فالكبد والطحال))

''ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں: دو مردار ٹڈی اور مچھلی ہیں جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔'' (سنن ابن ماجه، الأطعمة، باب الكبد والطحال، رقم: ٣٣١٤)

---

(1) اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٠٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٢١٥).

❷ کعب الاحبار کہتے ہیں:

"فتصدقت بدرهم"

''پھر میں نے ایک درہم صدقہ کیا۔'' (مصنف عبد الرزاق، رقم: ٢٤٧)

[٨٩٥]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ فِي الْحَرَمِ. فَقَالَ: لا، وَنَهَى عَنْهُ، قَالَ: أَمَا قُلْتَ لَهُ، أَوْ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَإِنَّ قَوْمَكَ يَأْخُذُونَهُ وَهُمْ مُحْتَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: لا يَعْلَمُونَ. ❶

عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حرم میں ٹڈیوں کے شکار کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: نہیں اور اس سے روک دیا، عطاء نے کہا میں نے انہیں کہا یا قوم سے ایک آدمی نے کہا، کہ آپ کی قوم والے مسجد میں اپنے آپ کو کپڑوں سے باندھ کر بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ ان کو پکڑتے ہیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ علم نہیں رکھتے ہیں۔

[٨٩٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ إِلا أَنَّهُ قَالَ: مُنْحَنُونَ. وَرَوَى الْحُفَّاظُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: وَهُمْ مُنْحَنُونَ وَهُوَ أَفْصَحُ. ❷

ایک اور سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں راوی نے محتبون کی بجائے منحنون کہ وہ جھکے ہوتے ہیں کے الفاظ کو بیان کیا ہے۔ اور حفاظ نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ منحنون، محتبون سے زیادہ فصیح ہے۔

[٨٩٧]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:...... سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ وَلْيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةٍ جَرَادَاتٍ وَلَكِنْ وَلَوْ قَالَ الشَّافِعِيُّ: " قَوْلُهُ: وَلْيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةٍ جَرَادَاتٍ "، أَيْ إِنَّمَا فِيهَا الْقِيمَةُ، وَقَوْلُهُ: ((وَلَوْ))، يَقُولُ: يَحْتَاطُ بِقِيمَةٍ فَيُخْرِجُ

قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آپ سے بحالت احرام ٹڈی مارنے کا مسئلہ پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں مٹھی بھر کھانا (بطور فدیہ) ہے اور اسے چاہیے کہ وہ مٹھی بھر ٹڈیاں ضرور پکڑے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ مٹھی بھر ٹڈیاں پکڑے، اس کا مطلب ہے کہ اس میں صرف قیمت ہی ہوگی اور آپ ہی

---

❶ اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٠٧۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٢١٩)۔ وعبدالرزاق (٨٢٤٣).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٨٩٥)

أَكْثَـرَ مِمَّا عَلَيْكَ ، بَعْدَ مَا أَعْلَمْتُكَ أَنَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا عَلَيْكَ ". ❶

کالـــوْ کہنے کا مطلب ہے کہ اس قیمت کی ادائیگی میں احتیاط برتی جائے گی اور جو تجھ پر فرض ہے اس سے زیادہ نکالے گا، بعد اس کے کہ میں نے تمہیں بتلا دیا ہے کہ وہ اس سے زیادہ ہے جو تجھ پر فرض ہے۔

[۸۹۸]...... حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَـنِ الْـقَـاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَهُ عَـنْ مُـحْرِمٍ أَصَابَ جَـرَادَةً . فَـقَـالَ: يَصَّدَّقُ بِـقَبْـضَةٍ مِنْ طَعَامٍ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيَأْخُذَنَّ بِـقَبْـضَةِ جَـرَادَاتٍ ، وَلَـكِنْ عَلَى ذَلِكَ رَأَى . أَخْـرَجَ السِّتَّةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ ، وَالسَّابِعَ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ . ❷

بکیر بن عبد اللہ بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس محرم کے بارے میں سوال کیا جو ٹڈی کا شکار کرتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ایک مٹھی اناج صدقہ کرے۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹڈیوں کی مٹھی پکڑے، لیکن اس پر رائے ہے (یعنی شرعی دلیل نہیں ہے)۔

بَابٌ: فِي حَمَامِ مَكَّةَ

[36]...... مکہ کے کبوتر کا بیان

[۸۹۹]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ الدَّارِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي خُصَيْفَةَ......

عَـنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْـخَـطَّـابِ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ مَكَّةَ فَدَخَلَ دَارَ الـنَّـدْوَـةِ فِـي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَقْرِبَ مِـنْهَا الرَّوَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَأَلْقَى رِدَاءَهُ عَلَى وَاقِفٍ فِـي الْبَيْـتِ فَـوَقَـعَ عَـلَيْـهِ طَيْرٌ مِنْ هَذَا الْـحَـمَـامِ فَـأَطَارَهُ فَانْتَهزَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ ، فَلَمَّا

نافع بن عبدالحارث سے روایت ہے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب مکہ تشریف لائے تو جمعہ کے دن دارالندوہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ قریب سے ہی مسجد چلے جائیں گے۔ انہوں نے اپنی چادر گھر میں کھڑی کسی چیز پر ڈال دی۔ تو اس پر ان کبوتروں میں سے ایک پرندہ آ کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے اسے اڑایا تو

---

❶ اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٠٦ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢١٦)ـ وعبدالرزاق (٨٢٤٤) .

❷ اسناده صحيح وابن جريج صرح بالسماع عند البيهقي: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٠٦ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢١٧) .

صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: احْكُمَا عَلَيَّ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ، أَنِّي دَخَلْتُ هَذِهِ الدَّارَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَقْرِبَ مِنْهَا الرَّوَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَأَلْقَيْتُ رِدَائِي عَلَى هَذَا الْوَاقِفِ فَوَقَعَ عَلَيْهِ طَيْرٌ مِنْ هَذَا الْحَمَامِ، فَخَشِيتُ أَنْ يَلْطَخَهُ بِسَلْحِهِ فَأَطَرْتُهُ عَنْهُ، فَوَقَعَ عَلَى هَذَا الْوَاقِفِ الآخَرِ فَانْتَهَزَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ، فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي أَنِّي أَطَرْتُهُ مِنْ مَنْزِلٍ كَانَ فِيهِ آمِنًا إِلَى مَوْقِعَةٍ كَانَ فِيهَا حَتْفُهُ، فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ: كَيْفَ تَرَى فِي عَنْزٍ ثَنِيَّةٍ عَفْرَاءَ نَحْكُمُ بِهَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: أَرَى ذَلِكَ، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [1]

اسے ایک سانپ نے جھپٹ کر قتل کر دیا۔ جب جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ تو انہوں نے کہا تم دونوں میرے ایک ایسے کام کے متعلق فیصلہ کرو جو آج میں نے کیا۔ میں اس گھر آیا اور ارادہ کیا کہ قریب سے ہی مسجد چلا جاؤں گا، میں نے اپنی چادر اس کھڑی چیز پر ڈال دی تو اس پر کبوتروں میں سے ایک پرندہ آ کر بیٹھ گیا۔ مجھے ڈر لگا کہیں وہ اپنی بیٹ سے اسے گندہ نہ کر دے لہٰذا میں نے اس چادر سے اسے اڑا دیا۔ تو وہ دوسری کھڑی چیز پر جا گرا اور سانپ نے اسے جھپٹ کر قتل کر دیا۔ مجھے پریشانی ہوئی کہ میں نے اسے ایک ایسی جگہ سے اڑایا جہاں وہ امن سے تھا اور وہ ایک ایسی جگہ جا بیٹھا جہاں وہ قتل ہو گیا۔ نافع کہتے ہیں، میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ کا دوندی بکری کے متعلق کیا خیال ہے کہ ہم اس کا فدیہ دینے کا امیر المومنین کو کہیں۔ تو انہوں نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کے فدیہ کا حکم دیا۔

[٩٠٠]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ قَتَلَ ابْنٌ لَهُ حَمَامَةً، فَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَذْبَحُ شَاةً فَتَصَدَّقُ بِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمِنْ حَمَامِ مَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. [2]

عطاء سے روایت ہے کہ عثمان بن عبداللہ بن حمید کے بیٹے نے ایک کبوتری کو قتل کر دیا۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ بات عرض کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بکری ذبح کر کے اس کا صدقہ کر دو، ابن جریج نے کہا، میں نے عطاء سے کہا کیا مکہ کے کبوتروں میں سے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

---

[1] اسناده ضعيف لجهاله طلحة بن ابى حفصه: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢٠٥- وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢١١)

[2] اسناده حسن: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢٠٥- وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢١٢)- وعبدالرزاق (٨٢٦٤).

[٩٠١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ غُلامًا مِنْ قُرَيْشٍ قَتَلَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَأَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَفْتَدِيَ عَنْهُ بِشَاةٍ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. ❶

عطاء سے روایت ہے کہ قریش کے ایک غلام نے مکہ کے کبوتروں میں سے ایک کبوتری کو قتل کر دیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی طرف سے ایک بکری فدیہ دی جائے۔

فوائد: ...... ❶ حرمین شریفین سے متعلق شریعت مطہرہ نے یہ ہدایت کی ہے کہ ان کے درخت نہ کاٹے جائیں، گھاس نہ اکھیڑی جائے، گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ اٹھائے اور نہ ہی ان کی حدود میں شکار کیا جائے۔

❷ مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا اگر کوئی آدمی حرم مکہ یا مدینہ میں کسی جانور کو قتل کرتا ہے تو اس پر بھی فدیہ عائد ہوتا ہے۔ اور کبوتر کے قتل پر فدیہ بکری ہے۔

بَابُ لَحْمِ الصَّيْدِ فِي الإِحْرَامِ

[37]...... احرام میں شکار کے گوشت کا حکم

[٩٠٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الإِحْرَامِ حَلالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ)). ❷

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شکار کا گوشت حالت احرام میں تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم اسے شکار نہ کرو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے۔

[٩٠٣]...... أَخْبَرَنَا مَنْ، سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلالٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا

ایک دوسری سند سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔

---

❶ صحیح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٢١٠)۔ وعبدالرزاق (٨٢٦٥).

❷ اسناده ضعيف لانقطاعة فان المطلب بن حنطب لم يسمع من جابر اخرجه ابوداود، المناسك، باب لحم الصيد للمحرم (١٨٥١)۔ والترمذى، الحج، باب ماجاء فى أكل الصيد للمحرم (٨٤٦)۔ والنسائى، مناسك الحج، باب اذا اشار المحرم الى الصيد فقتله الحلال (٢٨٣٠)۔ وقال عمرو بن ابى عمرو ليس بالقوى فى الحديث.

الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم هَكَذَا . ❶

[٩٠٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا . ❷

ایک اور سند سے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت ہے۔

[٩٠٥]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ ، وَابْنُ أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَسُلَيْمَانُ مِنَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى . ❸

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابن ابی یحییٰ، دراوردی سے اور سلیمان، ابن ابی یحییٰ سے زیادہ حفظ والے ہیں۔

[٩٠٦]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ: ((إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلا أَنَّا حُرُمٌ)) . ❹

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صعب بن جثامہ سے کہ جب وہ ابواء یا ودان مقام پر تھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا تحفہ میں دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کردیا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ناراضگی دیکھی تو فرمایا: ''اگر ہم احرام میں نہ ہوتے تو آپ کو واپس نہ کرتے۔''

فوائد: ...... ❶ حالت احرام میں خشکی کا شکار کرنا، شکار میں تعاون کرنا، حتی کہ شکار کی طرف اشارہ کرنا بھی جائز نہیں۔ اسی طرح اگر شکاری خاص احرام والوں کے لیے شکار کرے تو اس شکار کیے ہوئے جانور سے کھانا بھی درست نہیں ہے۔

---

❶ اسناده ضعيف ، لإنقطاعه وانظر الحديث السابق برقم (٩٠٢)

❷ اسناده ضعيف لجهالة شيخ عمرو بن ابى عمرو ، وانظر الحديث السابق برقم (٩٠٢)

❸ ....

❹ اخرجه البخارى ، جزاء الصيد ، باب اذا هدى للمحرم حمارا وحشيًّا لم يقبل (١٨٢٥)۔ ومسلم ، الحج ، باب تحريم الصيد المأكول البرى...... الخ (١١٩٣) .

❷ حمار وحشی (گورخر، نیل گائے، جنگلی گدھا) حلال ہے۔

❸ تحائف کا تبادلہ مسنون عمل ہے لہٰذا تحفے دینے بھی چاہئیں اور قبول بھی کرنے چاہئیں۔

❹ اگر کسی وجہ سے دوسرے مسلمان بھائی کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہو تو اس کی وضاحت پیش کر دینی چاہیے تا کہ دل صاف رہیں۔

❺ محرم آدمی کے لیے اگر شکار کیا جائے تو محرم اسے نہ قبول کرے اور نہ ہی کھائے۔

❻ محرم آدمی گوشت کھا سکتا ہے۔

❼ محرم کو تحفہ دینا جائز ہے۔

[۹۰۷]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَأَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ......

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَ رُمْحَهُ، فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ تَعَالَى)). ❶

ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ کے راستے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ اپنے چند ساتھیوں سمیت جو احرام میں تھے پیچھے رہ گئے اور خود (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) وہ احرام میں نہ تھے انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا، اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کہا کوڑا اٹھا دیں، انہوں نے انکار کر دیا، پھر انہوں نے اپنا نیزہ مانگا، انہوں نے یہ دینے سے بھی انکار کر دیا، آخر خود اپنا نیزہ لیا، گدھے پر جھپٹ پڑے اور اسے مار گرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے انکار کر دیا، (احرام کی وجہ سے) پھر جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تم کو کھلایا۔''

---

❶ اخرجه البخاری، الجهاد، والسير، باب ما قيل فی الرماح (۲۹۱۴)۔ ومسلم، الحج، باب تحريم الصيد مأكول البری...... الخ (۱۱۹۶).

[۹۰۸]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ......

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ. [1]

عطاء بن یسار رحمہ اللہ کے واسطہ سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا جنگلی گدھے کا واقعہ ابونضر کی حدیث کی مثل بھی مروی ہے۔

فوائد: ...... 1 حالت احرام میں شکاری کے ساتھ شکار کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کا تعاون درست نہیں ہے۔

2 شکاری کے اپنے لیے شکار کیے ہوئے جانور کے گوشت سے احرام والے بھی کھا سکتے ہیں۔

3 اپنے ساتھیوں اور دوست احباب سے تعاون اور مدد لینا درست ہے۔

4 شریعت کی منع کردہ چیزوں میں معاونت سے انکار کر دینا چاہیے۔

5 نیزے کے ساتھ شکار درست ہے اور ایسے جانور کا گوشت کھانا جائز ہے۔

6 گوشت خوری کے لیے شکار کرنا جائز ہے۔

7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہر وقت اتباع سنت کے لیے مستعد رہتے تھے۔

8 اگر کسی معاملہ میں شک ہو تو شریعت کی طرف رجوع کرنا چاہے۔

9 ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار سے نبی علیہ السلام نے بھی گوشت تناول فرمایا تھا۔

(بخاری، رقم: ۵٤۰۷۔ مسلم، رقم: ۱۱۹٦، ۹۱۱۹۷)

10 مذکورہ واقعہ حدیبیہ والے سال کا ہے۔

[۹۰۹]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْعَرْجِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَقَدْ غَطَّى وَجْهَهُ بِقَطِيفَةٍ أُرْجُوَانٍ ثُمَّ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ: كُلُوا، قَالُوا: أَلا تَأْكُلُ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنَّما صِيدَ مِنْ أَجْلِي. أَخْرَجَ السَّبْعَةَ الأَحَادِيثَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ، وَالثَّامِنَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے فرمایا میں نے گرمی کے دنوں میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو مقام عرج پر حالت احرام میں دیکھا، انہوں نے ایک سرخ چادر سے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ پھر ان کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا، تم کھاؤ! انہوں نے کہا کیا آپ نہیں کھائیں گے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، کیونکہ یہ شکار میرے لیے کیا گیا ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الهبة وفضلها، باب من استوهب من اصحابه شيئًا (۲۵۷۰)۔ ومسلم، الحج، باب تحريم الصيد المأكول البری...... الخ (۱۱۹٦).

وَالشَّافِعِيّ . [1]

فوائد :...... ❶ اگر خاص محرم کے لیے شکار کیا جائے تو محرم کے لیے اس شکار سے کھانا جائز نہیں ہے۔

❷ جس محرم کے لیے شکار کیا جائے اس کے علاوہ دوسرے احرام والے اس شکار سے کھا سکتے ہیں۔

بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ

[38]......محرم کے لیے کون سے جانوروں کا قتل کرنا جائز ہے

[۹۱۰]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ". [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ جانور ایسے ہیں جن کو مارنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

فوائد :...... ❶ حدیث میں مذکورہ جانوروں کو حل وحرم، ہر جگہ اور ہر حال میں قتل کر دینا چاہیے۔

❷ اگر محرم ان جانوروں کو حرم میں بھی قتل کر دے تو اس کے احرام اور حرم شریف کے احترام پر کچھ اثر نہیں پڑے گا، اور نہ ہی ان کے قتل پر کوئی کفارہ یا فدیہ لازم ہے۔

❸ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کلب العقور (کاٹنے والے کتے) کے علاوہ اس کے حکم میں آنے والے دوسرے جانوروں شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ کو مار دینے سے بھی احرام پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ (فتح الباری: ۴/ ۳۹)۔

❹ ان جانوروں کے قتل میں انسانوں کے جانی، مالی اور جسمانی بے شمار فوائد ہیں۔

[۹۱۱]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْمِي غُرَابًا بِالْبَيْدَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ . [3]

ابن ابی عمار سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بیداء مقام پر احرام کی حالت میں کوے کو تیر سے مارتے۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٩١، ٥٤ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣١٨٩)ـ ومالك في المؤطاك، الحج، باب ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد.

[2] اخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب (١٨٢٦)، (٣٣١٥)ـ ومسلم، الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم (١١٩٩).

[3] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٣٢٣٥)ـ وعبدالرزاق (٨٣٨٣)ـ وابن ابي شيبة (١٥٧٣٥).

کوا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد سیاہ وسفید کوا ہے۔ (فتح الباری، رقم: ٤/ ٣٨)

فوائد: ...... ❶ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''غراب'' سے مراد چھوٹی جسامت والا، دانہ کھانے والا عام
❷ معلوم ہوا متبع سنت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حالت احرام میں کوؤں کو قتل کرتے تھے۔

[٩١٢]...... وَعَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَدِيرِ: أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْـنَ الْـخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَرِّدُ بَعِيرًا لَهُ فِي طِينٍ بِالسُّقْيَا، وَهُوَ مُحْرِمٌ. ❶

ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سقیا مقام پر حالت احرام میں دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ سے چچڑیوں کو نکال کر مٹی میں ڈال رہے تھے۔

[٩١٣]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ:......

سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَخَذْتُ قَمْلَةً فَأَلْقَيْتُهَا ثُمَّ طَلَبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا. فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ ضَالَّةٌ لا تُبْتَغَى. ❷

میمون بن مہران نے بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ میں نے جوں پکڑ کر گرا دی پھر اسے تلاش کیا لیکن نہ ملی، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی گمشدہ ہے جس کی تلاش (کی ضرورت) نہیں۔

[٩١٤]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ......

عَـنْ مَيْـمُـونَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّـاسٍ، فَـجَلَسَ إِلَيْهِ رَجُلٌ لَمْ أَرَ رَجُلا أَطْوَلَ شَـعَرًا مِنْهُ. فَقَالَ: أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ هَذَا الشَّعَرُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. اشْتَمِلْ عَلَى مَا دُونَ الأُذُنَيْنِ مِـنْـهُ. قَالَ: قَبَّلْتُ امْرَأَةً لَيْسَتْ بِامْرَأَتِي. قَالَ: زَنَـى فُـوكَ. قَالَ: رَأَيْتُ قَمْلَةً فَطَرَحْتُهَا. قَالَ: تِلْكَ الضَّالَّةُ لا تُبْتَغَى. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِي كِتَاب

میمون بن مہران سے روایت ہے فرمایا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آ کر بیٹھ گیا، میں نے اس سے لمبے بالوں والا آدمی نہیں دیکھا، اس نے کہا میں نے احرام باندھا ہے جبکہ مجھ پر یہ بال ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کانوں سے اوپر والے بالوں کو لپیٹ لے۔ اس آدمی نے پھر کہا، میں نے اپنی بیوی کے علاوہ ایک اور عورت کو بوسہ دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

---

❶ اسـنـاده صـحـيـح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢١٢۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٢٤٠)۔ وعبدالرزاق (٨٤٠٩)۔ وابن ابي شيبة (١٥٢٧٤)۔ ومالك في المؤطا، الحج، باب ما يجوز للمحرم ان يفعله.

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢١٣۔ وعبدالرزاق (٨٢٦٣).

اِخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ. [1]

فرمایا: تیرے منہ نے زنا کیا، اس آدمی نے پھر کہا میں نے ایک جوں دیکھی اور اسے پھینک دیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی گمشدہ چیز ہے جس کی تلاش کا کوئی فائدہ نہیں۔

فوائد: ...... 1 مکھی، مچھر، چیونٹی، کھٹمل، جوؤں وغیرہ کو مارنا یا اتار پھینکنا جائز ہے۔ مذکورہ آثار اور صحابہ کرام و تابعین عظام رحمہم اللہ سے مروی دیگر آثار سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ انہیں مار دینا یا پھینک دینا قابل مؤاخذہ نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

[39]......محرم کے لیے سینگی لگانے کا بیان

[٩١٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔

[٩١٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [3]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنا لگوایا۔

فوائد: ...... 1 حالت احرام میں بطور علاج جسم سے خون نکلوانا، پچھنے لگوانا جائز ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں ایک بیماری کی وجہ سے سینگی لگوائی۔ (بخاری، رقم: ٥٧٠٠)

2 سینگی اس دور کا معروف طریقہ علاج تھا جبکہ آج کل عمل جراحی میں کافی جدت آ چکی ہے، اگر محرم کسی وجہ سے عمل جراحی سے گزرتا ہے تو اس کے لیے ان موجودہ آلات سے علاج کروانا بھی درست ہے۔

3 علاج کروانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

---

1 اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٢١٣ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢٤٣).

2 اخرجه البخارى، جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم (١٨٣٥)ـ ومسلم، الحج، باب جواز الحجامة للمحرم (١٢٠٢).

3 انظر الحديث السابق برقم (٩١٥)

[٩١٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ مِمَّا لا بُدَّ لَهُ مِنْهُ . قَالَ مَالِكٌ مِثْلَ ذَلِكَ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي ، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ . [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے، کہ محرم پچھنا نہ لگوائے مگر یہ کہ ایسی مجبوری ہو جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

فوائد: ...... (1) بلا ضرورت سینگی لگوانا، خون نکلوانا درست نہیں۔ البتہ بیماری اور مجبوری کی صورت میں سینگی لگوانا جائز ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

بَابُ نَظَرِ الْمُحْرِمِ فِي الْمِرْآةِ وَإِنْشَادِ الشِّعْرِ

[40]......محرم کے آئینہ دیکھنے اور اشعار کہنے کا بیان

[٩١٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى......

عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ . [2]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے شیشہ دیکھا جبکہ وہ احرام میں تھے۔

فوائد: ...... (1) مؤطا امام مالک میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنکھوں میں کسی تکلیف کے سبب آئینہ دیکھا تھا۔ (مؤطا امام مالك ، كتاب الحج ، ما يجوز للمحرم ان يفعلة)

(2) صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تعلیقاً مروی ہے کہ محرم آئینہ دیکھ سکتا ہے۔ (صحيح بخاري ، كتاب الحج ، باب الطيب عند الاحرام وما يلبس...... الخ قبل الحديث ، ١٥٣٧)

[٩١٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الأَزْرَقِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَتَدَلَّتْ فَجَعَلَتْ تُقَدِّمُ يَدًا وَتُؤَخِّرُ أُخْرَى . قَالَ الرَّبِيعُ: أَظُنُّهُ قَالَ عُمَرُ: كَأَنَّ رَاكِبَهَا

حسن بن قاسم الازرقی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت احرام میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو وہ نخرے کرنے لگی کہ ایک قدم آگے ہوتی اور دوسرا قدم پیچھے رکھتی۔ ربیع نے کہا میرے خیال میں یہ شعر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا اس اونٹنی کا سوار ان ٹہنیوں کی مانند ہے جو تیز

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه مالك فى المؤطا الحج ، باب حجامة المحرم ، والبيهقى فى المعرفة (٢٨٨٣) .

[2] اسناده صحيح: اخرجه مالك فى المؤطا ، الحج ، باب ما يجوز للمحرم أن يفعله: والبيهقى: ٥/ ٦٤ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٧٧) .

غُصْنٌ بِمِرْوَحَةٍ . . . إِذَا تَدَلَّتْ بِهِ أَوْ شَارِبٌ ثَمِلُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ . [1]

ہواؤں میں پنکھے کی مانند جھولتی ہیں یا اس کا سوار پینے والا ہے جو نشہ سے سرشار ہے۔ پھر فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔

[۹۲۰]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ...... عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)) . [2]

عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بعض شعروں میں دانائی ہوتی ہے۔''

فوائد :...... (1) شاعری کلام کی ایک صورت ہے جس طرح نثر اچھی اور بری دونوں طرح کی ہوتی ہے اسی طرح اشعار بھی اچھے اور برے ہوتے ہیں۔

(2) حالت احرام میں جس طرح عام اچھی گفتگو کرنا جائز ہے اسی طرح اچھے اشعار کہنا بھی درست ہے۔

(3) مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا ہر شعر برا نہیں اور نہ ہی مطلق شعر گوئی مذموم ہے۔

(4) نبی علیہ السلام نے خود بھی اچھی شاعری کو پسند فرمایا ہے۔

(بخاری، رقم: ۳۸٤۱، ٦٤٨٩۔ مسلم، رقم: ۲۲۵۵)

(5) سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کفار کی ہجویہ شاعری کا جواب دیتے اور خود نبی علیہ السلام انہیں فرماتے۔''ان (کفار) کی ہجو بیان کرو جبریل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکة، رقم: ۳۲۱۳۔ مسلم، رقم: ۲٤۸٦)

(5) کفر و شرک پر مبنی، فسق و فجور اور مدح و ذم میں اصول وضوابط کی بجائے ذاتی پسند و ناپسند، غلو اور مبالغہ آرائی پر مبنی شاعری قرآن وسنت میں انتہائی مذموم ہے اور ایسے ہی اشعار سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لأن يمتلئ جوف احدكم قيحًا يريه، خيرٌ من ان يمتلي شعرًا))

''آدمی کے پیٹ کا شعروں سے بھرا ہونے کی بجائے بہتر ہے کہ وہ پیپ سے بھر جائے جس سے وہ بیمار

---

[1] اسناده ضعيف لجهالة، عبدالرحمن بن الحسن بن القاسم وابيه: اخرجه البيهقى: ٥/ ٦٨۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٨٩٥).

[2] مرسل وقد ثبت موصولًا: اخرجه البخارى، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه (٦١٤٥).

ہوجائے۔''(صحیح مسلم، کتاب الشعر، باب فی انشاد الشعر...... الخ، رقم: ۲۲۵۸)

[۹۲۱]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشِّعْرُ كَلامٌ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِهِ)). أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. [1]

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاعری ایک کلام ہے، اس کی خوب صورتی کلام کی خوبصورتی کی طرح ہے اور اس کی قباحت بھی کلام کی قباحت کی مانند ہے۔

بَابُ تَقْدِيمِ فَرْضِ الرَّجُلِ عَلَى نَذْرِهِ وَعَلَى فَرْضِ غَيْرِهِ

[41]...... دوسروں کے فرض اور اپنی نذر کی ادائیگی سے پہلے اپنے فرض کو پورا کرنے کا بیان

[۹۲۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَدَّاحُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ......

عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسُئِلَ عَنْ هَذِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ حَجَّةُ الإِسْلامِ فَلْيَلْتَمِسْ أَنْ يَقْضِيَ نَذْرَهُ، يَعْنِي لِمَنْ كَانَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَنَذَرَ حَجًّا. [2]

زید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ اسلام کا حج ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے۔ یعنی جس پر حج فرض ہے اور اس نے حج کرنے کی نذر مان لی۔

فوائد:...... (1) اسلام میں فریضۂ حج، نذر یا حج بدل سے مقدم ہے جس آدمی نے پہلے خود اس فریضہ کو ادا نہیں کیا وہ کسی کی طرف سے حج نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی تو اسے چاہیے پہلے فریضہ کی ادائیگی کرے اور پھر نذر پوری کرے۔

[۹۲۳]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ فُلان، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ كُنْتَ

عطاء سے روایت ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں فلاں کی طرف سے حاضر ہوں۔ تو نبی ﷺ نے اسے کہا: ''اگر تو نے پہلے حج کیا ہوا ہے تو

---

[1] اسناده ضعيف لضعف شيخ الشافعي ولإرساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ٦۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٨٩٤).

[2] اسناده حسن: اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٣٩۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٦٨٤)۔ وابن ابي شيبة (١٢٧٣٩).

حَجَجْتَ فَلَبِّ عَنْهُ وَإِلا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ، ثُمَّ احْجُجْ عَنْهُ)) . [1]

اس کی طرف سے تلبیہ کہہ اگر نہیں تو پہلے اپنی طرف سے حج کر، پھر اس کی طرف سے ادائیگی کرنا۔''

فوائد :...... ❶ مذکورہ روایت کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے تاہم اس حدیث کو عطاء عن ابن عباس کے واسطے سے طبرانی رحمہ اللہ نے مرفوعاً بھی بیان کیا ہے (معجم الصغیر للطبرانی: ۱/ ۲۲۶، رقم: ۶۳۰) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس سند کو صحیح کہا ہے (دیکھئے: ارواء الغلیل: ٤/ ۱۷۲)

❷ ایک آدمی کا کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا جائز ہے اسے حج بدل کہا جاتا ہے۔

❸ حج بدل کے لیے ضروری ہے کہ حج بدل کرنے والا پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج ادا کر چکا ہو۔

❹ مرد کی طرف سے عورت اور عورت کی طرف سے مرد بھی حج بدل کرسکتا ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مختلف احادیث سے استنباط کرتے ہوئے صحیح بخاری کتاب الحج میں درج ذیل ابواب قائم کیے۔(i) باب الحج والنذور عن المیت والرجُلُ یحج عن المرأۃ۔ فوت شدہ کی طرف سے حج کرنے اور اس کی مانی ہوئی نذر کو پورا کرنے اور عورت کی طرف سے مرد کے حج کرنے کا بیان۔(ii) باب حج المرأۃ عنِ الرجُل۔ مرد کی طرف سے عورت کے حج کرنے کا بیان۔ (iv) مرد کی طرف سے مرد اور عورت کی طرف سے عورت بھی حج بدل کرسکتی ہے۔ واللہ اعلم

[۹۲٤]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ فُلان ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ فَلَبِّ عَنْهُ ، وَإِلا فَاحْجُجْ)) . [2]

عطاء سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں فلاں کی طرف سے حاضر ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو نے پہلے حج کیا ہوا ہے تو اس کی طرف سے لبیک کہہ اور اگر نہیں تو تو پہلے خود حج کر۔''

[۹۲۵]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ......

عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَيْحَكَ وَمَا شُبْرُمَةُ؟ قَالَ: فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ ، فَقَالَ:

ابوقلابہ سے روایت ہے فرمایا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو سنا وہ کہہ رہا تھا میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو ہلاک ہو یہ شبرمہ کیا

---

[1] مرسل وقد ثبت موصولًا: اخرجه البیهقی: ٤/ ۳۳۷۔ والدارقطنی: ۲/ ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۰۔ والطبرانی فی الصغیر (۶۳۰).

[2] انظر الحدیث السابق برقم (۹۲۳)

أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: لا . قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)) . [1]

ہے؟ اس آدمی نے اپنی شبرمہ سے رشتہ داری کو بیان کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تو نے اپنی طرف سے پہلے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

[٩٢٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ......

عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ . فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَا شُبْرُمَةُ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: قَالَ: أَخِي ، وَقَالَ الآخَرُ: فَذَكَرَ قَرَابَةً ، قَالَ: أَفَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: لا . قَالَ: فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ ، ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ . أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ ، وَالْخَامِسَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي . [2]

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا، میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے لئے ویل ہو یہ شبرمہ کیا ہے؟ ایوب اور خالد الحذاء میں سے ایک نے کہا کہ اس آدمی نے کہا، میرا بھائی ہے۔ دوسرے نے کہا اس نے اپنی شبرمہ سے رشتہ داری بیان کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ حج اپنی طرف سے ادا کرو پھر (بعد میں) شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔''

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ

[42]...... عاجز کی طرف سے حج بدل کرنے کا بیان

[٩٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس نے کہا، اللہ کا فریضہ حج جو اس کے بندوں پر ہے۔ اس نے میرے بوڑھے باپ

---

[1] صحیح مرفوعًا: اخرجه ابوداود، الحج، باب الرجل يحج عن غيره (١٨١١)۔ وابن ماجة، المناسك، باب الحج، عن الميت (٢٩٠٣)۔ وصححه ابن خزيمة (٣٠٣٩)۔ وابن الجارود (٤٩٩) .

[2] اسناده ضعيف، لانقطاعه، فان ابا فلابة عبدالله بن زيد الجرمی لم يسمع من ابن عباس اخرجه البيهقی : ٤/ ٣٣٧ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٦٧٦) والحديث صحيح انظر الحديث السابق برقم (٩٢٥)

أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَهَلْ تَرَى أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)). قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ. ❶

کو بھی پالیا ہے لیکن اس میں اتنی سکت نہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ سکیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' سفیان نے کہا میں نے زہری سے اسی طرح یاد کیا ہے۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا حج بدل ایسے ضعیف العمر، کمزور اور بیمار لوگوں کی طرف سے کرنا چاہیے۔ جن کے تندرست وتوانا ہونے کی امید معدوم ہو۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث پر ''باب الحج عن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة اس شخص کی طرف سے حج کا بیان جو سواری پر بیٹھا نہ رہ سکتا ہو'' کے عنوان سے باب قائم کیا ہے۔

❸ مذکورہ حدیث سے فرضیت حج بھی واضح ہوتی ہے۔

[٩٢٨]...... أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ نَفَعَهُ)). ❷

عمرو بن دینار کی سند سے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ کی) طرح روایت اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول (ﷺ)! کیا یہ (حج بدل) ان کو فائدہ دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جس طرح کہ اس پر قرض ہوتا تو تو اس کی طرف سے ادائیگی کر دیتی تو وہ اس کو فائدہ دیتا (اسی طرح حج بھی فائدہ دے گا۔)''

[٩٢٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ،

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ خثعم قبیلہ کی ایک عورت آئی اور وہ

---

❶ اخرجه البخاری، الحج، باب وجوب الحج وفضله...... الخ (١٥١٣)، (١٨٥٥)۔ ومسلم، الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت (١٣٣٤).

❷ صحيح موصولاً: اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٢٨، ٥/ ١٧٩۔ وصححه ابن خزيمة (٣٠٤٢)۔ وانظر الحديث السابق، برقم:(٩٢٧)

فَـجَـعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْـهَ الْـفَـضْـلِ إِلَـى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي الْحَجِّ عَـلَـى عِبَـادِهِ أَدْرَكَـتْ أَبِـي شَيْخًـا كَبِيرًا، لَا يَسْتَـطِيـعُ أَنْ يَثْبُـتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [1]

فتویٰ طلب کرنے لگی۔ فضل اس کو دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی۔ تو نبی ﷺ فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔ اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کے فریضہ حج نے میرے بوڑھے باپ کو اس حالت میں پالیا ہے کہ وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج (بدل) کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

[٩٣٠]...... أَخْبَـرَنَـا مُـسْـلِـمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ، عَـنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْـرَأَـةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبِي قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْـحَجِّ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ. قَالَ: ((فَحُجِّي عَنْهُ)). [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، میرے باپ کو اللہ کے فریضہ حج نے اس حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت زیادہ بوڑھے ہیں اور اپنے اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان کی طرف سے حج کر۔''

فوائد:...... 1 منکرات کو صاحب استطاعت کے لیے بالفعل روکنا مسنون ہے۔

2 غیر محرم مرد و زن کا ایک دوسرے کو دیکھنا درست نہیں لیکن بوقت ضرورت آواز سننا جائز ہے۔

3 ایک جانور پر دو آدمی بھی سوار ہو سکتے ہیں۔

4 عورت مرد کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہے۔

5 والدین کی خدمت کرنا، ان کی طرف سے حج کرنا باعث سعادت ہے۔

[٩٣١]...... أَخْبَـرَنَـا عَـمْـرُو بْـنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ......

عَـنْ عَـلِـيِّ بْـنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (٩٢٧)

[2] انظر الحديث السابق برقم (٩٢٧)

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ))، ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ قَدْ أَفْنَدَ وَأَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَسْتَطِيعُ أَدَاءَهَا، فَهَلْ يُجْزِءُ عَنْهُ أَنْ أُؤَدِّيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". [1]

نے فرمایا: ''سارے کا سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے۔'' پھر آپ کے پاس خثعم قبیلہ کی ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میرا باپ بوڑھا کمزور ہو چکا ہے۔ اور اس کو اللہ کے فریضہ حج نے جو اس کے بندوں پر ہے پالیا ہے۔ اور وہ اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتا، کیا میں ان کی طرف سے ادا کروں تو ان کو کفایت کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فوائد: ...... (1) دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۹۲۷، ۹۲۹۔

[۹۳۲]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، قَالَ:......

سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَقُولُ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا حَجٌّ. فَقَالَ: ((حُجِّي عَنْ أُمِّكِ)). [2]

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میری ماں فوت ہوگئی اور اس پر حج فرض تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنی ماں کی طرف سے حج (بدل) کر۔

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا عاجز کی طرح میت کی طرف سے بھی حج بدل درست ہے۔

(2) جو شخص فوت ہو اور اس پر حج فرض ہو تو وارثوں کو چاہیے اس کے اصل مال سے کسی دوسرے کو حج بدل کے لیے تیار کر کے بھیجیں۔

(3) میت کے ذمہ واجب الاداء کفارہ، نذر اور زکوۃ کی ادائیگی کرنا بھی ضروری ہے۔

(4) عورت عورت کی طرف سے بھی حج بدل کر سکتی ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۹۲۳)

[۹۳۳]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ......

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ أَلَا يَبْلُغَ أَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ الْحَلْبَ فَيَحْلِبُ وَيَشْرَبُ

ابن سیرین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نذر مان لی کہ اس کے بچوں میں سے جب کوئی دودھ دھونے کی عمر

---

[1] اخرجه الترمذی، الحج، باب ماجاء أن عرفة كلها موقف (٨٨٥)۔ وقال "حسنٌ صحيحٌ" واحمد: ١/ ٧٥، ٨١، ٩٨، ١٥٧۔ وصححه ابن خزيمة (٢٨٨٩).

[2] صحيح عن غير هذا الطريق: اخرجه البخاری، جزاء الصيد، باب الحج والنذور عن الميت...... الخ (١٨٥٢)۔ ومسلم، الصيام، باب قضاء الصوم عن الميت (١١٤٩).

وَيَسْقِيهِ مَعَهُ إِلا حَجَّ وَحَجَّ بِهِ مَعَهُ، فَبَلَغَ رَجُلٌ مِـنْ وَلَـدِهِ الَّـذِى قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ، فَـجَـاءَ ابْـنُـهُ إِلَـى رَسُـولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِى قَدْ كَبِرَ وَلا يَسْتَـطِيـعُ أَنْ يَـحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)). ❶

کو پہنچ جائے کہ وہ دودھ دھوئے، خود پئے اور ساتھ والوں کو بھی پلائے تو وہ اس کو ساتھ لے کر خود بھی حج کرے گا۔ اس بوڑھے کی اولاد میں سے ایک آدمی کو اس کا پتہ چلا اور وہ آدمی بہت زیادہ بوڑھا ہو چکا تھا۔ تو اس کے بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کو ساری بات بتائی اس نے کہا بے شک میرا باپ بہت بوڑھا ہو چکا، وہ حج کی طاقت نہیں رکھتا، کیا میں اس کی طرف سے حج (بدل) کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٩٣٤]...... وَذَكَرَ مَالِكٌ أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلا أَتَى الـنَّبِـيَّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ، إِنَّ أُمِّـى عَـجُـوزٌ كَبِيرَةٌ لا تَسْتَطِيعُ أَنْ نُـرْكِبَهَـا عَـلَـى الْبَـعِيرِ، وَإِنْ رَبَطْتُهَا خِفْتُ أَنْ تَـمُـوتَ أَفَـأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). أَخْرَجَ السِّتَّةَ الأَحَـادِيـثَ مِـنْ كِتَـابِ الْمَنَـاسِكِ، وَالسَّـابِـعَ وَالثَّـامِـنَ فِى كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ماں بہت زیادہ بوڑھی ہے، وہ طاقت نہیں رکھتی کہ ہم اسے اونٹ پر سوار کریں، اور اگر میں انہیں باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ فوت نہ ہو جائے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فوائد: ...... ❶ دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۹۲۳، ۹۲۸، ۹۲۹۔

بَابُ الْمُؤْجِرِ نَفْسَهُ

[43]...... ملازمت والے کے حج کا بیان

[٩٣٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے ان سے

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٦٥٩)۔ وابن عبدالبر فى التمهيد: ١/ ٣٨٨، ٣٨٩۔

❷ صحيح: اخرجه البيهقى: ٤/ ٣٢٩، ٣٠٠۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٦٥٩)۔ والدارمى (١٨٤٢).

فَقَالَ: أُوَاجِرُ نَفْسِي مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ، فَأَنْسُكُ مَعَهُمُ الْمَنَاسِكَ، أَلِيَ أَجْرٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ [البقرة: ٢٠٢] . [1]

پوچھا کہ میں نے اس قوم کی ملازمت کرلی ہے (اس شرط پر) کہ میں ان کے ساتھ حج کی ادائیگی کروں گا، تو کیا میرا حج ہوگا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔'' (البقرہ:۲۰۲)

[٩٣٦]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُوَاجِرُ نَفْسِي مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَنْسُكُ مَعَهُمُ الْمَنَاسِكَ هَلْ يُجْزِءُ عَنِّي . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [2]

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے اس قوم کی ملازمت اختیار کرلی ہے کہ میں ان کے ساتھ حج کی ادائیگی کروں گا۔ کیا میرا حج ہوجائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں ان کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ بہت جلد حساب لینے والے ہیں۔

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا سفرحج میں تجارت، ملازمت وغیرہ کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس امر کی رخصت دی ہے فرمایا:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (البقرة: ١٩٨)

''تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں گناہ نہیں ہے۔''

❷ ملازم آدمی اگر اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے افسرانِ بالا کی اجازت سے دورانِ ملازمت حج کرلے تو اس کے لیے جائز ہے۔

بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ وَأَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهِ

[44]...... بچے کے حج اور اس کو حج کرانے والے کے ثواب کا بیان

[٩٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس

[1] اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٣٣- وابن ابى شيبة (١٥١٤١)- وصححه الحاكم: ١/ ٤٨١ .

[2] انظر الحديث السابق برقم (٩٣٥)

قَـفَـلَ فَـلَـمَّـا كَـانَ بِـالرَّوْحَاءِ لَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَـلَيْهِـمْ، فَـقَـالَ: ((مَـنِ الْـقَـوْمُ))؟ فَقَـالُوا: مُسْـلِـمُونَ فَمَنِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَسُولُ اللّٰهِ)). فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْـرَأَةٌ صَبِيًّـا لَهَا مِنْ مَحَفَّةٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ)). ❶

لوٹے اور آپ کو مقام روحاء میں کچھ لوگ سوار ملے آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں اور آپ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول ہوں، ایک عورت نے پالکی سے بچے کو ہاتھوں پر بلند کیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا حج (صحیح) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور اس کا ثواب تجھے ہے۔''

[٩٣٨]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مَـحَـفَّتِهَا فَقِيلَ لَهَا: هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَـقَـالَـتْ: أَلِهَـذَا حَـجٌّ؟ قَـالَ: ((نَـعَـمْ وَلَكِ أَجْرٌ)). ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو پالکی میں تھی۔ اس عورت سے کہا گیا یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اس نے اپنے بچے کے بازو کو پکڑا اور کہا کیا اس کا حج درست ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اور (اس کا) ثواب تجھے ہے۔''

[٩٣٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مَـحَـفَّتِهَـا، فَـقِيلَ: هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَـقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)). أَخْـرَجَ الثَّـلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَالأَوَّلانِ أَوَّلُ مَا فِيهِ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے اور وہ پالکی میں تھی۔ اس سے کہا گیا یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اس نے اپنے بچے کا بازو پکڑا اور کہا، کیا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور ثواب تیرے لیے ہے۔''

---

❶ اخرجه مسلم، الحج، باب صحة حج الصبى، واجر من حج به (١٣٣٦).

❷ صحيح: اخرجه النسائى، مناسك، باب الحج بالصغير (٢٦٥٠).

❸ انظر الحديث الذى قبله برقم (٩٣٨)

فوائد: ...... ❶ معلوم ہوا نابالغ بچے کا حج درست ہے اور اس کا اجر اسے حج کروانے والے کے لیے ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ثواب بچے کو اٹھانے، محرماتِ احرام کی پابندی کروانے اور مناسک حج وعمرہ کی ادائیگی کروانے پر ہوگا۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب صحة حج الصبی......)

❷ بلوغت سے قبل کیا ہوا حج فرض حج سے کفایت نہیں کرتا، بلکہ ایسے بچے کو بعد از بلوغت فریضہ حج سے سبکدوش ہونا پڑے گا۔

❸ چھوٹے بچوں کی عبادت کا ثواب ان کے والدین کو ملتا ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو بچپن ہی سے اعمال خیر کی بجا آوری کے لیے تیار کریں۔

بَابُ حَجِّ الْمَمْلُوكِ قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ وَالْغُلامِ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ

[45]......غلام کا آزاد ہونے سے پہلے اور بچے کا حج فرض ہونے سے پہلے حج کرنا

[٩٤٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ......

عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّهَا النَّاسُ أَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَافْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ أَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ وَإِنْ عَتَقَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَحْجُجْ، وَأَيُّمَا غُلامٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ، وَإِنْ بَلَغَ فَلْيَحْجُجْ. ❶

ابوالسفر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لوگو! جو تم کہتے ہو مجھے بھی سناؤ، اور جو میں تم سے کہتا ہوں اسے بھی سمجھو کہ جس غلام کو اس کے مالکوں نے حج کرایا اور وہ آزاد ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو اس کا حج ہوگیا، اور اگر وہ مرنے سے پہلے آزاد ہوگیا تو (دوبارہ) حج کرے، اور جس بچے کو اس کے گھر والوں نے حج کرایا اور وہ حج فرض ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو اس کا حج ہوگیا اور اگر وہ بالغ ہوگیا تو (دوبارہ) حج کرے۔

[٩٤١]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ......

عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَافْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ

ابوسفر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لوگو! جو تم کہتے ہو مجھے بھی سناؤ اور جو میں تم سے کہتا ہوں اسے بھی سمجھو! جس غلام کو اس کے مالکوں نے حج کرایا

---

❶ اخرجه البيهقي: ٤/ ٣٢٥۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٠٨٤)۔ وابن ابي شيبة (١٤٨٧٥)۔ وصححه ابن خزيمة (٣٠٥٠)۔ والحاكم: ١/ ٤٨١.

يَعْتِقَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ ، وَإِنْ عَتَقَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَحْجُجْ ، وَأَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ وَإِنْ بَلَغَ فَلْيَحْجُجْ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [1]

اور وہ آزاد ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو اس کا حج ہوگیا، اور اگر وہ مرنے سے پہلے آزاد ہوگیا تو وہ (دوبارہ) حج کرے۔ اور جس بچے کو اس کے گھر والوں نے حج کرایا اور وہ حج فرض ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو اس کا حج ہوگیا اور اگر وہ بالغ ہوگیا تو (دوبارہ) حج کرے۔

فوائد :...... (1) معلوم ہوا غلام آزادی کے بعد اور نابالغ بعد از بلوغت فریضۂ حج ادا کریں گے۔

(2) غلام اور نابالغ بچے کی طرف سے حج بدل نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابٌ :فِي الإِحْصَارِ وَمَنْ حُبِسَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ وَالتَّدَاوِي بِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ

[46]......(حج سے) روکے جانے اور جو بیماری کی وجہ سے بیت اللہ سے روک دیا گیا اور اس کا جہاں تک ہو سکے علاج کروانے کا بیان

[٩٤٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لا حَصْرَ إِلا حَصْرُ الْعَدُوِّ وَزَادَ أَحَدُهُمَا ذَهَبَ الْحَصْرُ الآنَ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: دشمن کے علاوہ اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے ابن طاؤس اور عمرو بن دینار میں سے ایک نے یہ لفظ زیادہ بیان کیے ہیں، کہ اب وہ (دشمن کی) رکاوٹ بھی ختم ہوچکی۔

فوائد :...... (1) احصار کا لفظی معنی رکاوٹ ہے، یہاں احصار سے مراد احرام باندھنے کے بعد بیت اللہ کا قصد کرنے والے انسان کو راستے میں پیش آنے والی رکاوٹ ہے۔

(2) امام بخاری رحمہ اللہ امام عطاء رحمہ اللہ سے صحیح میں تعلیقاً بیان فرماتے ہیں: "الاحصار من كل شئ يحبسه" گویا احصار عام ہے وہ مرض کی وجہ سے ہو خواہ دشمن کی وجہ سے ہو۔ جمہور علماء کا بھی یہی مؤقف ہے کہ احصار عام ہے جبکہ امام شافعی، احمد، مالک وغیرہ رحمہم اللہ کے نزدیک احصار صرف دشمن کی صورت میں پڑنے والی رکاوٹ پر ہے۔ (عون المعبود: ٥/ ٢٢٠) صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ بیماری، طوفان، سیلاب، دشمن یا کسی بھی وجہ سے محرم کو راستے میں روک دیا جانا احصار ہے، جب ایسے شخص کو یقین ہو جائے کہ اب اس کے لیے سفر جاری رکھنا ممکن نہیں تو وہیں احرام کھول دے اور

[1] انظر الحديث الذى سبق برقم (٩٤٠)

[2] صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٣١٩۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٢٥١)۔ والطبرى فى تفسيره: ٢/ ٢١٤ .

حلال ہو جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من كُسِر أو عرج فقد حَلَّ وعليه الحج، من قابل))

''یعنی جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور آئندہ کے لیے اس پر حج ہے۔''

(سنن ابو داؤد، كتاب المناسك باب الاحصار، رقم: ١٨٦٢)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال حالت احرام میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے لیکن مشرکین مکہ نے آپ کو مقام حدیبیہ سے آگے نہ بڑھنے دیا تو آپ علیہ السلام نے وہیں احرام کھول دیا، قربانی کی اور سر کے بال بھی منڈوائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی یہی حکم دیا۔ (دیکھئے: بخاری، رقم: ١٨٠٩)

[٩٤٣]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَـنْ أَبِيـهِ: أَنَّـهُ قَـالَ: الْـمُـحْصَرُ لا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جس کو روک دیا گیا (بیماری سے) وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کرلے۔

[٩٤٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَـنْ سَـالِـمِ بْـنِ عَبْـدِ الـلّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَنْ حُبِـسَ دُونَ الْبَيْـتِ بِـمَرَضٍ فَإِنَّهُ لا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو بیت اللہ سے بیماری کی وجہ سے روک دیا جائے، وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کرلے۔

فوائد: ...... ❶ سیدنا ابن عمر، سیدنا ابن عباس اور چند دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مؤقف یہ ہے کہ احصار صرف دشمن سے ہوگا اور بیماری کی صورت میں محرم اگر حج کا موسم گزر جائے تو وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے۔ جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ احصار عام ہے تفصیل کے لیے دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۹۴۲۔

❷ اگر کسی کو احصار کا خدشہ ہو تو اسے مشروط احرام باندھ لینا چاہیے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دیکھے: فوائد حدیث نمبر ۸۱۲۔

❸ محصر پر قربانی بھی واجب ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرة: ١٩٦)

---

[1] اخرجه البخاری، المحصر، باب الاحصار فی الحج (١٨١٠).

[2] انظر الحديث الذی سبق برقم (٩٤٣)

''اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو کر ڈالو۔''

خود نبی علیہ السلام نے بھی حدیبیہ کے مقام پر قربانی کی تھی۔

[٩٤٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَمَرْوَانَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ أَفْتَوُا ابْنَ خُزَامَةَ الْمَخْزُومِيَّ، وَأَنَّهُ صُدِعَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، أَنْ يَتَدَاوَى بِمَا لا بُدَّ مِنْهُ، وَيَفْتَدِيَ وَإِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ فَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ، فَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ عَامًا قَابِلا وَيُهْدِيَ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَإِلَى آخِرِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [1]

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابن عمر، مروان اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے ابن خزامہ المخزومی کو فتویٰ دیا، جبکہ وہ مکہ کے راستہ میں دردسر میں مبتلا ہو چکے تھے اور محرم بھی تھے۔ یہ کہ وہ جہاں تک ہو سکے علاج کروائے، اور اسے فتویٰ دیا کہ جب تندرست ہو جائے تو عمرہ کر کے احرام سے حلال ہو جائے۔ اب اس پر ضروری ہے کہ آئندہ سال حج کرے اور قربانی بھی کرے۔

فوائد:...... ① عذر کی وجہ سے نامکمل رہ جانے والے فرض حج کی صاحب استطاعت پر آئندہ سال قضا ضروری ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((من كسر أو عرج فقد حل وعليه الحج من قابل))

''جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہے۔''

(سنن ابو داؤد، کتاب المناسك، باب في الاحصار، رقم: ١٨٦٢)

بَابُ الْغُسْلِ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَالْبُدَاءَةِ بِالْبَيْتِ

[47]...... مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا اور بیت اللہ سے ابتداء کرنے کا بیان

[٩٤٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُولِ مَكَّةَ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرتے تھے۔

---

[1] صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ٢٢٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٢٥٤)۔ ومالك في الموطا، الحج، باب ماجاء فيمن احصر بغير عدوٍّ.

[2] اخرجه البخاري، الحج، باب الاغتسال عند دخول مكة (١٥٧٣)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب المبيت بذي طوى عند ارادة دخول مكة والاغتسال لدخولها ودخولها نهارًا (١٢٥٩).

فوائد: ...... ❶ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے اگر کوئی آدمی اسے ترک کر دے تو اس پر فدیہ لازم نہ ہوگا۔ (فتح الباری: ۳/ ۴۳۵)

❷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعلق نافع بیان کرتے ہیں کہ آپ حالت احرام میں غسل جنابت کے علاوہ اپنا سر نہیں دھوتے تھے۔ (موطا امام مالك، كتاب الحج، باب غسل المحرم)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا دخولِ مکہ کے وقت غسل سر دھوئے بغیر ہوتا تھا۔ (واللہ اعلم)

(۳) محرم آدمی غسل میں اپنے سر پر پانی ڈال کر اسے دھوسکتا ہے۔ (دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۸۶۰)

[۹٤٧]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لَمْ يَلْوِ وَلَمْ يُعَرِّجْ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. ❶

عطاء سے روایت ہے فرمایا، جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نہ کسی کی جانب متوجہ ہوئے اور نہ ہی مائل ہوئے۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ

[48]...... بیت اللہ کو دیکھ کر دعا کرنے اور ہاتھ اٹھانے کا بیان

[۹٤٨]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا)). ❷

ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کو دیکھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور یہ دعا کرتے: ''اے! اس گھر کے شرف، عظمت، کرامت اور ہیبت میں اضافہ فرما، اور جس نے اس کو شرف کرم دیا ان لوگوں میں سے جنہوں نے اس کا حج اور عمرہ کیا ان کے شرف، عزت، عظمت اور نیکی میں اضافہ فرما۔''

[۹٤٩]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّهُ كَانَ حِينَ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ جب وہ بیت اللہ کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (۲۹۲۲).

❷ اسناده ضعيف لاعضاله: اخرجه البيهقى: ٥/ ٧٣- وفى المعرفة السنن والآثار له (۲۹۰۷).

السَّلامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ . [1]

اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے لہٰذا اے پروردگار تو ہمیں سلامتی سے ہی زندہ رکھ۔''

فوائد: ...... (1) بیت اللہ پر نظر پڑتے وقت نبی علیہ السلام سے کوئی خاص دعا ثابت نہیں، تاہم ابن مسیّب رحمہ اللہ کے مذکورہ اثر سے معلوم ہوا، "اللھم انت ...... الخ" والی دعا کی جا سکتی ہے۔

(2) مذکورہ اثر سیّدنا سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ١٥٧٥٠، ٢٩٦١٦)

[٩٥٠]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ: ((تُرْفَعُ الأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَأَى الْبَيْتَ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَعَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَبِجَمْعٍ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ، وَعَلَى الْمَيِّتِ)). أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [2]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: ''ہاتھ نماز میں اور جب بیت اللہ کو دیکھیں پھر صفا، مروہ پر، عرفہ کی رات، مزدلفہ میں، دو جمروں کے پاس اور میت پر اٹھائے جائیں۔

فوائد: ...... (1) رؤیت کعبہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھانے سے متعلق مرفوعاً کچھ بھی صحیح ثابت نہیں البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً صحیح سند کے ساتھ رؤیت کعبہ کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة، رقم: ٢٤٥٠، ١٥٧٤٨)

(2) مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت مسجد میں داخل ہونے کی معروف ومسنون دعائیں کرنی چاہئیں۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ وَالاسْتِلامِ وَإِذَا وَجَدَ زِحَامًا انْصَرَفَ

[49]...... حجر اسود کو بوسہ دینے اور چھونے کا بیان اور جب رش ہو تو حاجی واپس لوٹ جائے

[٩٥١]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٧٣- وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٩٠٨)- وابن ابى شيبة (١٥٧٥٠)، (٢٩٦١٦).

[2] اسناده ضعيف جدًا لإنقطاع بين ابن جريج ومقسم: اخرجه البيهقى: ٥/ ٧٢- وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٩١٠)- والبغوى (١٨٩٧).

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَى الرُّكْنَ الأَسْوَدَ مُسَبِّدًا فَقَبَّلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ وَسَجَدَ عَلَيْهِ . [1]

محمد بن عباد بن جعفر نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے تو ان کا سر گرد آلود تھا اس کو بوسہ دیا پھر اس پر سجدہ کیا، پھر اس کو بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا، پھر اس کو بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا۔

[٩٥٢]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ جَاءَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مُسَبِّدًا رَأْسَهُ فَقَبَّلَ الرُّكْنَ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ . [2]

ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ آٹھ ذی الحجہ کو (مکہ) آئے ان کا سر گرد آلود تھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر اس پر سجدہ کیا، پھر بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا، تین مرتبہ اس طرح کیا۔

فوائد: ...... ❶ "مسبّدًا رأسة" یعنی بال گرد آلود سوکھے تھے انہیں دھو کر تیل وغیرہ نہیں لگایا ہوا تھا۔

❷ حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے اور یہ نبی علیہ السلام سے مرفوعاً ثابت ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے حجر اسود کے استلام (چھونے) سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

"رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يستلمه ويقبّله"

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس کا استلام کرتے اور اسے بوسہ دیتے۔''

(صحيح بخاری، كتاب الحج، باب تقبيل الحجر، رقم: ١٦١١)

[٩٥٣]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ......

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَلَمُوا قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ، رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنَ عُمَرَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِذَا

ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو دیکھا کہ جب اس نے استلام کیا ہو تو اپنے ہاتھوں کو چوما بھی ہو؟ عطاء نے کہا: ہاں میں نے جابر بن عبداللہ، ابن عمر، ابوسعید خدری، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب انہوں نے استلام کیا تو اپنے ہاتھوں کو بھی چوما۔ ابن

---

[1] المصنف لعبد الرزاق (٥/ ٣٧)، المستدرك للحاكم : ١/ ٤٥٥ ، مسند ابی داود الطيالسی، ص٧، اخبار مكه للازرقی، ح : ١/ ٢٣٣ .

[2] صحيح: اخرجه البيهقی: ٥/ ٧٥۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٩١٤)۔ وقد صرح ابن جريج بالسماع عند عبدالرزاق (٨٩١٢) .

اسْتَلَمُوا قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ . قُلْتُ: وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ . وَحَسِبْتُ كَثِيرًا . قُلْتُ: هَلْ تَدَعُ أَنْتَ إِذَا اسْتَلَمْتَ أَنْ تُقَبِّلَ يَدَكَ؟ قَالَ: فَلِمَ أَسْتَلِمُهُ إِذَنْ . [1]

جریج کہتے ہیں میں نے کہا اور ابن عباس نے بھی، عطاء نے کہا: ہاں۔ اور میرے خیال سے بہت زیادہ کو دیکھا۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے کہا، کیا آپ جب استلام کریں تو اپنے ہاتھوں کو نہیں چومتے؟ انہوں نے کہا، (ہاں) تب میں ان کو نہیں چومتا۔

فوائد :...... (1) حجر اسود کو چھونے سے متعلق نبی علیہ السلام سے تین طریقے مشروع ہیں۔ (i) حجر اسود کو بوسہ دینا اور بلا واسطہ اپنے ہونٹوں سے اس کو چومنا جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے عام حالات میں تو ایسا ممکن ہے لیکن ماہِ رمضان المبارک اور حج کے ایام میں اس کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ (ii) اپنے ہاتھ کے ساتھ حجر اسود کو چھونا اور پھر ہاتھ کو بوسہ دینا، مذکورہ بالا اثر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی علیہ السلام سے مرفوعاً بھی یہ بات بیان فرماتے ہیں، نافع کہتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے ہاتھ سے حجر اسود کو چھوا اور پھر ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا:

((ما تركته منذ رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يفعله))

''جب سے میں نے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے ترک نہیں کیا۔''

(بخاری، كتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة، رقم: ١٦٠٦ـ صحيح مسلم، رقم: ١٢٦٨)

(iii) چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو چھونا اور پھر چھڑی کو بوسہ دینا جیسا کہ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے آپ اپنے عصا سے حجر اسود کا استلام کرتے اور پھر اسے بوسے دیتے۔ (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير...... الخ، رقم: ١٢٧٥)

(2) نبی علیہ السلام ہر طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

(سنن ابو داؤد، رقم: ١٨٧٦ـ سنن نسائی، رقم: ٢٩٥)

[٩٥٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا فَانْصَرِفْ وَلَا تَقِفْ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، جب تو رکن (حجر اسود) پر رش پائے تو واپس مڑ جا کھڑا نہ ہو۔

---

[1] اسناده حسن: اخرجه البيهقی: ٥/ ٧٥ـ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٩١٣)ـ وعبدالرزاق (٨٩٢٣)ـ وابن ابی شيبة (١٤٥٥٥).

[2] اسناده حسن: اخرجه البيهقی: ٥/ ٨٠، ٨١ـ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٩٣٥)ـ وعبدالرزاق (٨٩٠٨)ـ وابن ابی شيبة (١٣١٦٤).

فوائد: ...... ❶ بھیڑ اور ازدحام کی صورت میں اگر حجر اسود کو بوسہ دینا، کسی چیز یا ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو اس کی طرف صرف اشارہ کر کے گزر جانا کافی ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیرٍ کلما اتی الرکن اشار الیه بشیٔ کان عنده وکبر"

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے اپنے ہاتھ میں موجود کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر کہتے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التکبیر عند الرکن، رقم: ١٦١٣)

❷ دور سے اشارہ کرنے کی صورت میں جس چیز سے اشارہ کیا جائے اسے چومنا ثابت نہیں (واللہ اعلم)

❸ معلوم ہوا حجر اسود کے استلام کے لیے دھکم پیل اور زور آزمائی، سینہ زوری درست نہیں ہے۔

❹ شریعت میں نیک اعمال کی ادائیگی کے لیے بہت ساری آسانیاں رکھ دی گئی ہیں اللہ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

❺ حجر اسود کو چومنے اور بوسہ دینے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے متعلق فرمایا:

((واللـه لیبعثنّه الله یوم القیامة له عینان یبصر بهما ولسانٌ ینطق به یشهد علی من استلمهٗ بحق))

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ روز قیامت حجر اسود کو اٹھائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا، اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور جس نے اس کا حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا اس کے حق میں گواہی دے گا۔''

(سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الحجر الاسود، رقم: ٩٦١۔ وقال هذا حدیثٌ حسنٌ)

[٩٥٥]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ......

عَنْ مَنْبُوذِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا مَوْلَاةٌ لَهَا، فَقَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاسْتَلَمْتُ الرُّكْنَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ

منبوذ بن ابی سلیمان اپنی ماں سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کے پاس ان کی آزاد کردہ لونڈی نے آ کر ان سے کہا اے ام المومنین! میں نے بیت اللہ کے سات چکر کاٹے اور دو یا تین دفعہ استلام کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کہا، اللہ تجھے

عَـنْهَـا: لا آجَـرَكِ اللّٰهُ لا آجَرَكِ اللّٰهَ ، تُدَافِعِينَ الـرِّجَالَ أَلا كَبَّرْتِ وَمَرَرْتِ . أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي ، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [1]

ثواب نہ دے، اللہ تجھے ثواب نہ دے، تو مردوں کو ہٹاتی تھی کیا تو تکبیر کہتی ہوئی نہ گزر گئی۔

بَابُ الطَّوَافِ وَالرَّمَلِ وَالاضْطِبَاعِ

[50]......طواف، رمل اور اضطباع کا بیان

[٩٥٦]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ . وَأَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَـقْدَمُ يَسْعَى ثَلاثَةَ أَطْوَافٍ ، وَمَشَى أَرْبَعَةً ، ثُمَّ يُـصَـلِّـي سَـجْـدَتَيْـنِ ، ثُـمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج اور عمرہ میں طواف کرتے تو پہلے تین چکر دوڑ کر لگاتے اور چار بار چلتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، پھر صفا اور مروہ کا طواف کرتے۔

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا حج وعمرہ میں آنے کے وقت سب سے پہلے طواف (طواف قدوم) میں پہلے تین چکر دوڑ کر اور باقی چار چکر عام چال سے چلنا مسنون ہے۔

(2) کندھوں کو ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدموں سے آہستہ آہستہ دوڑنے کو رمل کہتے ہیں۔

(3) رمل صرف طواف قدوم میں مشروع ہے اس کے بعد نہیں۔

(4) طواف کا آغاز حجر اسود کے سامنے سے "بسم الله الله اكبر" کہہ کر کرنا چاہیے۔

(5) طواف حطیم سمیت پورے بیت اللہ کا کرنا چاہیے۔ کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ کا حصہ ہے۔

(مزید دیکھئے: فوائد حدیث: ٩٦٦، ٩٦٧)

(6) طواف پیدل اور سوار ہو کر کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ (مزید دیکھئے: حدیث نمبر: ٩٦٩، ٩٧٠)

---

[1] اسـنـاده ضعيف فان منبوذًا وأمه مقبولان حيث يتابعا ، ولم يتابعا: اخرجه البيهقى: ٥/ ٨١۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٩٣٦) .

[2] اخرجه البخارى ، الحج ، باب استلام الحجر الأسود حين يقدم مكة...... الخ (١٦٠٣)۔ ومسلم ، الحج ، باب استحباب الرمل فى الطواف فى العمرة...... الخ (١٢٦١) .

7 طوافِ کعبہ کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف کی ادائیگی بھی مسنون ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ۱۲۵)
''اور مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔''

8 سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کے حج کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو مقامِ ابراہیم پر تشریف لائے اور ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ کی تلاوت فرمائی اور اس انداز سے دو رکعت نماز کی ادائیگی فرمائی کہ آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرلیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۱۲۱۸)

(۹) استلام، طواف، مقام ابراہیم پر دو رکعات ادا کرنے کے بعد باب صفا سے نکل کر صفا اور مروہ کی سعی کرنی چاہیے۔

[۹۵۷]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......
عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ سَبْعَةٍ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ خَبَبًا لَيْسَ بَيْنَهُنَّ مَشْيٌ. [1]

عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات میں سے تین طواف تیز چل کر کیے ان میں چلنا نہیں تھا۔

[۹۵۸]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ......
عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک وہ حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے پھر فرماتے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

فوائد: ...... 1 معلوم ہوا رمل مشروع ہے۔
2 طواف کا چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوگا۔
3 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہر عمل میں طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے۔

[۹۵۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

---

[1] اسناده ضعيف لارساله والحديث صحيح انظر الحديث الذى سبق برقم (٩٥٦): اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٢٩٤٢).

[2] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم، الحج، باب استحباب الرمل فى الطواف فى العمرة وفى الطواف الأول فى الحج (١٢٦٣).

عَـنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَآهُ بَدَأَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ، ثُمَّ أَخَذَ عَـنْ يَـمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ . [1]

مسروق سے روایت ہے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چھونے سے ابتداء کی، پھر دائیں طرف سے تین طواف رمل سے کیے اور چار بار چلے، پھر وہ مقام ابراہیم (علیہ السلام) پر آئے اور اس کے پیچھے دو رکعتیں نماز پڑھی۔

فوائد :...... 1 دیکھئے فوائد حدیث نمبر ۹۵۶۔

[۹۶۰]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَـنِ ابْـنِ أَبِـي مُـلَيْـكَةَ: أَنَّ عُـمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ لِيَسْعَى ثُمَّ قَالَ: لِـمَـنْ نُبْـدِي الآنَ مَـنَاكِبَنَا ، وَمَنْ نُرَائِي ، فَقَدْ أَظْهَـرَ اللّٰهُ الإِسْلامَ؟ وَاللّٰهِ عَلَى ذَلِكَ لأَسْعَيَنَّ كَـمَـا سَـعَـى . أَخْـرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [2]

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو چھوا تا کہ طواف کریں پھر فرمایا، اب ہم اپنے کندھے کن کے لیے ظاہر کریں، اور ہم کن کو دکھائیں، جبکہ اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا؟ اللہ کی قسم! میں اسی طرح سعی (طواف) کروں گا جس طرح کہ انہوں نے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) کی۔

فوائد :...... 1 احرام کی چادر کو دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں اور یہ طوافِ قدوم میں مسنون ہے۔

2 طوافِ قدوم کے بعد نماز کی ادائیگی کے دوران دونوں کندھوں کو ڈھانک لینا چاہیے۔

3 رمل اور اضطباع کی مشروعیت کی حکمت کفار پر رعب طاری کرنا اور مسلمانوں کا انہیں اپنی قوت و طاقت کا احساس دلانا تھا۔

4 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ زبردست قسم کے متبع سنت تھے کہ ایک عمل کی بظاہر کوئی حکمت بھی دکھائی نہیں دیتی تھی لیکن اسے بھی اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ترک نہیں کیا۔

5 رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لیے ہیں یہ حکم عورتوں کے لیے نہیں ہے۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٨٣۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٩٤٤)۔ وابن ابى شيبة (١٤٨٩٧)، (١٥٠٣٦).

[2] اخرجه البخارى، بمعناه من غير هذا الطريق، الحج، باب الرمل فى الحج والعمرة (١٦٠٥).

بَابُ قِلَّةِ الْكَلامِ فِي الطَّوَافِ

[51]......طواف کے دوران کم گفتگو کرنے کا بیان

[٩٦١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ......

عَنْ طَاوُسٍ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: أَقِلُّوا الْكَلامَ فِي الطَّوَافِ؛ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي صَلاةٍ. [1]

طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ تم طواف کے دوران کم گفتگو کرو، کیونکہ تم نماز (عبادت) میں ہو۔

[٩٦٢]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: طُفْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُ وَاحِدًا مِنْهُمَا مُتَكَلِّمًا حَتَّى فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [2]

عطاء سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے طواف کیا، میں نے ان میں سے کسی کو بھی بات کرتے نہیں سنا یہاں تک کہ وہ اپنے طواف سے فارغ ہو گئے۔

فوائد :...... (1) اللہ کے گھر کا طواف حج وعمرہ کا اہم رکن ہے لہٰذا طواف کرنے والوں کو لایعنی اور بے مقصد گفتگو سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(2) طواف کے دوران ضروری اور بامقصد گفتگو کرنا درست ہے۔

(3) طواف سے پہلے طہارت و وضو ضروری ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((اِنَّ اَوَّلَ شَيءٍ بَدَأَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ))

''نبی علیہ السلام نے مکہ پہنچ کر سب سے پہلے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔''

(صحيح بخارى، كتاب الحج، باب من طاف بالبيت اذا ...... الخ، رقم: ١٦١٤، ١٦١٥)

طواف کعبہ عبادت ہے لہٰذا زائرین کو بکثرت اس عبادت کی ادائیگی کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ عبادت دنیا میں اور کہیں بھی ادا نہیں ہوسکتی۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى: ٥/ ٨٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٩٥٤).

[2] اسنـاده حسن: اخرجه البيهقى: ٥/ ٨٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٢٩٥٥)۔ وعبدالرزاق (٨٩٦٢)۔ وابن ابى شيبة (١٢٨١٠).

بَابُ مَسْحِ الأَرْكَانِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فِي الطَّوَافِ

[52]......تمام رکنوں کو ہاتھ لگانے اور طواف کے دوران دو رکنوں میں دعا کا بیان

[٩٦٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ الأَرْكَانَ كُلَّهَا وَيَقُولُ: لا يَنْبَغِي لِبَيْتِ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ يَكُونَ مِنْهُ شَيْءٌ مَهْجُورًا، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] . [1]

محمد بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی تمام ارکان کو ہاتھ لگاتا اور کہتا، اللہ کے گھر میں سے کسی چیز کو بھی چھوڑنا جائز نہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے: ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔'' (احزاب:۲۱)

[٩٦٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَمْسَحُ الأَرْكَانَ كُلَّهَا وَيَقُولُ: لا يَنْبَغِي لِبَيْتِ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ مِنْهُ شَيْءٌ مَهْجُورًا، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] . [2]

محمد بن کعب سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ تمام ارکان کو چھوتے اور فرماتے، اللہ کے گھر میں سے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے: ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔'' (احزاب:۲۱)

[٩٦٥]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ......

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي جُمَحَ وَالرُّكْنِ الأَسْوَدِ: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [البقرة: ٢٠١] . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ

سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا کرتے سنا: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔'' (البقرہ:۲۰۱)

---

[1] اسناده ضعيف، لضعف موسى بن عبيدة الربذى: اخرجه عبدالرزاق (٨٩٤٨)۔ وابن ابى شيبة (١٤٩٩٧) .

[2] اسناده ضعيف، لضعف موسى بن عبيدة الربذى: اخرجه ابن ابى شيبة (١٤٩٩٤)۔ وعبدالرزاق (٨٩٤٧) .

الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [1]

فوائد :...... ❶ مذکورہ روایات ضعیف ہیں لیکن نبی علیہ السلام سے صرف دو یمانی ارکان کو چھونا، ہاتھ لگانا ثابت ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

"لم ار النبی ﷺ لیستلم من البیت الا الرکنین الیمانیین"

''میں نے نبی ﷺ کو دو یمانی ارکان کے سوا کسی چیز کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔'' (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من لم یستلم الا الرکنین یمانیین، رقم: ١٦٠٩ - مسلم، رقم: ١٢٦٧)

❷ طواف کے ساتوں چکروں میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا ثابت ہے لیکن حجر اسود کی طرح رکن یمانی کو بوسہ دینا یا کسی چیز کے ساتھ اشارہ کر کے اسے چومنا ثابت نہیں ہے۔

❸ رکن یمانی حجر اسود والے کونے سے پہلے کونے میں بیت اللہ کی جنوبی دیوار میں نصب ہے۔ حجر اسود اور رکن یمانی کو یمن کی جانب ہونے کی وجہ سے یمانی ارکان کہا جاتا ہے۔

❹ معلوم ہوا دورانِ طواف رسول اللہ ﷺ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ: ٢٠١) پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَأَنَّ الْحَجَرَ مِنَ الْبَيْتِ

[53]...... حطیم کے پیچھے سے طواف کرنے کا بیان اور یہ کہ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے

[٩٦٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ طَاوُسٍ، فِيمَا أَحْسَبُ، أَنَّهُ قَالَ:......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ [الحج: ٢٩] . وَقَدْ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے فرمایا: ''حجر (یعنی حطیم) بیت اللہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔'' (الحج:٢٩) اور رسول اللہ ﷺ نے حجر (حطیم) کے پیچھے سے طواف کیا۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا حطیم کعبہ کا حصہ ہے اس لیے طواف اس کے باہر سے ہونا چاہیے اور یہی مسنون ہے۔

---

[1] اخرجه ابوداود، المناسك، باب الدعاء في الطواف (١٨٩٢)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٧٢١)۔ والحاكم: ١/ ٤٥٥۔ وابن الجارود (٤٥٦).

[2] اخرجه البيهقي: ٥/ ٩٠۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٩٦٤)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٧٤٠)۔ والحاكم: ١/ ٤٦٠.

❷ "وليطوفوا بالبيت العتيق" سے مراد بیت اللہ ہے اور اللہ رب العزت نے بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا ہے اگر حطیم کو چھوڑ دیا جائے تو اللہ کے پورے گھر کا طواف نہیں ہوگا، لہٰذا حطیم سمیت طواف کرنا ضروری ہے۔

[٩٦٧]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أُخْبِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَمْ تَرَىْ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: ((لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكُفْرِ لَرَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ)). فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم ہے کہ جب تیری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو بنیادِ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ دیا تھا؟'' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کو دوبارہ بنیادِ ابراہیم علیہ السلام پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل نزدیک نہ ہوتا تو میں اس کی اصل بنیاد پر لے آتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا ہے) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم سے متصل دو دیواروں کے کونوں کو نہیں چومتے تھے کیونکہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا نہ ہوا تھا۔

فوائد:...... ❶ قریش مکہ نے تعمیر کعبہ کے وقت حلال مال خرچ کرنے کی شرط لگائی لیکن ان کے پاس جمع ہونے والا حلال مال بیت اللہ کی تعمیر کے لیے ناکافی تھا لہٰذا انہوں نے حطیم والا حصہ تعمیر کیے بغیر چھوڑ دیا۔

❷ حطیم، کعبہ کا حصہ ہے اور حطیم میں نماز پڑھنا بیت اللہ میں نماز کے مترادف ہے۔

❸ اگر کوئی شخص حطیم کے اندر سے طواف کرے تو اس کا طواف ناقص رہے گا۔

❹ بیت اللہ کی تعمیر اول سے متعلق روایات میں اختلاف ہے تاہم ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ﴾ (البقرة: ١٢٧)

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب فضل مكة بنيانها (١٥٨٣)۔ ومسلم، الحج، باب نقض الكعبة وبنيانها (١٣٣٣).

''اور جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔''
اور ابرہیم علیہ السلام کی اٹھائی ہوئی بنیادیں حطیم سمیت تھیں۔

5 سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ تو آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام'' میں نے پوچھا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''پھر مسجد اقصیٰ'' میں نے پوچھا ان کی تعمیر کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس'' پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے تیرے لیے ساری زمین ہی مسجد ہے۔''

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله و وهبنا لداؤد...... الخ، رقم: ٣٤٢٥۔ مسلم، رقم: ٥٢٠)

6 بعض اوقات مصلحت کی خاطر افضل و اعلیٰ کام کو ترک کر دینا جائز ہے۔
7 نومسلموں سے تالیف قلب مسنون ہے۔
8 بعض مسائل بڑے بڑے علماء سے بھی مخفی رہ جاتے ہیں۔
9 کلی علم کا دعویٰ کرنے والا انسان غلطی پر ہے۔
10 عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق بیت اللہ کی تعمیر فرمائی تھی۔

(دیکھئے: صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل مكه وبنيانها، رقم: ١٥٨٦)

11 حدیث میں مذکور قریش مکہ کی تعمیر کعبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حصہ لیا تھا اور آپ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ (بخاری، رقم: ١٥٨٢)

[٩٦٨]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:......

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَجِئْتُ مَعَهُ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ، فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: أَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَعَلَى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ. فَلَمَّا وَلَّى الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ

ابو یزید نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بنو زہرہ کے ایک بوڑھے کی طرف آدمی بھیجا، تو میں بھی اس کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ حطیم میں تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے جاہلیت کی اولاد کے بارے میں سوال کیا تو اس بوڑھے نے کہا: نطفہ کسی کا ہوتا اور بچہ کسی اور کے بستر پر پیدا ہوتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے سچ کہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ بچہ بستر والے کا ہے۔ جب وہ بوڑھا واپس مڑا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور پوچھا کہ مجھے بیت اللہ کی تعمیر کے متعلق بتاؤ، اس نے کہا قریش

الْبَيْتِ فَعَجَزُوا، فَتَرَكُوا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: صَدَقْتَ. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [1]

نے کعبہ کی تعمیر کے لیے چندہ جمع کیا، لیکن وہ عاجز آ گئے تو انہوں نے اس کے بعض حصہ کو حطیم میں چھوڑ دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، آپ نے صحیح کہا۔

فوائد:...... ❶ زمانہ جاہلیت میں بے شمار خرابیاں اور برائیاں موجود تھیں جن میں ایک کا ذکر اس روایت میں بھی ہے کہ ناجائز تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد اس کی سمجھی جاتی جس کے تعلقات کے نتیجے میں وہ اولاد پیدا ہوتی۔

❷ بچہ بستر والے یعنی عورت کے خاوند یا لونڈی کے مالک کا ہے اور وہ اس کا وارث بھی ہوگا۔

❸ زانی کے لیے رجم ہے اور وہ اس کی وراثت وغیرہ سے بھی محروم ہے۔ مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۱۲۰۱، ۱۲۰۲۔

❹ قریش مکہ میں بے شمار خامیوں اور خرابیوں کے باوجود حلال وحرام کی تمیز موجود تھی۔

❺ معلوم ہوا حلال وحرام کی تمیز کے باوجود عملی طور پر اس بات کا خیال بہت کم رکھا جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کا جمع شدہ مال کعبہ کی مکمل تعمیر کے لیے ناکافی ثابت ہوا۔

بَابُ الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَاسْتِلامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

[54]......سواری پر طواف کرنے اور حجر اسود کے چھڑی سے استلام کا بیان

[٩٦٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ لَهُمْ أَنَّ النَّاسَ غَشَوْهُ. [2]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کیے تا کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ تا کہ آپ ان سے اونچے ہو جائیں اس لیے کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

فوائد:...... ❶ سوار ہو کر طواف اور صفا ومروہ کی سعی کرنا جائز ہے۔

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کا مقصد لوگوں کو حج کے احکامات کی تعلیم دینا بھی تھا۔

---

[1] صحیح: اخرجه البیهقی: ۷/ ۴۰۲۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (۲۹۶۵).

[2] اخرجه مسلم، الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیره واستلام الحجر بمحجن ونحوه للراکب (۱۲۷۳).

❸ رسول اللہ ﷺ کا یہ طواف ''قدوم'' کے علاوہ تھا کیونکہ آپ علیہ السلام نے طوافِ قدوم میں رمل کیا تھا۔

(دیکھئے: حدیث نمبر: ۹۵۶، ۹۵۷)

[۹۷۰]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اپنی اونٹنی پر کیا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوا۔

[۹۷۱]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. ❷

ایک اور سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی ﷺ کے متعلق اسی طرح مروی ہے۔

فوائد: ...... دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۹۵۳، ۹۶۹۔

[۹۷۲]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا فَقُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: لا أَدْرِي. قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ❸

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی سوار ہو کر کیے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے کہا، کیوں؟ عطاء نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا: پھر آپ ﷺ اترے اور (مقام ابراہیم پر) دو رکعات نماز پڑھی۔

[۹۷۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى حِمَارٍ. ❹

احوص بن حکیم نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو صفا، مروہ کی سعی گدھے پر سوار ہو کر کرتے دیکھا۔

---

❶ اخرجه البخاری، الحج، باب استلام الرکن بالمحجن (۱۶۰۷)۔ ومسلم، الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیره...... الخ (۱۲۷۲). ❷ انظر الحدیث الذی سبق برقم (۹۷۰)

❸ اسناده ضعیف لارساله: اخرجه البیهقی فی المعرفة السنن والآثار (۲۹۸۸)۔ وعبدالرزاق (۸۹۲۶)۔ وابن ابی شیبة (۱۳۱۴۱).

❹ اسناده ضعیف لضعف الأحوص بن حکیم اخرجه ابن ابی شیبة (۱۳۱۴۵).

[٩٧٤]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ . أَخْرَجَ الْخَمْسَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ ، وَالسَّادِسَ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ . [1]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے۔

فوائد: ...... [1] دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ٩٧٠۔

بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

[55]......قارن کے طواف کا بیان

[٩٧٥]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: ((طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) . [2]

عطاء سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تیرا بیت اللہ کا (ایک دفعہ) طواف اور صفا، مروہ کی (ایک ہی) سعی، تیرے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہے۔''

[٩٧٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . [3]

ایک دوسری سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

[٩٧٧]...... وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . [4]

بعض دفعہ سفیان رحمہ اللہ نے ابن ابی نجیح رحمہ اللہ کے واسطہ کے بغیر عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔

---

[1] تقدم تخريجه برقم (٩٧٠)

[2] صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم ، الحج ، باب بيان وجوه الاحرام وأنه يجوز افراد الحج والتمتع والقران...... الخ (١٢١١) .

[3] صحيح: اخرجه ابوداود ، المناسك ، باب طواف القارن (١٨٩٧) .

[4] انظر الحديث السابق برقم (٩٧٦)

[۹۷۸]...... وَرُبَّمَا قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . [1]

اور بعض دفعہ یہ الفاظ کہے کہ نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

فوائد: ...... (1) حج کی تین مشروع اقسام میں سے ایک ''حج قران'' ہے قارن میقات سے حج وعمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ آتا ہے اور عمرہ کے بعد جب تک مناسک حج کی ادائیگی نہ کرے احرام نہیں کھولتا۔ قارن کے لیے قربانی ساتھ لانا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی حج قران ہی کیا تھا۔

(2) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے شروع میں صرف عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا لیکن حیض کے عارضے کی وجہ سے نبی علیہ السلام کے حکم سے قارن ہو گئیں۔

(3) نبی علیہ السلام نے دس ذوالحجہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے طوافِ افاضہ (زیارہ) کو ان کے حج وعمرہ دونوں کے لیے کافی قرار دیا۔

(4) قارن کے لیے حج وعمرہ دونوں کی طرف سے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ١٦٣٨، صحیح مسلم، رقم: ١٢٣٠)

بَابُ السَّعْيِ

[56]...... سعی کا بیان

[۹۷۹]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ...... عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى فِي عُمَرِهِ كُلِّهِنَّ الأَرْبَعِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلا أَنَّهُمْ رَدُّوهُ فِي الأُولَى وَالرَّابِعَةِ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ . [2]

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تمام چار عمروں میں بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کی، مگر یہ کہ انہوں نے آپ کو پہلے اور چوتھے میں حدیبیہ سے واپس موڑ دیا۔

فوائد: ...... (1) رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے۔

(i) ٦ھ صلح حدیبیہ کے وقت جب آپ کو حدیبیہ کے مقام پر روک دیا گیا تو آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہیں احرام کھول دیے۔ اگرچہ اس موقع پر عملی طور پر عمرہ ادا نہ ہو سکا تاہم اس کا ثواب مل گیا اس لیے اسے بھی عمرہ ہی شمار کیا گیا۔

(ii) حدیبیہ کے مقام پر طے پانے والے معاہدے کے مطابق آپ اگلے سال ٧ھ کو مکہ تشریف لائے اور عمرہ ادا

---

[1] انظر الحدیث السابق برقم (٩٧٥)

[2] اسنادہ ضعیف لارسالہ: اخرجہ ابوداود فی المراسیل (١٤٢)۔ والبیھقی: ٥/ ٨٣۔ وابن ابی شیبۃ (١٣٥٢٩).

کیا۔ جسے عمرة القضاه کہا جاتا ہے۔

(iii) ۸ھ فتح مکہ والے سال غزوۂ حنین کے غنائم تقسیم کرنے کے بعد آپ نے جعرانہ سے احرام باندھ کر رات کے وقت عمرہ کیا۔

(vi) حجۃ الوداع کے موقع پر آپ علیہ السلام نے آخری عمرہ کی ادائیگی کی۔ آپ نے سارے عمرے ذوالقعدہ کے ماہ میں ادا کیے، آخری عمرے کا احرام ذوالقعدہ کے آخری ایام میں باندھا اور اس کی ادائیگی ۴ ذوالحجہ کو ہوئی۔

[۹۸۰]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَعَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَجِّهِ عَامَ حَجَّ إِذْ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا يَسْعَوْنَ كَذَلِكَ. [1]

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حج کے لیے بھیجا تو انہوں نے سعی کی پھر اپنے دورِ خلافت میں بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اور ان کے بعد آنے والے خلفاء نے اسی طرح آگے تمام خلفاء بھی سعی کرتے تھے۔

[۹۸۱]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ الْعَائِذِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ......

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ أَبِي تَجْرَاةَ، أَحَدُ نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ أَبِي آلِ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى، وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى لأَقُولُ: إِنِّي لأَرَى رُكْبَتَيْهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْعَوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ. قَرَأَ الرَّبِيعُ: حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ

صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں مجھے بنی عبدالدار کی ایک عورت ابی تجراۃ کی بیٹی نے بتایا کہا کہ میں قریش کی عورتوں کے ساتھ ابی آلِ حسین کے گھر آئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا، مروہ کی سعی کرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ سعی کر رہے تھے۔ اور آپ کا تہبند سعی کی شدت کی وجہ سے گھوم رہا تھا، حتی کہ میں کہتی ہوں کہ میں نے آپ کے گھٹنے دیکھے، اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''سعی کرو! بے شک اللہ نے تم پر سعی فرض کر دی ہے۔''

---

[1] انظر الحديث السابق برقم (۹۷۹)

مُخْتَصَرِ الْحَجّ الْكَبِيرِ . ❶

فوائد: ......صفا، مروہ کی سعی حج وعمرہ کا رکن ہے، کسی بھی حاجی یا معتمر کے لیے اس کا ترک جائز نہیں۔

بَابٌ :لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ

[57]......عورتوں پر سعی نہیں

[٩٨٢]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ وَلا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . ❷

عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، کہ عورتوں پر نہ بیت اللہ کی سعی ہے اور نہ ہی صفا، مروہ کی۔

فوائد: ...... ❶ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی طلب میں صفا اور مروہ پر دوڑ کر سات چکر لگائے۔ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳۶۵)

❷ سیدہ ہاجرہ کا مذکورہ واقعہ ہی صفا، مروہ کی سعی کا آغاز اور سبب مشروعیت ہے۔

❸ عورتیں طواف اور صفا، مروہ کی سعی میں عام چال ہی چلیں گی اسی طرح عورتوں کے لیے اضطباع اور رمل بھی نہیں ہے۔

❹ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”واتفق العلماء على ان الرمل لا يشرع للنساء كما لا يشرع لهن شدة السعى بين الصفا والمروة“

”علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس طرح عورتوں کے لیے صفا، مروہ پر دوڑنا مشروع نہیں اسی طرح رمل بھی غیر مشروع ہے۔“ (شرح النووی علی مسلم: ۹/ ۷)

❺ طواف کا چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر مکمل ہوتا ہے جبکہ سعی کا ایک چکر صفا سے شروع ہو کر واپس صفا آنے پر نہیں بلکہ مروہ پر پہنچتے ہی مکمل ہو جاتا ہے۔

❻ سعی طواف کعبہ کے بعد ہے پہلے سعی کرنا درست نہیں۔

---

❶ اخرجه الدارقطنی: ٢/ ٢٧٠، ٢٥٥۔ واحمد: ٦/ ٤٢١، ٤٢٢۔ والبيهقی: ٥/ ٩٨۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٩٨١)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٧٦٤)، (٢٧٦٥)۔ والحاكم: ٤/ ٧٠ .

❷ صحيحٌ موقوفًا: اخرجه البيهقی: ٥/ ٨٤۔ وفی المعرفة السنن والآثار له (٢٩٥٠)۔ والدارقطنی: ٢/ ٢٩٥۔ وابن ابی شيبة (١٢٩٥٢) .

بَابُ الرَّوَاحِ إِلَى مِنًى وَمُوَافَقَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالصَّلَاةِ بِمِنًى ظُهْرًا

[58]......منی کی طرف جانا، آٹھ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہونے کی صورت میں منیٰ میں ظہر کی نماز کی ادائیگی کرنے کا بیان

[٩٨٣]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ......

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، قَالَ: وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرُوحُوا إِلَى مِنًى وَرَاحَ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ. ❶

حسن بن مسلم بن یناق سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ کا دن) جمعہ کے روز آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو منی کی طرف چلنے کا حکم دیا، اور آپ خود بھی تشریف لے گئے اور منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی۔

[٩٨٤]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ❷

سالم اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں بعد میں ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا۔

[٩٨٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الإِمَامَةِ. ❸

ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد:...... ❶ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق منی میں گزارے۔ (سنن ابو داؤد، كتاب المناسك، باب في رمي الجمار، رقم: ١٩٧٣ ـ المنتقى لابن الجارود، رقم: ٤٩٢)

---

❶ اسناده ضعيف جدًا، لضعف شيخ الشافعي ولإعضاله: اخرجه البيهقي في المعرفة السنن والآثار (٣٠٢٧).

❷ اخرجه البخاري، الحج، باب الصلاة بمنى (١٦٥٥)۔ ومسلم، صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى (٦٩٤).

❸ انظر الحديث السابق برقم (٩٨٤)

❷ نبی علیہ السلام، ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما چونکہ حج کے ارادہ سے مکہ تشریف لاتے اور ارکانِ حج کی ادائیگی کے دوران منی میں قیام بھی فرماتے اس لیے نماز قصر ادا کرتے۔

❸ مسافر کے لیے قصر مشروع ہے۔

بَابُ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

[59]......صبح کے وقت منی سے عرفہ کی طرف جانا

[٩٨٦]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب سورج طلوع ہوتا تو صبح کو ہی منیٰ سے عرفہ چلے جاتے۔

فوائد:...... ❶ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نبی علیہ السلام کے طریقہ حج سے متعلق مروی طویل حدیث میں ہے کہ آپ علیہ السلام ۹ ذوالحجہ کو منی سے طلوع آفتاب کے بعد عرفہ کے لیے روانہ ہوئے۔ (مسلم، رقم: ١٢١٨)

❷ محمد بن ابوبکر ثقفی اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی صبح کے وقت منی سے عرفات کے لیے نکلے دیکھئے: حدیث نمبر: ۸۲۳۔

❸ حدیث میں مذکور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے کہ حاجی منی میں ۹ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد میدانِ عرفات پہنچیں گے۔

❹ منی سے عرفات جاتے وقت تلبیہ یا تکبیرات کہنا دونوں درست ہیں۔ دیکھئے: حدیث نمبر: ۸۲۳۔

❺ منی سے عرفہ کے لیے جاتے ہوئے زوالِ آفتاب تک وادی نمرہ میں ٹھہرنا بھی مسنون ہے جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے واضح ہے۔ (مسلم، رقم: ١٢١٨)

[٩٨٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْـنَ عَبَّـاسٍ يَـأْتِـي يَـوْمَ عَـرَفَةَ بِسَحَرٍ. أَخْرَجَ الأَوَّلَ فِـي كِتَـابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالثَّانِيَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. [2]

عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ عرفہ کے مقام پر سحری کے وقت آتے تھے۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ١١٢ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٠١٤)، (٣٠١٥).

[2] اسناده ضعيف لجهالة شيخ عمرو بن دينار: اخرجه البيهقي فى المعرفة السنن والآثار (٣٠١٧)ـ وابن ابى شيبة (١٤٥٤٧).

بَابُ غُسْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَيَوْمِ النَّحْرِ

[60]......قربانی اور عرفہ کے دن غسل کا بیان

[٩٨٨]...... قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ......

عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْغُسْلِ، قَالَ: اغْتَسِلْ كُلَّ يَوْمٍ إِنْ شِئْتَ، فَقَالَ: الْغُسْلُ الَّذِي هُوَ الْغُسْلُ؟ قَالَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اخْتِلَافِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا لَمْ يَسْمَعِ الرَّبِيعُ مِنَ الشَّافِعِيِّ. [1]

زاذان نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، اگر تو چاہے تو ہر روز غسل کر، اس آدمی نے کہا، وہ غسل جو ضروری ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن، عرفہ کے دن، قربانی کے دن، اور عید الفطر کے دن۔

فوائد:...... 1 اسلام میں طہارت و پاکیزگی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

2 روزانہ غسل کرنا جائز و درست ہے۔

3 جمعہ، عرفہ اور عیدین کا غسل افضل و بہتر ہے فرض یا واجب نہیں۔

بَابُ الرَّوَاحِ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ وَالْخُطْبَةِ

[61]......وقوف عرفہ کی طرف جانے اور وہاں خطبے کا بیان

[٩٨٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرٍ فِي حَجَّةِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَرَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ الْخُطْبَةَ الْأُولَى، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ، فَفَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ وَبِلَالٌ مِنَ الْأَذَانِ ثُمَّ أَقَامَ بِلَالٌ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ

جابر رضی اللہ عنہ نے اسلام کے حج کے متعلق بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں وقوف کی جگہ تشریف لائے، لوگوں کو پہلا خطبہ دیا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ سے فارغ ہوئے تو بلال اذان سے فارغ ہوگئے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو ظہر کی نماز پڑھی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣٠٣٢)۔ والطحاوى فى شرح معانى الآثار: ١/ ١١٩.

بِلالٌ فَصَلَّى الْعَصْرَ . ❶

اقامت کہی تو عصر کی نماز پڑھی۔

[۹۹۰]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ . قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ ، يَعْنِي بِذَلِكَ . قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي قُلْتُ بِعَرَفَةَ مِنْ أَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ شَيْءٌ . ❷

ایک اور سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسی طرح روایت ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، وہ بات جو میں کہتا ہوں یہی ہے کہ عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں۔

[۹۹۱]...... أَخْبَرَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ، وَالثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي . ❸

ایک اور سند سے وہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

فوائد :...... ❶ یہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی علیہ السلام کے طریقہ حج سے متعلق طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

❷ معلوم ہوا وادی عرفہ میں قیام کرنا اور خطبے سننا ضروری ہے۔

❸ وادی عرفات میں ظہر سے قبل دو خطبے مسنون ہیں۔

❹ خطبے نماز ظہر سے پہلے دیے جائیں گے۔

❺ ایک اذان کے ساتھ دو نمازیں اور ہر نماز کے لیے علیحدہ اقامت کہنا درست ہے۔

❻ اذان نماز کے لیے شرط نہیں ہے۔

❼ ظہر و عصر کو عرفہ میں جمع کرنا مسنون ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ

[62]......عرفات میں وقوف کا بیان

[۹۹۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ خَالٍ لَهُ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، يُقَالُ لَهُ:......

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مسلم ، الحج ، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم ، رقم: ۱۲۱۸ .

❷ ....

❸ انظر الحديث السابق برقم (۹۸۹)

يَـزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ: كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَـاعِـدُهُ عَـمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الإِمَامِ جِدًّا ، فَأَتَانَا ابْـنُ مِـرْبَـعِ الأَنْـصَـارِيُّ فَقَالَ لَنَا: إِنِّي رَسُولُ رَسُـولِ الـلَّـهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَـأْمُرُكُمْ أَنْ تَقِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ هَذِهِ ، فَإِنَّكُمْ عَـلَـى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الرِّسَالَةِ . [1]

یزید بن شیبان نے کہا، ہم عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے۔ عمرو اس جگہ کو امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے بہت دور بتاتے تھے کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ہم سے کہا، میں تم لوگوں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم لوگ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو، کیونکہ تم لوگ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک وراثت کے حامل ہو۔‘‘

فوائد :...... ❶ وقوفِ عرفات حج کا اہم ترین رکن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ عرفات میں منادی کروائی۔

”الحج ، الحج يوم عرفة ، من جاء قبل صلاة الصبح من ليلة جمع ختم حجّة“

’’حج، حج عرفات کا دن ہے جو شخص مزدلفہ کی رات فجر کی نماز سے پہلے پہلے یہاں آ گیا اس کا حج پورا ہو گیا۔‘‘(سنن ابو داؤد، كتاب المناسك، باب من يدرك عرفة، رقم: ١٩٤٩)

❷ عرفات میں قیام ضروری ہے خواہ تھوڑے وقت کے لیے ہی کیوں نہ ہو جس کا یہ وقوف رہ گیا اس کا حج نہیں ہے۔

❸ میدانِ عرفات سارے کا سارا محل وقوف ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے صرف اس جگہ وقوف ضروری نہیں۔

❹ معلوم ہوا ہماری شریعت میں حج کے احکامات سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق ہیں اور ہم ابراہیم علیہ السلام کی وراثت کے حامل ہیں۔

❺ صحابہ کرام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیامبر بنا کر سب لوگوں تک احکامِ شرع پہنچاتے تھے۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ النَّحْرِ مِنَ الْحَاجِّ فَوَقَفَ بِجِبَالِ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ

[63]...... حج کرنے والوں میں سے جس نے عرفہ کے پہاڑوں پر ٹھہرے ہوئے قربانی کی رات طلوع فجر سے پہلے پالی

[٩٩٣]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِـعِـيُّ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

---

[1] اخـرجه ابوداود، المناسك، باب موضع الوقوف بعرفة (١٩١٩)۔ والترمذی، الحج، باب ماجاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فيها (٨٨٣)۔ وقال "حسن صحيح" وابن ماجة، المناسك، باب الموقف بعرفات (٣٠١١)۔ وصححه ابن خزيمة (٢٨١٨)، (٢٨١٩)۔ والحاكم: ١/ ٤٦٢ .

عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ النَّحْرِ مِنَ الْحَاجِّ فَوَقَفَ بِجِبَالِ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ فَيَقِفُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ ، فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهِ سَبْعًا وَلْيَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا ، ثُمَّ لِيَحْلِقْ أَوْ يُقَصِّرْ إِنْ شَاءَ ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَنْحَرْهُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ وَسَعْيِهِ فَلْيَحْلِقْ أَوْ يُقَصِّرْ ، ثُمَّ لِيَرْجِعْ إِلَى أَهْلِهِ ، فَإِنْ أَدْرَكَهُ الْحَجُّ قَابِلا فَلْيَحْجُجْ إِنِ اسْتَطَاعَ وَلْيُهْدِ . فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ عَنْهُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ . [1]

نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، جس حج کرنے والے نے قربانی کی رات عرفہ کے پہاڑوں میں ٹھہرے ہوئے طلوع فجر سے پہلے پالی تو اس نے حج پالیا، اور جس نے عرفہ کو نہ پایا۔ تو وہ طلوع فجر سے پہلے تک وہاں ٹھہرا رہا تو اس کا حج فوت ہوگیا۔ اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ آئے اس کے سات چکر کاٹے اور صفا، مروہ کی سات چکروں میں سعی کرے پھر اگر چاہے تو بال منڈوا دے اگر چاہے تو کتروا دے۔ اور اگر اس کے پاس قربانی ہے تو بال مونڈنے سے پہلے اسے نحر کرے۔ اور جب طواف اور سعی سے فارغ ہوجائے تو بال منڈوائے یا کتروائے۔ پھر اپنے گھر لوٹ آئے۔ اگر آئندہ سال حج پالے تو طاقت ہے تو حج کرے اور قربانی بھی، اگر قربانی نہیں پاتا تو اس کے بدلے میں تین روزے حج کے دنوں میں اور سات گھر آ کر رکھے۔

فوائد: ......❶ نو ذوالحجہ زوال سے لے کر دس ذوالحجہ (یوم النحر) کی فجر تک عرفات میں وقوف کیا جانا ضروری ہے اس دوران اگر کوئی لمحہ بھر کے لیے بھی میدان عرفات آ جائے تو اس کا حج ہو جاتا ہے۔ مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۹۹۲۔

❷ اگر کسی سے میدانِ عرفات کا وقوف رہ جائے اور وہ صاحب استطاع ہو تو آئندہ سال حج کرے گا۔ (واللہ اعلم)

[۹۹٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ:......

أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَادِيَةِ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ أَضَلَّ رَوَاحِلَهُ ، وَأَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ حج کے لیے نکلے تو مکہ کے راستے میں مقام بادیہ پر ان کا اونٹ گم ہوگیا۔ وہ قربانی والے دن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ بات بیان کی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٧٤ ، وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٣٢)۔ وابن ابى شيبة (١٣٦٧٢)۔ والدارقطنى: ٢/ ٢٤١ .

لَهُ، فَقَالَ لَهُ: اصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ، ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ، فَإِذَا أَدْرَكْتَ الْحَجَّ قَابِلا حُجَّ وَأَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ. [1]

کہا، تم اس طرح کرو جس طرح عمرہ کرنے والے کرتے ہیں پھر احرام کھول دو۔ پھر جب آئندہ سال حج کو پاؤ تو حج کرو اور جو ہدی سے میسر ہو قربانی کرو۔

[٩٩٥]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ هَبَّارَ بْنَ الأَسْوَدِ جَاءَ وَعُمَرُ يَنْحَرُ بَكْرَةً. أَخْرَجَ الثَّلَاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [2]

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہبار بن اسود آئے اور عمر رضی اللہ عنہ اونٹنی نحر کر رہے تھے۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

[64]......عرفات سے واپس مڑنے کا بیان

[٩٩٦]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَكُونَ الشَّمْسُ: كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ أَهْلِ الأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ" [3]

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: ''جاہلیت کے لوگ عرفات سے سورج غروب ہونے سے پہلے واپس آتے، اور مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد یہاں تک کہ سورج ایسے ہوتا گویا وہ لوگوں کے چہروں پر عمامے ہیں اور ہم عرفات سے اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک کہ سورج غروب نہ ہوجائے، اور مزدلفہ سے ہم سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹیں گے۔ ہمارا طریقہ مشرکوں اور بتوں کے پجاریوں کے مخالف ہے۔

[٩٩٧]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

---

[1] اسناده ضعيف لانقطاعه فان سليمان بن يسار ليست له رواية عن ابى ايوب ولا عمر بن الخطاب: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٧٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٣٣)۔ وابن ابى شيبة (١٣٦٨٤)، (١٣٦٩٠).

[2] اسناده ضعيف لانقطاع بين سليمان بن يسار وعمر: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٧٤۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣١٣٤).

[3] اسناده ضعيف لعنعنة ابن جريج: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٢٥۔ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٠٤٥)۔ وابوداود فى المراسيل (١٥١)۔ والطبرانى فى الكبير: ٢٠/ ٢٨.

عَـنِ ابْـنِ طَـاوُسٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْـجَـاهِـلِيَّةِ يَـدْفَـعُونَ مِنْ عَـرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّـمْـسُ، وَمِـنَ الْـمُـزْدَلِـفَةِ بَـعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّـمْسُ، وَيَقُولُ: أَشْرِقْ ثُبَيْرُ كَيْمَا نُغِيرُ فَأَخَّرَ اللّٰهُ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ. ❶

طاؤس سے روایت ہے کہا کہ جاہلیت والے عرفات سے سورج غروب ہونے سے پہلے لوٹتے اور مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد لوٹتے اور کہتے، اے ثبیر (پہاڑ کا نام) تو چمک جا تاکہ ہم واپس آئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو (عرفہ کو) مؤخر کردیا (یعنی سورج غروب ہونے تک) اور اس (مزدلفہ) کو پہلے (یعنی طلوع آفتاب سے پہلے) کردیا۔

[۹۹۸]...... أَخْبَـرَنَـا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ. ❷

ایک اور سند سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا اہل جاہلیت میدانِ عرفات سے غروبِ آفتاب سے قبل ہی مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جاتے جبکہ نبی علیہ السلام نے غروب آفتاب کے بعد بغیر نماز مغرب پڑھے وہاں سے مزدلفہ کے لیے روانگی اختیار کی اور مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع فرمائیں۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

❷ مشرکین طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ سے چلتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے روشنی میں چلے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ۱۲۱۸)۔

❸ ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو منی کو جاتے ہوئے راستے میں دائیں طرف آتا ہے۔

❹ جب شریعت نے مشرکین و کفار کے ساتھ ملنے والی مسلمانوں کی عبادات کے طریقے بدل دیے ہیں تو خالص ان کے تہواروں یا رسوم و رواج کا حصہ بننا مسلمانوں کے لیے کس طرح جائز ہوسکتا ہے ؏

بدلنا ہے تو مَے بدلو مزاجِ مَے کشی بدلو
ساغر و مینہ بدل جانے سے کیا ہوگا

[۹۹۹]...... وَأَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ......

عَـنْ مُـحَـمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ زَادَ أَحَدُهُمَا عَـلَـى الآخَـرِ وَاجْتَـمَـعَا فِي الْمَعْنَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ أَهْلُ

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاہلیت والے عرفہ سے سورج غروب ہونے سے پہلے واپس آتے اور مزدلفہ سے سورج غروب ہونے

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البخارى، الحج، باب متى يدفع من جمع (١٦٨٤).

❷ انظر الحديث السابق برقم (٩٩٧)

الْجَاهِلِيَّةِ يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيَقُولُونَ: أَبْرِقْ ثُبَيْرُ كَيْمَا نُغِيرُ فَأَخَّرَ اللّٰهُ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ، يَعْنِي قَدَّمَ الْمُزْدَلِفَةَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَخَّرَ عَرَفَةَ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ. " أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَالثَّالِثَ سَنَدًا بِلا مَتْنٍ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ. [1]

کے بعد، اور وہ کہتے، اے ثبیر تو چمک جاتا ہم واپس لوٹیں۔ اللہ نے اس کو مؤخر اور اس کو مقدم کر دیا۔ یعنی مزدلفہ کو آگے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے تک کر دیا اور عرفہ کو سورج غروب ہونے تک پیچھے کر دیا۔''

بَابُ جَمْعِ صَلاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

[65]......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنے کا بیان

[١٠٠٠]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمْعًا. أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ. [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

فوائد: ...... (1) معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کیا۔

(2) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نبی علیہ السلام نے یہ نمازیں بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھیں۔ اور یہاں صرف فرض ادا کیے سنتیں یا نوافل نہیں پڑھے۔ (دیکھئے: صحیح مسلم، رقم: ١٢١٨)

بَابُ تَقْدِيمِ الضَّعَفَاءِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى

[66]......کمزور لوگوں کو مزدلفہ سے رات کو ہی منیٰ روانہ کر دینے کا بیان

[١٠٠١]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ:......

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں سے تھا

---

[1] تقدم تخريجه برقم (٩٩٦)

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع (١٦٧٣)۔ ومسلم، الحج، باب الإفاضة من عرفات الى المزدلفة...... الخ (١٢٨٨).

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى . أَخْرَجَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي . [1]

جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ بھیج دیا تھا۔

فوائد: ...... (1) مزدلفہ میں ٹھہرنا حج کا رکن ہے اور مزدلفہ سے روانگی کا اصل وقت نماز فجر کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے ہے مزید دیکھئے: فوائد وحدیث نمبر: ۹۹۷۔

(2) بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کے لیے رات کے وقت نمازِ فجر سے پہلے منی کی طرف روانگی درست ہے۔

(3) ابن عباس رضی اللہ عنہ چونکہ بچے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی رات کو ہی منی کی طرف روانہ فرما دیا۔

بَابُ تَعْجِيلِ الإِفَاضَةِ وَالتَّهْجِيرِ بِهَا

[67]......طوافِ افاضہ میں جلدی کرنے کا بیان

[۱۰۰۲]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا أَنْ تُعَجِّلَ الإِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَأْتِيَ مَكَّةَ فَتُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَكَانَ يَوْمَهَا فَأَحَبَّ أَنْ تُوَافِقَهُ . [2]

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ یوم النحر کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہیں حکم دیا کہ وہ جلدی سے مزدلفہ سے طوافِ افاضہ کے لیے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ مکہ میں آئیں اور یہاں آ کر صبح کی نماز پڑھیں اور یہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تھا، آپ ﷺ نے پسند کیا کہ وہ آپ کے ساتھ آ ملیں۔

[۱۰۰۳]...... أَخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ مِنَ الْمَشْرِقِيِّينَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . [3]

ایک دوسری سند سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت ہے۔

---

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل...... الخ (١٦٧٨)۔ مسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة...... الخ، رقم: ١٢٩٣ .

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب من صلى ركعتى الطواف خارجًا من المسجد (١٦٢٦) بمثله .

[3] انظر الحديث السابق برقم (١٠٠٢)

[١٠٠٤]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ...... عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ مَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ أَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَفَضْنَ، فَإِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ لَهُنَّ أَنْ يَطْهُرْنَ فَتَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ. ❶

عمرہ (بنت عبدالرحمٰن) سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حج کرتیں اور انہیں حیض آ جانے کا ڈر ہوتا تو عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں یوم النحر کو ہی آ گے بھیج دیتیں اور وہ طوافِ افاضہ کرتیں۔ اور اگر وہ اس کے بعد حیضہ ہو جاتیں تو انہیں طہر کی مہلت نہ دیتیں وہ ان کے ساتھ نکلتیں جبکہ وہ حیض سے ہوتیں۔

[١٠٠٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ...... عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يُعَجِّلْنَ الإِفَاضَةَ مَخَافَةَ الْحَيْضِ. ❷

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کے ڈر کی وجہ سے عورتوں کو جلدی طوافِ افاضہ کا حکم دیتی تھیں۔

فوائد:...... ❶ عرفات اور مزدلفہ سے لوٹنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنا ضروری ہے اللہ کے حکم ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (الحج: ٢٩) اور اس قدیم گھر کا طواف کرو، سے مراد یہی طواف ہے۔ اس طواف کو طوافِ افاضہ، طوافِ زیادہ کہا جاتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ طوافِ افاضہ دس ذوالحجہ کو کر لیا جائے۔

❷ اگر کسی عورت کو حیض آنے کا خدشہ ہو تو اسے یوم النحر کو جلد از جلد طواف افاضہ کر لینا چاہیے۔

❸ حائضہ عورت اگر طوافِ افاضہ کر چکی ہو تو طوافِ وداع کیے بغیر واپس اپنے وطن جا سکتی ہے۔ دیکھیے: حدیث نمبر: ۱۰۳۳۔

❹ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ افاضہ میں رمل نہیں کیا تھا۔

(سنن ابو داؤد، رقم: ٢٠٠١۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٠٦٠)

[١٠٠٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ...... عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُهَجِّرُوا بِالإِفَاضَةِ، وَأَفَاضَ فِي نِسَائِهِ لَيْلًا عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ أَحْسَبُهُ قَالَ: وَيُقَبِّلُ

طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو طواف افاضہ جلدی کرنے کا حکم دیا، اور خود اپنی بیویوں میں رات کو طواف افاضہ اپنی سواری پر کیا، آپ حجر اسود کو اپنی لاٹھی سے چھوتے۔ راوی کہتے ہیں میرے

❶ اسناده صحيح: اخرجه مالك فى الموطا، الحج، باب افاضة الحائض.

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقى فى المعرفة السنن والآثار (٣١٠٥).

طَرْفَ الْمِحْجَنِ . ❶

خیال میں یہ بھی کہا کہ، پھر لاٹھی کے کنارے کو چومتے۔

[۱۰۰۷]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُهَجِّرُوا بِالإِفَاضَةِ، وَأَفَاضَ فِي نِسَائِهِ لَيْلًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ أَظُنُّهُ قَالَ: وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . ❷

طاؤس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ طواف افاضہ جلدی کرلیں، اور آپ نے خود اپنی عورتوں کے ساتھ طوافِ افاضہ کیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا تو حجر اسود کو اپنی لاٹھی سے چھوتے، راوی کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے کہا، اور لاٹھی کے کنارے کو بوسہ دیتے۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

[68]......مزدلفہ سے لوٹنے کا بیان

[۱۰۰۸]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ تَرْفَعْ نَاقَتُهُ يَدَهَا وَاضِعَةً حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ . ❸

طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے لوٹے اور آپ نے اپنی اونٹنی کو تیز نہیں کیا یہاں تک کہ جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

فوائد: ...... مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۹۹۷، ۹۹۸، ۱۰۱۳۔

[۱۰۰۹]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ......

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حُوَيْرِثٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاقِفًا عَلَى قُزَحَ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ أَسْفِرُوا ثُمَّ دَفَعَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى فَخِذِهِ مِمَّا يَخْرِشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ . ❹

جبیر بن حویرث سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قزح پہاڑ پر کھڑے دیکھا وہ فرما رہے تھے: ''اے لوگو! صبح کو نکلو! پھر واپس آئے تو گویا میں آپ کی ران کی طرف دیکھ رہا ہوں جس سے وہ اپنے اونٹ کو لاٹھی کی

---

❶ اسناده ضعيف لإرساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٠١ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٢٩٨٩) .

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٠٦)

❸ اسناده ضعيف لارساله: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٢٧ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٠٥١) .

❹ في اسناده جهالة: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٢٥ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٠٤٨)ـ وابن ابى شيبة (١٣٨٨١)، (١٥٣٢٠) .

طرح مار رہے تھے۔

[١٠١٠]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ. ❶

ایک اور سند سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

فوائد: ...... ❶ قزح پہاڑ عرفات میں ہے۔امام شام کے وقت وہاں کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے۔

[١٠١١]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ......

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاقِفًا عَلَى قُزَحَ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ أَصْبِحُوا، ثُمَّ دَفَعَ فَرَأَيْتُ فَخِذَهُ مِمَّا يَخْرِشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ. ❷

ابوالحویرث سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قزح پہاڑ پر کھڑے دیکھا وہ کہہ رہے تھے، اے لوگو! صبح کو نکلو، پھر آپ لوٹے تو میں نے آپ کی ران کو دیکھا جس سے وہ اپنے اونٹ کو لاٹھی کی طرح مار رہے تھے۔

[١٠١٢]...... أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَوْ سُفْيَانُ أَوْ هُمَا......

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَرِّكُ فِي مُحَسِّرٍ وَيَقُولُ: إِلَيْكَ تَغْدُو قَلِقًا وَضِينُهَا . . . مُخَالِفًا دِينَ النَّصَارَى دِينُهَا أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي، وَإِلَى آخِرِ الْخَامِسِ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ. ❸

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ وادی محسر میں اپنے اونٹ کو حرکت دیتے ہوئے یہ شعر کہتے: تیری طرف بے قرار ہو کر اس کا تسمہ چلا آ رہا ہے۔اس کا دین نصاریٰ کے دین کے خلاف ہے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

[69]......خذف کی کنکریوں کے برابر (حج میں) کنکریاں مارنے کا بیان

[١٠١٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ،

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے وہ اپنی قوم

---

❶ انظر الحديث الآتى برقم: (١٠١٤)

❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٠٩)

❸ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه البيهقى: ٥/ ١٢٦ ـ وفى المعرفة السنن والآثار له (٣٠٥٠)ـ وابن ابى شيبة (١٥٦٤).

عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ بَنِی تَیْمٍ، یُقَالُ لَهُ: مُعَاذٌ أَوِ ابْنُ مُعَاذٍ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنْزِلُ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ بِمِنًی، وَهُوَ یَقُولُ: ((ارْمُوا بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ)). [1]

بنی تیم کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں جس کا نام معاذ یا ابن معاذ ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کو منی میں ٹھہرنے کی جگہ ٹھہراتے ہوئے کہتے: ''کنکریاں ایسے مارو جیسے انگلی سے ماری جاتی ہے۔''

[۱۰۱۴]...... أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ......

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجِمَارَ مِثْلَ حَصَی الْخَذْفِ. أَخْرَجَ الْحَدِیثَیْنِ مِنْ کِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْکَبِیرِ. [2]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جمار کو کنکریاں ایسے ماریں جیسے انگلیوں سے ماری جاتی ہیں۔

فوائد: ...... 1 ۱۰ ذوالحجہ کو مزدلفہ سے منی آتے ہی جمرۂ عقبی کو کنکریاں مارنا مسنون ہے۔

2 نبی علیہ السلام نے جمرۂ عقبی کو سات کنکریاں ماریں۔ (صحیح مسلم، رقم: ۱۲۱۸)

3 معلوم ہوا نبی علیہ السلام نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری تھیں۔ لہٰذا موٹے موٹے کنکر اور جوتے وغیرہ مارنا غیر مستحسن اور خلاف سنت ہے۔

4 جمرہ عقبی کو کنکریاں مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ بھی ختم ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری، رقم: ۱۵۴۳، ۱۵۴۴۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۲۸۱)

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِیرِ

[70]...... بال کتروانے اور منڈوانے کا بیان

[۱۰۱۵]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِی حَجَّامٌ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: ابْدَأْ بِالشِّقِّ الأَیْمَنِ. [3]

عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے حجام نے بتایا کہ اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بال کاٹے تو انہوں نے کہا، دائیں جانب سے شروع کرو۔

---

[1] حدیث صحیح: اخرجه ابوداود، المناسك، باب النزول بمنی (۱۹۵۱)، (۱۹۵۷)۔ والنسائی، الحج، باب ما ذکر فی منٰی (۲۹۹۹).

[2] اخرجه مسلم، الحج، باب استحباب کون حصی الجمار بقدر حصی الخذف (۱۲۹۹).

[3] فی اسناده مقال، لابهام الحجام الذی اخبر عمرو بن دینار: اخرجه البیهقی: ۵/ ۱۰۳۔ وابن ابی شیبة (۱۴۵۶۳)، (۱۴۵۶۸).

فوائد : ...... ❶ مذکورہ روایت اگرچہ ضعیف ہے تاہم بالوں کو منڈوانا اور ترشوانا دونوں طرح درست ہے البتہ منڈوانا، ترشوانے سے افضل ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللھم اغفر للمحلقین" ''اے اللہ سرمنڈوانے والوں کی بخشش فرما''، صحابہ نے عرض کیا اور بال ترشوانے والوں کے لیے بھی (یہی دعا کیجیے)......تو آپ نے تیسری بار فرمایا: "وللمقصرین" ''اور بال کٹوانے والوں کی بھی بخشش فرما۔''

(بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عندالاحلال، رقم: ۱۷۲۸، مسلم، رقم: ۱۳۰۲)

❷ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی علیہ السلام کے حکم پر آپ کے بال بھی پہلے دائیں جانب سے کاٹے گئے تھے۔

(صحیح مسلم، رقم: ۱۳۰۵)

معلوم ہوا حجامت بنواتے ہوئے مسنون یہی ہے کہ پہلے دائیں جانب کے بال کاٹے جائیں۔

❸ عورتیں صرف معمولی سے بال کتروائیں گی ان کے لیے حلق نہیں ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لیس علی النساء الحلق انما علی النساء القتصیر"

''عورتوں کے لیے بال منڈوانا نہیں صرف کتروانا ہے۔''

(سنن ابو داؤد، کتاب المناسك، باب الحلق والتقصیر، رقم: ۱۹۸٤، ۱۹۸٥)

[۱۰۱٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِی حُسَيْنٍ...... عَنْ أَبِی عَلِیٍّ الأَزْدِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لِلْحَالِقِ: يَا غُلامُ، ابْلُغِ الْعَظْمَ. وَإِذَا قَصَّرَ أَخَذَ مِنْ جَانِبِهِ الأَيْمَنِ قَبْلَ جَانِبِهِ الأَيْسَرِ. ❶

ابوعلی الازدی نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بال مونڈھنے والے سے کہتے، اے بچے ہڈی تک حلق کرو، اور جب بال کاٹے تو دائیں جانب سے بائیں جانب سے پہلے کاٹے۔

[۱۰۱۷]...... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَلَقَ فِی حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِی، وَالثَّالِثَ فِی كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِیِّ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ حج یا عمرہ میں بال منڈواتے تو اپنی داڑھی اور مونچھوں سے بھی کچھ کاٹتے۔

---

❶ اسناده ضعيف لعدم متابعة الأزدی: اخرجه البيهقی: ٥/ ١٠٣۔ وابن ابی شيبة (١٤٥٦٢)، (١٤٥٦٤).

❷ صحيح موقوفًا: اخرجه البيهقی: ٥/ ١٠٤۔ ومالك فی الموطأ، الحج، باب التقصير.

بَابُ الْحَلْقِ قَبْلَ الذَّبْحِ وَالنَّحْرِ قَبْلَ الرَّمْيِ

[71]......قربانی ذبح کرنے سے پہلے بال منڈوانا اور کنکریاں مارنے سے پہلے نحر کرنے کا بیان

[۱۰۱۸]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: ((اذْبَحْ وَلا حَرَجَ)). فَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ أَشْعُرْ ضَجِرْتُ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلا حَرَجَ)). قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلا أُخِّرَ إِلا قَالَ: ((افْعَلْ وَلا حَرَجَ)). أَخْرَجَهُ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. [1]

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے لیے منی کے مقام پر حجۃ الوداع کے وقت کھڑے تھے اور لوگ آپ سے مسائل معلوم کیے جا رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھ کو معلوم نہیں تھا اور میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سر منڈا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب قربانی کر لو کچھ حرج نہیں ہے۔'' ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے رمی جمار سے پہلے ہی قربانی کر دی اور مجھے خیال نہ رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے آگے پیچھے کرنے کے متعلق سوال ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: ''اب کر لو کوئی حرج نہیں۔''

فوائد:...... (1) معلوم ہوا دس ذوالحجہ کے اعمال میں تقدیم و تاخیر جائز ہے۔

(2) دس ذوالحجہ کو حاجیوں کو چار کام کرنے ہوتے ہیں۔ ۱۔ جمرات کو کنکریاں مارنا۔ ۲۔ قربانی کرنا۔ ۳۔ حلق یا قصر۔ ۴۔ اور طواف افاضہ کرنا۔ ان افعال کو اسی ترتیب سے ادا کرنا افضل ہے۔

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر پہلے قربانی کی پھر بال منڈوائے تھے۔

(صحيح مسلم، رقم: ۱۳۰۵)

(4) ایام حج میں اہل علم کو چاہیے کہ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دیتے رہیں اور ان کی ادائیگی میں آنے والی

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۶)۔ ومسلم، الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمی والحلق على الذبح...... الخ (۱۳۰۶).

مشکلات کا شرعی دلائل سے حل پیش کریں۔

بَابُ الطِّيبِ لِلْحِلِّ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ وَقَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

[72]......رمی جمار کے بعد حلال ہونے کے لیے اور بیت اللہ کی زیارت سے پہلے خوشبو استعمال کرنے کا بیان

[١٠١٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ مَا حَرُمَ عَلَيْكُمْ إِلا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ. ❶

سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے رمی جمار کرلیا تو اب تمہارے لیے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ وہ سب کچھ حلال ہوگیا جو (احرام کی وجہ سے) تم پر حرام کیا گیا تھا۔

[١٠٢٠]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فِي كِتَابِ الإِمْلاءِ: لِحِلِّهِ وَلإِحْرَامِهِ، قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ تُتَّبَعُ. ❷

سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی۔ فرمایا کہ کتاب الاملاء میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلال ہونے اور احرام کے لیے (میں نے خوشبو لگائی۔) سالم نے فرمایا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ حقدار ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔

[١٠٢١]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ يُخْبِرَانِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: ((طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالإِحْرَامِ)). ❸

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں اپنے ہاتھوں سے ان کے حلال ہونے اور احرام کے لیے خوشبو لگائی۔

---

❶ صحيح من غير هذا الطريق: اخرجه مالك فى الموطا، الحج، باب طواف الاضافة.

❷ اسناده ضعيف لانقطاعه فان سالما لم يسمع من عائشه والحديث صحيح كما تقدم برقم (٧٨٦)۔ اخرجه النسائى، مناسك الحج، باب اباحة الطيب عند الاحرام (٢٦٨٥)۔ واحمد: ٦/ ١٠٦، ١٠٧۔ والبيهقى: ٥/ ١٣٥، ١٣٦.

❸ اخرجه البخارى، اللباس، باب الذريرة (٥٩٣٠)۔ ومسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام فى البدن...... الخ (١١٨٩).

فوائد: ...... ❶ رمی جمار اور حلق کے بعد عورتوں سے صحبت کے علاوہ احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی تھی۔ مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر: ۷۸۶۔

[۱۰۲۲]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَـنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ: نَهَى عَنِ الطِّيبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْـتِ وَبَـعْـدَ الْـجَـمْـرَةِ . قَالَ سَالِمٌ: فَقَالَتْ عَـائِشَةُ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَـنْهَا: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُـحْـرِمَ وَلِـحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَسُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ . [1]

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے بیت اللہ کی زیارت سے پہلے اور رمی جمار کے بعد خوشبو لگانے سے منع کیا۔ پھر سالم نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں سے احرام کے لیے، احرام باندھنے سے پہلے اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے حلال ہونے کے لیے خوشبو لگائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (اتباع کی) زیادہ حقدار ہے۔

فوائد: ...... ❶ اگرچہ مذکورہ روایت کے راوی سالم کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بات مؤطا امام مالک میں عن نافع وعبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر عن عمر کی سند سے مروی ہے۔ (مؤطا، کتاب الحج، باب طواف الافاضۃ) جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات حدیث نمبر ۱۰۲۱ میں صحیح سند کے ساتھ گزر چکی ہے۔

❷ معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ان کی اولاد میں بھی اتباع نبوی کا وافر جذبہ موجود تھا۔

❸ جب صحیح حدیث کے مقابل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسے خلیفہ راشد کا قول رد کیا جا سکتا ہے تو کسی امام و مجتہد کی بات کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے۔

❹ ایک مؤمن و مسلمان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی بات ہی حرف آخر ہے اور سنت کا ہی یہ حق ہے کہ اس کے مقابل کسی بات کو قبول نہ کیا جائے کیونکہ یہی دین کی بنیاد ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

[۱۰۲۳]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ......

---

[1] اسناده ضعيف لأن سالمًا لم يسمع من عمرو لا من عائشه والمتن صحيح من طرق اخرى۔ اخرجه البيهقى: ٥/ ١٣٥۔ ١٣٦، واحمد: ٦/ ١٠٦، ١٠٧.

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَنْ أَبِيهِ ، وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْكُمْ إِلا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَ أَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَقَبْلَ أَنْ يَزُورَ قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ . أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ ، وَالْخَامِسَ مِنَ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنَ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ . [1]

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رمی جمار کرلو، اور جانور ذبح کرلو، اور بال بھی منڈوا لو، تو تمہارے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ ہر وہ چیز حلال ہوگئی جو تم پر حرام کی گئی تھی۔ سالم نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے احرام کے لیے اور رمی جمار کے بعد حلال ہونے کے لیے بیت اللہ کی زیارت سے پہلے خوشبو لگائی۔ سالم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

بَابُ مَبِيتِ أَهْلِ السِّقَايَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

[73]......منی کی راتوں میں پانی پلانے والوں کا مکہ میں رہنا

[١٠٢٤]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لأَهْلِ السِّقَايَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنْ يَبِيتُوا بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى . [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں سے پانی پلانے والوں کو منی کی راتیں مکہ میں گزارنے کی رخصت دی۔

فوائد: ...... (1) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں نبی علیہ السلام نے نمازِ ظہر کے بعد طوافِ افاضہ کیا پھر منی کی

[1] تقدم تخريجه برقم (١٠١٩ ، ١٠٢٢ ، ١٠٢٠)

[2] اخرجه البخاری، الحج، باب سقاية الحاجّ (١٦٣٤)۔ ومسلم، الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالى ايام التشريق...... الخ (١٣١٥).

طرف تشریف لے گئے "فمکث بها لیا لی ایام التشریق" اور ایام تشریق کی راتیں منی میں ہی ٹھہرے رہے۔
(سنن ابو داؤد، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمر، رقم: ۱۹۷۳)
معلوم ہوا، ایام تشریق منی میں گزارنا مسنون ہے۔
2 اگر کسی حاجی کو عذر لاحق ہو تو وہ ایام التشریق منی کے باہر بھی گزار سکتا ہے۔ (۳) بغیر عذر کے منی سے باہر رہنا درست نہیں۔

[۱۰۲۵]...... أَخْبَـرَنَـا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَـنْ عَـطَـاءٍ مِثْلَـهُ. وَزَادَ عَـطَـاءٌ: مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ. أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ. [1]

ایک دوسری سند سے عطاء کے واسطہ سے اسی طرح مروی ہے البتہ عطاء نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں، کہ ان کے پانی پلانی کی وجہ سے۔

فوائد: ...... 1 حجاج کی خدمت بہت بڑی نیکی ہے قریش مکہ کو حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرم کی دیکھ بھال کے کام پر بڑا ناز تھا۔ عہد جاہلیت میں حاجیون کو پانی پلانے کا منصب بنو عبد مناف کے پاس تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حج ادا فرمایا تو اس وقت یہ منصب سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا۔
(دیکھئے: صحیح بخاری، رقم: ۱۷۴۵، وصحیح مسلم، رقم: ۱۳۱۵)

بَابٌ: أَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ طَعَامٍ وَشَرَابٍ

[74]......منی کے دن کھانے، پینے کے دن ہیں

[۱۰۲۶]...... أَخْبَـرَنَـا الشَّـافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ......

عَـنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: بَيْـنَمَا نَحْنُ بِمِنًى إِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰـهُ عَـنْـهُ عَـلَـى جَمَلٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ طُـعْـمٍ وَشَـرَابٍ فَـلا يَـصُومَنَّ أَحَدٌ)). وَاتَّبَعَ النَّاسَ وَهُوَ عَلَى جَمَلِهِ، يَصْرُخُ فِيهِمْ بِذَلِكَ.

عمرو بن سلیم الزرقی اپنی ماں سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، ہم منی میں تھے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ دن کھانے اور پینے کے ہیں، تم میں سے کوئی بھی روزہ نہ رکھے۔'' لوگ آپ کے پیچھے ہو لیے جبکہ آپ اونٹ پر سوار ان میں بلند آواز سے یہ بات

---
[1] صحيح: اخرجه ابن ماجة، المناسك، باب البيتوتة بمكة ليالى منًى (٣٠٦٦) مرفوعًا.

أَخْرَجَهُ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . ❶

فوائد: ......معلوم ہوا ایام منی یعنی ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ ان ایام میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

بَابُ صِيَامِ الْمُتَمَتِّعِ أَيَّامَ مِنًى

[75]......حج تمتع کرنے والے کا منی کے دنوں میں روزے رکھنا

[١٠٢٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا ، وَلَمْ يَصُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ مِنًى . ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حج تمتع کرنے والے کے بارے میں روایت ہے کہ جب اس کے پاس قربانی نہ ہو اور اس نے عرفہ سے پہلے روزہ نہ رکھا ہو تو وہ منی کے دنوں (ایام تشریق) میں روزہ رکھے۔

[١٠٢٨]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَلِكَ .

ایک اور سند سے سالم کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ . ❸

فوائد: ...... ❶ حج قران اور تمتع کرنے والوں کے لیے قربانی ضروری ہے اگر کسی کے پاس قربانی کی طاقت نہ ہو تو وہ تین روزے ایام حج اور سات روزے واپس وطن آ کر رکھے گا ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ﴾ (البقرة: ١٩٦)

''جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے وہ حسب استطاعت قربانی کرے اور جسے طاقت نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات واپس آ کر رکھے یہ پورے دس ہو گئے۔''

❷ مذکورہ روایت سے معلوم ہوا منی (ایام تشریق) میں صرف وہی روزے رکھے گا جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو بصورت دیگر منی میں روزہ درست نہیں۔

---

❶ اخرجه احمد: ١/ ٧٦، ٩٢، ١٠٤، ١٢٢۔ وابن ابی شيبة (١٥٢٦٠)۔ والبيهقی: ٤/ ٢٩٨۔ وصححه ابن خزيمة (٢١٤٧)۔ والحاكم: ١/ ٤٣٤، ٤٣٥ .

❷ اخرجه البخاری، الصوم، باب صيام ايام التشريق (١٩٩٩) .

❸ اخرجه البخاری، الصوم، باب صيام ايام التشريق (١٩٩٧)، (١٩٩٨) .

بَابٌ: لا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

[76]......حج کرنے والوں میں سے کوئی بھی واپس نہ جائے یہاں تک کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس گزرے

[١٠٢٩]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)). ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا لوگ حج سے فارغ ہو کر ہر طرف کو چلے جاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کرنے والوں میں سے کوئی بھی نہ جائے حتی کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس گزرے (یعنی طواف وداع کرے۔)

فوائد :...... ❶ حج وعمرہ میں آغاز سے لے کر انتہا تک بنیادی اہمیت کعبۃ اللہ کو حاصل ہے کہ آتے وقت بھی اور رخصت ہوتے وقت بھی کعبہ کا طواف ضروری ہے۔

❷ طوافِ وداع واجب ہے البتہ حائضہ عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

❸ کوشش کرنی چاہیے کہ روانگی سے قبل آخری عمل طواف ہو۔

[١٠٣٠]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، حج کرنے والوں میں سے کوئی بھی نہ واپس جائے حتی کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس گزرے۔ بے شک آخری حج کا عمل بیت اللہ کا (الوداعی) طواف ہے۔

[١٠٣١]...... قَالَ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ. قَالَ مَالِكٌ:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کرنے والوں میں سے کوئی بھی واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے کیونکہ حج کا آخری

---

❶ اخرجه مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (١٣٢٧).

❷ اسناده صحيح: اخرجه البيهقي: ٥/ ١٦٢ـ وفي المعرفة السنن والآثار له (٣٠٩٧)ـ وابن ابى شيبة (١٣٥٩٦).

وَذٰلِكَ فِيمَا نُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِقَوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ [الحج: ٣٣] مَحِلُّ الشَّعَائِرِ وَانْقِضَاؤُهَا الْبَيْتُ الْعَتِيقُ. ❶

عمل بیت اللہ کا (الوداعی) طواف ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے خیال میں اور بہتر علم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ یہ اللہ کے قول ''پھر اس کا حلال ہونا بیت اللہ کے پاس ہے'' کی تفسیر ہے کہ حج کے شعائر سے حلال ہونا اور ان کا ختم ہونا خانہ کعبہ کے پاس ہے۔

فوائد: ...... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بات سے بھی یہی مقصود ہے کہ رخصت ہوتے وقت طوافِ کعبہ ہی آخری عبادت ہے لہٰذا حاجی اور معتمر کو چاہیے کہ اپنی عبادات کی انتہاء آغاز کی طرح بیت اللہ پر ہی کرے۔

[١٠٣٢]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ خَالُ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ لِكُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَصْدُرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)). أَخْرَجَ الْحَدِيثَيْنِ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالثَّالِثَ فِي كِتَابِ اخْتِلافِ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ مِنَ الأَمَالِي. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: (حج کرنے کے بعد) لوگ ہر جہت سے واپس چلے جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی واپس نہ جائے حتیٰ کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے طواف میں صرف ہو۔''

فوائد: ...... ❶ دیکھیے: فوائد حدیث نمبر: ١٠٢٩۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ الْحُيَّضِ فِي تَرْكِ طَوَافِ الْوَدَاعِ

[77]...... حیض والی عورتوں کے لیے طواف وداع کی رخصت کا بیان

[١٠٣٣]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ سب سے آخری عمل تمہارا بیت اللہ کا طواف ہو مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت کو رخصت دی۔

---

❶ انظر الحديث السابق برقم (١٠٣٠) ❷ انظر الحديث السابق برقم (١٠٢٩)

❸ اخرجه البخاری، الحج، باب طواف الوداع (١٧٥٥)۔ مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع...... الخ (١٣٢٨).

فوائد :...... معلوم ہوا حائضہ عورت پر طوافِ وداع واجب نہیں ہے اگر حائضہ طوافِ افاضہ کر چکی ہو تو وہ وداع کیے بغیر واپس گھر آ سکتی ہے۔

[١٠٣٤]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ......

عَـنْ طَاوُسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَتُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَـكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَـلا تُفْتِ بِذَلِكَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِمَّا لا فَسَلْ فُلانَةَ الأَنْصَارِيَّةَ، هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَـابِـتٍ وَهُـوَ يَـضْحَكُ، وَقَالَ: مَا أَرَاكَ إِلا قَدْ صَدَقْتَ. [1]

طاؤس نے بیان کیا کہ میں اس وقت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب زید رضی اللہ عنہ بن ثابت نے انہیں کہا کیا آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حیض والی عورتیں اپنا آخری وقت بیت اللہ کے طواف میں صرف کرنے سے پہلے واپس لوٹ جائیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اس طرح فتویٰ نہ دو، اس پر ابن عباس نے فرمایا: اگر نہیں تو فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیں کہ کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا؟ طاؤس نے کہا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہنستے ہوئے واپس مڑے اور فرمایا: میرے خیال میں آپ نے درست فرمایا۔

فوائد :...... ❶ معلوم ہوا بعض احکام شرع بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخفی رہ گئے تھے۔

❷ صحابہ کا عام دستور العمل یہی تھا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرزِ جاں بناتے اور ان کے مطابق اپنے عقائد، نظریات اور اعمال کو ڈھالتے۔

❸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انتہائی احسن انداز سے اختلافِ رائے کرتے اور پھر حق معلوم ہو جانے پر اسے اپنانے میں دیر نہیں لگاتے تھے اور آج کے جامد اور متعصب مقلدین کی طرح نہ تھے جو صحیح احادیث کو اپنے مزعومہ مسلک کے خلاف بڑی بے باکی سے رد کر دیتے ہیں۔

❹ مسائل شرعیہ کی تحقیق کرنا مستحسن عمل ہے۔

[١٠٣٥]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ......

عَـنْ طَـاوُسٍ، قَـالَ: جَـلَسْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَسَـمِـعْتُـهُ يَقُولُ: لا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِـرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ أَمَا سَمِعَ مَا

طاؤس سے روایت ہے فرمایا میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی بھی واپس نہ جائے یہاں تک کہ اس کا آخری

---

[1] اخرجه مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (١٣٢٨).

سَمِعَ أَصْحَابُهُ؟ . ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَيْهِ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: زَعَمُوا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ . [1]

وقت بیت اللہ کے پاس گزرے، تو میں نے کہا، انہیں کیا ہے؟ کیا انہوں نے وہ بات نہیں سنی جو ان کے ساتھیوں نے سنی؟ پھر میں (طاؤس) آئندہ سال (دوبارہ) ان کے پاس بیٹھا تو میں نے سنا وہ فرما رہے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے حیض والی عورت کو رخصت دی ہے۔

فوائد :...... 1 معلوم ہوا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پہلے "لا ينفرن احدكم ......" کو عام حکم سمجھتے اور حائضہ اور نفاس والی عورت کے لیے بھی طوافِ وداع کے بغیر واپس آنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ پھر انہوں نے حدیث رسول ﷺ معلوم ہونے کے بعد اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

2 حق بات کی طرف رجوع کرنا انسان کی عظمت وشان کی دلیل ہے۔

3 ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر وقت حق پر عمل کرنے کے لیے مستعد رہتے۔

4 شاگرد کا استاد کو شرعی مسائل میں دلیل کی طرف متوجہ کرنا درست ہے۔

[١٠٣٦]...... أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ. أَخْرَجَ الثَّلاثَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَالرَّابِعَ مِنْ كِتَابِ مُخْتَصَرِ الْحَجِّ الْكَبِيرِ، وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِيهِ . [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس (طوافِ وداع کی صورت میں) گزرے، مگر یہ کہ آپ ﷺ نے حیض والی عورت کو رخصت دی۔

فوائد :...... 1 دیکھئے: فوائد حدیث نمبر:١٠٣٣۔

بَابٌ مِنْهُ: فِيمَنْ حَاضَتْ بَعْدَ طَوَافِ الإِفَاضَةِ

[78]...... جو عورت طواف افاضہ (زیارت) کے بعد حیض والی ہو جائے

[١٠٣٧]...... أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ......

---

[1] اخرجه البخاری، الحیض، باب المرأة تحیض بعد الافاضة (٣٣٠)، (١٧٦١) مرفوعًا.

[2] اخرجه مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (١٣٢٨).

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ فَذَكَرَتْ حَيْضَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ)): فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ، قَالَ: ((فَلا إِذَنْ)). أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ نَحْوَهُ. [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہوگئیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حیض کا ذکر کیا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں روکنے والی ہے۔'' پھر میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ طوافِ زیارت کرنے کے بعد حائضہ ہوئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر کچھ (حرج) نہیں۔'' امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

[١٠٣٨]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ صَفِيَّةَ حَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَيْضَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((حَابِسَتُنَا)). فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَلْتَنْفِرْ إِذَنْ)). [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو حائضہ ہوگئیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے حیض کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیں روکنے والی ہیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا انہوں نے طوافِ افاضہ کیا تھا بعد میں حائضہ ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر کوچ کرو۔''

[١٠٣٩]...... أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حُيَيٍّ، فَقِيلَ: إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا)).

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ تو حائضہ ہوچکیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید وہ ہمیں روکنے والی ہے۔'' آپ سے کہا گیا کہ انہوں نے طواف افاضہ

---

[1] اخرجه البخاری، الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما افاضت (١٧٥٧)۔ ومسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (١٢١١، ۔ بعد ١٣٢٨).

[2] اخرجه البخاری، المغازی، باب حجة الوداع (٤٤٠١)۔ ومسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض (١٢١١، بعد ١٣٢٨).

قِيلَ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ. قَالَ: ((فَلا إِذَنْ)). [1] کرلیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کوئی بات نہیں۔''

فوائد:......معلوم ہوا جس عورت نے طواف افاضہ کرلیا ہو پھر اسے حیض آ جائے تو اسے طوافِ وداع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔مزید دیکھئے: فوائد حدیث نمبر ۱۰۳۳۔

[۱۰۴۰]...... قَالَ مَالِكٌ: قَالَ هِشَامٌ:......

قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَنَحْنُ نَذْكُرُ ذَلِكَ فَلِمَ يُقَدِّمُ النَّاسُ نِسَاءَ هُمْ إِنْ كَانَ لا يَنْفَعُهُمْ، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ الَّذِي تَقُولُ لأَصْبَحَ بِمِنًى أَكْثَرُ مِنْ سِتَّةِ أَلْفِ امْرَأَةٍ حَائِضٍ. أَخْرَجَ الأَرْبَعَةَ الأَحَادِيثَ مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ. [2]

عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جبکہ ہم یہ باتیں کررہے تھے کہ لوگ عورتوں کو کیوں لاتے ہیں اگر ان کو فائدہ نہیں تو (فرمایا) اگر بات اسی طرح ہوتی جیسے تو کہہ رہا ہے تو چھ ہزار سے زیادہ حیض والی عورتیں منی میں ہوتیں۔

فوائد:...... (1) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کا رد فرمایا ہے جو حائضہ کے لیے طوافِ وداع کو لازمی قرار دیتے ہیں۔

(2) معلوم ہوا حائضہ سے طوافِ وداع کا اٹھا لیا جانا بہت بڑی سہولت ہے بصورتِ دیگر لوگوں کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔

---

[1] اسناده صحيح: اخرجه ابوداود، المناسك، باب الحائض، تخريج بعد الإفاضة (۲۰۰۳)۔ ومالك في الموطأ، الحج، باب افاضة الحائض.

[2] صحيح: اخرجه البيهقي: ۵/ ۱۶۲۔ وفي المعرفة السنن والآثار له (۳۱۰۱).